نسخۂ نادرہ

معدن الموسیقی

مع رسالہ

راز النساء

مصنفہ

شاعر باکمال مصور عدیم المثال طبیب حاذق ماہر فن سپہ گری و شہسواری یکتائے عصر فن موسیقی محقق و مورخ

جناب منشی محمد کرم امام خان صاحب نگر مرحوم

حسب فرمایش

جناب منشی سید واجد علی صاحب رئیس سندیلہ ضلع ہردوئی

باہتمام

بابو کیدار ناتھ - ورما - بی - اے

ہندوستانی پریس لکھنؤ مطبوع گردید

ماہ ستمبر ۱۹۲۵ء

هُوالغالِب

التماس

یہ خاکسار گنہگار سیاہ کار قصبۂ سندیلہ کا قدیم باشندہ مگر ایک گمنام، بدنام ننگ انام حقیر وفقیر اور فقیر کی اولاد سے ہے۔ احقر کے آبا واجداد وبزرگان کا اس قصبۂ مالوفہ مین جسکی شان مین عارف اصفہانی نے کہا ہے

کوے عشق است خاک سندیلہ　　اے خوشا خاک پاک سندیلہ

بہت عرصہ سے تشریف لانا ظاہر ہوتا ہے۔ راقم کے جدِ اعلیٰ حضرت محمد عارف المعروف بہ سید شاہ ولایت قادری اور جدِ امجد نانہالی حضرت مولانا حافظ سید سراج الدین الملقب بہ مولانا حافظ کی درگاہ ومزار پُرانوار اس وقت تک سندیلہ مین زیارت گاہ خلایق ہین۔ چنانچہ مولانا حافظ صاحب کا عرب سے سرزمین ہند مین تشریف لاکر اس سنہ اِلٰہ یعنی قصبہ سندیلہ مین مقیم ہوا بعہد سلطان محمد شاہ تغلق ثابت ہوتا ہے۔ مادۂ تاریخ وفات آپکا عارف ہوشمند ہم کتاب مطبوعہ ممتاز الاذکار مین مفصل حال تحریر ہے اور کتاب قلمی بحر ذخار مین بھی (جو ابتک شائع نہین ہوئی ہے کئی سو برس کی تالیف ہے) ذکر خیر آپکا درج ہے۔ یہ ناچیز بدنام کنندۂ نیکونامی چند جیسا کہ فی الواقع ایک ذلیل وخوار ہے جہالت سے ہمکنار ہے علم موسیقی مین بھی بالکل بےشعور وبیوقار ہے حتی کہ اجہل مین اُسکا شمار ہے یعنی واقعتاً اس فن لطیفہ سے نابلد محض ہے۔ پس ظاہر ہے کہ ایسی بےمثل ونادر نسخہ کا ایک نااہل کے ہاتھ آجانا گویا تصنیف کے مقدر پر چھُری چل جانا ہے مصنّف کا نام گمنام ہونے اور اُسکی عمر بھر کی محنت ومشقت کی خاک مین مل جانے اور پائمال ہوجانے کا بس یہی ٹھکانہ ہے۔ عرصہ تک یہ کتاب ردی کتابون مین پڑی رہی بوجہ نااہلیت کبھی سرسری نگاہ سے بھی دیکھنے کی ضرورت نہ پڑی (حتی کہ جابجا کیڑون کی نذر ہوچلی) مگر ساتھ ہی اسکے یہ عاصی پُرانے اشیاء پر فریفتہ بلکہ ایک ایک پرچۂ کاغذ کہنہ پر بھی دلدادہ وجان نثار ہے کتاب تلف نہین ہونے پائی۔ بلکہ اس احقر کی ناچیز کوششون سے حوادث زمانہ کے دست بُرد سے محفوظ ومامون رہی لیکن کب تک۔ حفاظت کا بار ناقابل برداشت کیڑون کی بےپناہ اور متواتر حملون کی روک تھام دشوا

آج نہین توکل یقیناً زمانہ اُسکو اور اُسکے باکمال مصنف کے نام کو صفحۂ ہستی سے مٹا کر چھوڑتا۔ خوش قسمتی سے اس دوران مین یہ کتاب اتفاقیہ احباب کے مطالعہ مین آئی اور اکثر ماہران فن نے بھی ثنا و صفت کی۔ لہذا دوستون کے اصرار سے علی الخصوص اس خیال کو مدِنظر رکھکر کہ نام مصنف کا زندہ رہے اور پبلک بھی اس سے فائدہ حاصل کرے۔ یہ ناچیز مجبوراً کتاب ہذا کی طبع و اشاعت کے بھاری بوجھ کو اپنے کمزور کاندہون پر اُٹھا رہا ہے اور اسطرح سے اپنے خیال کے بموجب مصنف کے مقابلہ مین اپنے تئین مواخذۂ اُخروی سے پاک و بری اور سبکدوش کر رہا ہے۔ اور آیات کریمیہ پر بھروسہ رکھکر امیدوار مغفرت درگاہ رب العزت سے ہے سبقت رحمتی علی غضبی۔ کتب ربکم علی نفسہ الرحمۃ اگرچہ یہ خیال بھی پورے طور سے جاگزین ہے کہ اس دار ناپائدار مین کسی شے کو ثبات و قرار اور بقا نہین ہے بلکہ ہر ایک چیز کو اس جہان مین فنا ہے پس بمصداق اسکے نام مصنف کا بھی چندے ہی قائم رہ سکیگا بالآخر فنا ہے۔ فنا ہے۔ فنا۔ بہرحال یہ عہد شاہی کی نادر و بیمثل تصنیف "معدن الموسیقی" اب دیدہ زیب طباعت کے ساتھ چھپکر شائقین کے مبارک ہاتھون تک پہونچنے کا شرف حاصل کرتی ہے۔ اب قدردانی اسکی پبلک کے ہاتھ ہے خصوصاً ماہران فن کے حسن ظن پر موقوف ہے۔ مین خود اُسکے حسن و قبح کی نسبت کچھ نہین کہنا چاہتا۔ بلکہ اُسکو ناظرین کی نقادانہ نظر و منصفانہ رائے پر چھوڑتا ہون۔ باقی دیباچہ چودھری عبد الغنی صاحب بی اے۔ رئیس سندیلہ نے نہایت حسن و خوبی کے ساتھ علیحدہ تحریر کر دیا ہے کہ جو مجھ سے ممکن بھی نہ تھا۔ مجھکو صرف منشی وصی احمد صاحب اخگر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی۔ اور مولوی ضامن علی صاحب نیشتر محکمہ رجسٹری جنھون نے اپنا بہت سا عزیز وقت کتاب کے مقابلہ و پروف کی صحت وغیرہ مین صرف کیا ہے۔ اور چودھری محب اللہ صاحب بی۔ اے۔ ڈپٹی کلکٹر و رئیس سندیلہ کا کہ جو مجھکو امداد پہونچانے مین بدل کوشان ہین شکریہ خاص طور سے ادا کرتا ہے۔

آخر مین ناظرین والاتمکین سے یہ التجا ہے کہ جس وقت کتاب کے مطالعہ سے محظوظ ہون اُس وقت مصنف کے ساتھ اِس عاصی کو و نیز برخوردار مولوی عبد الحفیظ سلمہٗ کو جسکی خاص کوشش سے یہ کتاب طبع ہو رہی ہے دعائے خیر سے یاد فرمائین۔

ملتمس

خاکسار ازلی سید واجد علی

المرقوم ۸ ستمبر ۱۹۲۵ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ

از جناب چودھری محمد عبد الغنی صاحب بی اے ریس سندیلہ آنریری سیکرٹری رشتی لسٹ پریس ایسوسی ایشن آف لندن گریٹ برٹن

منظور ہے گذارش احوال واقعی
اپنا بیان باعث عزت نہین مجھے

تمام حمد وثنا اُس معبود حقیقی وصانع باکمال کے لئے ہے جس نے مضراب عالم کو طرح طرح نغمون سے آراستہ وپیراستہ کیا سامعہ وناطقہ مین گوناگون عجائبات ولذات پیدا کئے۔ سبحان اللہ کیسا خالق ہے وہ جس نے زبان ودہان سے سحر ومعجزہ کا کام لیا۔ انسان تو انسان وحوش وطیور کو بھی نغمہ سنجی عطا فرمائی۔ ذرہ ذرہ پتہ پتہ اُس باغبان حقیقی کی مدح وصفت مین رطب اللسان ہے

یارا ے زبان کو کہ ثناے تو کنیم　　توصیف کمال کبریاے تو کنیم

چیزے بہ بساط ما تہی دستان نیست
جانے کہ تو دادہ فدائے تو کنیم

درود اور سلام حضور سرور عالم شفیع محشر حضرت محمد صلعم اور جملہ آل واصحاب پر ہو جنکے طفیل مین عالم و عالمیان عدم سے وجود مین آئی۔

خراباتیان مے پرستی کنید
محمد بگوئید و مستی کنید

صاحبان ذی وقار وارباب فراست پر واضح ہو کہ کتاب لاجواب معروف بہ **مَعدنُ الموسیقی** ایک گوہر نایاب و دُرِ بے بہا ہے۔ عرصہ تک طالبانِ صادق و عاشقان تشنہ دہان کی نظرون سے مانند چشمۂ آبِ حیات پنہان رہکر بصد آب و تاب اب ہماری نظرون کے سامنے ہے۔ اسکی قدر ماہرانِ فن وارباب بصارت ہی کر سکتے ہین۔

حُسنِ لیلیٰ گر ندانی از قتیلِ عشق پرس
دردِ مجنون گر ندانی از منِ شیدا شنو

علمِ موسیقی کا شمار فنون لطیفہ مین ہے تعلق اسکا حُسن سمع سے ہے اور دار و مدار اسکا آواز پر ہے۔

جس طرح کوئی انسان طب کی کتابین پڑھکر حکیم نہین ہو سکتا اور مصوری کی کتابین مطالعہ کرنے سے باکمال مصور نہین بن سکتا۔ اسی طرح یہ امید کبھی نہین کی جاسکتی ہے کہ محض اس کتاب کے پڑھنے ہی سے بلا عملی مشق و محنت کے کوئی شخص گویا بن سکے

علم موسیقی ہندوستان مین تین ہزار برس سے رائج ہے۔ پرانی کتابین اور گرنتھ اس فن پر سنسکرت مین ہین۔ انکا سمجھنا ہر شخص کے لیئے اس زمانہ مین آسان نہین۔ کچھ کتابین فارسی مین ہین۔ اور حال مین اُردو مین بھی دو ایک کتابین اچھی لکھی گئی ہین لیکن زبان اُردو مین کوئی پرانی تصنیف کسی اُستاد کی اس وقت تک شایع نہین ہوئی ہے۔

کتب مطبوعہ کی اس قلت کے چند اسباب ہین۔

اوّل تو میوزک کی تعلیم کا کسی یونیورسٹی مین انتظام نہین۔ اور نہ کسی اسکول یا کالج کے

نصاب مین داخل ہے۔ اس فن کے جاننے والے اور باکمال اکثر نہایت درجہ بخیل گذرے ہین۔ اور جو صاحب کمال مرا اپنا فن بھی ساتھ لیتا گیا۔ اور اکثر ان مین سے جاہل اور تصنیف و تالیف سے نابلد ہین۔ خوشی۔ غمی۔ جنگ۔ عبادت ہر موقع اور محل پر موسیقی کا عام چرچا ہے۔ علمائے یورپ نے حال مین بہت سے تجربون کی بنا پر ثابت کیا ہے کہ اکثر گانے اور راگ دماغی امراض کے علاج مین نہایت درجہ مفید ہین۔ تھکاوٹ اور اضمحلال کے دور کرنے مین بھی گانا اکثر سودمند ہوتا ہے۔ اس مسئلہ کے نفسیاتی پہلو سے ہندوستان کا غریب مزدور اور دیہاتی چکی پیسنے والی بھی آگاہ ہین۔ گو ان کا علم بالکل غیر شعوری ہے۔ راگ اور گانے کا اثر جانورون پر بھی ہوتا ہے۔ غصہ ور اور ضدی بچے کو مان لوری دیکر کس طرح رام کرلیتی ہے۔ اور سانپ اور ریچھ تونبی کی آواز پر کس طرح مست ہوتے اور جھومتے ہین۔ مختصر یہ کہ گانا ایک ایسی برقی طاقت ہے کہ ہر ذی رُوح کی رگ و پے مین اسکا اثر دوڑ جاتا ہے اور اسکی سلطنت ہر جگہ جاری و ساری ہے۔ اور لحن داؤدی کا ذکر تو بعض مفسرین نے تفسیر شریف کلام الٰہی مین بھی کیا ہے۔ مشہور عالم پروفیسر بوس کی تحقیقات و انکشافات پر تو ہمکو یہ بھی ماننا پڑیگا کہ پودی بھی اس سے تہیج مین آتی ہین۔

المختصر ایک ایسے فن پر اس پرانی تصنیف کا عام فہم زبان اُردو مین دستیاب ہو جانا اور پھر حلۂ طبع سے مزین نہ ہونا بڑے شرم کی بات تھی منشی سید **واجد علی** صاحب رئیس سندیلہ نہایت درجہ تعریف و شکریہ کے مستحق ہین کہ اُنھون نے اس کتاب کی چھپائی کا بہت بڑا بار اپنے ذمہ لیا ہے۔ ورنہ اس کتاب کے حاصل کرلینے کے معاوضہ مین ازراہ قدردانی بعض معزز و متمول شائقین منشی صاحب کو ایک معتدبہ رقم ادا کرنے پر رضامند تھے۔ مگر آپ نے ایسے طمع غلیظ سے احتراز رکھکر کسی معاملت کو جائز نہ رکھا بلکہ باکمال مصنف کے نام نامی کو زندہ رکھنے کا خیال مدنظر رکھکر اشاعت کتاب مین کوشش کی ہے۔

آپ نے عرصہ تک نہایت نیکنامی اور خوش اسلوبی سے گورنمنٹ سروس کی ہے۔ اور آپکے مُربّی و سرپرست مشہور گورنر معلی القاب سر ہارکورٹ بٹلر بہادر تھے

ایک نادر ذخیرہ پُرانی قلمی کتابون کا فارسی عربی اُردو وغیرہ مین آپکے پاس ہے۔ اکثر اُس مین کی کتابین غیر مطبوعہ اور نہایت درجہ قابل قدر ہین بعض بعض احادیث شریف وغیرہ کتب مذہبیہ بمقام دمشق۔ ہرات۔ سمرقند و بیت الحرام وغیرہ کی لکھی ہوئی ہین اور ۴۳ھ ہجری تک کی لکھی ہوئی پائی جاتی ہین۔ اور فرامین شاہی آپکے بزرگون کے نام معافیات وغیرہ کے اکبر بادشاہ سے قبل شیر شاہ بادشاہ کے وقت تک کے ہنوز موجود ہین۔ ایک رسالہ شاہزادہ دارا شکوہ کا تصنیف کردہ بھی ہے۔ اور علم طب کی اکثر نادر کتابین ہین جنکا اب تک طبع ہونا پایا نہین جاتا ہے۔ چنانچہ یہ کتاب بھی اُسی ذخیرہ مین دستیاب ہوئی ہے۔ اور کتاب ہذا کا آپکے یہان آنا اس طور سے معلوم ہوتا ہے کہ مصنف کتاب ہذا کو عقیدت حضرت شاہ خادم صفی صاحب پیرزادہ صفی پور قدس سرہٗ سے تھی۔ اور چونکہ حضرت شاہ موصوف کو (علاوہ اپنے خاندان واجب التعظیم کے) سلسلہ بیعت و اجازت خاندان قادریہ کا منشی صاحب کے آبا و اجداد سے پہونچا ہے۔ اِس طریقہ سے کہ منشی صاحب کے اجداد مین حضرت شاہ قمرالدین صاحب کے (جو آپ کے جدِّ امجد حضرت محمد عارف عرف شاہ ولایت صاحب قادری سندیلوی قدس سرہٗ العزیز کی چوتھی پشت مین تھی) ایک خلیفہ حضرت شاہ برحق صاحب تھے۔ اور اُن کے مُرید حضرت شاہ خادم صفی صاحب کے دادا صاحب تھے جنکا کہ نامِ نامی اسم گرامی جناب حضرت شاہ غلام ذکریا صاحب تھا۔ پس اِسی سلسلہ قدامت کے وسیلہ سے مُصنّف کے ہاتھ کی لکھی ہوئی کتاب مذکورہ کا آپکے کتب خانہ مین پہونچنا ظاہر ہوتا ہے۔ چنانچہ اس شجرہ سلسلہ بیعت کو کسی نے اس طریقہ سے نظم کیا ہے جسمین سے چند اشعار حسب ذیل ہین۔

نظہر انوار برحق حضرت خادم صفی چون جناب شہ حفیظ اللہ باصدق و صفا

شہ غلام زکریا غواص بحرِ معرفت   شاہِ برحق شاہ قمرالدین شمس الابتدا
شاہ عین اللہ کہ شہ عباس بود اندر علوم   شہ ولایت شاہ قاسم سرگروہِ اولیا

کتاب کے فاضل مصنف اپنے وقت کے اُستاد کامل بلکہ نایکِ زمانہ تھے جو فن مصوری شاعری شہسواری اور حکمت وغیرہ مین یدطولیٰ رکھتے تھے۔ خود ایک مفصل دیباچہ فن **ناد** پر لکھا ہے جو شامل کتاب ہے ہمکو صرف اتنا عرض کردینا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اگر ناظرین کو کتاب کا طریقۂ بیان وطرز ادا بعض بعض مقامات پر خصوصاً اخیر "رسالۂ رازالنسا" مین کسی قدر پیچیدہ ودقیانوسی معلوم ہو تو معاف فرمائین۔ ہم نے خود اِس بات کو اکثر جگہ محسوس کیا ہے اور خیال ہوا تھا کہ عبارت مثل زمانۂ موجودہ کے صاف ودرست کردیجاوے۔ یا یہ حصہ "رسالۂ رازالنساء" کا نکال ڈالا جائے۔ مگر پھر یہ ذہن مین آیا کہ ہر تحریر کا طرزِ بیان نرالا اور ایک دوسرے سے جُداگانہ ہوتا ہے۔ مثلاً جو کتب تاریخ کا طرز بیان ہوتا ہے وہ کتب ریاضی کا نہین ہوتا ہے۔ اور جو کتب ادبیہ کا طرز بیان ہوتا ہے وہ کتب طبیہ کا نہین ہوتا۔ علیٰ ہذا القیاس ممکن ہے کہ اپنے طرزِ تحریر مین ماہر فن مصنّف نے کوئی مصلحت مدنظر رکھی ہو اِس لئے فی الحال کتاب جس طرح سے ملی ہے چھپائی جاتی ہے۔ آیندہ اڈیشن مین مناسب تغیرات بشرط فرمایش وخواہش ناظرین کے کردی جاینگی۔

اخیر مین مین پھر سید صاحب کی ہمت مردانہ کی داد دیتا ہون کہ وہ اس کتاب کے طبع ہونے کا انتظام نہایت خوبی سے کررہے ہین۔ بیشک فن موسیقی پر اُن کا بڑا احسان ہے اور وہ ہر طرح سے شکریہ کے مستحق ہین اُمید ہے کہ پبلک اور ماہران فن خاص طور سے اس کتاب کی قدر کرینگے۔

آلراقم

چودھری عبدالغنی۔ المرقوم ۲۵ اگست ۱۹۲۵ء

مُناقب حضرت محمدؐ عارف عرف سیّد شاہ ولایت قادری سندیلوی قدس سرہٗ

جدّ اعلیٰ سیّد واجد علی صاحب

انتخاب از کتاب مطبوعۂ وسیلۂ نجات موسوم بہ مناجات و مناقب

اے وارثِ خیر الورا اے مجمعِ فضل و سخا
وے رونقِ بزمِ وغا، یعنی کہ آلِ مجتبےٰ

شاہِ ولایت نامِ تو، اسرارِ حیدر کامِ تو
نہ آسمان یک گامِ تو، ہمچون عروجِ

اے ناصبِ علمِ علی، اے سرورِ
اے واقفِ علمِ نبی، اے مظہرِ شیرِ خدا

نورِ تو از نورِ علی، وز نورِ تو صد ہا ولی
تو خود ظہورِ کاملی، ہستی امامِ مقتدا

سر از علی تو یافتی، در جان ما انداختی
ہمراہ حیدر تاختی، در مسجد و ہم در دعا

با شاہِ مردان بودہٗ، خود کعبۂ افسودہٗ
گو از ہمہ بر بودہٗ، با مجتبےٰ با مرتضےٰ

اے قبلہ گاہِ   اے دستگیرِ بیکسان
اے شاہ شاہانِ جہان، بر ما عطای خودنما

اے سرورِ مشکل شکن، افتادہ بر کویت حسن
از پنجۂ شیرِ محن، میکن بہ لطفِ خود رہا

نوٹ۔ مندرجہ بالا مناقب مین بعض بعض الفاظ کتاب سے کہنہ ہونیکی وجہہ سے پڑہے نہ گئے اسلیئے اونکی جگہہ چھوڑ دی گئی ہے۔

معدن الموسیقی

مع رسالہ

راز النسا

مؤلفہ

جناب حکیم محمد کرم امام خان صاحب ونامی اُستاد فن موسیقی

و مُوجدِ راگنیان موہنی و سروری و گوری پر استہائی و بھیروی کرم اینیھی۔ و موجد راگھائے جیت لسنتہ۔ و

پی سند ہوی و سند راوبی و راڈان کیدار و سیام سارنگ وغیرہ

حسب الارشاد

جناب منشی سید واجد علی صاحب رئیس قصبہ سندیلہ ضلع ہردوئی سابق سپرنٹنڈنٹ سیتاپور میونسپلٹی و انسپکٹر اکٹرائی لکھنؤ

من اولاد جناب حضرت محمد عارف عرف حضرت شاہ ولایت صاحب قادری سندیلوی قدس سرہٗ

باہتمام بابو کیدار ناتھ۔ ورما۔ بی۔ اے۔

ہندوستانی پریس لکھنؤ میں چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین کہ جس نے ایک زمزمۂ کن سے قانون تمام عالم بنایا۔ الحق جو بغور وتأمل خیالات ہر دو عالم لوح دل سے دور کئے تو الوجود بین العدمین کا نقشہ نظر آیا۔ قولہ **شعر**

خیالاتِ دو عالم راچنان از لوح دل شستم — کہ شد بر تختۂ ہستی زیک نقطہ دو خط پیدا

یعنی جبکہ تمامی خیال تختۂ دل سے اٹھا دیئے تو بحالت محویت لوح ہستی پر ایک نقطہ سے دو خط مشاہدہ ہوئے۔ سبحان اللہ وبحمدہ وہ نقطہ کیا ہے ذات معلّی پروردگار عالم اور دونو خط متعلق ہین عدمین سے۔ بہر حال حمد وثنا اسکی باہر ہے از قیاس وگمان ووہم وخیال۔ **ابیات**

وہ کلمۂ کُن کا نغمہ پرداز — اُس گلشنِ دہر کا چمن ساز

طغرا کشِ نو بہار ہے وہ — رنگ گل و نوک خار ہے وہ

بس اُس ترنم ساز رزاق وحوش وطیور وانسان اور سرود پرداز خلاق کون ومکان نے واسطے ہدایت نغمہ سازی عبودیت انسان ضعیف البنیان کہ جو محلّی باشرف المخلوقات ہے۔ رسولان مقبول نزول فرمائے۔ للہ الحمد کہ شادابی بوستان سخن اُسی گلچین قضاو قدر کے سبب ہے۔ اگرچہ گل چمن گلزار ہوئے محبت مین اسکی گریبان چاک نہ ہوتا تو چشم بلبل مین گلستان خار نظر آتا۔ اور سرو آزاد اگر سلسلۂ عبودیت مین اسکی

پابگل نرہتا تو نگاہ قمری مین وار معلوم ہوتا۔ **بیت**

ہر ایک پتّے سے گل کی بو عیان ہے — اُسی علّت سے بلبل نوحہ خوان ہے

اور تمامی جن و انس نغمہ سازی اور سرود پردازی صفت و ثنا مین اُسکی مشغول۔ اور دعا ہر سرود سرا کی اخلاص و طرب مین اُسکی مقبول۔ پس جبکہ لسان مقال شیرین بیان نطق ستایش مین سبق صمٌ بکمٌ پڑھے۔ تو شان الٰہی مین اُسکے کافی ہے سورۂ قل ہو اللہ احد۔ اور احیاناً اگر خیال اُس نوا سنج پردہ دار جبار و قہار کا بہ نظر پردہ دری ادپر قہر و جلال کے آجائے تو بجز ظل عاطفت قسیم آب کوثر شفیع روز محشر بدر الدجیٰ نور الہدیٰ احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علی آلہ و اصحابہ وسلم کے کوئی ملجائے و ماوائے پناہ۔ سلام ہزار ان ہزار اور درود بیشمار اوپر اُس بلبل خوش نوائے عالی حسب و الانسب کے کہ سبب ایجاد کون و مکان اور باعث بنائے زمین و آسمان ہے۔ **رباعی**

محمد باعثِ ایجاد کُل محبوب سبحانی — شرف ہے علیٰی گردون نشین کا جسکی دربانی

چراغِ طاقِ گردون ماہ بام یثرب و بطحیٰ — کہ جسکے معجزون پر دال ہین آیاتِ قرآنی

اِس ناچیز ہیچمیرز کا کیا زہرہ اور قلم بُریدہ زبان کا کیا یارا کہ جسکی شان مقدس مین سرود ساز زمان نے لولاک لما خلقت الافلاک فرمایا۔ دعویٰ صفت و ثنا کری۔ اور درود بیحد و سلام لاتعد اوپر آل اطہار اور اصحاب کبار کے کہ ولا اور مودت اُنکی لاریب وسیلہ نجات عقبیٰ اور کینہ و عداوت اُن سے باعث ادخال سقر بے شبہہ۔ **ابیات**

طاقت ہے بھلا کہان قلم کی — قدرت ہے کسے یہان رقم کی

وان آیا خیال جو رقم کا — زہرہ ہوا آب یان قلم کا

خلاصہ تریہ ہے کہ مائدہ قول حقیر قول حضرت بو علی شاہ قلندر قدس سرہٗ صباح و مسا ہے۔ **بیات**

اے خدائے من بحق مصطفےٰؐ — از طفیل حُرمتِ آلِ عبا

اے خدائے من بحق جملہ یار — ہرچہ کردم عفو کُن روز شمار

روز محشر دار با آلِ رسول — از طفیلِ مقبلان گردد قبول

بند

وردِ رہتا ہی سلامی یہی اکثر میرا — ساتھ ہو پنجتن پاک کے محشر میرا

سببِ تالیف کتاب

بیان اختصاراً بہ خیال سمع خراشی نازک مزاجان و مصدع دہی عالی دماغان بندۂ خاکسار ذرۂ بیمقدار خوشہ چین خرمن نکتہ سنجان سخن و ہوا خواہ نئے نوایان ماہران ہر فن محمد کرم امام ولد محمد **دلاور علی خان** ساکن قصبۂ اونام متعلقہ اختر نگر صوبہ اودھ بیت السلطنت لکھنؤ بیچ خدمت سامعین نکتہ پرور و شائقین سخن گستر کے عرض و التماس رکھتا ہے کہ صاحبان فہم و فراست و مشتاقان لیاقت و کیاست سہو و خطا کو کہ الانسان مرکبٌ من الخطاے والنسیان ہے۔ ناخن عفو سے حک کر کے بمضراب اصلاح ملاحظہ مین لائین۔ اور فقرات منقوشہ قرطاس ہذا کو بگوش دل سماعت فرمائین کہ جد اعلی محمد غوث علی ساکن ملک غور دہلی مین مقرب بارگاہ سلطانی تھے۔ چنانچہ حضور محمد اکبر شاہ بادشاہ سے بہ عطیہ مہر و خطاب محمد غوث علی خان فدوی اکبر شاہ غازی مفتخر ہو کے بخدمت چودہری گنہ جہلوتر متعلقہ مضاف اختر نگر صوبہ اودھ معین و مامور ہوئے اور جدّ امجد محمد زور آور علی خان جنگ چکلہ داران سے تاب نہ لا کے مقام قصبۂ اونام مین کہ فاصلہ پنج کروہی ہے بعہد نواب آصف الدولہ بہادر جنت آرامگاہ باعث قرابت و ارتباط و فرط محبت رئیسان عظام کہ فیمابین تھی سکونت اختیار کر کے ملازم سرکار لکھنؤ رہے۔ اور راس ہیچمیرز کو ایام طفولیت سے باوجود کثرت نوشت و خواند و شوق شہسواری و فن سپہ گری اور صناعی وغیرہ کا رہا بلکہ علی قدر منقوش مقسوم اکثر سے فنون کی نوبت اخذ بہم پہونچی۔ چنانچہ ماقبل سن تمیز جناب ماموں علیم اللہ خان صاحب و

بشارت علی خان صاحب اور والد مغفور کہ علم موسیقی مین مہارت بے بدل و استعداد کامل رکھتے تھے کسی قدر تعلیم سوز خوانی وغیرہ کرتے رہے۔ زان بعد دار السلطنت لکھنؤ مین صحبت ہمنشینی نواب حسین علیخان صاحب ولد نواب قاسم علی خان صاحب ابن نواب سالار جنگ خان صاحب بہادر اُستاد بے ہمتائے موسیقی مدّت دراز تک رہی۔ مگر اتفاق اخذ سوز وغیرہ معدن علم و کمال و مخزن کسب و افضال جناب قبلہ سید میر علی صاحب مغفور سے ہوا۔ مادر ارا اسکے جبکہ نوبت سفر بہم پہونچی تو جمیع شریف و مغنیان مثل قوّال و کلاونت و ڈھاریان وغیرہ معاصر اِس زمانے کے جو اُستاد نامی ہین اتفاق سننے کا بے تکلفانہ زمانہ دراز تک رہا اور حتی الامکان علی قدر مقدرت مہمانداری اُنکی مین مصروف رہے اور بعد ازان بعد وفات نصیر الدین حیدر بادشاہ جنت آرامگاہ والی ملک اودھ باعث عنایت بزرگانہ و افراط مکرمت محتانہ جناب منشی صاحب قبلہ سید غلام عباس صاحب رئیس اعظم شہر شکوہ آباد سر رشتہ دار کلکٹری مقام باندا ضلع بوندیلکھنڈ مین عرصہ تک قیام رہا۔ وہان بھی جو کہ باعث قدر دانی نواب ذو الفقار بہادر رئیس بوندیلکھنڈ اکثر ماہران فن موسیقی اور گوّیے اُستادان کامل جمع تھے اور خود رئیس ممدوح بھی استعداد کامل رکھتے تھے سب کو بے تکلف ایک مدت تک سُنا اور اکثر رسالہ فارسیہ مثل خلاصۃ العیش و نغمات آصفی و رسالہ مدھ نایک و رسالہ امیر خسرو و رسالہ تانسین وغیرہ اور کتبہائے ہندی معتبرہ متقدمین و متاخرین مثال رتن مالا و سنگیت ساز و سنگیت درپن و سور ساگر وغیرہ ملاحظہ مین آئین مگر بندہ نے کسی کو اس زمانہ مین مکمّل فن ناد[1] کا نہ پایا۔ الّا جناب بابو رام سہائے صاحب کہ سرود و ساز زمان اُنکو بعمر طبعی پہونچائے ہر ایک علم مین علامۂ زمان ہین اور علم موسیقی مین اُن سے کوئی فی زماننا عہدہ برا نہ ہوا۔ یا جناب قبلہ میر علی صاحب مغفور کہ نغمہ پرداز کون و مکان نے بہتر اُن سے نغمہ سرائی مین خلق نہ کیا اور فن مرثیہ خوانی مین باوضع و موجد

[1] ناد ہندی مین گانے کو کہتے ہین یعنی اوّل جو ایک صدا ہے بھی اُسی سُر کا نام ناد قرار پایا اور مرکب کرکے بہ شرح بید کے نام دکھایا اور بعد ناد کے بید ہوا اور پھر بید چار ہوے ۱۲ المولف محمد کرم امام

اکمل یکتائے زمانہ ہوئے - لاریب اُنکو مطابق شاستر کے کرتے ہوئے دیکھا - چنانچہ اس ناچیز نے
باعث فرط محبت و شفقت جناب بابو صاحب ممدوح و اُستادان زمان و عنایت بزرگان اس فن مین
تحقیقات کامل و صحت عیب و صواب بدلائل پختہ و بے مثل کہ اکثرے مغنیان حال اُن سے بے بہرہ
ہین کما ینبغی حاصل کی اور اکثر باتین کہ وہ کتب ہائے دیرینہ سے باہر سینہ بسینہ چلی آتی ہین اور علاوہ برین
چند قاعدہ حسب رسائی ذہن ناقص اپنے کے ایجاد کرکے ترقیم کئے کہ مطبوع طبع نغمہ سرایان جہان و منظور
خاطر اُستادان زمان ہوئے - الحال بخیال اسکے کہ شاید ہجوم کلفت غم و افزائش نسیان الم سے منقشہ
لوح سینہ فراموش نہ ہوجائے اور بسبب یورش نسیان وغیرہ یہ ہے کہ یہ خاکسار مشت غبار بہ عنایت
ربّ المشرقین و بوساطت مربیان بروزگار عمدہ مامور رہا - ناگاہ بلحاظ سلسلہ جنبانی برادر کوچک محمد فضل امام خان
کہ علم موسیقی مین اِس ہیچمیرز کا مایہ بساط کیا بلکہ عاشق زار تھا اور یہ ذرۂ بیمقدار بھی اُس شمع انجمن خوبی پر پروانہ وار
نثار تھا - اکثر زیب قلم کرتے کہ اے اخی اکرم چشم بیمار ناتوان و زار شاہراہ اصدارین و چار و انتظار اور
یہ مشتاق و مریض وصال فرقت دیدۂ و چاشنی ہجرت چشیدہ تشنہ شربت دیدار رہتا ہے - درصورت بے سرائی
و بحالت یکجائی کہ لطف زندگانی ہے - بقول شخصیکہ مصرعہ

خوب گذرے گی جو مل بیٹھین گے دیوانے دو [1]

اور واقعی فی المثلہ تالی دو ہاتھ سے بجتی ہے - الحق ضرب المثل - ع

دل را بدل رہیست درین گنبد سپہر

آخرکار جذبۂ محبت دلی و کشش باطنی ایسی موثر ہوئی کہ ناچار ۱۸۵۳ء مین ضلع بوندیلکھنڈ تحصیلداری پرگنہ
تندواری روزگار سرکار انگریزی سے مستعفی ہوا اور مقام مولد مین پہونچکر ایام مہاجرت کے ساتھ زمانہ

[1] دیوانے دو - وجہ دیوانگی یہ ہے کہ اُنکی زوجہ نے اور بندہ زادہ کہ اُسکو متبنی اُنہون نے کیا تھا دونون نے قضا کی اور مؤلف بھی مبتلائے
درد و غم تھا لہٰذا یہ مصرعہ ضرب المثل ہوا یعنی دو دیوانے کا یکجا ہونا انسب ہے ۱۲

وصال کے مبدل کر کے دار السلطنت لکھنؤ مین بپاس نمکخواری قدیم کہ آبا و اجداد بلکہ تمامی بزرگان وابستۂ دامن دولت شاہی ہین اگر صورت روزگار اس روزگار مین میسّر آئے تو خوشا طالع و زہے نصیب جویاے اذوقہ تھا- ناگاہ بتوسل اُستادینی بابو رام سہاے صاحب کہ اُس زمانہ مین وہ اُستاد نواب اکرام الدولہ بہادر خسر شاہ عصر سلطان عالم تھے- خاکسار بزمرۂ مصاحبان نواب ممدوح ممتاز و منسلک ہوکر نظارہ کنان جلسۂ سلطانی ہوا- صد حیف کہ بعد عرصہ چند کارسازان قضا و قدر نے سنگ تفرقہ فیما بین ڈال کے ایسا متفرق و پاشان کیا کہ پھر اتفاق تا یوم التناد دشوار تر آہ صد آہ فلک شعبدہ باز سفلہ پرواز اگر یک بار بسیاری پیش آتا و باز بعیاری تو البتہ محل شکایت نہ تھا- بہر حال یہ کینہ جو نیرنگی اپنی سے باز نہین رہتا بقول میر حسن دہلوی

کسی کا اسے وصل بھاتا نہین — یہ دو دل کو یک جا بٹھاتا نہین

آخر کار قسام ازل نے برادر موصوف کو اس جہان فانی سے بعالم جاودانی طلب کر کے مقیم جنت کیا اور مجھ خستہ حال بے پر و بال کو کہ نہ راہ رفتن و نہ پاے ماندن اس گرداب بلا ناپیدا کنار مین یکہ و تنہا چھوڑا- حق ہے کہ قضا اُس ترنم ساز قضا نے اپنے اختیار مین رکھی ہے- کسی طور مصیبت زدگان و ستم رسیدگان کے گریبان تک پنجۂ ملک الموت بے حکم محکم سرود ساز قاضی قضا نہین پہونچتا ہے- آہ اُسی صدمۂ جانکاہ سے طاقت جسمانی طاق جسم سے بالاے طاق ہوئی- پھر تو باعث گزند آفت عظیم تفرقہ اعتدالی عناصر مین پڑا اور انجرات سوداوی جوش مین آکر ایسی مقیم دماغی ہوے کہ جمیع کاروبار دنیاوی کو کھٹراگ پیش نظر ٹھہرا کر ناگاہ شوق صحرانوردی منقوش لوح سینہ کیا کہ بدانجامی اُسکی سے جملہ کار بے تار ہو گئے اور باوجود ایسے اندوہ بر اندوہ کے جان اس مرغ نیم جان کی قالب عنصری سے پرواز نہ کی- بقولہ - ع موت کو بھی موت آئی ہم تلک آتے ہوے ؛ الحال بجز اسکے کہ غم و اندوہ و یاس و الم ہر آن مین حامی و مددگار ہین اور نسیان و خبط و جنون ہر حال مین یار و غمخوار ہین اور وہ تمامی جلسہ باعث برہمی سلطنت چشم زدن مین درہم و برہم ہو گیا- حیف صد حیف- بقولے

خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سنا افسانہ تھا

اگر آلام مفارقت احبائے غمگسار اور اندوہ مہاجرت خویش و تبار سے ایک شمہ بھی تحریر کرون تو ایک دفتر بلیغ ہو جائے۔ اور داستان فراق خاتمہ پر نہ آئے۔ لہذا مختصراً ۱۲۷۲ ہجری مین کہ یہی سنہ ہجرت برادر مغفور ہین۔ کتاب ہذا کو زبان صاف اُردوئے مروجہ تسہیل پسند جمہور عوام او پر سات باب مشمولہ افصالہائے وافضال ملوے پردہ و حجابہائے ترکیب وے کے نام اس رسالۂ رنگین خوش آئین کا

مَعدنُ الموسیقی سپرد خامہ کیا۔ ناظران عالی منزلت و سامعان بلند مرتبت اور تھاریان والاہمت سے چشمداشت یہ ہے کہ بلحاظ عیب پوشی کسی طرح کا میل خاطر الطف مین نہ لائین او بنظر پردہ داری سے درگزر کر کے اس ہیچمدان نحیف و ناتوان کو بدعائے خیر یاد فرمائین۔ یہان سے دیباچہ ہفت ابواب علم موسیقی کو بمضراب شرح روئے تماشائیان پر وا کر کے بطرز نو زیب قلم کرتا ہون۔ چاہیئے کہ شائقین زمان ملاحظہ اُسکے سے ایک لطف عظیم اُٹھائین اور صناعیت نغمہ ساز ہر دو جہان کو گوشہ خاطر سے ہر لحظہ و ہر آن نہ بھلائین۔

باب اوّل بمقدمۂ سُر وغیرہ اوپر تیرہ فصلون کے معہ پردہ ہائے

بیان افصالہائے باب اوّل

فصل اوّل بیچ بیان دیوتا گانے والے اور موجد راگہائے ہندی معہ تین پردہ۔ پردۂ اوّل مین نائیکان کہ جنہون نے راگ و راگنی و سُر وغیرہ ایجاد کئے۔ پردۂ ثانی مین جو نایک زمانہ سابق مین انسان گذر گئے ہین اسم نویسی اُنکی۔ پردۂ ثالث مین نام اُن گانے والون کے جن کو اس راوی نے سُنا۔ یعنی نائیکان زمانہ حال معہ نساء و ذکور۔

فصل دوم بیان صداہین از روے شاستر ہندی کہ وہ ایک سُر تھا بلا پردہ۔

فصل ۳ سیوم بیان ست اور باجون مین ساتھ تین پردون کے۔

فصل ۴ چہارم پیدایش سرون مین معہ ہفت پردہ ہاے۔

فصل ۵ پنجم بیان قرار پانے سُر صداے جانوران سے معہ دو پردے۔

فصل ۶ ششم بیان تین درجہ سرون مین ساتھ دو پردون کے اوّل بطرز سادہ وثانیاً بطور نقشہ۔

فصل ۷ ہفتم بیچ بیان قاعدہ بارہ سرون کے معہ دو پردہ۔ طریقہ اول کہ عوام مین جاری ہے۔ اور طرز پردہ ثانی کہ دیوزادون سے ہے۔ باوجودیکہ تنت[1] کاران مستعمل ہین۔ الایا وصف استعمال کے نامون سے اُنکے وقفیت کم رکھتے ہین اور اکثر طریقہ غلط کرتے ہین یہ طرز اشکال فارسی سے مشتق ہے۔

فصل ۸ ہشتم بیان تین درجہ سُرون مین معہ بائیس سرت و اکیس مورچھنا اور سولہ کلا جو مشہور ہین ساتھ تین پردون کے۔

فصل ۹ نہم بیان تین گرامون مین معہ نقشہ جسکے معائنہ سے گرام اور مورچھنا اور سرت وغیرہ باسانی معلوم ہون ساتھ دو پردون کے۔

فصل ۱۰ دہم بیچ بیان نقشہ تیور وکومل سر معہ سُرتی وبندھن وادو چار کہ بجز تنت کاران اکثر اور لوگ کم جانتے ہین۔

فصل ۱۱ یازدہم بیان قواعد سرگم مین معہ عیب وصواب ساتھ دو پردون کے

فصل ۱۲ دوازدہم بیچ بیان آروہی وآوروہی اور چار وبادی اور تینون درجے تیور۔ اور تینون درجے کومل سُرون مین معہ دو پردے۔

فصل ۱۳ سیزدہم بیچ بیان نقشہاے حروف مفردات سرہاے کہ جس سے سرگم ہر ایک باسانی بن سکین اور معہ قاعدہ سرگم بہادیوا اور چند قواعد سرگم ایجاد بندہ ساتھ تین پردون کے۔

---

[1] تنت سے مراد بین وستار وغیرہ جس مین کہ حساب سُرون کا ہو ۱۲ مولف

باب دُوم مُقدّمہ راگ مین مشتمل اوپر گیارہ فصلون کے معہ پردہ ہائے

بیان افصالہاے باب دویم معہ پردہ ہاے

فصل اوّل تاثیر راگ مین معہ چار پردے۔

فصل دوم نیچ بیان سبب موقوف ہوجانے تاثیر راگھاے کہ سابق مین کس باعث سے مُؤثر تھے معہ تین پردے۔

فصل سیوم بیان قاعدہ آلاپ مین جوکہ چار حرف آلاپ کے مقرر ہین مفردات سے طریقہ دیوزادان معہ تشریح عیبُ صواب جو جوکہ گانے مین چاہئیے ساتھ دو پردون کے۔

فصل چہارم بیان راگھاے سنکیرن و مہا سنکیرن و سدھ و سالنک وغیرہ مین ساتھ دو پردون کے

فصل پنجم بیان راگھائے سلل و ٹبدار و دیسی و مارگ معاگرت و بکرت و اوڈو و کھاڈو و سمپورن وغیرہ مین۔

فصل ششم بیان راگھاے وراگنی معہ قاعدہ بندھن و او چار بطریقہ اوڈو و کھاڈو وغیرہ معہ بیان حلیہ و پوشاک و عمر ساتھ دو پردون کے۔

فصل ہفتم۔ بیان اسامی ہاے راگ وراگنی و پتر ہا بقید خانہ پری نقشہ بطریقۂ ثانی۔

فصل ہشتم۔ بیان اُن راگون اور راگنی اور دھنون کا علاوہ مدخلہ کتب ہاے متقدمین جو جوکہ فی زماننا مغنیان حال و شائقین باکمال کے استعمال مین ہین معہ دو پردے۔

فصل نہم۔ نیچ بیان اُن راگون اور تالون اور باجون کے کہ جن کو کہ حضرت آمیر قدس سرہٗ نے ایجاد کرکے رواج دیا۔ اور گوپال داس نایک ہنگام مقابلہ حضرت کے شاگردون سے ہار گیا اور شاگرد اُنکا ہوا

فصل دہم۔ بیان اُن راگون کا جو مغنیان متقدمین آدم زاد او دیوزاد گاتے تھے۔ اور جوکہ اس زمانہ مین گاے جاتے ہین شرح۔

باب سیوم دربارہ راگہائے متفرقات بقید دو فصل

فصل اوّل بہ نقشہ جات شگانہ بلا قید پردہ ہائے۔
فصل دوم بقید نقشہ چہارگانہ معہ دو پردے۔ پردۂ اوّل مین نقشے۔ اور پردۂ ثانی مین شرح سنکت راگ و راگنی وغیرہ بطرز ثانی۔

باب چہارم قاعدۂ تالون مین مشتمل اوپر پانچ فصلون کے

بیان فصلہائے باب چہارم

فصل اوّل بیان باجون مین مثل پکھاوج وغیرہ مین کہ کس سے شروع ہے۔
فصل دوم بیان چار الفاظ یعنی جو زبان پراکرت واگری مین چار بول مقدم ہین پکھاوج مین۔
فصل سیوم بیان لَے مین کہ پیدایش لَے کہان سے ہے اور کیا شے ہے۔
فصل چہارم بیچ مقدمہ ترکیب دینے تالون کے۔
فصل پنجم بیان تالہائے فارسیہ جنکو حضرت امیر خسرو قدس سرہ نے ایجاد کیا معہ بحور ہائے یعنی باوزان تالہائے فارسی۔

باب پنجم بیان رقص مین شامل اوپر چار فصلون کے

فصل اوّل بیان رقص مین کہ موجد اسکا کون تھا اور کون ہے۔
فصل دوم بیان قاعدہ رقص معہ اسم و ترکیب گت ہائے مشرح۔
فصل سیوم بیچ مقدمہ بتلانے کے جسکو کہ عوام مین بھاؤ کہتے ہین۔

فصل چہارم مقدمہ تخیر مین کہ ہونا اسکا رقص مین لازم و ملزوم ہے۔

باب ششم بیان مقدمات دوازدہ مقامات فارسی یعنی راگھائے ولایت عجم مین مع نو فصل و حجابہائے

بیان افصالہائے باب ہذا معہ حجابہائے

فصل اوّل پیدایش آہنگ یعنی سُر مین کہ کہان سے پیدا ہے۔

فصل دوم۔ بیان جائز ہونے مقامات و نہ ہونے حرام الحان معہ ثبوت۔

فصل سیوم۔ بیان و اسم نویسی دوازدہ مقامات معہ دو حجاب و بہ شرح ایجاد۔

فصل چہارم۔ بیان بارہ مقام راگ ولایت معہ تقسیم و نقشہ تاثیرات ساتھ دو حجابون کے۔

فصل پنجم۔ بیان تحریر روز مزمہ مقامات فارسی کے۔

فصل ششم۔ بیان چھ آوازہ و پستی و بلندی طریقہ گردان مقامات مین۔

فصل ہفتم۔ بیان چوبیس شعبہ ہائے مقامات مین۔

فصل ہشتم معہ حجاب بیان تفصیل اڑتالیس گوشہ ہائے مقامات مذکور کا معہ حجاب۔

فصل نہم معہ حجاب بیان تشابہ راگھائے ہندی جو کہ ساتھ راگھائے ولایت کے ہین مقابل کردہ راوی مشرح معہ حجاب۔

باب ہفتم

بہ مقدمۂ حکایات غریبہ و نقلیات عجیبہ علم موسیقی۔

باب اوّل

بمقدمۂ سُر وغیرہ اوپر تیرہ فصلون کے معہ پردہ ہا

(بیان سُر از روے شاستر)

فصل اوّل بیچ بیان دیوتا گانیوالے اور موجد اگلہاے ہندی معتین پردون کے

پردہ اوّل

سبحان اللہ بحمدہ ! بلبل نغمہ پرداز چمن سخن شاخ مطلب پر یون ترانہ سنج ہے کہ اہل ہند نرنکار جوتی سروپ کو کہ وہی اوتار بشن کا ہوا۔ واقف کار و عالم اُسکو خدا قرار دیتے ہین اور بانی مبانی ہر شے کا تصور کرتے ہین اور مثل اُسکے بشن کو بھی جانتے ہین اور مت طریقیہ کو کہتے ہین جس طور پر جوگا تا ہو خصوص دیوزادون سے۔ اور یہ لوگ موجد راگ و راگنی کے ہوتے گئے۔

اوّل شمیسر یعنی مہادیو۔

دویم۔ پاربتی زوجہ مہادیو

سیوم۔ گنیش[1] یعنی پسر مہادیو۔ تمامی جسم انسان اور سر ہاتھی کا۔ اور ہاتھ چار۔ الاپسر ہونے مین اختلاف ہے

چہارم۔ ہنومان پسر مہادیو۔ وجہ تسمیہ اُسکی یون ہے کہ ایک دن مہادیو کو بابۂ ہوئی کسی قدر اُس نے

---

[1] گنیش کے پسر ہونے مین یہ اختلاف ہے کہ پاربتی کے بطن سے گنیش نہین ہے۔ ایکدن پاربتی نے ایم کی تصویر بنائی اور دعا مانگی کہ اسمین جان آ جائے جبکہ کسی زمانے مین مہادیو آئے تو دیکھا کہ ایک نامحرم بیٹھا ہے اور اُس وقت پاربتی غسل کرتی تھین گنیش کو دروازہ پر بٹھادیا کہ کوئی غیر آ جائے مہادیو نے بلا استفسار سر اُسکا تن سے جدا کر دیا جبکہ پاربتی نے دیکھا تو ملول ہو کے اظہار حال کیا۔ تو مہادیو نے وہ سر کہین پھینک دیا تھا اُسکی تلاش مین دیر ہوئی۔ سامنے ایک ہاتھی نمودار ہوا۔ اُسکا سر گنیش کے جسم پر رکھدیا۔ لہذا جسم سے انسان اور سر سے حیوان ہوا۔ مگر شامل دیوتاؤن کے ہے ۱۲ لمولفہ

کام دیو یعنی منی اپنی کو نکال اور ایک پتے پر ڈال دریا مین بہا دی کسی جگہ ایک ان جنی نام دیوی تھی اُسنے
کھالی بس حاملہ ہوئی اور ایک طفل لنگور پیدا ہوا نام اُسکا ہنومان قرار دیا گیا تھا۔

پنجم۔ سُرستی بالضم سین مہملہ نام دیوی کا ہے اور اہل ہند اسکو دیبی قرار دے کے کہتے ہین کہ جسکے تابع
سرستی دیبی براہ مہربانی ہو اُسکو علم گوک عطا کرتی ہے اور گوک سے مراد علم غیب ہے۔

ششم۔ بھارت بالفتح بائے وسکون ہائے والف و تائے فوقانی پسر جسرت راجہ اجودھیا کہ
تین زوجہ سے چار پسر رکھتا تھا۔ باین تفصیل اول کوسلا بطن اُسکے سے رام چندر جنکی زوجہ سیتا تھی۔ ثانیاً سُمترا
جسکے پیٹ سے لچھمن و شاتگا کیکئی جسکے بطن سے سمیان بھارت و چترگہج دو لڑکے پیدا ہوئے اور کیکئی ساکن
مغرب ملک مصر زبان فارسی و ترکی رکھتی تھی۔ خلاصہ یہ کہ راجہ جسرت لاولد تھا۔ اِلا ایک فقیر کی خدمت مین مشغول
رہتا تھا۔ ایک روز اُس فقیر باخدا نے اُسکو چار پھل دے کر کہا کہ یہ اپنے محل مین لیجا اور ازواج اپنے کو کھلا۔
بر محل وہ بار اولاد سے ہمکنار ہونگی۔ وہ مثل گل شگفتہ و خندان وہ پھل لایا اور کہا فقیر صاحب نے واسطے نوش کرنے کے
فرمایا۔ منجملہ آن دو پھل مسمی کوسلا اور دو پھل سمترا کو دیئے۔ اُنہون نے واللہ اعلم کس خیال سے کھٹراگ سمجھکر ایک
ایک پھل حصص اپنے سے کیکئی کو دیئے کہ ناگاہ اُن پھلون کے طفیل سے ایک ایک اُن دونو نے اور دو پھل ولادی کیکئی نے پائے
آخر کار کیکئی نے ایسے وجوہات نکالے کہ سیتا زوجہ رامچند کو ملک سے نکالا یعنی جب کہ رام چندر ولد جسرت راونا کو باعانت
جمعیت افواج بندر و لنگور وغیرہ مار کر اور بھبھیکھن برادر راونا کو تخت نشین لنکا کر زوجہ اپنے کو پھر گھر اپنے مین لائے۔
اُس وقت طعنہ زنی کیکئی سے سیتا کو طلاق دی۔ سرحد ملک اپنے سے باہر کیا کہ وہ بیچاری پھر آفت کی ماری مستی لو پسر
اپنے کو گود مین لے صحرائے موضع پر یر پرگنہ سکندر پور ملحقہ سواد قصبہ اونام کنارۂ دریائے گنگ کہ وہان ایک
منڈھی فقیر بیراگی کی تھی اُس جگہ بسر کرنا عمر بقیہ اپنی کا جان اور فقیر کو حامی و نگہبان اپنا تصور کر بسرام اپنا ٹھہرایا
جبکہ وہان آرام پایا تو بعد عرصۂ چند ایک لڑکا اور پیدا ہوا۔ نام اُسکا کُس ٹھہرایا۔ چونکہ ہونا اولاد کا بغیر مرد عورت سے
بے وجہ موجہ غیر ممکن۔ سو وجہ تسمیہ اُسکی یون زبان زد جمہور ہے۔ کہ ایک روز سیتا پسر اپنے کو گود مین لے واسطے

لینے پانی کے گئی تھی۔ فقیر نے بہ خیال لیجانے جانور زندہ دوسرا لڑکا کُس کا کہ از قسم گھانس ہے اور بناکے رکھدیا۔ اور دعا اُسکی سے وہ جاندار ہوا۔ کہ سیتا اندکو رسر پر پانی کا بار طفل در کنار سامنے سے نمودار ہوئی فقیر نے لڑکا اُسکا اُسکی کنار مین دیکھ دل مین ٹھانا کہ طفل مصنوعی کو مار کہ وہ چلائی اور یہ حرف زبان پر لائی کہ اے مستجاب الدعوات اسکو مت مار۔ نرانکار نے میری قسمت مین ایک سے دو دئے۔ آخر کار رامچندر نے اُنہین لڑکون کے ہاتھ سے ہنگام شباب اُنکے وفات پائی۔ حال مشرح لکھنے مین طوالت کلام واضح بیان واقعہ رامائن سوردا سی و تلسی و شیخ فیضی مین اظہر۔ بہرحال کیکئی کی اولاد اکبر بھارت تھا کہ گانے مین بھی مت اُسکے باعث یکتائی کے جداگانہ مشہور ہوئی۔

ہفتم۔ درگا دیوی ہے کہ اُسکو بھی دیبی کہتے ہین۔

ہشتم۔ وائی۔

نہم۔ سیس۔

دہم۔ نارد۔

یازدہم۔ نبز۔

دوازدہم۔ کلناتھ۔

سیزدہم۔ کشپ۔

چہاردہم۔ سادول۔

پانزدہم۔ کوہل۔

شانزدہم۔ اشوتر۔

ہفتدہم۔ ہاہا بہائین۔

ہیجدہم۔ ہوہو بہائین۔

۱۹ نوزدہم - راول -

۲۰ بستم - وشنا -

۲۱ بست ویکم - ارجن -

اگی یہ لوگ قسم اجنّا سے تھے اپنی اپنی زبان مین بطور عبادت گاتے تھے اور ناچ بھی انہین لوگون سے قیاس کرنا چاہیئے یعنی گاتے گاتے وجد مین آ آ اُچھل کود بھی مچاتے تھے اور اشارۃً اور کنایۃً طرف خاوند اپنے کے بتاتے تھے تو اُس اُچھل کود سے کہ وہ کرشمہ بھی لائق دید ہوگا - اُنکے قد وقامت پر بس ناچنا اور اشارہ کنایہ سے بھاؤ بتانا نکالا گیا ہے - مگر ناچ کو کنہیا نے خوبصورت کیا - شرح اسکی ناچ کے باب مین کی جاوے گی -

تتمہ بیان پردہ اوّل یعنی پردہ در پردہ بنا بر جاننے اُستادان شائقین و احتیاطاً واسطے استفہام طلبا آترقیم اکثرے اسم ہا قواعد شروط علامات تصنیف وغیرہ کرتا ہون

شروط علامات مصنف و گوئندہ کہ اصطلاح مین اُسکو پرکرن کہتے ہین - و شرط مصنف ساتھ اسکے - کہ الفاظ کو اصطلاح مین بانی و مات کہتے ہین اور نغمہ کو دہات کہتے ہین اور جو کوئی کہ بانی و نغمہ کو کہ عبارت الفاظ و صورت سے ہے - خوب جانتا ہو اسکو اصطلاح مین باکی کارک کہتے ہین - کہ عبارت مصنف سے ہے - تین قسم پر ہے -

قسم اول وہ کہ بانی و نغمہ اچھی طرح جانے - شرط یہ کہ بیاکرن جو بمنزلہ صرف و نحو کے ہے خوب جانتا ہو - اور کوکہ کہ عبارت ہے لغت سے بھی خوب واقف ہو - اور اقسام اوزان شعر و فصاحت و بلاغت رکھتا ہو اور جانتا ہو اور رس اور بھاؤ اور راہ و رسم ہر ملک کے جانتا ہو اور شاستر کہ عبارت حکمت سے ہے - اور کلا کہ عبارت حرفون سے ہے جو عالم مین معمول ہے واقف ہو اور فہم و ادراک رکھتا ہو اور فیضان ادراک بداہت بیان کہ اسکو پرتھیا کہتے ہین جانتا ہو اور قوت غلبہ مباحثہ اُسمین ہو اور بدیہہ گو ہو اور طبیعت مائل نغمہ ہو اور شائق ہو اور مضامین تازہ و وجدان صائب رکھتا ہووے اور ہر بند

جانتا ہو- اور تصانیف قدیم بھی اُسکو یاد ہو اور شرط جاننے نغمہ و آواز وہ ہے کہ گانا و ساز و رقص سے واقف ہو اور حقیقت لَے و تال یا حقیقت لَے و تال کو جانتا ہو اور رَبے یعنی شعلہ چراغ روشن کا دہوان جن سے اوپر گیا ہو اور کہین سے اُسکو حرکت و جنبش نہ ہووے اور آہستہ سے نیچے سے اوپر چلا جاے خلاصہ لَے یہ ہے کہ واقف ہو اور تان و راگ مین اختراعات تازہ کر سکتا ہو اور اقسام کاکُ کہ عبارت انتزاج پردہ در پردہ سے ہی جانے اور راگہائے دیسی جانتا ہو اور اقسام آلاپ و گمک ہر سہ استہان اور کیفیات مذکورہ بالا خوب جانتا ہو-

باکی کارک قسم دوم کہ اُسکو مدہم یعنی میانہ دو قسم- ایک وہ کہ باکی عبارت الفاظ سی سے خوب نہ جانتا ہو- اور تصنیف اُسکی زبون ہو- الادہات ہین کہ عبارت ہے نغمہ سے کامل ہووے دوم وہ کہ الفاظ و صوت کہ اُسکو دہات و مات کہتے ہین- بوجہ احسن جانے لیکن پربند اقسام کے نہ باندھ سکے اور

باکی کارک قسم سیوم وہ کہ آدہم کہتے ہین یعنی زبون وہ ہے کہ دہات کو کہ عبارت نغمہ و صوت سی ہے خوب نہ جانے- اتامات ہین کہ عبارت ہے الفاظ سی کامل ہو مگر تصنیف اُسکی خوب نہ ہو- اور تصنیف کرنا دو قسم پر ہے- ایک وہ کہ مضمون تازہ باندھے وہ اول ہے- دوم وہ کہ الفاظ کو خوب باندھے مگر مضمون تازہ سے محروم رہے وہ مدہم یعنی میانہ- گنکار وہ کہ الفاظ تازہ مین نغمہ ہائے قدیم سی سواے بیان واد اک راست براست نہین جانتا ہو اور گندہرپ وہ کہ راگہائے دیسی و مارگ دونو جانتا ہو اور سراد وہ کہ محض راگ مارگ جانے اور دیسی سے بے بہرہ ہو-

بیان احوال گوئندہ

آواز اُسکی دلچسپ ہووے ستار یہ کہ عبارت سلیقہ طبعی سی ہے خوب رکھتا ہو اور گرہ و نیاس سے واقف ہو- گرہ وہ کہ اُس سے راگ پیدا ہوتا ہے اصطلاح مین کمل کہتے ہین تیرہ ہین- گرہ سر وہ ہے کہ اُس پہلے راگ گایا جاوے- اور نیاس وہ کہ اُسمین تمام سُر ہون- اور نیاس کی بیس قسم ہین- ان سب سے واقف ہو اور راگ انگ و بہاکہا انگ و کریا انگ و آلاپ انگ سے واقف ہو

اور انواع پربندہ گا سکتا ہو اور اقسام آلاپ جانے اور گمک ہر سہ محل یعنی تینون استھان مین بآسانی کرے اور طریقہ انتقالات آلاپ اور النکار و گمک وغیرہ کو لغزش نہ ہو اور آواز اُسکی اُسکے اختیار مین ہو اور حقیقت تال سے اچھی طرح واقف ہو اور کیفیتین گانے کی جانتا ہو اور کثرت گانے کی خوب کی ہو۔ اور راگہاے سودّہ و جہیالگ جانے و اقسام کاکُ کہ اقسام پردہ در پردہ اور رسی ہے خوب جانے اور برتی استھان و سنچاری وغیرہ بانواع متعددہ بالا بلا احصا ادا کرے اور عیب ہاے گوبندہ یعنی گانے کی جو کہ پچیس ہین اول لکھی ہین نہ رکھتا ہو اور اُسکی ئی مین ریکھتائی ہو بدرجہ اتم اور خوش طبع اور حافظہ خوب رکھتا ہووے اور گانے مین چست و چالاک ہو اور خوش آیند چستی مین ہو اور فوراً راگ اُسکا رنگ پکڑے اور اُستاد کامل سے سیکھا ہو وہ گوبندہ اول ہے۔ اور سرایندہ قسم دوم کہ اُسکو مدہم کہتے ہین وہ کہ جملہ اوصاف مذکورۂ بالا سے اُس مین کچھ ہون اور کچھ نہ ہون مگر عیب کوئی نہ ہو۔ اور گوبندہ قسم سیوم وہ کہ آدہم کہلاتا ہے یعنی زبون وہ کہ اوصاف مذکورہ کسی قدر اُسمین ہون اور کسیقدر نہون مگر تھوڑے عیب بھی اُس مین ہون۔

یہ تین قسم کے گوبندہ یعنی مغنی اوپر پانچ قسم کے منقسم ہوے ہین

پہھاکار۔ انکار۔ رسک۔ رنجک۔ بہاوک۔

پہھاکار وہ کہ اقسام طریق اُستاد سے سیکھے ہون اور اپنی طبیعت سے بھی کر سکتا ہو اور دوسرے کو تعلیم کر سکے۔

انکار۔ چنانچہ جیسا اُستاد سے سیکھا ہو اُسی قدر گادے اپنا تصرف اُس مین نہ کرے اور جس قدر خود سیکھا ہو۔ اُسی قدر دوسرے کو تعلیم کردے بعینہ۔

رسک وہ کہ وقت گانے کے سامع ہر ایک خاموش ہو جائے۔

رنجک وہ کہ گانا اُسکا سُن کے ہر اک خوش و محظوظ ہو۔

بہاوک وہ کہ ہر راگ کی صورت بوجہ احسن باندھی اور یہ پانچ قسم منقسم ہوتے ہین۔ ان تین قسمون پر۔

ایکل - جمل - برندہ -

ایکل وہ کہ تنہا راگ گاوے اور راگ صورت پکڑے -

جمل وہ کہ دوسرے کو شریک کرکے ایسا گاوے کہ سامع کو ایک شخص گانے والا معلوم ہو اور صورت بندھے -

برندہ وہ کہ ایک جم غفیر یعنی چند شخص مل کر گاوین اور کسی کی آواز ممتاز نہ ہو - آواز ایک سے دوسرے پر - اور صورت پکڑے - ان شرطون کے گوینده یعنی گانے والون مین مرد ہون خواہ عورت ہو - اور اگر عورت ہو تو کم سن و جمیلہ ہو -

بیان قاعدہ برندہ اور برندہ کرنے گفتار

ہر اہل خرد و طلبہ پر مخفی نہ رہے کہ گانے مین کس قدر آدمی اور کس قدر ساز باقاعدہ مناسب ہوتے ہین - کس قدر مجتمع کرکے گاوے کہ از روے قاعدہ اُس کو برندہ کہین گے - وہ تین قسم ہین -

اُتم - مدہم - نکشٹ -

اُتم وہ کہ چار گانے والے اوّل - اور آٹھ اوسط - اور بارہ عورتین خوش آواز - اور چار سازندہ بانسری - اور چار سازندہ مردنگ جمع ہون -

مدہم وہ کہ اُتم سے نصف سازندہ و نصف گانے والے ہون -

نکشٹ وہ کہ ایک گانے والا اُستاد اور تین کوئی میانہ اور چار عورتین خوش آواز اور دو سازندہ بانسری - اور دو بجانے والے مردنگ کے جمع ہون -

اور برندہ وہ کہ زنان خوش گلو دو چند ہون -

اُتم - مدہم -

اُتم وہ کہ دو عورتین اُستاد اور دو عورتین میانہ اور دو دو سازندہ مردنگ و بانسری والے ہون

مدہم وہ کہ ایک عورت اُستاد اور چار میانہ عورت اور چار سازندہ یا نسری جمع ہون۔ اور جہان کہین اس سے کم ہون تو بن برندہ کہین گے۔ از روئے ضابطہ وقانون کے یہ ہے کہ خلاف اس کے قانون نہین ہے اور اگر تم سے برندہ اور سازندے اور گانے والے زیادہ جمع ہون تو اُسکو کولاہل کہین یعنی شور وغوغا وفریاد وداد ہے اور برندہ کرنے مین چھ فائدے ہین۔

اوّل یہ کہ گانے والا زبون بھی اچھے کے پناہ مین اچھا گاویگا۔

دوم یہ کہ آواز مین اول دوم ایک کی پناہ مین ایک کھپ جاتا ہے۔

سیوم وہ کہ سبل تال عمل مین آوے اور ہر ایک اُسکی پناہ مین چلا جائے۔ از آنجا کہ تال ضرب کو کہتے ہین یعنی جو تال گانے مین آوے اور بہت آدمی گاوین اور ضرب مضبوط مارین تو اُسکو سبل تال کہین گے۔

چہارم وہ کہ اگر ایک سے انجام سُر کا بخوبی نہ ہو سکے دوسرے کی مدد سے سُر کو سر انجام و انصرام کو پہونچادے۔

پنجم وہ کہ ہر سہ محل یعنی ہر سہ استھان مین بآسانی پہونچے۔

ششم وہ کہ عیب دوسرے گوئندہ کا بیچ پناہ گانے والے اوّل کے ظاہر نہ ہو۔

پردۂ دوم

بیان نائکان مغنیانِ زمانہ سابق قلم بُریدہ زبان سے اِس طرح پر ہوتا ہے کہ زمانہ سابق مین جو باسم نایک ملقب ہوتے تھے وہ علم موسیقی مین جس قدر کہ قواعد ومدارج ہین۔ اُن سب پر حاوی وقادر ہوتے تھے جب نایک کہلاتے تھے۔ مگر اول خلاصہ بیان عروج ولقب نغمہ سرایان واسطے تسہیل تفہیم شائقین کرتا ہون۔ زان بعد اسم نائکان زیب قلم ہونگے۔ اب خیال فرمانا چاہیئے کہ جو کسی نے بے مشق کامل سے مرتبۂ وقفیت حاصل کیا تو پنڈت ہوا اور اُس سے درجۂ اعلیٰ پر پہونچا تو گنی کہلایا۔ اور اُس سے زیادہ بڑھا تو گندھرپ ٹھہرا۔ اور جو اُس سے زیادہ ہو گیا تو گاین ہوگا اور جو ان سب درجون سے مرتبۂ بالا کو پہونچا تب نائک مشہور ہوا یعنی یہ شخص عالم وعامل ہر شئی علم موسیقی کا

ہے۔ آگے جمیع شرفا و اُمرا و فقرا اِس علم شریف کو اعلیٰ تر سمجھ کر عبادۃً کیا کرتے تھے اور ہنگام جلسہ گانے والا تعظیماً اوپر بیٹھ کر گاتا تھا۔ اور سامعین تادّباً نیچے بیٹھ کے سنتے تھے۔ عہد سلاطین ہنود مین توقیر گانے کی زیادہ از بیان تھی۔ اور زمانۂ اسلام مین بھی باعث کمالات ولاپروائی و عابدی وزاہدی کے قدر و منزلت برابر ہوتی رہی۔ ہان زمانہ طغلق بادشاہ سے ڈھاریون کو حکم سامنے بیٹھ کے گانے کا ہوا اور اُن لوگون نے بھی اس علم کو پیشۂ رزق سمجھا۔ اور عہد اکبر مین لا انتہا منزلت گانے کی ہوئی۔ اور کثرت اِس پیشہ کی بدرجۂ اتم پہونچی۔ یہان تک کہ سترہ سو چوکی گوئیون کی شمار مین آئی۔ بہرحال کثرت مین سب طرح کے بھلے بُرے ہوتے آئے اسی باعث سے کمال اس علم کا کم اور بے قدری زیادہ تر ہوتی گئی۔ چنانچہ اُس وقت تانسین وغیرہ کو مرتبۂ گندرپی حاصل تھا اور گندرپی قریب نائکی ہے۔ مگر تانسین نے پیش اکبر بادشاہ دست طمع دراز کیا لہٰذا ہر طور کا تخلل پڑا اور خرابی ہر گونہ واقع ہوئی۔ اور فی زمانہ بقول ظل سبحانی خلیفۃ الرحمانی سلطان عالم شاہ اودھ اس پیشہ کے خال خال لوگ باقی ماندہ ہین اِلّا بالوث اور واقعی خالی از طمع تو خاکسار کی بھی نگاہ سے کوئی شخص نہین گذرا۔

اب شائقین جوہر شناسان سخن پر واضح ہو کہ منجملہ نائکان

اوّل بھنو بالفتح باے و سکون ہاے ہوز و بالضم نون و سکون واو بڑا نایک ہوا۔

دوم لوہنک۔

سیوم والو نایک۔

چہارم بھگوان۔

پنجم گوپال داس عہد علاء الدین غوری بادشاہ مین نایک ہوا اور پھر حضرت امیر خسرو کے شاگردون کا مُرید و شاگرد ہوا۔ اور حضرت نے بھی اُسی زمانہ مین باجے اور راگ علیحدہ کیے تھے۔

ششم بیجو نایک۔

ہفتم۔ پانڈے۔ یہ شخص قوم برہمن سے تھا۔ اور بیجو باورے عہد اکبر مین گایک بڑا ہوا۔

ہشتم چرجو نایک۔

نہم بخشو نایک قوم ڈھاڑی۔

دہم۔ دھوندھو نایک سابق تھے۔

یازدہم میران مدہ نایک بلگرامی سادات واسطی اسم شریف اُنکا سید نظام الدین احمد عرف[1] میران مدھ نایک عہد اکبر بادشاہ مین تھے اور سنہ ایک ہزار اٹھانوے مین وفات پائی۔ تاریخ وفات اُن کی اس طور پر ہے۔

قطعہ تاریخ

راجہ اندر سرپت درگ سو کہت نہین بس دن رہت اُداس

مدھ نایک کے مرت مین چہو دن دیس بھیو اوپاس[2]

اور اوپاس سے مراد یہ ہے کہ شہر وفات رمضان المبارک تھا۔

دوازدہم حضرت امیر خسرو قدس سرہٗ نایک بزمانہ علاء الدین غوری تھے اور طریقہ گانے کا اس طریقہ سے علیحدہ نکالا کہ وہ لوگ قوال کہلاتے ہین یعنی عالم قول وقلبانہ طریقہ اہل اسلام کے اور بلقب خیالیے مشہور ہوئے۔ اور اس طریقے کے نایک بھی علیحدہ ہوتے گئے اُن مین بھی

اول حضرت امیر خسرو صاحب نایک ہر دو طریقہ بلکہ بانی مبانی قواعد خیال وغیرہ کہ ذکر اُسکا مشرح فصل نہم مین ہے۔ بہترین نایکان و افضل ترین اہل مت سے ہوے۔

دوم حضرت سلطان شرقی بادشاہ جونپور بڑے نایک باکمال ہوے۔

---

[1] عرف سے اصطلاح تخلص ہے یعنی تخلص مدھ نایک تھا لہذا عرف بن گیا ۱۲

[2] اوپاس سے مراد یہ ہے کہ وہ دن وفات کا غرہ ماہ رمضان المبارک تھا ۱۲ المولفہ

سیوم چنچل سین

چہارم - باز بہادر -

پنجم - سورج خان -

ششم - چاند خان کبیر -

ہفتم بزمانہ حال - غلام رسول لکھنوی -

سبحان اللہ! یہ لوگ نایک با خدا و بے طمع ہوے اور ان قوالون کی بارہ بانیان یعنی بارہ طریقے مثل جونپوری و خیرآبادی و کبیری وغیرہ مشہور ہین - اور ٹپہ کا نایک بانی مبانی اوّل مسمّی غلام نبی عرف شوری ولد غلام رسول مذکور ہوا - اور ٹپہ نام طریقے کا ہے جس طرح بزمانہ سابق و حال اور چیزین گاتے تھے - چھند اور پربند و دھرپد وغیرہ - اور پھر قول و قلبانہ و خیال و ترانہ وغیرہ کا حضرت امیر نے ایجاد کیا - اُسی طرح موجد ٹپہ کا شوری یکتاے زمانہ ہوا -

دوم - مسمّی گاموں -

سیوم شادی خان ولد گاموں مگر گاموں مع پسر خیال بھی بہت خوب گاتے تھے -

چہارم - بابو رام سہاے صاحب - یہ ہر ایک علم کے عالم بقول میر علی صاحب منفقود نایک زمانہ ہین

پنجم - نواب حسین علی خان صاحب مرحوم -

ششم - میر علی صاحب قبلہ نایک زمانہ ہوگئے -

بیان بنانے ذات کلاونتان مین

ناظران ترنم شناسان پر مخفی و محتجب نہ رہے کہ عہد اکبر شاہ دہلی مین مسمیان گوپال لعل و بیجو باورے - یہ دو شخص گایک بنزلہ گنی و نایک تھے الا خالی از طمع لہٰذا وہ دام محبت شاہ عصر مین نہ پھنسے - الا منجملہ گندربان چار شخص عہد ال شاہ مین لطمع آب و دانہ لطیف ہوگئے -

اول تانسین ولد مکرند قوم برہمن گورساکن گوالیار شاگرد ہرداس سوامی نامے فقیر -

دوم - برج چند قوم برہمن ساکن ملک ڈانگر نواح دہلی -

سیوم - راجہ سموکھن سنگھ قوم راجپوت ساکن کھنڈہر -

چہارم - سری چند قوم راجپوت ساکن نوہا -

یہ چارون شخص منجملہ چودہ مصاحبان اکبر شاہ تھے اور چارون مسلمان ہوے کہ حضور شاہ سے اُن کو خطاب کلاونتی کا ملا یعنی موسیقی کی کلا کرنے والے اور کلا سے مراد مشکلات ہے یہ لوگ شاگرد اپنے اپنے خاندان کے تھے - بجز تانسین کہ شاگرد فقیر متذکرہ بالا تھے اور رباب بجانے مین کامل تھے اور راجہ سموکھن سنگھ بین مین اُستاد لاثانی - انکو خطاب نوبات خان کا ہوا - اور شادی دختر تانسین کے ساتھ نوبات خان کی ہوئی - انہین چارون سے یہ چار بانیان کلاونتی یعنی اول گوراری - دوم ڈانگری - سیوم کہندہاری - چہارم نوہاری مشہور ہوئین - بلکہ اکثر گوئیے گوراری بانی کو بسبب عدم واقفیت گوبراری کہتے ہین - چنانچہ منجملہ اولاد تانسین پیار خان و جعفر خان کے بیٹے اور بانی اُنکی گوراری ہے - اور اولاد راجہ سموکھن سے امیر خان وغیرہ بین کار ولد امراؤ خان بانی انکی کہندہاری - اور نسل برج چند سے یوسف خان اور وزیر خان وغیرہ بانی اُنکی ڈانگری - اور خاندان سری چند سے تان رس خان وغیرہ موجود ہین - یہ لوگ خاندانی ملان پشت نامہ سے پاۓ جاتے ہین - اور اکثر کلاونتون کا سلسلہ بے بیخ و بنیاد پایا گیا - الا کلاونت کہلاتے ہین اور جن باتون کا اُنکے یہان عیب ہے یعنی طوائفون کے ساتھ برملا گاتے بجاتے ہین - اور شیطان کو شرماتے ہین -

برضمیر منیر ارباب خرد ہویدا ہو کہ پیح راگ ساگری عہد حضرت عرش آستانے مین گانیوالے اُس وقت کے مشخص کر کے لکھے ہین - اکثر راگہا کو برخلاف مانکتوہل لکھا ہے - الا مانکتوہل سے تا راگ ساگر خیلی تفاوت ہے - کس واسطے کہ اس وقت مین نایک لوگ تھے اور گو بنیدہا زمان اکبری کوئی شخص مثل نائکان وقت راجہ مان نہ تھی - پس اُنہون نے موافق قرارداد علمی عمل مین لا کے لکھا ہے - یک

دلیل۔ دوم یہ کہ گویئے عہد اکبر شاہی اکثر عطائی تھے۔ قواعد اُستادون کے وہ ہین جو کہ عمل بے علم رکھتا ہو اُسکو عطائی کہتے ہین۔ اس حساب سے میان تانسین کہ بعقیدہ اکثر کے اس ہزار سال مین ایسا گویندہ نہین ہوا اور نہ ہوگا۔ سابق کا ذکر نہین ہے۔ اس مقام پر از راہ حقارت یہ کلمہ نہین ہے حق یہ ہے کہ گانے مین بے مثل تھے۔ اِلّا بے علم تھے عامل تھے مگر عالم با علم نہ تھے۔ زان بعد سبحان خان نوہار۔ سرگیان خان فتحپوری۔ چاند خان۔ سورج خان ہر دو برادر۔ میان چند شاگرد رشید تانسین۔ تان ترنگ خان و بلاس خان دونو پسران تانسین۔ رام داس مونڈیہ۔ داؤد خان ڈھاری۔ محمد خان ڈھاری۔ مدن رائے ڈھاری۔ ملا اسحاق ڈھاڑھی طالب علمی کرتا تھا۔ لہذا ملا لقب ہوا۔ خضر و نبات خان ہر دو برادر و حسن خان ٹٹنی جرگہ امراء سے تھا۔ ٹٹنی الوس الوسات افغان سے۔ یوسف زئیون کی لڑائی مین راجہ بیربل کے ساتھ مارا گیا۔ یہ سب عطائی تھے۔

باز بہادر مرزبان مالوہ نایک اچرجو۔ و نایک بھگوان و ڈھونڈھی صورت سین خلف الصدق تانسین ثانی کے۔ لالہ و دیبی ہر دو برادر برہمن و عاقل پسر باقر خان۔ سوَن باجپئی۔ یہ لوگ اس قدر خواندہ تھے الا مانند نائکان نایک بھنو و نایک پانڈوی و نایک بخشو وغیرہ کوئی اُستاد کامل نہ تھا کہ اُنسے یہ لوگ پڑھتے اور طریقہ علم ہذا حاصل کرتے۔ چنانچہ آگے نایک لوگ کرسی پر بیٹھتے تھے اور سازندہ مین نواز اور مردنگ نواز پیچھے کرسی کے بیٹھ کے بجاتے تھے۔ نایک کتاب سنگیت پڑھتے تھے اور جو چاہتے سُر اور رت و تال وغیرہ کے شاگردون کو تعلیم دیتے اور کہتے کہ اس جماعت سے جس نے تھوڑا پڑھا ہے علم بے عمل نہ رکھے جو کہ لکھا ہے کتاب مین عمل کرکے نایک ہو۔ تاکہ یہ علم دوسرے کو تعلیم کرے۔ پس اگر اُس وقت مین کوئی نایک ہوتا تو جو کچھ چاہتے پڑھتے اور نایک کہلاتے اسیواسطے کسی کو نایک نہ کہا۔ اور ہمارے زمانہ مین مانند اُن لوگون کے ہونا امر محال ہے۔ ایسا بھی کوئی نہین ہے کہ پنڈت ہی کہلاتا۔ مردمان متذکرہ بالا کے بعد چند کس اور اچھے ہوے کہ اُنکی صفت فقیر اللہ صوبہ کشمیر نے

مصنفہ اپنی کتاب ''راگ درپن'' مین لکھے ہین احتیاطاً زیب قلم کرتا ہون کہ طلبہ اُن کے نام ہی سے واقف ہوجاوین ۔

اول شیخ بہاء الدین برنا سنہ جلوس شاہجہانی مین شکار کرتے ۔ نقل ہے کہ ایک ہرن بندوق سر کی ۔ آہو نے کہا بہاء الدین اللہ نے تجھے اسی واسطے پیدا کیا ہے ۔ آپ نے یمین و یسار دیکھا ۔ تین مرتبہ ایسا ہی ہوا ۔ آخر کار پھر آہو نے کہا کہ مین ہون ہرن ۔ اِس وقت آپکو خوف خدا آیا توبہ کر صحرا نوردی اختیار کی پچیس برس گذرے زان بعد علم موسیقی حاصل کر گوشہ گیری اختیار کی ۔ تمام عمر مجرد و سبز پوش رہے ۔ علم مارگ مین مثل اُنکے کوئی دوسرا پیدا نہ ہوا اور رباب و بین وامرتے خوب بجاتے اور خیال و دُھرپد و ترانہ خوب تصنیف کرتے ۔ اکثر کہتے کہ چوتکلہ بارہ تال کا مثل جھومرہ جسکے موجد سلطان شرقی شاہ جونپور تھے پڑھنا یعنی گانا نہایت مشکل ہے جمیع تصنیف گانے سے خیال نامی ایک ساز ایجاد کیا ۔ ایک سو سترہ سال کی عمر مین رحلت فرمائی ۔ اور شیخ شیر محمد وضع فقرائی رکھتے تھے ہم صحبت شیخ بہاء الدین قدس سرہٗ صغیر سنی مین باپ نے اُنکے قضا کی شیخ نصیر الدین کی خدمت مین عمر بسر کی ۔ متقی و پرہیزگار نغمہ سرا ے مثل چوتکلہ و خیال و ترانہ مین ید قدرت رکھتے تھے ۔ چند چیزین اختراع کین بہسری سنکٹ مابین عمر پنجاہ و شصت قضا کی ۔

میان دانو ڈھاڑی بوضع درویشی سب و ایسا بجاتے کہ اپنے عہد مین یکتائے زمانہ تھے ۔ بعارضہ ذات الجنب عین ریعان شباب مین وفات پائی ۔

لعل خان کلاونت شاگرد بلاس خان پسر تانسین گوئے سبقت لے گیا ۔ عمر نود سال کی مین فوت ہوا ۔ جگناتھ کبرائے خطاب تھا بعد تانسین ہمسر اُسکا کوئی نہ تھا بلکہ اکثر میان تانسین کہتے کہ بعد میرے دوسرا خدا نے ایسا مصنف و گوئندہ نہین پیدا کیا ۔ سو برس کی عمر مین قضا کی ۔

سوہل سین نبیرہ تانسین نغمہ سرائے مین بے قرینہ مجنونانہ تھا مابین ہفتاد سال کے قضا کی

بیٹا اُنکا سودوس سین نیچ گانے کے ویسا نہ تھا۔ الا مصنف اچھا۔ آگے ہمراہ سلطان شجاع پسر حضرت صاحب قرانی تھا اور ۱۰۸۲ھ مین ہمراہ فقراللہ صوبہ کشمیر غنیمت تھا۔

[۸] مصری خان ڈھاری شاگرد بلاس خان ہمراہ سلطان شجاع بنگالہ مین بعمر اسّی برس کے گذر گیا مصنف اچھا تھا۔

[۹] میر صالح قوال گوئندہ بالا دست تصنیف بھی اچھی رکھتا۔ ساکن دہلی بعمر نود سال کے فوت ہوگیا

[۹] حسن خان گوئندہ بے قرینہ تھا۔ مابین ساٹھ سال کے گذر گیا۔

[۱۰] گن شین خطاب نایک فضل نام اپنا قرار دیا تھا بنا یر نایک بھنوے تھا۔ سنگیت و دگیت خوب پڑھتا۔ علم مارگ مین ممتاز ازبس بمقام کشمیر بسن شصت سال کے قضا کی۔

[۱۱] شیخ کمال شاگرد رشید میان ڈانومت تاحال ۱۰۸۶ھ مین ہمراہ فقراللہ صوبہ کشمیر نغمہ سرائی مین مستثنی تھا بوضع سپاہگری۔

[۱۲] بخت خان کلاونت گجراتی بعمر ہفتاد سال کے قضا کی بسنتی نامے کلاونت شاگرد اُسکا بہت اچھا۔ مابین چہل سال فوت ہوگیا۔

[۱۳] رنگ خان کلاونت بالا دست تھا۔ بزمانہ عرش آستانے بے ہمتا اسم باسمی تھا بعمر ہشتاد سال کے مرگیا۔ خدمت فقرا از حد کرتا تھا۔

[۱۴] خوشحال خان پسر لعل خان نے خطاب پدر پایا تھا۔ ۱۰۷۶ھ مین مثل اُسکے دوسرا کلاونت نہ تھا۔

[۱۵] غلام محی الدین از اکابرزادہا ترک سپاہگری کرکے وضع درویشی اختیار کی بہ سنہ مذکور تصنیف بہتر رکھتا۔

[۱۶] سواد خان ڈھاڑی گویا خوش و مصنف نیک ساکن فتحپور جہجون جہنون تھا وہین فوت ہوا۔

[۱۷] کن خان کلاونت شاہ شجاع نے صاحب قرآن ثانی سے التماس کرکے لے لیا تھا۔ علم

مارگ مین یکتا و مصنف بہتر بنگالہ مین فوت ہوا۔

۱۸ ولی ڈھاری اچھا تھا۔بعمر اشتی سال۔اکبر آباد مین قضا کرگیا۔

۱۹ سالم چند ڈانگری کلاونت گوئندہ خوش و بعضی تصنیف بھی بہتر کرتا۔

۲۰ شیخ سعد اللہ لاہوری ہمراہ فقراللہ بامزہ الافیون نے نغمہ سرائی مین فتور ڈالا۔

۲۱ محمد باقی مغل اُس وقت حیات تھا۔الاتر یاک نے فتور آواز محمد باقی مین ڈالا۔تصنیفات بہت خوب کرتا۔پنجاہ سالہ

۲۲ پوجا برادر شیر محمد تصنیف بہتر کرتا بعمر شصت سالہ۔بعارضہ بھگندر فوت ہوا۔بہمراہی فقراللہ موصوف تھا یعنی ملازم۔

۲۳ بازید خان کلاونت نوچہاورے خوش فکر تھا۔بعمر چہل و پنج سال کے قضا کی۔

۲۴ روڑا قوال بہت خوب تھا۔بعمر ساٹھ برس کے فوت ہوا۔

۲۵ کبیر قوال شاگرد شیخ شیر محمد بہت خوش فکر صوبہ کشمیر موصوف نے دعا واسطے عمر طبعی کے کی۔

۲۶ تلسی رام کلاونت بہتر مابین پنجاہ و شصت فوت ہوگیا تھا۔

۲۷ دھرم داس کلاونت از دین بیگانہ خوب تھا باعث کبر سنی نغمہ سرائی مین گونہ فتور۔ترک نوکری کرکے اکبر آباد مین عمر بسر کی ہے۔

۲۸ رحیم داد ڈھاڑی علم مارگ مین بہتر و تصنیف خوش۔کبر سن تھا اُس وقت۔

۲۹ کب جویت ڈھاڑی تصنیفات بہتر۔ساکن پھلور بعمر ہشتاد سال قضا کی۔

۳۰ عیندے سنگھ پسر راجہ روز افزون نبیرہ راجہ شام ساہ مرزبان کھرک پور۔دولت افزون خطاب علم امیر خسرو و سلطان شرقی مین معقول ید قدرت رکھتے۔بندش خیال و ترانہ بہتر کرتے۔و وقت فقرا خوش رکھتے۔انکے واسطے بھی فقراللہ نے دعا کی ہے۔

۳۱ میر عماد از سادات ہرات باپ اُنکا ولایت سے آیا تصنیفات بہتر رکھتے اسوقت مین حیات تھے

۳۲ حمیر سین و بسپر ش سوبل سین ہر دو کلاونت بہت خوب تھے بزمان عرش آستانی بسن اشی پدر وسن پچاس مین پسر دو نون نے قضا کی۔

۳۳ سید طیب مدہ تخلص وطن چہار سہ پرگنہ توابع دار الخلافہ درمات بہت خوب تھا مگر آواز نہ تھی۔ بعمر پنجاہ سال اکبر آباد مین قضا کی۔

۳۴ سندر گہن تصنیف بہتر کرتے نغمہ سرائی مین بدتھے مابین سی و چہل مرے۔

۳۵ وزیر خان نوہار نبیرہ سبحان خان علیہ الرحمۃ گیت و دُھرپت بہتر گاتے اور علم امیر خسرو مین ید قدرت رکھتے۔

سازندون کی اسم نویسی

۳۶ حیات سرس مین سنہ ۱۰۲۶ مین حیات خدا مہربان اُس پر خدمت مین نور الدین محمد جہانگیر بادشاہ کے ممتاز۔ اور دادا اُسکا بیچ خدمت عرش آستانی کے بمثل روزگار تھا۔ حق تعالی عمر طبعی بخشے۔ صوبۂ کشمیر نے دعا کی ہے بحق اُسکے۔

۳۷ بایزید ربابی سازندہ بالادست بادہ پیمائی مین جان گرامی تلف کی۔

۳۸ سکھر سین کلاونت شاگرد رشید بایزید۔ رباب مین بجتا۔ اُس وقت بقید حیات تھے۔

۳۹ صالح ربابی قوم ڈھاری متوطن کوہ جود ملازم صوبۂ کشمیر ممدوح پنجاہ سالہ بقید حیات تھا۔

۴۰ حیاتی ربابی سنہ ۱۰۸۳ مین بقید حیات ملازم صوبۂ موصوف نہایت ملائم و خوش فکر صوبہ نے بحق اُسکے دعاے حیات فرمائی ہے۔

۴۱ مردنگ ار رائے خطاب۔ نام گرپائے۔ علم مارگ خوب جانتا۔ خدا بحال و خوشوقت رکھے دعاے صوبۂ موصوف۔ ساز نوازی مین یکتا تھا۔

۴۲ امان اللہ کھاوجی۔ ملازم صوبۂ موصوف۔ ایسا بہتر کہ صوبہ صاحب نے واسطے اُسکے دعا کی۔

۴۳ فیروز ڈھاری پکھاوجی لاہور مین بے عیب تھا بعمر پچاس سال کے فوت ہوا۔
۴۴ طاہر دف نواز ڈھاری بے مثل۔ ایسا دوسرا نہ تھا بعمر ہفتاد سال قضا کی۔
۴۵ الہ داد ڈھاری سارنگی نواز ساکن اٹر مرڈانڈہ نواح جالندھر۔ میان دواب مانند اسکے اُسوقت دوسرا نہ تھا۔ قریب عمر ساٹھ کے فوت ہوا۔
۴۶ رس بین خطاب۔ اور نام محمد۔ ساز نہایت ملائم بجاتا۔ اُس وقت زندہ تھا۔
۴۷ شوقی طنبور نواز بے ہمتا تھا نغمات ہندی و فارسی دونو خوب بجاتا بمقام کشمیر فوت ہوا۔
۴۸ ابوالو با پسر تاتار خان سفرچی طنبور نہایت خوب بجاتا۔ ساٹھ برس کی عمر مین دارالخلافہ مین فوت ہوگیا
۴۹ تاراچند کلاونت شاگرد شوقی بسن چہل سال فوت ہوگیا۔
۵۰ بھگوان اعمیٰ پکھاوجی سازندہ ہائے زمانہ عرش آستانی سے تھا۔ ہمراہ تانسین بجاتا تھا۔ بعمر اخیر ہمراہ صوبہ موصوف تھا۔ نہایت خوش فکر۔ عمر قریب سو برس کے پہونچی۔ کمزور بباعث کبرسنی کے تھا۔ فوت ہوا۔
۵۱ امیر سورنا نواز بزمانہ صاحبقران لاثانی تھا۔ جوان مرا۔ دوسرا ہمراہ پسر صاحبقرانی تھا۔ نام اُسکا غیر معلوم خوش فکر۔
علاوہ انکے اور ہون مگر صوبۂ ممدوح نے اس قدر درج "راگ درپن" تصنیف اپنی مین کئے۔
اب نغمہ پردازان زمان پر واضح ہو کہ بعہد نواب شجاع الدولہ بہادر و آصف الدولہ بہادر فیض آباد سے تا لکھنؤ یہ چند شخص بہت اچھے یکتائے روزگار تھے کسی قدر لکھنؤ مین فوت ہوئے کسی قدر بعد وفات آصف الدولہ جنت مکان باہر کو باعث کم فہمی و ناقدردانی جناب سعادت علی خان بہادر خلد مکان چلے گئے۔ چند لوگ نامی گرامی تھے اسم نویسی اُنکی بدین تفصیل ہے۔
اوّل۔ میان جانی و غلام رسول قوالان نہایت خوش سلیقہ و خوش فکر بے مثل زمانہ در شغ

ومہذب تھے اور تعظیم طلب چنانچہ حسن رضا خان صاحب نواب آصف الدولہ بہادر سے التماس کر کے اپنے مکان مین دونو کو بلایا۔ وقت ملاقات فرمایا کہ مین بیمار ہون اُٹھ نہین سکتا ہون۔ آپ عنایت فرما کے بیٹھیے اور شغل کیجیے۔ ہنوز وہ بیٹھے تھے رجعت قہقری کی اور یہ کہا کہ جب آپکو صحت ہوئی۔ اُس وقت آپ ہمکو طلب کرتے۔ اور مکان اپنے سے استعفا حضور مین بھیجدیا۔ نواب صاحب نے سبب پوچھا۔ کہا کہ جب تلک اس سرکار مین ہماری قدر و منزلت تھی۔ ہم جان نثار تھے۔ اب امیدوار خط آزادی ہین۔ نواب حسن رضا خان نے ہماری تعظیم نہ کی۔ اب ہمارا گذارا غیر ممکن۔ ہرچند نواب صاحب نے اسرار کیا۔ الا اُنہون نے ترک روزگار کیا۔ حقیقت مین گانا اُنکا اُس زمانہ مین ایسا پُراثر تھا کہ وحوش وطیور سُن کے محو ہو جاتے تھے۔

ایک روز خواجہ باسط صاحب کے ٹیلہ پر بروز بسنت پیش جناب میر علی صاحب اُستادی فقیر کہ میلۂ عظیم تھا اور جم غفیر۔ تمام خلقت لکھنو کی جمع تھی۔ میان صاحب یعنی میان غلام رسول والد میان شوری۔ یہ خیال راگ بہار کا " رنگ رلیان کلین سنگ کرت بھور گذار پھولی پھلواری چمن اور بولت مور کویل کی کوک سُن ہوک اُٹھی " ہر دو برادر موصوف گا رہے تھے۔ کہ ما بین لکھنؤ ایسے شہر مین کہ جنگل انسان ہے اور زمانہ آبادی کا اُس ہجوم مین کہ عام تھا۔ ایک جانور کوئل صحرائی آ کے میان غلام رسول کی دستار پر بیٹھ کے باواز خوش کوکو کوکو کرتی رہی۔ جبکہ گانا اُنکا موقوف ہوا اُسوقت وہ طائر وحشی اُنکے سر سے اُڑ کے راہ صحرا لی۔ اُس جلسہ مین والد اور ماموں راقم شیخ محمد صلاح صاحب رئیس۔ اور مولوی احسان اللہ صاحب ممتاز رئیس اونام موجود تھے۔ یہ روایت اصح چشم دیدہ ہے وبگوش شنیدہ۔

۲ شکر و مکھن ہر دو برادران والد میان محمد خان قوال بہت اچھے و نگر سے تھے۔

۳ سونا و مکھن ہر دو برادران قوال نہایت خوش فکر و بے مثل۔

میان شوری کہ ذکر اُن کا مندرج رسالہ ہذا ہے موجد طرز ٹپہ جداگانہ یکتائے زمانہ ہوئے

میان چھجو خان کلاونت گوراری۔

میان جیون خان کلاونت برادر کوچک چھجو خان نہایت خوش قطع اور راگھائے دیسی و مارگ کے اپنے عہد مین یگانۂ روزگار اور رباب نوازی مین اور گانے مین سلیقہ شعار تھے۔ اُسی عہد مین یہ سب فوت ہوئے۔ اولاد اُنکی ہنوز قائم۔

نواب سالار جنگ خان بہادر نیشاپوری اکارو کمک ہولی و دہرپد گانیمین یکتائے روزگار تھے۔

نواب قاسم علی خان بہادر پسر نواب سالار جنگ خان بہادر میراث پدری رکھتے تھے۔ علاوہ برین کھانے اور پوشاک کے موجد اور بانی مبانی از حد تھے اور ہر ایک وضع و قطع اُسی خاندان سے ہنوز نئی ایجاد ہوا کی و خوش خوراکی و خوش پوشاکی مشہور نزدیک و دور ہے۔

میان گامون قوال شاگرد رشید و مایۂ بساط میان شوری۔ ٹپہ گانے مین بےمثل و لاثانی۔ اُن سے ٹپہ ہند مین بوضع میان شوری رائج ہوا۔ بیٹا اُن کا بوضع اُنکی ہوا۔ مقام بنارس مین کہ راجہ اودت نراین اُنکو لکھنؤ سے لے گئے تھے وفات پائی۔

آگے طوالت بےسود جنکو اس مؤلف نے سنا۔ اور ملاقات بےتکلفانہ جن سے رہی ذکر اُنکا مشرح اہل پیشہ سے تا عطائی و شریف مندرج رسالہ ہذا کیا گیا ہے ملاحظہ اُسکے سے ایک حظ وافر شائقین و سامعین کو حاصل ہوگا۔ طول فضول۔ راقم بہر حال خواستگار دعائے مغفرت ہے۔ ملاحظہ کنندگان کلمۂ خیر سے چشمداشت کہ دریغ نہ فرمائین اور فقیر کو مرہون منت فرمائین والسلام۔ اور فقیر اللہ کہ بانی کتاب ”راگ درپن“ ہے۔ چند راگ اختراع کئے۔ اور صاحب دولت و صاحب حشمت صوبۂ کشمیر وغیرہ حیات رہے۔ علم موسیقی مین ید قدرت کامل رکھتے اور اُستاد اسوقت کے اپنی سرکار مین ملازم رکھے اور خود عمل فن ہذا رہے شخص کامل العلم بلکہ اکمل تھے خداوند کریم مغفرت اُنکی کرے

پردۂ سیوم بیان نائکان زمانۂ حال

قلم ترانہ ساز انجمن سخن بیان مغنیان زمانۂ حال مین اس طرح نغمہ سرائی کرتا ہے کہ اس زمانۂ ناہنجار مین ہر کہ و مہ گرفتار بلا ہے۔ بنا برعلیہ یہ علم موسیقی اس بحر جہان سے ناپیدا کنار ہے۔ چند لوگ کہ اس زمانہ مین سماعت بندہ سے گذرے مغتنمات جان کے اسم نویسی اُنکی سپرد خامہ ہوئی۔ بقید حیات و ممات باین منوال کہ قوم ڈھاری جملہ گویون سے پہلے تھے۔ معائنہ تواریخ سے معلوم ہوا کہ یہ لوگ بھی آگے قوم راجپوتان سے تھے۔ کرکھا کرتے تھے اور عہد سلاطین ماضیہ مین مسلمان ہوے مگر اُس قوم سے ایک شخص مسمّی بخشو نایک بھی ہوا تھا۔ بالفعل اس قوم سے اب اُس گانے کا سلسلہ جاتا رہا فقط روزگار سنکت کا یعنی سفر دائی پن اکثر کرتے ہین۔ باقی رہے کلاونت و قوال کہ وہ لوگ بھی شہرت تھے۔ خطاب قوالی زمانۂ علاء الدین غوری سے اور خطاب کلاونتی عہد اکبر شاہ سے ہوا۔ چنانچہ اُن کا سلسلہ ہنوز قائم ہے۔ اولاد تانسین سے اب تک رباب بجاتے اور گاتے ہین۔ مثلاً پیار خان و باسط خان و جعفر خان ولد چھجو خان مرحوم برادران حقیقی بجانا رباب کا اُن پر ختم ہوا۔ اُستاد بادشاہ عصر تھے۔ اور ایک باجا سرسنگار ایجاد کیا۔ اور جعفر خان گاتے اچھا تھے۔ اُنکی اولاد سے کاظم علی خان عرف آرام الدولہ علاوہ رباب بجانے کے علم فارسی و عربی بھی اُنکو حاصل ہے بہرحال لیاقت رکھتا ہے۔ اور صادق علی خان عرف راحت الدولہ و نثار علی وغیرہ چار ہین۔ اور باسط خان اور پیار خان لاولد رہے۔ بہادر حسین عرف ضیاء الدولہ اُنکی مایۂ بساط ہین بلکہ بجانا سرسنگار کا اُن پر ختم ہے۔ یہ لوگ سب مصاحب شاہ اچھے ہین۔ الا تعلی و غرور از حد رکھتے ہین اور مسمیان بہادر خان و حیدر خان ولد جیون خان ہر دو برادر حقیقی بھتیجے پیار خان دونو اُستاد کامل تھے۔ بہادر خان رباب مین اور حیدر خان اس زمانہ مین اُستاد وزیر اعظم نواب علی نقی خان تھا بحالت جنون گانے مین ید قدرت رکھتا تھا۔ ایک مدت دراز تک پاس اس راوی کے رہا۔ ہولی و دھرپد مین اُستاد بے بدل۔ چنانچہ دونو نے وفات پائی۔ اور امراؤ خان و محمد علی مرحوم بین کار۔ و تراب علی خان اُستاد۔ اور رحیم خان

وامیر خان ولد امراؤ خان بلکہ امیر خان کار مصوری مین شاگرد رآوی ہے ۔ گانے مین اُستاد کامل شخص
لئیق و خواندہ معقول صحبت کے قابل ازبس خوش آہنگ غرور و تکبر سے بترا باوصف کمال لازوال
عیوب و نخوت سے معرّا ۔ اور رحیم خان برادر کوچک گو کہ تعلیم یافتہ اُنھین کا ہے مگر بین کاری مین یکتا ۔ یہ لوگ
اولاد راجہ سموکہن سنگھ نواسہ ہارے تانسین اول ساکنان دہلی و عہد نواب[1] شجاع الدولہ بہادر سے
لکھنؤ مین بود و باش اختیار کی ۔ کلام انکے مغنیان حال سند گردانتے ہین ۔ اور کلاونت[2] اکثر تعلیم طوائفان
کی کرتے ہین ۔ اور تان رس خان کلاونت ساکن دہلی غزل وغیرہ بلکہ کسی قدر خیال اچھا گاتا ہے ۔
آدمی بامزہ ہے اور امام بخش کلاونت ساکن شاہجہان آباد حال دکہن عرف کھانڈے بعمر صد سالہ تحقیقات
کامل رکھتا تھا ۔ بیٹا اُن کا مسمی حسین خان اس علم سے بے بہرہ تھا ۔ لڑکے[3] اُسکے دوازدہ سالہ گو کہ
بے وارث ہوکر آوارہ و پریشان ہین مگر اچھے ہونگے اور یوسف[4] خان اور وزیر خان ساکن شاہجہان آباد
نسب اُنکا دادھیال کلاونت و ننہال قوال چنانچہ محمد خان ولد میان شکر ساکن لکھنؤ ماموں اُن کے
ہین ۔ یکتائے زمانہ اپنے طور کے ہین ۔ علاوہ ہولی و دھرپد کے خیال و سرگم و پٹہ و غزل بھی گاتے ہین
بندہ نے اُن کو ایک مکان مین چھ مہینے برابر سنا اور بکثرت روزانہ ہفت و شش پہری اور گانا دربارئی برابر
تھا ۔ کبھی بگڑتے نہ دیکھا اور اکار و گمک تان کی جسکو کھنڈاری بانی کہتے ہین دو دو پہر برابر سنی ۔ ایسی
گمک جنکی بانی ہے یعنی اولاد راجہ سموکہن سنگھ سے بھی نہ سنی ۔ پھر اور کوئی کس شمار مین ہے ۔ اور باپ
اُنکے نظام خان بہرے ولد قائم خان کلاونت بڑے دھرپد کے اُستاد کامل تھے ۔ بندہ نے اُن کو
مقام باندا مین سنا ۔ اب دہلی مین یہ دونو آفتاب و ماہتاب ہین ورنہ دہلی مین مثل مغنیان لکھنؤ کہ دو ہی چار

---

[1] اور فیض آباد ۔ ازان بعد لکھنؤ بعہد نواب آصف الدولہ بہادر ۱۲

[2] وہ کلاونت نام کے ہین ۔ چارون خاندان سے باہر ہین ۔ سلسلہ گم ہین

[3] دو طفل رکھتا تھا ۔

[4] وزیر خان و یوسف خان ولد نظام خان گرتی ابن قائم خان کلاونت بلکہ نظام خان ملازم رئیس باندا اچھے تھے ۔

اچھے ہین اور سب جاہل - لکھنو مین مرثیہ خوان اچھے تھے - سو اب باعث اختلاف زمانہ کوئی نہ رہے -
اور یوسف خان و وزیر خان دونو برادران حقیقی ہنگام گانے کے بہت سُدھ بانی وسدھ مندرا جو
مشہور ہے رہتے ہین یعنی الفاظ صاف کہتے ہین اور صورت نہین بگڑتی ہے اور سر وغیرہ ہلانے سے
باز رہتے ہین - اول تو وہ دونو بھائی جوان زبردست لحیم و شحیم ورزشی ازحد خوبصورت و وضع دار
بطریقہ شرفا ہین - اور وقت گانے کے زیادہ تر حسن اُنکا دونا ہو جاتا ہے - حضوری راجہ چرکھاری مین
بمشاہرہ تین سو روپیہ ملازم تھے - باندا مین اُنکو نواب علی بہادر نے باشتیاق تمام طلب کیا تھا اور بعد از
شش ماہ ایک ہاتھی و دو گھوڑے کاٹھیاوار و چار فرد دوشالہ و ہشت رومال شالی و پانچ ہزار روپیہ
نقد دے کے باعزاز و اکرام تمام پھر بحضور راجہ صاحب رخصت کیا - و موج خان ساکن دہلی لاثانی دھرپدیا
و احمد خان و محمد خان ولد شکر قوال ساکن لکھنو خیال گانے مین اُستاد کامل - منجملہ آن احمد خان سدھا آشنائی
وصحت راگ خوب رکھتے تھے - اور محمد خان تان پلٹہ اور تحریر و زمزمہ مین بہت کرارے تھے ایسے کہ
خیالیون مین لوائے یکتائی ملک و کہن مین بلند کیا تھا - وضع دکھنی جوڑا بالون کا بندھا ہوا - مگر ازحد خلیق
بمشاہرہ ہزار روپیہ ملازم راجہ ریوان تھے وہ بھی اپنے عہد مین اپنے طرز کے یکتا ہوے اور مقام ریوان
مین وفات پائی - بعد اپنے چار بیٹے چھوڑے - ایک لڑکا مسمی قطب علی بی بی سے اور تین کسبی سے -
منجملہ اُنکے بڑا لڑکا منور خان اچھا گاتا ہے - اور قطب علی کہ وہ ہم پہلو محمد خان تھے وہ بھی وہین فوت
ہوے - ہان اب چھوٹا لڑکا مسمّی مراد علی سب سے اچھا ہے اور رجب علی و فضل علی ساکن لکھنو کہ
اُنکا اور محمد خان کا ایک خاندان ہے - خیال بہت نستعلیق گاتے ہین منجملہ اُنکے فضل علی نے وفات پائی
اور مسمی مینڈو خان بھابخا اُنکا اُنکی وضع سے علیحدہ جبڑا مثل حدو خان زیادہ طیار رہے - بہر حال اچھا ہے
اور بالفعل مراد علی لکھنو مین خیال و ٹپہ بہت اچھا بوضع قدیم گاتے ہین اور ڈھاریان لکھنو ازحد خبطی و بے مغز ہے
فقط لائق تعلیم طوائفان ناچ وغیرہ کے ہین - و کادو و مدآری ساکنان بنارس خیال لئے اچھے ہین - اور حدو خان

وحسو خان وننھے خان وغلام امام برادران عم زاد و ولد نتھن پیر بخش سب اچھے اور بہت گٹے ودبنگے اپنے روبرو دوسرے کو کم سمجھتے ہین اور بندہ نے اُنکو بہت سنا حقیقت مین بہت کرارے ۔ منجملہ اُن کے حسو خان وغلام امام فوت ہوے ۔ وحدو خان مقام باندا مین بہت سمجھ دار وخوشاینید رکھتے تھے ۔ مگر جبکہ لکھنؤ مین سُنا اور دیکھا تو یک گونہ خبط دامن گیر اُنکے ہو چلا ۔ یہ لوگ ساکن گوالیار اب پھر اُسی سرکار مین ملازم ہین ۔ بمشاہرہ معقول چار چار پانچ پانچ سو کے ۔ اور شادی خان ومراد خان ساکن شہر میرٹھ اچھے ہین ۔ شادی خان خیال مین بہت اچھا ہے اور مراد خان بیٹا اُنکا سرگم ٹھاہ دون کی بہت اچھی طرح سے گاتے ہین یعنی اُسی سرگم سے تان ٹھاہ دون سب بیورون کی پیدا ہوتی ہے ۔ اس طرح کی سرگم اور کوئی نہین گاتا ہے اُس طرز کا وہ موجد ہے اور از حد منصف ومنکسر ۔ ایک روز سرگم ماڑوار کے راگ کا کہ مشہور ہے سا رِن رِ گہ مَ دھا مَ کا رِ نِی گہ مَ گہ رِنِ رِ سَ گا رہے تھے ۔ چونکہ ہنگام تخلیہ تھا اور اُن سے جو نکھاد سُر کے بعد لکھی ہے وہ کومل ہے بجاے اُسکے رکھب نکلتی تھی ۔ بندہ نے اُنکو ٹوکا تو بطریق اورون کے ہٹ دھرمی نہ کی معقول ہو کے کہنے لگے کہ یہ بشریت کا تقاضا ہے ۔ الحق وہ بڑا ہی منصف ہے ۔ یہ کہ یہ بات اتفاق وقت سے تھی ۔ اِس سہو سے کچھ اُنکی اُستادی مین فرق نہین ہوا ۔ وقت ہے ۔ بہرحال ایمان شرط ہے ۔ اپنے طریقہ کا مراد خان بھی یکتاے زمانہ ہے ۔ اور سلیمان ولد مراد علی خان ڈھاری ساکن لکھنؤ شاگرد میان رجب علی مذکور خیال کے گانے مین طرز اگلا رکھتا ہے اور تان پلٹہ اُن سے بہت خوبصورت رہتا ہے ۔ یہ شخص بھی یادگار سابقین سے ہے ۔ اور نور خان ومغل خان ساکنان کالپی ہولی اچھی گاتے ہین ۔ اور ایک نور خان ساکن دکھن کہ بلقب چوگوشیہ مشہور رہے ہولی اُسکے حصہ مین تھی ۔ اب سنا جاتا ہے کہ اُس نے اس جہان فانی سے رحلت کی ۔ اُسکے مرنے سے اکثر مرجانا ہولی کا زبان پر لاتے ہین اور غلام رسول خان بھانجا مجو خان کلاونت ساکن ترموان کہ بلازم راجہ نیپال سے خیال مین ید قدرت رکھتا ہے ۔ تان وگشت

تحریر زمزمہ کا بہت سچا ہے۔ اور پرشد و کتھک ساکن بنارس شاگرد شادی خان و لدگامون خیال علاوہ پلٹہ وہان سربیورہ کے ساتھ بہت اچھا گاتا ہے۔ اور کریم[1] خان خیالی لاثانی۔

اسم نویسی عطائی شرفا

اوّل بابو رام سہائے صاحب ساکن الہ آباد ہولی و دُھرپد و خیال و ٹپہ گانے اور تبانے مین یکتائے روزگار بلکہ بقول میر علی صاحب قبلہ نائک زمانہ ہین۔ ہر طریقہ کے عالم و عامل ہین۔

سید میر علی صاحب قبلہ مرثیہ خوان ساکن حال لکھنؤ نبیرہ خواجہ باسط صاحب پیرزادہ امیر کبیر ہر طرز کے گانے مین کامل و اُستاد بے بدل تھے اور پابند وضع۔ باوجود ملازمی سلطانی عہد نواب سعادت علی خان جنت مکان سے تا زمان واجد علی شاہ بادشاہ کہ اُسی عہد مین اس جہان فانی سے بعالم جاودانی رحلت فرمائی۔ ایسے پابند وضع رہے یعنی ہر عہد مین بجز مکان اپنے دوسری جگہ تشریف نہ لے گئے۔ حتی کہ ہر بادشاہ وقت نے اپنی حضوری چاہی مگر اُنھون نے انکار ہی کی۔ چنانچہ عہد نصیر الدین حیدر بادشاہ۔ اور حکیم نواب مہدی علی خان نے بباعث انکار کے پانصدی تنخواہ سے کم کردی الا محمد علی شاہ کی طبع نازک پر اول تو ایک ملال ہوا کہ حکم اخراج ملک فرمایا۔ ہنگام باربرداری ہجرت شہر منظور نہ فرمائی بلکہ بعد ادائے دو رکعت نماز شکرانہ کہ ایسے وضعدار ہمارے عہد دولت مین پابند وضع ہین کہ ہجرت شہر اختیار کی اور احضاری آستانہ شاہی سے انکار کی نغمہ پردازکون و مکان نے ایسے لوگ خلق فرمائے۔ پھر بعطائے خلعت فاخرہ و اضافہ تنخواہ یک ہزاری میر صاحب مغفور کو مفتخر فرمایا۔ فی زمانہ یہ بھی نائک زمانہ تھے۔

رامانج داس و نراین داس فقیر بیراگی خیال مین یکتائے روزگار تھے ایسے کہ بابو صاحب موصوف خیال گانے مین شاگرد اُنکے ہین۔ اور ہولی دھرپد مین چھجو خان کے بھائی جیون خان کے۔ اور جناب میر علی صاحب شاگرد دھرپد مین چھجو خان کے۔ اور خیال مین میان غلام رسول و شکرو سونا

[1] کریم خان عرف کریم بخش ساکن پنجاب قریب کشمیر

لکھن کے اور ٹپہ مین میان شوری اور مقامات فارسی مین ملا محمد صاحب کے تھے اور بیراگی مذکور دونو
برادران حقیقی ساکن بوندیلکھنڈ مقام چرکھاری تھے - و نواب سلطان علی خان صاحب ولد نواب قاسم علیخان
صاحب دھرپد کے اُستاد اور نواب حسین علی خان صاحب برادر کوچک اُنکے ٹپہ گانے مین اور خوش
آوازی کے اُستاد تھے - مگر بابو صاحب ممدوح کا گلا بہت بڑھ کے طیار تھا اب ہولی دھرپد و خیال
زیادہ کرتے ہین - لکھنؤ مین نواب صاحب رئیس تھے پوتے نواب سالار جنگ خان کے کہ دھرپدی
مشہور تھے - اور میر احمد صاحب مرثیہ خوان ساکن عظیم آباد دھرپد خوب گاتے تھے - اور محمد ولاو علیخان
صاحب مغفور والد راوی ہولی و دہمال خوب برتتے تھے - جناب میر صاحب ممدوح اور وہ شاگرد چھجو خان
کے تھے - اور ماموں علیم اللہ خان صاحب مغفور خیال مین شاگرد میان جانی و غلام رسول کے تھے
خیال گانے مین قدرت کامل رکھتے تھے اور صحت راگ بدرجۂ اتم تھی اور مرثیہ بھی خوب پڑھتے تھے
مرثیہ مین میان سیف اللہ صاحب کے شاگرد تھے - اور ماموں بشارت علی خان صاحب شاگرد رشید
شیخ عطا صاحب مرثیہ خوان دھرپدی کے تھے - دھرپد خوب و صحیح گاتے تھے اور برادرم کوچک
محمد فضل امام خان مغفور بدرجۂ اتم خوش سلیقہ و سُریلا صحت راگ مین کامل و حساب لَے مین بے بدل -

ایک روز حسب اتفاق بہ غیبت بندہ بلحاظ شرفا کہ مابین تھا سر جلسہ آپس مین بخشو اُستاد طبلہ ساکن
لکھنؤ سے مقابلہ پیش آیا - آخر کار سبک دستی و نگر پن و چرب زبانی گت پرن دیکھ سُن بخشو یہ حرف زبان پر
لایا کہ "ہم شریفون سے عہدہ برآ نہین ہو سکتے"۔

حقیر نے چاہا کہ یادگار اپنا اِس دار ناپائدار مین چھوڑے حتی الامکان تعلیم مرثیہ خوانی و سوز وغیرہ
بخوبی کی اور خود دست بردار رہا مگر بقول شخصیکہ

"وہی ہوتا ہے جو منظور خدا ہوتا ہے"

اُن کو سرود ساز زمان نے اس دار فانی سے طلب کر شامل جلسۂ مسیحان ملاء اعلیٰ فرمایا - آخر کار اس پریشان

حال سے ان اوراقون کو مخبطا نا بطور یادگار جلوہ دیا۔ میر حسین علی[1] ٹپہ خوب گاتے۔

اب خیال فرمانا چاہیے کہ آگے اس ملک مین رواج گانے ٹپہ کا نہ تھا۔ مسمی غلام نبی[2] متخلص شوری نے اس کار مین زبان پنجاب ملائم و خوبصورت تصور کر راہی ملک پنجاب ہوا۔ وہان چندے قیام کر زبان پنجاب حاصل کر سکے پھر واپس لکھنؤ ہوا اور ہر ایک راگ و راگنی مین ٹپہ بنایا اور گایا۔ جو کہ شوری از حد لاپرواہ تھا لہذا قدر و منزلت اُسکی زیادہ ہوئی پیشہ گانے کا نہ کرتا مجذوبانہ گذر تھی۔ یہان تک کہ ایک روز نواب آصف الدولہ بہادر سے سر سواری ملاقات ہوئی حضور نے لسان مبارک سے فرمایا کہ میان شوری ہمارے مکان پر آؤ۔ وہ وارستگی سے یہ حرف زبان پر لایا کہ دولتخانہ حضور سے بندہ ناواقف ہے بتلاؤ۔ آپ نے فرمایا کہ کسی سے پوچھ لینا اور بلاقید پروانگی دربانون سے نسبت اُنکے فرمادیا۔ اتفاقاً لوگ اُن کو لے گئے۔ چنانچہ نواب ممدوح نے باعزاز و اکرام لیا اور بہت کچھ نقد و جنس دیکر رخصت کیا۔ اُس نے اُس متاع لاانتہا کو اثنائے راہ مین للہ لٹا دیا۔ یہ خبر سوانح نگار سے گوش زد حضور ہوئی۔ اُس وقت پھر اُسیقدر مال و اسباب مکان مشارٌ الیہ پر روانہ کیا۔ یہ عین قدردانی ہے۔ الاّ شوری لاولد فوت ہوا۔ مسمّی گاموں شاگرد رشید چھوڑا۔ شادی خان لڑکے اُنکے بنارس مین باعث قدردانی راجہ اودیت نرائن سکونت اختیار کی۔ ٹپہ اور خیال بمثل گاتے تھے۔ چنانچہ بابو صاحب کے خلیفہ کہلاتے تھے۔ عرصہ قلیل گذرتا ہے کہ مرغ روح اُنکی قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ افسوس ایسے لوگ بھی کم خلق ہوے۔ ہان بابو صاحب ممدوح البتہ یادگار میان شوری ہین۔ اور نواب حسین علی خان صاحب ٹپہ گانے مین یکتائے روزگار اپنے طرز کے تھے۔ اور مسمّیان ممتی خان و چھجو خان اب لکھنؤ مین ٹپہ اچھا گاتے ہین مگر اُن لوگون کو نہین پاتے ہین۔ اور مسمّی شر شاہ ٹپہ کا

---

[1] میر حسین علی شرق شاگرد نواب حسین علیخان صاحب رئیس بیت السلطنت لکھنؤ سالار جنگی ٹپہ گانے مین بہت خوش سلیقہ تھے ۱۲ مولف

[2] غلام نبی ولد میان غلام رسول خیا لیئے قوم قوال ۱۲ مولف۔

مصنف بھی تھا ایک طرز نیا طریقہ شوری سے ملا ہوا انکالا یہ تینون شخص از قوم ڈھاری ساکن لکھنؤ تھے۔

بیان مغنیان نسا | یعنی اُن عورات مغنیہ کا جو کہ ہم پہلو مغنیان ذکور ہین علم موسیقی ہین

۱. بی رحیمن بائی ساکن چرکھاری ہولی اور خیال ایسا او کہا بحساب ہر سورہ گاتی ہین کہ تمامی اُستاد زمانہ اُنکی مداحی کا دم بھرتے ہین اور کہتے ہین کہ اس طریقہ مین دم مارنا امر محال ہے انسان کی کیا مجال ہے۔ واقعی بندہ نے فی زمانہ کسی گوئیے کو ایسا نہ سُنا بقول حدو خان صاحب کہ اس علم مین بائی صاحب کا رمردانہ وار زیادہ از مغنیان حال کرتی ہین اور ابتک کہ سن اُنکا پنجاہ سالہ ہے جناب بابو صاحب سے استحصال علم ہذا فرماتی ہین۔

۲. سندر بائی ساکن چرکھاری ہمشیرہ عزیزہ بائی صاحب موصوفہ کی خیال بہت خوب گاتی ہین اور صحت راگ اُن سے بدرجۂ اتم رہتی ہے۔ یہ باعث ایک خاندان ہے۔

۳. بی لطفن ہمشیرہ کوچک بائی صاحبہ علاوہ حسن یکتائی ناچنے گانے مین قدرت کاملہ رکھتی تھین۔

۴. شرفو بائی بیٹی سیڑھو بائی خیال گانے مین بطریقہ محمد خانی دو تواز حد گرما گرم تھین اور تان اُلٹ پلٹہ از حد صاف و کرارہ۔ چنانچہ دو نو مقام لکھنؤ مین فوت ہوئین مشہور عوام مین و نیاز ہر نسبت اُنکے زبان زد ہے۔

۵. دھنا بائی ہمشیرہ کوچک اُنکی بعد وفات اُنکے غریب خانہ پر کہ واقع شاہراہ لکھنؤ دکا نپور ہے باعث ارتباط تشریف لائین۔ حقیر نے بعد رسمیات مہمانداری و زاد راہ رخصت کیا۔ حق ہے کہ زمانہ ایک حال پر نہین رہتا۔ بقول سعدی علیہ الرحمہ۔

یکے را بسر بر نہد تاج وتخت   دگر را بخاک اندر آرد زتخت

---

۱ و ۵ بی رحیمن و بی لطفن دختران کفایت علی ساکن حال چرکھاری سابق دکن ۱۲

کبھی سیٹر ھو وشر فو نقد وجنس سے مالامال تھین اور ایک دن وہ ہوا کہ ہمشیر اُنکی محتاج چادر ورومال تھین وہ زر خطیر وجواہرات اُنکا چشم زدن مین مال خبثیات ہو گیا۔ بہر حال نغمہ ساز زمان نے ذلت وعزت ہر کس وناکس اپنے اختیار مین رکھی ہے۔

بجّی سکھ بائی ساکن دکہن کہ متوسلان سیٹر ھو وشر فو مرقوم شاگرد نتھے خان خیال بہت نگر مردانہ ادا گاتی ہے۔ بمقام باندا بشاہرہ تین سو۔ اور بمقام رامپور مین بشاہرہ چارصدی ملازم تھی۔ اب الور مین بشاہرہ بیش قرار ملازم ہے۔ اور شرفو کا بھائی مصطفےٰ خان بھائی اُنکا شاگرد محمد تھا اُس نے بھی قضا کی دو لڑکیان اُسکی دہومن وحسینی حیات ہین۔ دھومن آستائی اچھا گاتی ہے مگر اُس طریقہ سے باہر اس ملک مین قدر غزل ٹھمری کی ہے۔ سو وہی گاتی ہین بعمر پنجاہ سالہ۔ ساکن ملک دکہن۔

ہیرا بائی[1] دختر کملا بائی ساکن ملک دکن بمقام لدانا چھپانا یسدھی ٹپلی کا خیال بہت اچھا گاتی ہے۔ نہایت خلیق وخوش آواز بعمر بست وپنج سالہ بمقام ٹہو مین ملازم نانا راؤ بشاہرہ تین سو روپیہ تھی اب واللہ اعلم کہ کہان ہے۔

کبھوتر بائی سید ہاسا دھا خیال اچھا گاتی ہے بعمر پنجاہ سالہ ساکن ملک دکن۔

خورشید بائی ساکن اکبر آباد شاگرد محمد علی کلاونت خیال بہت اچھا اور صحیح گاتی ہے اور بعض تان بطریقہ بی رحیمن صاحبہ کہ مغنیان حال اُس سے دور بھاگتے ہین لیجاتی ہے اور آون گون خیال کا جیسا چاہئے بہت اچھی طرح آستائی انترے کا کرتی ہے اور محمد علی ساکن خورجہ شکارپور بہت اچھا ہے بمقام ٹہو مین شاگرد امیر خان بین کار کا ہوا۔ مگر امیر خان نے بلحاظ شاگردی خود حقیر کا شاگرد کروایا۔ اور خاکسار کے ہاتھ سے اُسکے ہاتھ مین یعنی بندہ کے ہاتھ سے کلاوہ بندھوایا۔ چنانچہ صحبت چند روزہ مین قواعد سرگم وغیرہ بسبب فی کاوت طبع حاصل کئے۔

---

[1] ہیرا بائی از حد خوش سلیقہ ونہایت حسین تھی۔ راقم سے اکثر بسبیل تذکرہ وعدہ اسلام کیا۔ کوتاہی اپنی طرف سے ہوئی مسلمان نہ کیا۔ اب سنا کہ بلبل روح اُسکی آشیانہ کالبد سے پرواز کر گئی۔ افسوس ہر اہل کمال سے زمانہ خالی ہوتا جاتا ہے ۱۲ مولف

بنڈی جان ساکن موضع تھانہ پرگنہ اونام بطرز نواب حسین علی خان صاحب ٹپہ بہت خوب گاتی ہے۔ اور باوجود لگانے پیچ مشکلات کسی عضو کو حرکت نہین ہوتی ہے اور نہ کسی طرح سے صورت بگڑتی ہے۔ نہایت سدہ بانی وسدہ مندرا پایا اور تحریر و زمزمہ بہت صاف بعمر بست و پنج سالہ شاگرد میر روشن علی مذکور مگر اُن سے ہر امر مین سبقت لیگئی۔ ملازم نانا راؤ والی بٹھور بمشاہرہ چارسو روپیہ تھی مگر روزگار ترک کر مرید شاہ خادم صفی[1] صاحب پیرزادہ ہو کر چاہتی تھی کہ ایسا شخص کوئی ہو جسکی صحبت سے علم موسیقی کا بھی مزہ باقی رہے اور قومیت کا شریف ہو اُس سے عقد مناکحت کردن۔ اکثر روبرو حقیر یہ کلمہ زبان پر لاتی۔ اور آخر کار ہندوستان کے ایک معزز شریف مسلمان سے منسلک ہو رہی۔

اور ہمشیرہ کلان اُسکی مسماۃ حسینی وہ بھی نہایت خوش آواز تھی اور ایک بڑا معزز رئیس نکاح میں تھی اور مسماۃ جٹو[2] ساکن موضع مسطور ملازم کندن لعل بابو ٹھاک چکلہ دار نظامت بسواڑہ امیر کبیر کھوپی تھی۔ خیال و ترانہ اچھا گاتی تھی اور ناچ ازحد خوبصورت تھا۔

خلاصہ یہ کہ تصرف شاہ صاحب سے بندی جان چار بہنین تھین چارون نے توبہ کی۔ منجملہ اُنکے مسماۃ جُبّن نے صفی پور مین جاروب[3] کشی اختیار کی۔ رہی مسماۃ پیاری چھوٹی بہن اُسکی وہ بھی گانے ناچنے مین محویت رکھتی تھی۔ خیر سب کا انجام بخیر ہوا۔ اور جٹو کئی لاکھ روپیہ نقد علاوہ جنس چھوڑ کر قضا کر گئی۔ سبھون نے نقد و زیورات وغیرہ آپس مین تقسیم کر لیا۔

بنارس مین اول مسماۃ چھتر[12] اخورد وثانیا امام باندی[13] بوضع شوری ٹپہ گانے مین بیجکے روزگار شاگرد خلیفہ شادی خان ہین گرہ و فقرہ واڑی جو ٹپہ مین چاہیے اُنکے گلے مین بہت سریلی ہے اور تحریر

---

[1] خادم صفی صاحب سجادہ نشین مخدوم شاہ صفی صاحب صاحبِ ولایت قصبہ صفی پور ملک شاہ اودھ۔

[2] جٹو کے بھائی کی چارون لڑکیان مندکرہ صدر مین منجملہ اُنکے حسینی بالفعل قضا کر گئی۔

[3] جاروب کشی درگاہ مخدوم شاہ صفی صاحب پیرزادہ قطب اللہ دلیا ۱۲

وزمزمہ بہت صاف - غرضکہ فی زمانناؔ یہ لوگ مغتنمات سے ہین - رہا اس زمانہ کا گانا ٹھمری غزل اُسمین مسماۃ[14] لذت بخش ساکن فرخ آباد لکھنؤ مین بہت غنیمت تھی - اور ناچنے مین مسماتان گلبدن[15] و سکھ بدن[16] ساکنان بنارس بہت اچھی ہین اور مسماۃ چندا بائی[17] ہمشیرہ کوچک خورشید بائی ساکن اکبر آباد شاگرد تعلیم یافتہ مان سنگھ ولد پرگاس ساکن لکھنؤ ناچنے مین بہت اچھی اور گانے مین بھی آفت روزگار ہوگی بعمر دوازدہ سالہ ہے باوجود صغر سنی خورشید بائی سے نہین دبتی -

مسماۃ[18] جان بخش ساکن پرگنہ سمونی خاص ضلع باندا ناچنے مین بہت خوش سلیقہ و سبک رو نہایت خلیق و حسین کم سن - ملازم نواب علی بہادر رئیس باندا تھی =

اور بہ تحریر مسودہ رسالہ ہذا جو راوی کا اتفاق ہنگام یک گونہ تسلط غدر بلگرام مین ہوا تو مسمیان ولی محمد و پیر بخش ولد غلام حسین خان عرف غلما کلاونت کو جو دیکھا تو بہت ذہین و طبیعت دار پایا جو کہ باعث اخی سید شاہ علی صاحب اُن سے ملاقات بے تکلفانہ تھی پسران اپنے کو پاس بندہ لا کے سُنوایا تو حقیقت مین اُنکو بہت خوش سلیقہ پایا - آخرکار حسب اجازت اُنکی آلاپ ہائے بقاعدہ سے باقاعدہ کیا - اور چند دھرپت و سرگم و ہولیان و ہمال اُنکو سکھائے - یہانتک کہ راہ راست پر آئے منجملہ اُنکے مسمی ولی محمد پسر کوچک اُنکا تان و پلٹہ خیال و اکار و کمک و دھرپد سے بہت طیار - اور برادر کلان اُسکا بہت خوش آواز و سُریلا - غرضکہ دونو بہت اچھے و روز بروز بہتر ہونگے - بالفعل وہ کلکتہ مین بمشاہرہ سو روپیہ ملازم بارگاہ سلطانی ظل سبحانی سلطان عالم ہین اور جو کہ اُن کا سن شباب ہے امید ترقی ہے

بیان تنت کاران

اول امراؤ خان بین کار مسبوق الذکر اُستاد بے بدل ہین - اور محمد علی بین کار بھائی اُنکے ملازم راجہ بنارس لاثانی -

میر ناصر احمد صاحب قوم کے سیّد تھے - مگر دہلی مین خاندان کلاونتان مین بطمع اخذ بین شادی کی ہے اور بخوبی اس علم کو حاصل کیا - الا باوضع رہے اور اپنی وضع کے پابند ایسے تھے کہ

لکھنؤ مین بطریق سیر تشریف لائے۔ شاہ عصر نے اپنی حضوری ہر چند چاہی لاکن اُن حضرت نے ملاقات سلطانعالم نہ کی۔ اِلّا ہم غربا اُن کے سامنے بخوبی گائے بجائے۔ ہر ایک بات اُنکی مستند تھی۔ جمیع مغنیان و شرفایان اُن سے راضی ہوئے۔ اور رحیم خان ولد امراؤ خان کا ہاتھ بھی نگر ہے اور امیر خان بڑا بھائی اُنکا کہ سابق ذکر ہو چکا ہے مشرح اُستاد کامل ہے۔ اور مسمّی حسن خان ڈھاڑی بقول علی نقی خان صاحب کہ بین طفلان امراؤ خان بجاتے ہین اور یہ ستار کا باج بجاتا ہے مگر طیار ہے۔ اور قاعدہ بین کے کہ وہ لوگ بجز اولاد لائق اپنی آل کو بھی نہین بتاتے اُسکو بہم نہین پہونچے۔ اور رباب پیار خان و بہادر خان خوب بجاتے تھے۔ اور اب صادق علی اور کاظم علی و نثار علی وغیرہ سے بہادر سین اچھا بجاتے ہین۔ یون تو سب اُنکا خاندان اُستاد ہے اور سنگار بھی بہادر سین کے حصہ مین ہے مگر بخل اور[1] حسد بھی اس خاندان مین از حد ہے۔

اور ستاریون مین باج مسیط خانی کے اول رحیم سین ولد مسیط خان و ثانیاً نواب غلام حسین خان صاحب ساکن دہلی کہ مدت تک نواب صاحب مہمان نواب ذوالفقار بہادر رئیس باندا رہے۔ سنا اور واقعی اُنکو اپنی وضع کا پابند[2] اور اس کار مین یکتا دیکھا۔ اور طریقہ غلام رضا مین بجز غلام رضا اور کسی کو اچھا نہ پایا۔ اول تو یہ باج پُر عطائی پسند و بقاعدہ ہے گتین اُسکی تِتالہ مین براگنی و دُھن ہائے بوضع ٹھمری بندھی ہین مکمّل و اچھا نہ پایا۔ ہان غلام رضا کا ہاتھ کہ اُس طریقہ کا وہ موجد تھا بہت بامزہ دیکھا۔ اب اُس باج کے لوگ گرفتار خبط ہین۔ اُس باج مین ٹھوک و جھالا و گنجایش راگ نہین ہے۔ بجز دو ایک سلل راگ کے۔ اُستادون کو اُس باج سے انکار ہے اور اچھے تمیز دارون کو عار ہے غلام رضا

---

[1] بیان حسد کا باب ہفتم مین بزمرہ نقل و حکایات کیا گیا ہے ۱۲

[2] مگر نواب صاحب رئیس باندا کے روبرو ستار بجائے اور تین سو روپیہ مقررہ ادو قہ جو لیا تو جمہور عوام طعنہ زن تھی۔ واقعی طمع انسان کو ذلیل کرتی ہے۔ گوکہ نواب صاحب نے وہ زر مذکورہ بطور دعوت مہمانداری پیش کش نواب صاحب ممدوح کرتے تھے مگر مشہور برعکس ہوا۔ ۱۲

نے یہ باج فقط برائے امراء لکھنؤ ایجاد کیا تھا۔ ہان ستہ تارمین اول غلام محمد ساکن حال باندا نے ستار مین کمال قدرت حاصل کی اور ٹھوک توایسی صاف و نگر تھی کہ بندہ نے کسی مین کار بجز امراؤ خان صاحب کے اور رباب سے نہین سنی۔ ستار اُنکا کم از بین و رباب نہ تھا بقول اُستادان زمانہ حال حقیقت مین ایسا ستار نواز ہند مین نہ تھا اور کار دستکاری و مصوری مین باکمال تھا بلکہ کار مصوری روغنی کا راوی اور مشارٌالیہ نے مسٹر جان لیٹ صاحب ڈپٹی پرمٹ سے ضلع باندا مین حاصل کیا لڑکا اُنکا مسمی سجاد حسین اچھا ہے اور غلام محمد نے مقام گونڈہ بلرام پور مین وفات پائی سجاد حسین بشاہرہ دو سو روپیہ ملازم دُرگبجے سنگھ راجہ بلرام پور ہے۔

بابو ایسری پرشاد صاحب عرف بابو جان بعمر شانزدہ سالہ ولد جناب بابو رام سہائے صاحب قبلہ ستار مین باین صغیر سنی وہ لے مد اور چھالے مین قدرتِ کامل رکھتے ہین اور صحت راگ کہ اُنکے گھر سے ہے اُستاد بے بدل یقین ہے کہ سن جو کہ غلام محمد کا تھا اُنکا ہو گا ایک آفت برپا کرینگے۔ یقین ہے کہ یاد قدما حال کے لوگون کے دل سے بھلا دینگے۔ جوان خوش رو اور نہایت حسین او صالح اور شہسوار اور تیر اندازی مین باکمال شاگرد راجہ رتن سنگھ رئیس چرکھاری اور گانے خیال او ہولی دھرپد اور سرگم اور ٹپہ مین طاق اور ستار مین کامل۔ شریفون مین ایسا کوئی نہین ہوا نغمہ ساز مہر و جہان اُنکو بعمر طبعی پہونچا دے۔

بعد اُنکے ایک برہمن ملقب با آجپئی ساکن بنارس ستار بہت خوب دو مضراب سے بجاتا ہی اور اسی پیشہ مین گذراوقات اپنی کرتا ہے۔ مگر عطائی ہے۔ ہاتھ خوبصورت ہے۔ صحت راگ مین البتہ تامل ہے۔

مسمی برکت علی عرف سنو لیا ستار بہت اچھا بجاتا ہے۔ شاگرد پیار خان مرحوم۔ اور مسکن اُسکا فرخ آباد۔

نواب حشمت جنگ رئیس فرخ آباد شاگرد پیار خان ستار مین دست قدرت رکھتے تھے۔
عین عالم شباب مین وفات پائی۔

نواب ذوالفقار بہادر خیال اچھا گاتے تھے اور ڈیڈاری مین اُستاد طبلہ وپکھاوج نواز ہنگام فرمائش شرماتے تھے اور از حد قدردان ہر ایک علم کے تھے۔

نواب علی نقی خان وزیر سلطنت لکھنؤ شاگرد حیدر خان ہولی بہت خوب گاتے اور ستار بھی اچھا بجاتے تھے اور تصنیف ہولی وغیرہ وہمالی خود فرماتے۔ اور نہایت خوش آواز و کے وار تصنیف یون۔

قطب علی عرف قطب الدولہ ساکن بریلی شاگرد پیار خان ستار مین ایک قدرت رکھتا ہے۔

بنی بخش ڈیرہ دار برادر امیر جان طوائف ساکن ملک پنجاب ستار نوازی مین شاگرد غلام محمد بہت طبیعت دار ہے اگر اُسکو صحبت اچھی رہی تو بہت اچھا ہوگا۔ اور

سارنگی بجا۔ نے مین علی بخش ساکن دہلی۔ اور حسن بخش ساکن لکھنو۔ اور ثابت علی ساکن گوالیار قوم ڈھاریان بہت اچھے ہین۔

ابراہیم خان ومحمد علی ڈیرہ دار ساکن شہر باندا بہت اچھی سارنگی بجاتے ہین بلکہ محمد علی طرز پہ مین شاگرد جناب بابو رام سہلئے صاحب قبلہ تھا جوان بیجان ہوا۔

ہمت خان کلاونت ساکن راٹھ نپواری ملک بُندیلکھنڈ شاگرد حسن بخش بھی سارنگی مین اُستاد تھا۔

ظہور خان کلاونت ساکن باندا خاص۔ اور حسن خان ڈھاری ساکن لکھنؤ کا دُھن بجانے مین ہاتھ خوبصورت ہے۔

خواجہ بخش ڈھاری ساکن خورجہ شکارپور شاگرد امیر خان ہین کا رسارنگی بہت خوبصورت ساتھ صحت راگ کے بجاتا ہے۔

یون تو ہزار ہا سُننے مین آئے۔

راجہ[۵] شنبھا تھ سنگھ رئیس ریوان اور مہاراج آودیت نرائن رئیس بنارس اور راجہ رتن سنگھ رئیس چرکھاری - ونواب احمد علی خان رئیس رامپور - اور سلطان عالم بادشاہ بیت السلطنت لکھنؤ اس علم موسیقی کے بڑے محقق و قدردان بلکہ کسی قدر خود بھی کرتے بلکہ بادشاہ ممدوح ناچ کو خود ایسا کرتے تھے کہ اپنے عہد مین یکتا تھے اور اب بھی کلکتہ مین باوجود انتزاع ملک خدا کی عنایت سے وُہی کارخانہ ہین - اور سازندہ بجانے مین وہاج الدولہ ڈھاری ساکن لکھنؤ - اور سرود مین غلام علی ڈوم ساکن رامپور یکتاے زمانہ تھے - افسوس دونون نے وفات پائی -

نقارہ بجانے مین مرسلی مشکل ہے اور مرسل اُسکو کہتے ہین کہ ایک تو سیدھی گت بجاتا ہے اور دوسرا ان کی ٹھاہ سے مدد و رب وغیرہ پڑجاتا ہے اُسکو مرسل کہتے ہین - سو اوّل قاسم خان ساکن قصبۂ آسیون - دویم گھورن خان ساکن قصبۂ اونام - اور سجان خان ساکن بنارس ملازم راجہ صاحب نقارچیان مرسل مین اُستاد کامل - اور راجہ رگھناتھ راؤ بونگا بہادر رئیس جھانسی نے نقارہ مین قدرت کامل بہم پہونچائی تھی - اُن مین گھورن خان حیات ہے - اور اب مسمی مخدوم بخش ساکن لکھنؤ - اور جھبو ساکن اونام حال لکھنؤ مرسل نقارہ کے ہند مین یکتا ہین -

شہنا بنارس مین بھی اچھی بجتی ہے - چنانچہ احمد علی ساکن بنارس نے شہنا کو ایسا ملایم کیا کہ سارنگیون کے سُر کے ساتھ اُسکی الغس بجتی ہے اور قوم احمد علی کی نقارچی ہے اور نیز شہنائے الغس اور چھوٹی[۱] شہنا کہ ساتھ نوبت کے بجتی ہے -

کرانٹ و فلوٹ باجہ ہاے انگریزی و خوشترنگ و جل ترنگ و پٹلی وارنے بجانے مین احمد خان ولد کریم خان ڈھاری ساکن آسیون - اور گھورن خان نقارچی ساکن اونام داماد احمد خان

---

[۱] چھوٹی شہنا ساتھ نوبت کے بڑے نقارون کے ساتھ بجتی ہے اور بڑی شہنا الغس روشن چوکی کی ہے - دھونس چانپ کے ساتھ بجتی ہے - دو دھونس چانپ مثل نقارہ خورد یعنی طبلہ کے بائین سے مطابقت رکھتی ہے ۱۲ المولف [۵] یہان سے پھر رئیس شروع ہوے ۱۲

ہند مین ثانی اپنا نہین رکھتے ہین - بلکہ گھورن خان نقارہ اور طبلہ مین اپنا نظیر نہین رکھتا - اُنکے شاگردون نے میان بخشو اُستاد کے چھکّے چھوڑوا دئیے

گھسیٹ خان نقارچی جمعدار نوبت خانہ رئیس باندا پٹلی وارنے اور النغوزہ و شہنا چھوٹی اچھی بجاتا ہے - شاگردین کارون کا بینڈ ماندا چھی رکھتا ہے اور رہنے والا باندے خاص کا ہے

کلو دھنتو ڈھاڑی ساکن بنارس سارنگی بہت اچھی بجاتے ہین اور خیال بھی اچھا گاتے ہین

مسمّی جیتن قوم کتھک ساکن بنارس سارنگی مین باعث سنگت بی رحیمن بائی صاحبہ اُستاد مشہور ہے - واقعی اُنکا گلا بجاتا ہے - وجہ یہ کہ تمام عمر بابو صاحب و بائی صاحبہ کی تعلیم اُس نے پائی - جب یہ تمیز آئی ہے -

طبلہ مین اول بخشو ڈھاری اس طور کے باج کا اُستاد ہوا - مسمّی ممّو بیٹا اُسکا گتیا اچھا ہے اور سلاری خان پسر ثانی گت پرن مین - چنانچہ دونوا اپنے کام مین اُستاد ہین - اور اس زمانے مین قدیم باج کا مسمی مکھو ساکن دہلی بڑا اُستاد تھا بلکہ شاگردان مکھو سنگت طوائفان خوب کرتے ہین - گو کہ طبلہ لکھنؤ سے بہتر کسی ملک مین نہین بجتا ہے - الا یہ باج واسطے سنگت کے ہے - یہ لوگ قوم ڈھاری سے ہین - چنانچہ منجملہ انکے بخشو و مکھو خان راوی کے سامنے فوت ہوئے - اور مسمّی بخو ڈیرہ دار طبلہ مین شاگرد بخشو - اِلّا سب سے گوئے سبقت لیگیا بلکہ اسی لاگ پر پسر اپنے کو خوب طیار کیا اور واقعی جو بنظر انصاف سُنا تو پسر ممّو خان ہلکر پوتے بخشو سے اُسکو نگرا اور طبیعت دار پایا -

پکھاوج مین اول لالہ بھوانی سنگھ اُستاد کامل تھے - اور اب کودو سنگھ برہمن ساکن قصبہ باندا - شاگرد اُنکا یکتائے روزگار ہے - حضور سلطان عالم شاہ اودھ سے بخطاب کنور داس مفتخر تھا بلکہ معرکہ شاہ و عابد علی ہین کہ علاوہ گوئیون کے یہ راوی اور میر احمد صاحب مرثیہ خوان بھی شریک ثالثی تھے - عابد علی تو معقول و پشیمان ہوا مگر جوت سنگھ اور کودو سنگھ پکھاوجیان سے معرکہ پڑگیا اور بادشاہ نے

توڑہ ہزار روپیہ کا درمیان مین رکھوا کے فرمایا کہ جسکے ہاتھ بازی آئے وہ یہ کیسۂ زر لیجائے۔ چنانچہ جوت سنگھ اُسکے باج سے باز آئے اور کنور داس نے وہ روپیہ پائے۔ ہان مسمی تاج خان نے کہ سابق کے ڈیرہ دار تھے الاشل غلام محمد ستار نواز عزت ولیاقت لائقہ پیدا کی۔ خلیفہ لالہ بھوانی سنگھ کی طرف سے ہین اور شاگرد رشید اُنکے ہین مسمی ناصر خان پسر اپنے کو طیار کر کے ہمسر کودو سنگھ کردیا فقط فرق اسقدر ہے کہ کودو سنگھ باعث کبر سنی از حد ملایم ونفیس۔ اور ناصر خان کہ جوان زبردست وخوش رو ہے بسبب صغر سنی کرارے ودبنگے۔ الا تاج خان معلومات مین کودو سنگھ سے زیادہ ہین اور بڑے مسلمان مقید نماز رہنے والے باندا خاص کے ہین

ناچنے مین اوّل للوجی اور پرگاس کتھک گت بھاؤ اور ارتھ بھاؤ مین بڑے اتھک لکھنؤ مین اُستاد۔ اور مسمی درگا بھتیجا پرگاس کا آفت زمانہ تھا صغر سنی مین فوت ہوا۔ اب مان سنگھ اور چھوٹا بھائی اُسکا پسران پرگاس بہت اچھے ہین موافق طریقہ خاندان اپنے کے ہین اور بینی پرشاد اور پرشدو کتھک ساکن بنارس ناچنے ورتیلانے مین اُستاد ہین۔ اور رام سہائے کتھک ساکن ہنڈیا حال باندا اپنے طور کا بہت اچھا ہے۔ اور رمضانی نقّال ساکن قصبۂ موہان۔ اور حسین بخش وقایم علی اور مرزا واحد کشمیری ساکنان لکھنؤ۔ اور کنھیّا نقّال بھی بہت خوش قطع ہین اور کنھیّا گانے اور ناچنے مین نمونہ حضرت سلطان عالم ہے اور حضرت نے تو سبھون پر خطِ رد کھینچا۔ اب عورتون مین گلبدن وسکھبدن وغیرہ ساکنانِ بنارس بلکہ بنارس مین گانا و ناچنا و تیلانا حسب خواہش زمانہ نہایت خوش اسلوب ہے۔ اور یون تو زمانے مین سب اچھا کرتے ہین۔ ہزارون کو سنا۔ فی زمانہ باعثِ قدردانی شاہ عصر حضرت سلطان عالم مرزا محمد واجد علی شاہ جمجاہ کہ کمال ہر ایک علم وہنر کا رکھتے ہین بیت السلطنت لکھنؤ مین ہر کمال کے لوگ خصوصًا علم موسیقی کے ماہر اچھے مجتمع ہوئے۔ یہان تک کڑھاری وغیرہ مصاحب خاص بخطاب دولائے مفخر ہوئے۔ اور رضی الدولہ نے کہ ڈھاڑی تھا

خطاب ابائی کا پایا - اِس ملک ہند مین بعہد محمد شاہ بادشاہ کثرت گویون کی بدرجہ اتم تھی افراط عیش مین صورت محویت نمودار ہوئی - انتہا یہ کہ آہ مظلومان درپے آزار ہوئی - اولاً تخت نشینی دو تو سلاطینون نے دادرسی مظلومان اور خاطرداری غریبان کی آخرکار محمد شاہ عیش و عشرت مین مبتلا رہے - اور حضرت سلطان عالم شاہ اودھ ہنگام ہونے اختر محل دختر نواب علی نقی خان جمیع امور سلطنت نواب علی نقی خان کو معہ عہدۂ وزارت تفویض فرمائی اور آپ مائل بہ عیش و کامرانی کہ لطف زندگانی ہے بسرور شادمانی ہوئے بس حضوری حضور عالم سے کہ یہ خطاب عطیہ سلطانی ہے اول کارسازی کارپردازان وزارت سے اخبار ممالک محروسہ اور ثانیاً زینہ دربار عام اجارہ ہوا - اس سدبابی سے مایوس ہر اک دادخواہ بیچارہ ہوا - اور عمالان بیرونجات نے کہ یہ لوگ کمینگاہ مین رہتے ہین وقت غنیمت جان برخلاف تعہد ایصال زر سے پائمال کر دیا - مخلوق خدا مین حلاوت باقی نہ رہی - اب تصور کرنا چاہیئے کہ آہ مظلومان پایہ عرش ہلاتی ہے چنانچہ حضرات کو لطف انبساط حاصل ہوا اِلّا انجام بخیر ایسا ہوا کہ نادر شاہ نے دہلی کو تاراج کیا - اور لکھنؤ صاحبان انگریز نے لیا - افسوس یہ ٹکڑا نمونہ سلطنت بقیہ ہند تھا مفت ہاتھ سے گیا - طوق ملامت اپنا معلم الملکوت نے علی نقی خان کو دیا - وبال خلق اللہ سے اپنا سر ہلکا کیا - خیر سرود ساز زمان سب کو اپنے عہد و اَمان مین رکھے -

مسمّی اگھاون نقارچی ساکن اودھ نام طبلہ اور نقارہ مین بدرجہ اتم طیار تھا - بلکہ بخشو لکھنؤ مین اُس سے سبقت نہ لیگیا بیکار تھا عین شباب مین وفات پائی - حاجی ولایت علی ڈھاری ساکن لکھنؤ طبلہ مین ید قدرت رکھتا تھا - عرصہ چند گذرا کہ فوت ہوا مگر جبکہ زیارات اور حج سے فارغ ہو کے پھر لکھنؤ مین آیا تو کار طبلہ وغیرہ سے بخوف نغمہ پرواز جہان توبہ کی تھی بس ہر مسلمان کو نغمہ ساز جہان ہدایت نیک عطا فرمائے -

مسماۃ چندر بھاگا[۱] طوائف کہ ہندوستان کے والیٔ ریاست کے گھر مین تھی خیال سیدھی پٹلی کا اچھا گاتی تھی - آدمی حسین اور خلیق بدرجۂ اتم تھی - اور مسماۃ سیٹرھو ساکن پشاور - اور ربّو ساکن لاہور دھرپد اور خیال با تاثیر گاتی ہین - اور مسماۃ وزیرن ساکن لکھنؤ دھرپد والی مشہور ہے اب وہ آفتاب سرکوہ ہے - بہ عہد آصف الدّولہ بہادر جنت مکان ایک عالم شباب اُسکا ہوگا - اور رشیدی مُراد علی خانہ زاد شاہِ اودھ ٹپہ نہایت نستعلیق گاتا ہے ۔۔

بیان مرثیہ خوانان وغیرہ

اوّل جناب سیّد امیر علی صاحب مغفور کہ فی زمانہ نایک تھے - مرثیہ خوانی مین موجد انواع اقسام کے ہوے - چنانچہ گانے مین بھی ہر ایک انگ و بانی اور چھب کے اُستاد کامل ہوئے اور تصنیفات مین بے بدل جو اُستاد بمقابلہ پیش آیا شاگردی کا دم بھرتا ہوا راہی ہوا - حق تو یہ ہے کہ اُستاد زمانہ تھے - مثل مولف صدہا شاگردان شاگرد اُنکے تھے - سرود ساز دوران بیا مرزا محمد آقا الامجاد اور مولوی شاگرد اُنکے قوم قوال ساکن لکھنؤ اُستاد کامل تھے اور میان آحمد علی و غلام عباس ساکن لکھنؤ محلہ مفتی گنج شاگرد رشید اُنکے تھے - اور میان ممّن صاحب بازو میر علی صاحب معلومات مین کامل حیات ہین - مگر پڑھنا ترک کر دیا صاحبزادے اُنکے ہین - اور میر مولائے اور احمد علی ساکن لکھنؤ اور مہدی بخش ساکن ردولی شاگرد اُنکے مرثیہ اچھا پڑھتے ہین حال مین فوت ہوے - اب اچھے صاحب ولد مولوی صاحب و امداد حسین نواسہ مولوی ولد غلام عباس ملازم والی رامپور ہین بہت اچھے ہین اور میرزا فدا علی صاحب ساکن لکھنؤ شاگرد میر صاحب مغفور علاوہ مرثیہ ہولی بہت خوب گاتے تھے حال مین وفات پائی - اور چھوٹے بڑے صاحب مرثیہ خوان ساکن لکھنؤ ورئیس بہت اچھے خاندانی تھے

[۱] چندر بھاگا باوجود عیش و آرام خیال رئیس کا نہ کیا - اولاد کو چھوڑ ہر ایک سے مُنہ موڑ ایک طبلچی کے ساتھ رستہ لیا - آخر کار اتفاقاً گھسیٹ خان سے ملاقی ہوئی تو طبلچی کو رستہ دیا - تا بہ لکھنؤ آئے - سُنا گیا کہ بنک پورب مین جا کے قضا کی - چندروز کے واسطے یہ بدنامی اپنے سر لی - مہاراج کو کیسا غم ہوا ہوگا - الحق بقول مصرعہ اسپ زن و شمشیر وفادار کہ دید ۲ مولف

پسر اُنکے آفتاب الدولہ زکی علی خان بہادر عرف میرزا زکی صاحب خوش آوازی اور گلے بازی مین
یکتائے عصر تھے۔ دوست صادق مؤلف خدا ایش بیامرزد۔ اور رکمو اور فجو مرثیہ خوان قوم ڈھاری
ساکن رُدولی شاگرد میر صاحب بہت اچھے تھے۔ اور احمد علی خان و صغر علی خان فیض آبادی مرثیت
کے اچھے طرز جداگانہ اُنکا تھا۔ اور میر کلو برچھپت بھی اپنے طرز کے بہت اچھے تھے۔ اب میر کاظم علی
صاحب لکھنؤ مین غنیمت ہین مگر اب لکھنؤ مین معلومات سے مثل سابقین کوئی نہ رہا۔ خالی ہے۔ اور
میر احمد صاحب مرثیہ خوان ساکن عظیم آباد دُھرپدی بیشک اپنے طرز مین یکتائے عصر تھے۔ اگر اس
عہد مین ہوتے تو نمود ہو جاتی۔ چونکہ پیش جناب میر علی صاحب قبلہ مغفور تشریف لائے۔ لہذا فروغ
نہ ہوا۔ بقول شخصیکہ "پیش آفتاب ذرہ را چہ یارا" عروج نہ ہوا پیش اُستادان زمانہ شمار اُن کا بھی
عطائیون مین نہ تھا۔ نہایت خلیق و اُستاد بے بدل اب مایہ بساط اُنکی میر علی حسن صاحب دوست بندہ
شاگرد اُنکے ساکن لکھنؤ محلہ نوبستہ ہین خدا عمر دراز کرے نہایت خلیق جوان خوش رو علاوہ مرثیہ گانے مین
بھی ید قدرت رکھتے ہین بہت کرارے اور صحیح۔ اور میرزا محمد رضا صاحب ساکن لکھنؤ یکے از متوسلان
نواب سالار جنگ علاوہ مرثیہ خوانی گانے مین بھی بہت اچھے اور معلومات بدرجہ اتم ہے۔ چند زمانہ
سے فرخ آباد مین بود و باش اختیار کی تھی۔ اب سُنا جاتا ہے کہ رامپور مین ہین۔ اور کانپور مین میر بر علی
اور حسینی ڈھاری مرثیہ خوان اچھے تھے۔ اور میر محمد علی اچھے تھے۔ اور کتاب خوان مین ملا محمد صاحب
عجمی۔ و شیخ غلام مرتضی صاحب لکھنؤ مین بہت اچھے۔ اور آغا محمد علی صاحب ساکن خراسان۔ اور
آغا خورشید ایرانی و آغا اسماعیل صاحب قزوینی بڑے مقام دان سنے۔ اور مرزا خادم علی بیگ
صاحب اُستاد بندہ کانپور مین بڑے محقق و مقام دان و شیرین بیان ہین شاگرد ملا محمد صاحب۔ اور
میرزا امداد علی بیگ ساکن شاہجہان آباد حال فرخ آباد کہ شفیق و عنایت فرمائے و محب صادق
راوی ہین۔ کتاب خوانی و مقام دانی مین یکتائے روزگار اور خوش بیانی مین طوطی ہند یگانہ آفاق

سلیقہ شعار ہین نغمہ ساز بوستانِ سخن اُنکو بانیل و مرام رکھے - ایسے لوگ بھی یادگار زمانہ ہین - اور مرثیہ گوئی و تحت لفظ خوانی مین اول میر انیس صاحب ولد خلیق ابن میر حسن - دویم مرزا دبیر صاحب - سیوم میان امانت - چہارم سلطان عالم یگانہ زمانہ - اور یون تو صدہا ہین -

فصل دوم بیان صدا مین از روے شاستر ہندی کہ وہ ایک سُر تھا

سبحان اللہ بحمدہ ! بلبل نغمہ ساز گلستان سخن اوپر شاخ مطلب بیان خلاصہ کتب ہندی یون چہچہہ زن ہے کہ کتب ہندی بھوین گول اور سلیس مار چکر وغیرہ سے کہ جسمے حال طبقات ارضی و سماوی وغیرہ ظاہر ہے واضح ہوا کہ آسمان صورت چتر ہے اور ریاضی مین مانند بیضہ - بہر حال فیما بین ضدین خلاصہ یہ کہ چند باتین صورت یکجائی رکھتی ہین یعنی اوّل و آخر عدم اور جبکہ فقط سطحہ آب تھا تو ایک صدا اونگ پیدا تھی اور جس وقت کہ بشن کا سروپ اُنکے خدا نے بہ ہیئت کذائی انسان رکھا تو وہ صورت مذکورہ اُنکی سماعت مین آئی اور جبکہ نغمہ ساز جہان کو منظور خلقت ہوئی تو ایک آواز کار کی آئی اُس وقت ناف بشن سے کہ اوتار نرانکار مجسم بہ شکل انسان ہوا تھا ایک پھول کنول کا برآمد ہوا اُس سے ایک شخص مسمّی برہما پیدا ہوئے اور برہما کی بائین بھون سے مہادیو کی پیدایش ہے اور وہ لفظ کار مثل کُن کے تھی فوراً وجود ہر ایک شی کا ہونے لگا اور سطحہ آب پر واسطے قیام ارض کے ایک کچھہ[۱] عریض و طویل بنا کے رکھا اور اُس پر چار ہاتھی چہار طرف قائم کئے اور درمیان مین اُسکے ایک سانپ اس جسامت کا بنایا کہ یہ زمین اُس پر مانند ایک تل کے نمود ہے اور زمین کے استحکام کے واسطے پہاڑ بنا ہوئے - زان بعد وجود جمادات و نباتات وغیرہ ہوا - اور بشن کی ہر تن ہو سے

---

۱ کچھہ نام جانور آبی کا ہے اور کچھوا بھی اُسکو کہتے ہین برنگ سیاہ اور ہڈی پشت اُسکے کی بہت سخت ہوتی ہے مانند سپر کے - اکثر سپاہیان ہندی سپر اُسکی بناتے ہین مگر اب سلاح ہندی موقوف ہے اور قوم کیوٹ و کہار وغیرہ اُسکو کھاتے ہین ۱۲ مولف

بھی ایک آواز آتی تھی وہ صدائے بید تھی اور صدائے اونگ مین فقط ایک سُر تھا وہ ملقب
ناد[1] ہوا۔ ظاہر ہے کہ وہ جو صدائے اول تھی مہادیو کو اور صدائے بید برہما کو واسطے ترکیب کے
بشن نے تفویض کیا پس برہما نے مرکب کر کے چار بید یعنی سام بید و یجر بید و رگ بید و اتھربن
بید مقرر کئے اور معہ ازدواج اپنے کہ تیرہ رانیان تھین مشغول خلقت ہوئے۔ اور مہادیو جی کہ جنکو
ناد سپرد ہوا تھا اُنہون نے اول ایک باجا بشکل ہرک کہاران ایک رخنہ نکالا اور نام اُسکا ڈہرو
رکھا۔ وبعد اُسکے تنبورہ کہ اب مشہور ہے نکالا پھر تو تت و بتت و گہن و ستہر کہ اسمین جھانجہ اور
گھونگھرو و مجیرا وغیرہ۔ اور ستہر کو بعض کوئی رسکہر بھی کہتے ہین۔ یہ چار طریقے تمامی باجون کے نکالے
شرح اسکی آگے ہوگی۔ اب تصور فرمائیے کہ اُس صدائے اونگ پر پہلے بشن نے سات درجہ
سرون کے مقرر کر دئیے۔ ازان بعد مہادیو نے بارہ درجہ سرون کے مثل دوازدہ برج مقرر کر کے
نام اُنکے جداگانہ رکھے اور پھر اُن ہی سرون کو ترکیب دے کے ایک شکل قائم کی اور نامزد اپنے
کر کے بھیرون نام رکھا۔ اسی طرح جملہ چھ راگ علیحدہ علیحدہ بنا کے نام اُنکے جداگانہ مقرر کیے اور
دو دو برجون پر تقسیم کر دئیے۔ اور وہ جو سانپ بنا تھا اُسکا نام سیس ناگ ہوا اور وہ مٹی جو اُسکے
پھن پر رکھی تھی اور پتھرون سے قائم کی اُسکو پرتھی و پرتھمی و دھرتی و بھوس ملقب کیا اور پتھرون کو
پہاڑ مشہور کیا اُس پر بعد وجود نباتات وغیرہ پانچ تت سے انسان بنائے۔ خاک باد آب آتش
آسمان اور ہمارے یہان انسان عناصر سے مرکب ہے۔ اطبائے ہندی کا نسبہ سر کو آسمان قرار
دیتے ہین اور اُنکے یہان اخلاط تین ہین۔ حرارت برودت رطوبت اور وجود یبوست۔ باوجود
پانچ تت بے نمود کیا آگے اسکے جمیع مخلوقات اُنکے یہان برہما اور اُنکی رانیون سے ہے۔ بعد از

---

[1] ناد آواز کو کہتے ہین۔ جب کچھ نہ تھا تو آواز اونگ آتی تھی اُس صدا کو مہادیو نے ترکیب دے کے علم موسیقی طیار کیا اور نام
اُسکا ناد رکھا۔ اول ناد ہے پھر بید یعنی بیاکرن و جوتش ہے مثل عربی فقہ و غیرہ نجوم ۱۲ مولف

مہادیو اکیس دیوزاد دیتھا اور بعدازان انسان اپنے اپنے طور پر راگ وراگنی کو ترکیب دیتے گئے اور موجد طیاری باجے وغیرہ ہوتے گئے۔

فصل سیوم بیان مت اور باجون مین معہ تین پردے

پردۂ اوّل

سامعین خوش الحان وناظرین ترانہ سنجان پر پوشیدہ نرہے کہ بانی اور مت حسب طریقہ کو کہتے ہین یعنی اگر کسی دیوزاد نے گایا تو وہ بانی زبان اُنکی تھی۔ خلاصہ یہ کہ بانی سے مراد بول چال ہے تو اُس وقت جس اجنا نے اپنے طرز پر گایا تو وہ مت کہلائی۔ بعدازان جبکہ انسان نے جس طریقہ پر گایا تو وہ بانی ٹھہری اور بانی سے مراد بنا کرنے کے بھی ہے۔ چنانچہ تین طریقے جاری ہوے۔

اوّل۔ اکیس متین دیوزادون سے۔

دوم۔ بارہ بانیان قوالون سے۔

سیوم۔ چار بانیان کلاونتون سے۔

جملہ سینتیس طریقے ہوے۔ جن شخصون نے اپنے اپنے طریقون پر گایا تو اُن ہی طریقون کے یہ اسم مشہور ہوے۔ اور فی زمانہ منجملہ متون کے کلاونت اکثر مت ہنونتی کے مقلد ہین اور مت ہنونتی اب بھی جو اچھے اُستاد ہین اُنکے نزدیک پایۂ اعتبار سے ساقط ہے۔ کیونکہ ہنومان جی چند متون کی تقلید کی صورت جداگانہ نہو سکی۔ گو کہ طرز علیحدہ تھا۔ الا اجتماع سے ایک شکل پیدا کی۔ واقعی بدانست حقیر یہ کوچہ ازحد مشکل ہے اسکا قدم رکھنے والا ہر لحظہ پابگل ہے جو کہ صورتین مہادیو جی سے معدوم نہ ہو سکین لہٰذا اُنکی مت غلط کہلائی۔ پس جبکہ اجنا کا یہ حال ہے تو انسان کی کیا مجال ہے۔ نہین نہین چونکہ انسان کو نغمہ سرائے ہر دو جہان نے اشرف المخلوقات کیا ہی باوصف

ضعیف الجسامت و قوت ہو تو وہ بانی دیوزاد خارج از اعتبار ہے ۔ بہر حال اس علم مین عقل ہر کس و ناکس ذی شعور کی لاچار ہے ۔

پردۂ دویم بیان باجون مین

یہان سے قلم ژولیدہ بیان بیان باجون مین یون زمزمہ پردازی کرتا ہے کہ اس ملک ہند مین بانی علم نادیعنی موسیقی کا شیلسر سب سے پہلے ہوے تو بعد از انتظام سُر و راگھاے چار طریقہ کا قاعدہ باجون کا نکالا اور نام جدگانہ ہر ایک کا رکھدیا ۔ باین تفصیل کہ اُن مین سے اول تت ہے اُس سے ڈہرو وغیرہ اور بتت سے بین و تنبورہ ۔ اور سُشہر سے گھونگھرو وغیرہ ۔ اور گھن سے جھانجھہ و مجیرا وغیرہ ۔

خلاصہ یہ کہ جس قدر باجے دونو ہاتھ سے بجتے ہین وہ متعلق ہین تت سے ۔ باقی جو کہ جس سے مشابہت و تعلق رکھتا ہوگا اُسکا شمار اُن ہی قاعدون مین سے ہوگا بموجب تذکرہ بالا کسی طور یاہر نہین ہو سکتا ہے ۔

خلاصہ ثانی یہ ہے کہ تت وہ ہے جو زخمۂ و مضراب سے بجے ۔ اور بتت وہ کہ استعانت بالون سے یعنی گز و کمانچہ سے آواز دے ۔ اور گھن وہ ہے جو از آلۂ چوبی سے صدا دے ۔ اور سشہر وہ جو اعانت نفسی سے بولے ۔ یہ طریقہ خاندان قوالان پیر و حضرت امیر خسرو قدس سرہ ہے ۔ آگے جو ہر ایک نے حسب استعداد اپنی کے باجے ایجاد کئے انکشاف اُنکا اس پردہ سے ہے ۔

پردۂ سیوم بہ بیان باجہاے مرکبہ دیوزاد و انسان

اول مین مہادیوجی وغیرہ نے جو باجے کہ ایجاد کئے ذکر اُن کا ۔

اوّل ۔ ڈہرو کہ وہ مثل ہڑک کہاران ۔ فرق اس قدر ہے کہ ہُڑک دو رُخہ ہوتا ہے اور ڈہرو ایک رُخہ ۔

دویم ۔ جھانجھہ ۔

سیوم ۔ مجیرا ۔ یہ باجے مشہور ہین ۔

چہارم ـ تنبورہ[1] کہ اُس مین چار تار ہوتے ہین ایک آہنی پنچم اور دو برنجی مدہم کے ـ درمیان
مین اور ایک طرف کھرج گندہ برنجی یا آنکہ نقرئی بلدار یہ بھی باجا مشہور تر ہے ـ
پنجم ـ بین کہ وہ دسون اُنگلیون سے بجتی ہے ـ موجد اسکے بھی مہادیوجی اسطرح پر کہ ایک روز
گورا پاربتی جی وجہ اُنکی بے تکلف چت سورہی تھین با این وضع کہ ایک ہاتھ اُن کا دونو چھاتیون پر
تھا ـ وہ ہیئت دیکھکر بین ایجاد کی یعنی بجائے چھاتی دو تونبے اور بجائے ہاتھ ایک گول لکڑی[2] مجوف
اُس مین ایک تونبا اِس طرف ایک اُس طرف اور آٹھ کھونٹیان اُس مین اور آٹھ ہی تار لگتے ہین
ایک آہنی اور دو برنجی اور ایک پھر آہنی پنچم اور پھر ایک برنجی کھرج بہت کندہ مثل بان باریک کے
اُسکو سندر کہتے ہین ـ اور پھر ایک برنجی کھرج دو دو تار آہنی چکارے کے دونو طرف ڈانڈ کے اور
اُنیس پردے کہ اُنکو سار[3] کہتے ہین آہنی فولادی مانند سندری ستار کے مگر چوڑی دو انگشت کی اور موم
سے کھڑی کرکے لگاتے ہین اور نیچے کے تونبی کی طرف ڈانڈ پر چھوٹی سی شکل طاؤس کی دُم اونچی
اُٹھی ہوئی ہوتی ہے اور اُسکی گردن مین ایک سوراخ ہوتا ہے اُس مین سے جملہ تار ہوکے کھونٹیون
مین لگتے ہین اور دو مضراب سے بجتی ہے ـ ایک مضراب انگشت شہادت دوسری میان گی
مین پہنتے ہین اور ایک ناخن سفل رو ہو مچھلی کا انگشت خنصر یعنی چھنگلیا مین وقت بجانے کے پہنتے
ہین ـ اور جس تار کو سندر کہتے ہین اُسکی صدا مثل بائین پکھاوج یا طبلہ کی گمک کے برابر ہوتی ہے
اور تین سو سات سرگمین یعنی قاعدے بین کے مقرر کئے اور بجانا بین کا ایسا مشکل ہے کہ اُسکا

---

[1] بعضے تنبورہ مین پانچ تار بھی لگاتے ہین اور مثل سندری ستار کے تسمہ چرمی باندھتے ہین اور الاپ اگ مثل بین کرتے ـ مگر اس زمانے مین اس مولف نے ایک تلسی رام کلاونت نو ہارے اور دین بیگانہ کو کرتے دیکھا ـ ورنہ سنا بھی نہین ۱۲ مولف

[2] اُس لکڑی کو ڈانڈ کہتے ہین ـ [3] سار دو اُنگل چوڑی اونچائی مین ہوتی ہے کہ وہ کھڑی ڈانڈ پر رکھی جاتی ہے ـ اور دبازت مین مثل سندری ستار کے فولادی ہوتی ہے ـ ۱۲ مولف

بجانے والا ہندمین ایک آدھ ہے اور فی زمانہ بجانے والا ہین کا کمیاب ہے۔

ششم۔ پکھاوج کہ وہ ڈھولک سے بڑی ہوتی ہے۔ ایک طرف آٹا لگتا ہے اور ایک طرف سیاہی طبلہ کی سی چنانچہ طبلہ اُسی سے نکلا ہو موجد اسکے گنیش جی اہل مت۔

ہفتم۔ اور ڈھول وستار حضرت امیر خسرو صاحب قدس سرہٗ نے نکالے شرح اسکی باب ششم فصل نہم مین مفصل ہے

ہشتم۔ قانون موجد اسکا حکیم ابو نصر فاریابی ہے۔

نہم۔ بربط موجد اسکا فیساغورس حکیم ہے اور دو نو باجون مین تار آہنی ہوتے ہین اور قانون مین آڑے تار ہوتے ہین اور وہ بشکل اڑدا جالی یا قالب خشتی اور بربط مربع تختہ چوبی کا ہوتا ہے۔ تار سیدھے چڑھتے ہین اور تھپر سے بجتے ہین۔

دہم۔ چنگ و رباب موجد اسکا حکیم ارسطو وزیر سکندر ہے۔ چنگ آہنی حلقہ دار مطول ہوتا ہے اور بیچ سے اُسکے تار نکل کے خمدار ہوتا ہے اور انگشت شہادت سے مُنہ مین لگاکے باستعانت کشش نفس بجاتے ہین۔ اور رباب مثل چکارہ اور رودہ کے تار اُس مین چڑھتے ہین اور پیٹ اُسکا بڑا چوڑا ہوتا ہے۔ زخمہ چوبی سے کہ اُسکو جوا کہتے ہین بجتا ہے۔

یازدہم۔ قانونچہ مثل قانون کے ہوتا ہے۔ فرق یہ ہے کہ اُسکے تار ایک تختہ طویل پر آڑے چڑھتے ہین۔ مانند قانون مگر اسمین کھونٹیان بہت سی لگتی ہین اور تھپر سے بجتا ہے۔

دوازدہم۔ سرود رباب سے نکلا مگر قد مین ڈیوڑھا۔ اُس پر بھی رودہ اور تار چڑھتے ہین اور مثل رباب زخمہ یعنی جوے سے بجتا ہے اور جوا چوب بیخ آگ سے بقدار ایک انگشت کے نوک دار بنتا ہے۔

سیزدہم۔ طاؤس بشکل ستار تو نبے مین نیچے صورت مور کی بنادی اور گز سے بجتا ہے۔

چہاردہم[14] - گیتار یہ بھی ستار ہے فقط طربین ایک نیم ڈانڈ اُس مین کھونٹیان قائم کرزیادہ چڑھتی ہین اور مثل سارنگی گز سے بجتا ہے - یہ دونو باجے ایجاد حکماے پنجاب ہین اور اوپر کے باجے حکیم جالینوس سے ہین -

پانزدہم[15] - سارنگی بشکل سرود - الا چھوٹے گز سے بجتی ہے ایجاد حکیم بقراط گو کہ یہ باجا ولایت کا ہے لیکن ہند مین زیادہ تر رائج ہے -

شانزدہم[16] - سرسنگار باجا ہندی ہے مگر نہایت خوش آواز - موجد اسکے پیار خانصاحب رباب بیے از اولاد تانسین بشکل سرود اور ایک تونبا اوپر بانند ہین کے لگا ہوا - اور تونبا طویل نیچے اُسکے اور تار آہنی چڑھتے ہین - الا بہادر سین بھانجا پیار خان نے اُسکے بجانے مین کمال بہم پہنچایا ہے اور سینی لقب خاندان تانسین باکمال کا ہے - ہر ایک کو سین نہین کہتے ہین - یہ لوگ اہل لکھنؤ باکمال ہو گئے - پیار خان پر رباب کا خاتمہ ہوگیا بعہد سلطان عالم مقام لکھنؤ مین آکے فوت ہوئے یہ باجا مت مین بغیر پردہ کا بہت سُریلا نکلا -

ہفتدہم[17] - نے آہنی -

ہیژدہم[18] - سینا کہ بلقب شہنا مشہور ہے دونو باجے حکیم بوعلی سینا سے نکلے ہین -

نوزدہم[19] - بانسری کہ بشکل نے بانس کی ہوتی ہے - مگر اس مین ایک طرف آڑ ہے گرہ بانس کی - اور نے مین سوراخ وار پار ہوتا ہے - وہ باجا بے لاگ - اُسکا بجانا دشوار تر ہے اور بانسری کا بجانا باعث لاگ پن آسان امر ہے - کنہیا جی سے نکلا ہی مگر اب شرفا نہین بجاتے خاکروب وغیرہ ساتھ دفون کے بجاتے ہین -

بستم[20] - الغوزہ[1] باجا مثل بانسری ایک لکڑی یا بنس کی باجا ہندی مُنہ مین ڈال کے بجاتے ہین -

[1] الغوزہ مثل بانسری سات سوراخ اُسمین بھی ہوتے ہین - الا جس طرف سے بجاتے ہین اُدھر مثل قلم تراش کے ایک ٹھیک بانس کی کہ اُسکو جیبی کہتے ہین لگاتے ہین اور مُنہ سے بجاتے ہین ۱۲ مولف

۲۱ بست یکم خوشترنگ کہ اُس مین چودہ نلی آہنی مجوف ایک سے ایک پنچی - دو سیتک ایک خانہ مین علیحدہ واسطے تبدیل راگ رکھی ہوتی ہین اور ہوٹون سے باستعانت نفس بجتا ہے - الا اُس مین وسعت راگ نہین ہے - راگنی سبک و دُھن کی گنجایش زیادہ ترٹپہ خوب بجتا ہے - بانی اسکا احمد خان نے نواز ساکن اونام وا اسیون یہ باجا متعلق ہے تیت سے -

۲۲ بست دوم - نقارہ ایجاد بوعلی سینا -

۲۳ بست سیوم - دہوس و چانپ چھوٹی نقربان راست وچپ نقارہ سے حکماے ہند نے نکالین - نام اُسکے سے راوہی[1] کو وقفیت نہین ہے ہمراہ روشن چوکی بجتی ہے -

۲۴ بست وچہارم - دَف کہ مشہور ہے ایجاد افلاطون ہے اور اُسی کا مخفف دائرہ نکالا اور طبل ایجاد ارسطو -

۲۵ بست و پنجم - ورنا ایجاد حکیم ارسطو -

۲۶ بست و ششم - تُرہی ایجاد کسی حکیم ہندی کی -

۲۷ بست و ہفتم - نرسنگھا کہ یہ بھی باجا ہندی ہے نہایت بدشکل و بدآواز حکماے ہند متقدمین استعداد کم رکھتے تھے بہر اہل اسلام کے میل سے کسی قدر لیاقت حاصل ہوئی سو اُنکا بھی شمار حکمائے اسلام مین ہے - فقط تولید ہند مین ہند کے میل سے ہوئی -

۲۸ بست و ہشتم - تنبور -

۲۹ بست و نہم - بگل -

۳۰ سی ام - ارگھن و ارگن ایجاد حکمائے فرنگ ہین - یہ باجے بھی متعلق ہین تت سے -

---

[1] یعنی جس شخص نے دہوس و چانپ نقارے سے ایجاد کی ہے : نام اُسکا اس مولف کو نہین معلوم اور نہ تحقیقات کی - مگر یہ بات ظاہر ہے کہ بعد بوعلی سینا کوئی حکیم نہین ہوا - اسی ہند مین کوئی موجد اسکا ہے ۱۲

[31]سی ویکم - سُرِبہار مثل ستار بلکہ ستار کلان طرز کچھوہ اُسمین طربین باج کے تارون کے نیچے لگتی ہین - اور گہر جین وہ ہوتی ہین اوپر واسطہ تارہاے باج وثانی نیچے واسطے طربون کے باقی پردہ وغیرہ مانند ستار فقط باعث اعانت طربون سے خوش آواز زیاتر ہوتا ہے باقی وہی ستار ہے - ایجاد اُسکی بنارس سے ہوئی ہے - اور بعضون کے نزدیک دف[32] اور بربط[33] فیساغورس حکیم سے اور طبل[34] کہ مانند ڈھول[35] ہوتا ہے حضرت امیر خسرو سے اور بوق[36] وچنگ[37] لقمان سے اور تاشہ[38] و مرفہ[39] و سارنگی[40] حکیم ارسطا تالیس سے - اور اکثر باجے کہ مشہور الاپکار ہین لہذا زیب قلم کرنا اُنکا چندان ضرورت نہین رکھتا ہے مگر احتیاطاً درج کرتا ہون -

[41]سرمنڈل و سرمندر بھی کہتے ہین - خانہ آواز مثل قانون کچپیس تار کچھ آہنی اور کچھ پیتل کے نصف نیچے اور نصف مانند قانون کے - اور قانون مین چالیس تار ہوتے ہین تین تین اس طرف اور تین اُس طرف - بلکہ چار اور تار دو دو تار ایک ایک جگہ لگتے ہین اور اس مین سب تار جدا جدا ہوتے ہین -

[42]جنتر عربی درازی ایک گز دونون طرف کدو - اوپر سولہ لکڑی کھونٹی نما - اور پانچ تار آہنی - اور اوّل کھونٹیون کے پھر اٹھ بجتا ہے اور اُسکو ساز کہتے ہین -

[43]جنتر تین تار لگتے ہین -

[44]کنربین مانا ایک مکڑا النبا - اور تین کدو و دو تار ہوتے ہین -

[45]سُربین مثل بین کے ہے لیکن مکڑی لکڑی کے مثل - کھونٹی نہین ہوتی ہین -

[46]انبرتی - لکڑی اُسکی سُربین سے چھوٹی - ایک کدو یعنی تونبہ اوپر ہوتا ہے اور ایک تار آہنی اچل ٹھاٹھ بجتا ہے -

[47]دہوتے - ایک کدو اور دو تار -

[48]کنگرہ بشکل بین دو تار رودہ کے لگتے ہین اور دو کدو چھوٹے ہوتے ہین -

آن آوج لکڑی کا ساز- درمیان خالی - دو طبل سے ہوسے اور چمڑے سے منڈھے- اور ڈوری سے مضبوط کستے ہین - مشک اور دو نلے سوراخ دار اُس مین لگاتے ہین -

خیال شیخ بہاءالدین برنا قدس سرہٗ کہ ساکن از برناد دہات ملک جھجانہ نے اختراع کیا عجیب شکل داخل تت کی ہے - مگر بجز پہلوان دوسرا شخص نہین بجا سکتا تھا - ساز وہ کہ باختیار انسان ہو نہ کہ انسان باختیار ساز - سخت عیب اُس ساز مین ہے اور خود رباب مین امرتے کے بجانے مین یکتاے روزگار قدرت کاملہ رکھتے تھے -

فصل چہارم بیان بناے سُرون مین معہ ہفت پردہ ہاے

پردۂ اوّل

چشمداشت ہے کہ گذارش حقیر کو سامعان وسنے نوایان نصفت وقاریان خوش الحانان معرفت بگوش ودل متوجہ نغمہ سرائے انصاف ہو کے دریغ داد دہی سے نہ فرمائین کہ قلم ژولیدہ بیان بمقدمہ سُر یون زمزمہ پرواز ہے کہ انسان مثل شجر ہے بس اصل وفرع وبرگ وشاخ وثمر رکھتا ہے - اور اصل اُسکی مبدائے ازل ہے - اور حواس ممیزہ فرع اُسکے ہین کہ بہر حال تمیز وادراک کرتا ہے - اور جملہ اعضائے ظاہری وباطنی وبرگ اُسکے اُسکے مسام ہین اور ثمر اُسکا اُسی کا نطفہ ہے کہ ایک سے طرف دوسرے کے منتقل ہوتا ہے - اور اصل بدون فرع قائم نہین ہوتی ہے اور فرع کو برگ وشاخ ضرور چاہیئے - اور برگ کو پھل اکثر لازم ہے اور بدون عناصر اربع نشو ونما نہین ہوتی ہے کس واسطے کہ یہ عناصر سبب مادی واقع ہین - اور انسان مین اربعہ عناصر موجود ہین اور اس ہیچمیرز کے نزدیک بھی حصر کار نغمہ انہین پر ہے -

اوّل - ہوا[۱] کہ اصل ہے بیچ اُسی صناعیت نغمہ کی کہ وہ حرارت اور رطوبت رکھتی ہے -

---

[۱] بقول حضرت ظل سبحانی سلطان عالم شاہ اودھ

دوم۔ نار کہ وہ حرارت وخشکی رکھتی ہے۔

سیوم۔ آب کہ وہ سردی وتری رکھتا ہے۔

چہارم۔ خاک کہ طبیعت اُسکی سردی وخشکی رکھتی ہے پس جبکہ حرارت اور رطوبت ملتی ہے تو اصل درست ہوتی ہے بدون اُسکے غیر ممکن اور اُس سے ظاہر ہوا ہے کہ اصل فیضان حرارت و رطوبت ازل سے ہوتی ہے۔ داور کیفیتین تمام لوازمہ اُسکی ہین اور فرع یعنی حواس ممیزہ و اعضائے ظاہریہ و باطنیہ حرارت ورطوبت آتشی سے محفوظ رہتے ہین اور اپنے فعلون پر قوی ہوتے ہین اور برگ اُسکے کہ مسام وغیرہ ہین سردی وتری پانی سے تروتازہ رہتے ہین۔ اب تصور کرنا چاہیئے کہ جب حرارت مزاج مین زیادہ ہوتی ہے تو بال گرجاتے ہین اور جلد پر تشقق منود ہوتا ہے اور خون خراب و فاسد ہوجاتا ہے اور ثمر اُسکا کہ نطفۂ انسان ہے سردی وخشکی خاک سے استوار ہوتا ہے اور اور اسی واسطے بالطبع طرف اسفل مائل ہوتا ہے۔ لہذا رحم کو بیچ اسفل بدن کے خلق کیا ہے کہ جائے نطفہ رہے۔ دیکھو قادر مطلق نغمہ پرداز زمان نے گوش مرد کو ایسا اثر عطا کیا ہے کہ اُس سے عورت کے کان مین منی داخل ہوتی ہے۔ ویسی ہی بینی و دیگر اعضا سے لیکن خلاف مقتضائے طبع اُسکی کے نہ فرمایا اور خلا پر ظاہر ہے کہ محال ہے کیونکہ اکثر کسان بسبب ریاضت مشق حبس دم پیدا کرکے کامل ہوجاتے ہین اور اپنے تئین مُدت دراز تک خاک مین دفن کرتے ہین اور پھر جبکہ نکلتے ہین تو تروتازہ برآمد ہوتے ہین یعنی بدن سے تروتازہ برآمد ہوتے ہین۔ یہ آثار رطبی بدن سے ہین یعنی ہوا بدن مین موجود رہتی ہے ورنہ بدن بے وجود رطب خشک ہوجاتا۔ اور خاک کہ طبیعت اُسکی سرد وخشک ہے چند مدت مین اُسکو خشک کردیتی۔ چنانچہ جس وقت کہ نفس کو داخل سے طرف خارج کے دفع کرین انقباض حاصل ہوتا ہے اور جبکہ دم کھینچین تو انبساط پیدا ہوتا ہے بقول سعدی علیہ الرحمہ "ہر نفسی کہ فرومی رود ممد حیات ست وچون برمی آید مفرح ذات" پس ہر ہوا کو آواز لازم ہے جیسا کہ درخت حرکت مین آتے

ہین توبیج برگ وشاخون اُنکی کے کھٹکاک ہوتا ہے اور اُس سے آواز پیدا ہوتی ہے۔ سبحان اللہ جبکہ شجرون کا حال ایسا ہو توکیونکر ممکن ہے کہ انسان شجر آکہی ہے اور ہوا بدن مین اُسکے داخل ہو یا خارج پھر آواز پیدا نہ ہو۔ اور جو کچھ کہ خارج سے بیج داخل بدن کے جاتی ہے یعنی درمیان قلب داخل ہوکے پھر اوپر آتی ہے وہ آواز انبساط وغلیان مادہ قلب کی ہے پس جو صدا کہ انبساطی ہے لہذا سامعینون کو اُسکے سننے سے فرحت قلب حاصل ہوتی ہے اور جن شخصون کے سُر اثر سے خالی ہون تو یہی سبب ہے کہ وہ ہوا[۱] کو اچھی طرح سے قلب مین داخل نہین کرتے بلکہ حوالی قلب سے پہونچ کے پھرتی ہے یعنی حوالی قلب سے پہونچ کے پھرآتے مین یہ امکان نہین ہے۔ مگر جسوقت تک قوت پیدا ہو تو بہر حال اُسکو قوت قوی درکار ہے ورنہ محنت ومشقت بیکار ہے اور نغمہ بدون درستی نفس غیر ممکن اور تدبیر تابع کرنے کی رقم ہوئی ہے۔

پردہ دوم بمقدمہ سُر انبساطی اور تحقیقات لفظ موسیقی مین

بلبلان نغمہ سرایان گلستان سخن وترانہ سنجان طوطیان گلشن جو کہ صاحبان پر تمیز وپر ہوش مین استدراک سر ایسا کرتے ہین کہ سُر بروزن دُر برآنے آواز کو کہتے ہین بفاعل یا مفعول خلا یا ملا سے یا آنکہ انسان سے خواہ حیوان سے ویا نباتات سے جیسا جس چیز سے چاہے ویسا ہی ہوگا۔ انسان سے بطور انسان اور حیوان سے بطور حیوان۔ اور نباتات سے بطرز نباتات مگر شریف تر جمیع صوت سے آواز انسان ہے اور زان بعد صوت حیوان وپھر بعد اُسکے صدائے نباتات الاقیاس۔ حقیر اس بات کا مقتضی ہے کہ حیوان نے اخذ صدا نباتات سے وانسان نے حیوانات سے کیا ہے۔ خیال فرمانا چاہیے کہ مثلاً گاڑی یا چرخ وغیرہ کی آواز چہچی یا مینا سنے تو اخذ صوت کرتی ہین۔ یا آنکہ بلبل یا شاما یا چنڈول وغیرہ کو نوبت خانہ مین لیجاؤ تو خوشی سے زیادہ تر چہکتے ہین اور اگر جداگانہ عکس اُسکا لینا منظور ہو تو یہ شکل ہے کہ کسی مکان بند مثل مسجد یا مقبرہ یا حمام یا شیوالہ مین کوئی

۱ یعنی جو ہوا کہ قلب مین اچھی طرح سے داخل نہین ہوتی ہے۔ دوسرے موضع سے پھر آتی ہے وہ خالی سُر سے ہوتی ہے۔ اور خالی سے مراد ہے بے سرے پن کی یعنی بے سُری نکلتی ہے۔

آواز دے تو خواہ مخواہ اُس سے آواز بالعکس پیدا ہوتی ہے۔ تو بس وہ عکس اُسی صدا کا ہی۔ یا آنکہ دیگ یا مردیگ یا دمامے یعنی بم نقارہ کو ٹھونکو بجاؤ تو اُس سے آواز رعد کی سی پیدا ہوگی اور یگگونہ صدمہ دل پر ہوگا اور اگر مطابق اُسکے ناف سے صدا نکالی جائے تو وہی سُر پیدا ہو پس ہر آواز شدید یا خفیف یا قریب خواہ بعید کسی قدر سننے مین آوے تو خالی سُر سے نہین ہے اور حاصل معنی یہ ہین کہ نغمہ تابع کرنا نفس امارہ اپنے سے ہے واسطے مردعوان کے نہ واسطے عنین۔ پس اوّل یہ چاہیئے کہ اپنے سن شباب کو جانب نسوان و شہوات و رعونت و استغنا سے باز رکھے۔ و بے اعانت نفسی کار نغمہ لیوے اور جو کہ تابع آفات نفس ہونگے اُنکی آواز بھی مانند زاغ یا مثل حمار بے محابا سو ر نفسی سے نکلیگی اور جسکے کہ تابع نفس امارہ ہوگا علاوہ نغمہ جمیع کار اُسکے با اسلوب ہونگے اور جو کوئی کہ استغنا کو ہاتھ سے دیگا جملہ کار اُسکے خراب بلکہ تار بے تار ہونگے

بیان شرح لفظ موساقی	ترانہ سنجان چنپستان خوش الحانی و سرود سرایان طوطیان شکرستانی بیان لفظ

موساقی یون فرماتے ہین کہ موسیٰ بروزن روسا بالضم میم و سکون واؤ و فتح سین مہملہ و سکون یا کہ بہ بدل الف سے ہے عبرانی ہے اور قی بروزن جی بکسر کاف و سکون یا سُریانی ہے پس جبکہ دو نو لفظون کو ضم کیا تو موساقی ہوا۔ اور موسیٰ بمعنی ہوا چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اعداے دین بعض وعدا وت سے کہتے تھے کہ یہ اسم با مسمّیٰ ہین کلام انکا باد ہوائی ہی۔ اور قی بمعنی گرہ دینے کے ہی کسواسطیکہ سُر گرہ ہوا[1] ہی اور حق ہے کہ گرہ بادی یعنی ہوائی ہی۔ اور در بارہ نغمہ یہ لفظ زبان زد جمہور عوام ہی کہ علم موسیقی کہ مخفف موساقی ہے یہ شے معدوم ہے۔ اظہار اسکا گویا بال مین گرہ دینا ہے۔

پردہ سیوم بمقدمہ بیان کھرج کہ بادشاہ سُران ہے	خوش الحانان جہان پر پوشیدہ نہ رہے کہ کھرج بادشاہ سُران ہے ظاہر ہے کہ استنباط کھرج بروزن جرج بہو رجیان گلخن افروزان

زنان آسیا گردان سے کی ہے۔ اور نزدیک بندہ بہتر یہ ہے کہ ہنگام استعمال کھرج زیر ناف سے تا ہر...

[1] گرہ ہوا سے مراد یہ ہے کہ سر بغیر ہوا کے ہی اور سُر کا تابع کرنا ہوا ہندی ہے یعنی ہوا مین گرہ دینا ہے ۱۲ مولف

یا توکسی پارچہ یا نواڑ وغیرہ سے خوب مستحکم باندھے اور کمر مین ایک زنجیر آہنی لنگردار حسب تاب باربرداری اپنی کے ڈالے۔ باقی بدن اعلی ابرہنہ رکھے بہت جلد کھرج پر قابض ہو جائے۔

پردۂ چہارم بمقدمۂ برآمد ہونے سُرہفتگانہ

قاریان شائقین ترانہ وسامعان خوش آئین زمانہ پر محتجب نہ رہے کہ منجملہ سُرون کے اوّل کھرج کہ مقام اُسکا زیر ناف ہے جس وقت اُسکو شروع کرو تو رگہائے قضیب تک حرکت مین آتی ہین پس اُس سُر کا مخرج وہین سے ہے حاصل اسکا شگافتہ کرنا رگہائے اندرون شکم باستعانت حبس نفس اور اگر اندک بلغم کسی عروق سے داخل ہو تو مانع صفائی سُر ہوتا ہے

دُوم رکھب۔ محل اُسکا موضع ناف ہے۔

سیوم گندھار۔ جگہ اسکی قعر معدہ۔

چہارم مدھم۔ مقام اسکا فم معدہ ہے۔

پنجم پنچم۔ محل اسکا قلب ہے۔ بلکہ اس سُر کو کمر سُر ہائے کہتے ہین اور حق ہے کہ پنچم عکس کھرج کا رکھتی ہے۔ لہذا اُسکو سُر درمیانی قرار دیا۔

ششم دہیوت۔ یہ سُر حنجرہ سے اوپر آتا ہے۔

ہفتم نکھاد۔ یہ سُر دماغ سے شروع ہوتا ہے پس جس سُر کا جو مقام ہے وہ اپنی جگہ مقررہ سے نکلے تو درست ہے۔ اور اگر دوسرے موضع سے شروع کیا جائے تو وہ سر داخل سُرت ہو جائیگا یا درصورت تجاوز دتفاوت مورہ چہنا یا آنکہ کلا مین شمار ہوگا۔ بہرحال یہی سات سُر مستعمل ہین کھرج بروزن جرج۔ اور رکھب بروزن عنب۔ اور گندھار بروزن قندھار۔ اور مدھم بروزن پنچم اور مدھم سے اوپر جاے تو پنچم بروزن مدھم۔ اور دھیوت بروزن کھیوت۔ اور نکھاد بروزن جہاد۔ آگے پھر کھرج سے شروع ہے اور کمی بیشی یعنی تیور و کومل کر کے بارہ سُر کئے ہین مگر بدانست بندہ یہ قول غلط ہے۔ اصل ہی مین بارہ سُر علیحدہ علیحدہ ہین۔ اور ہر ایک سُر کے نام جداگانہ ہین۔ اِلّا عوام مین سات ہی سُرون کے نام مشہور

ہین اور ایک کو سات مین سے ممتنع قرار دیا ہے وہ کھرج ہے اور بیان اسم اثامی بارہ سُر کا مشرح فصل ہفتم مین ہے اور انہین سُرون کو سہ چند کر کے تین ستبک مقرر کین اور بارہ کو سہ چند کرو تو چھتیس سُر ہوتے ہین - بہر حال سچّا و درست ہونا سُرونکا مقدّم ہے - سو بندہ نے ایک ستبک بھی ثابت و درست نہین سنی اور سب سُرون کا سچا ہونا از حد دشوار ہے اور اگر ہو تو تاثیر رفتہ فی زماننا پھر آئے -

پردہ پنجم بیان بمقدمہ استخراج سُر ہفتگانہ بطرز ثانی

ترانہ سازان و شائقین پر پوشیدہ نہ رہے کہ سُرون مین سے اوّل کھرج بہاڑ بھورجی سے پیدا ہے یعنی جبکہ بھورجی بھاڑ کو گرم کرتے ہین تو وقت جھونکنے خس و خاساک کے اُس مین سے جو ایک صدا بر آمد ہوتی ہے اُسکو کھرج قرار دیا ہے -

دوم رکھب - یہ صدائے حمار سے نکلی ہے لہذا سب سُرون سے اُسکو ناقص شمار کرتے ہین -

سیوم گندھار[1] - صدائے فیل سے مقرر ہے بیشک یہ صدا سب سُرون سے ایک وقار رکھتی ہے -

چہارم مدھم - اسمین اختلاف ہے بعضے طاؤس سے اور بعض بعض کو کلا سے کہتے ہین -

پنجم پنچم یہ عکس کھرج کا رکھتی ہے بنسبت کھرج کے یہ نصف ہے اور کھرج ہی سے با وقار عظیم نکلی ہے -

ششم دھیوت - یہ صدائے جرس یا اور آلات برنجی سے نکلی ہے -

ہفتم نکھاد - یہ صدا اسپ سے استخراج کی ہے مگر اس بیان مین بڑا اختلاف ہے - لہذا بندہ نے مفصل حال فصل چہارم مین بیان کیا ہے جبکہ ملاحظہ مین اُئیگا اُسوقت صاف کھل جائیگا -

پردہ ششم بیان نغمہ و سُر صادق و اکارہ و امتناع کہ گانے مین لازم و ملزوم ہی

شائقین خوش الحان و شیرین بیان اکارہ و امتناع تکلفات نغمہ و غیرہ اس طرح پر غور فرمائین کہ مقدمہ غنا مین تکلف انسان کو برباد کرتا ہے لیکن جس قدر کہ بزور اطاعت نفس سے بے تکلف مثل کلمہ و کلام گنا یہ عشق سے بر آوے وہی

---

[1] صدائے گندھار مین اختلاف یہ ہے بعضون نے صدائے فیل سے لکھی ہے نکھاد کو کیا عجب ہے یہ سُر سات مین اخیر ہے سب سے بڑھ کے اور صدائے فیل بھی بلند ہے گندھار سے مناسبت نہین ہو سکتی ہے ۱۲ مولف

نغمہ ہے - اور جوکہ خالی از نغمہ ہے وہ تکلف ہے - اب تصور کرنا چاہیئے کہ نغمہ مست کرنا ارواح کا ہے
جس طور سے ہو آواز لذیذ اپنی سے یا مضمون سے خواہ چشم وابرو سے یا جودت اسکی سے خواہ تال سے یا
حرکت دست و پا سے یا حرکت تان پھر آنے سے یا موزونی الفاظ کو تال مین لانے سے کسی طرح پر ہو خالی
نغمہ سے نہین ہے اور اگر کوئی شخص لاعلم کلام کرے یا آواز نکالے تو وہ داخل سر شماری نہین ہے بسبب
نادانستگی کے اور یہی حال تال کا ہے لیکن مقدمہ ئے کا اِس سے باہر ہے اور شناخت سر صادق
اس طور سے ہے کہ ہوا سے گرم قلب کی ہنگام نغمہ ناک سے معلوم ہوا اور نغمہ صحت وسلامتی نفس
و جملہ اعضا سے وشیاب ہوتا ہے اور جوکہ نابینا ہین سُر اُنکے مثل کسان تندرست ہرگز صحیح و درست
نہین ہوتے ہین بہر حال واسطے خوش آوازی کے جمیع اعضا درست ہونا چاہیئے اور جو عضو کہ نادرست
یا نقص ہوگا اُسکی اعانت مین فرق ہوگا بس اُسیقدر تفاوت سُر ہوگا اور ہندی مین اسکو رتن جوت
کہتے ہین یعنی روشنی اور روشنی سے سلامتی اعضا ظاہر اور جب کہ صحت اعضا ہوئی تو روشنی سُر ممکن ہے

پردہ ہفتم بیان اچل مین مختصر

قلم ژولیدہ بیان بمقدمہ اچل اس طرح سے موشگافی کرتا ہے کہ اچل
سے مراد یہ ہے کہ جنس ہو مانند ستارہ قطب کہ جمیع ستارہ ہا سے
ستارہ مین اپنے اپنے طور پر الا وہ متحرک نہین ہے اور یہان مقدمہ سُر کا ہے تو اچل وہ سُر ہے کہ جو
باوجود تبدیلی راگ متحرک نہ ہو سو وہ سُر اور پنجم ہے ستار وغیرہ مین - ان دو سرون کو جنبش نہین ہے
اور ایک طریقہ مین وستار مین اچل کا یون ہے کہ اُنیس سار مین ہین مین اور سترہ پردہ ستار مین جو قائم
ہوتے ہین وہ پردے ہٹائے نہین جاتے بس جبکہ پردے کو حرکت نہ ہوئی تو وہ ٹھاٹھ اچل
ٹھہرا یعنی جو پانچ سُر کومل مشہور ہین - اول رکھب - دوم گندھار - سوم مدھم - چہارم دھیوت پنجم نکھاد
جبکہ یہ اُترے سُر بھی تینون ستک مین جو شامل ہوے تو اچل ہوا - اور جو سر ہاے مذکورین کو ذمت
تحریک پہونچی تو ٹھاٹھ خارج از اچل ہوگیا - بس اچل غیر متحرک کو کہتے ہین - اور گرامون مین بڑا اختلاف ہے

بعضے سُر اور پنچم اور کھرج ثانی جسکو ٹیپ کہتے ہین تین گرام قرار دیتے ہین بلکہ سفر دائیون مین یہی گرام جاری ہین اور ہنگام تعلیم طوائفون کو بھی سُر بمنزلہ گرام سکھاتے ہین اور بعضے نکھاد اور بعضے دھیوت اور کوئی مدہم اور کوئی کھرج کو گرام قرار دیتے ہین۔ مگر بدانست بندہ یہ سب طریقے غلط ہین۔ قاعدہ گرامون کا بھی تنت کاران مین مثل قواعد سرگم سینہ بہ سینہ چلے آتے ہین اور بہت کم کسی کو بتاتے ہین کس واسطے کہ جملہ مدار نغمہ اور تنت کاری کا انہین قاعدون پر حصر ہے سو بندہ نے طریقہ گرام کہ اُس سے ستائیس سُر نکلتے ہین۔ فصل ہشتم مین اور اٹھائیس[۲۸] قاعدے سرگمون کے آروہی آوروہی کا حال مشرح فصل دہم[۱۰] مین بامراتب چند مرقوم کئے ہین مشاہدہ ناظرین مین آئینگے۔

فصل پنجم بیچ بیان قرار پانے سات سُر بطرز دیگر معہ[۲] پردے

پردۂ اوّل

نغمہ سازان شائقین و سرود پردازان خوش آئین پر مخفی و محتجب نرہے کہ استخراج سُر ہفتگانہ ہندیون مین بھگتے وغیرہ دیوتاؤن سے حوالہ کرتے ہین کہ پیدایش سات سرون کی صدائے ہفت جانوران سے اس طرح پر ہے یعنی کھرج بھینس اور مینڈک سے اور رکھب پپیہا سے اور گندھار کو کلا سے۔ اور مدہم کلنگ سے۔ اور پنچم کویل سے۔ اور دھیوت گھوڑے سے۔ اور نکھاد ہاتھی سے۔ مگر بدانست بندہ یہ طریقہ غلط ہے۔ کس واسطے کہ جانور کی آواز کو قیام نہین ہے یعنی متحرک نہو اور ایک ہی صورت پر قائم رہے۔ اب مقام غور و انصاف ہے کہ مثل تو مثلاً ایک کھرج و رکھب کے عرصہ مین چار سُرت اور تین مور چھنا اور ایک رکھب اُتری اور تین درجہ تیور اور تین درجہ کومل۔ جملہ اٹھارہ درجہ ہوئے تو پھر آواز کو تیور کومل یعنی نشیب و فراز کی گنجایش کہان رہی لہٰذا اس مولف کو اس طریقہ کی صحت مین بیشک شک ہے۔ ہان یہ بات علم ریاضی سے البتہ ثابت ہے کہ جب آسمان گردش مین آتے ہین تو ایک صدا اُن مین سے پیدا ہوتی ہے۔ چنانچہ سات آسمان کا ہونا زبان زد جمہور عوام ہے۔ اور ایک سے ایک بلند ہے

یہ علم صیت آسمان سے جاری ہے یقین کامل ہے کہ مہادیو نے اول صدائے فلکی سے سات سُر اور پھر بارہ سُر قائم کئے ہین - اور پھر بارہ برجون پر منقسم کر کے ہر ایک سُر کے نام جداگانہ زبان داگری مین رکھے - یہ بات شاستر سے واضح ہے - اور پھر ترکیب دے کے اکیس سُرون کی تین سپتکین قائم کین - آگے پھر ترکیب کا اختیار رہا - ہر ایک دیوزاد اور دیوتا و رنا ئکان انسان نے ہر ایک شی ایجاد کی - اور گانے مین زبان یعنی ناگ بانی مخلوق تحت الارض کہ وہ نہایت اُس عہد مین ملایم تھی رکھی کس واسطے کہ زبان داگری سے ناگ بانی اُس زمانہ مین زیادہ تر شیرین تھی - چنانچہ خلاصہ ہر دو زبان فصل ششم مین بالتصریح کیا گیا ہے - بہر حال خیال فرمانا چاہیے کہ طریقہ بطرز صیت فلکی ساتون سُر کا بتدریج ایک سے ایک اونچا جو مقرر ہوا ہے اور دورۂ ہفت آسمان معہ صدا ہر گونہ ثابت ہے - نزدیک حقیر بہت درست و صحیح ہے کیونکہ آسمانون کو گردش ہے مگر حرکت نشیب و فرازی نہین ہے اور فری تیور کومل مین سر اپنی جگہ خاص کا قائم نہین رہ سکتا ہے - دوسرا درجہ قائم ہو سکتا ہے اور جبکہ دوسرا مقام قائم ہوا تو تفرقہ سُر ظاہر ہے -

طریقہ ثانی بتانے سُر آواز جانوران سے

سلیقہ شعاران خوش الحانان و شائقین مشتاقان محتجب نہ رہے کہ سُر و تصانیف جو نغمہ مین باندھتے ہین سات سُر کے سات نام قرار دیئے اور سات جانورون کی آواز سے لیتے ہین اور سبب پیدایش ہر سُر کہ کہان سے پہونچتا ہے پس ہر ایک سُر شکم سے گلے اور دماغ تک بائیس درجہ رکھی - چنانچہ ناف سے اُٹھے پنجم و ششم و نہم و دہم بمراتب بائیس تک پہونچے - اُسکے سات ٹکڑے بدین تفصیل کئے گئے -

اول سرج - کہ آواز طاؤس سے قرار دی ہے رگ چہارم سے ظاہر ہوتی ہے اس طرح پر کہ ہوا ناک سے گلے پر - اور گلے سے بسینہ اور سینہ سے منہ مین اور مُنہ سے زبان پر اور زبان سے تا بہ دندان پہونچتی ہے اور چھٹی جگہ پر کھرج ہوئی -

دوم رکھب۔ فریاد پپیہہ سے لے یہ جانور بھی خوش آواز ہے۔ یہ ہوا سات سے وستی تلک پہونچے اور ناف سے تا بہ گلے اور گلے سے تا بدماغ پہونچی تو رکھب ہوئی۔

سیوم گندھار۔ فغان بز سے لی ہے نہم سے تا سیزدہم اور ناف سے تا گلو و گلے سے تا بپیشانی و پیشانی سے تا بہ دہن پہونچ کے ٹھہری تو گندھار ہو۔

چہارم مدھم۔ آواز کلنگ سے لی ہے اور سیزدہم سے تا شانزدہم پہونچی اور ہوا ناف سے سینہ تلک قرار پکڑے تو مدھم ہو

پنجم پنچم۔ زمزمہ کوئل جانور سے لی ہے اس قدر انتظام ہو کہ ہوا ناف سے پہلو ہا و پہلو ہا سے سر پا اور سر سے پھر کے سینہ مین متمکن ہو تو پنچم ٹھہرے۔

ششم دھیوت۔ کہ اُسکو آواز وزق سے لے از ہشتم تا بست و ہوا ناف سے بکام و کام سے بگلو و گلے سے بہ سینہ آ کے ٹھہرے تو دھیوت ہو۔

ہفتم نکھاد۔ آواز فیل سے لی ہے اور بائیس سے تا سی ام و ہوا ناف سے گلے مین و گلے سے تالو و تالو سے تا سر پہونچے اور تمام سر اُس تلک پہونچ یکجا ہو کے قرار پکڑین تو نکھاد صورت پکڑے اور ہفت سُر کو سرا و نکی اس قسم سے ہوئی۔ بس نکھاد پیچ مرتبہ بائیس کے ہے یعنی بائیس[۲۲] رگین متعلق ہین بائیس[۲۲] سُرت سے۔ تو کھرج سے نکھاد تلک بائیس درجہ ختم ہوتے ہین اور نکھاد خاتمہ ہے تمامی درجون یعنی جملہ مقامون کی۔

پردهٔ دوم طریقہ استخراج سُر مین بطرز ثالث

ای ترانہ سنجان خوش بیان حکماے سابقین سے یہ طریقہ جو مشہور ہے البتہ قرین قیاس و صحیح معلوم ہوتا ہے اور اکثر اُستادان زمان کو یہ طریقے مرغوب طبع اور پسند خاطر ہوے۔ استخراج سُر ہفت گانہ سرود سرایان یونان اس طرح زیب قلم فرماتے ہین کہ طیورون سے ایک جانور کہ نام اُسکا موسیقار ہے نوک مین اُسکی یعنی چونچ مین سات سوراخ

ہوتے ہین - اور ہر ایک سوراخ سے ہمراہ ہوائے تنفسی تبدیل ایک صدائے خوش برآمد ہوتی ہے تو
وہ آواز ہفتگانہ ہفت ستارہ سیارون پر تقسیم کی پھر ترکیب دے کے بارہ برجون پر منقسم کیا اور ہند مین
پہلے سات پر پھر بارہ طور پر یہ سُر قائم ہوئے پس بہر حال تقسیم سُر اہل ولایت نے بارہ مقام بارہ برجون
پر - اور اہل ہند نے بھی بارہ برجون پر قسمت کیا - شرح اسکی آگے ہے اور برخلاف خاص و عوام مین
اس طرح کی قسمت مشہور ہے یعنی ایک کھرج اور دو رکھب اور دو گندھار اور دو مدہم اور ایک پنچم
اور دو دہیوت اور دو نکھاد - اس طرح کے بارہ سُر ہوئے - مگر ان بارہ سرون کے نام علیحدہ ہین -
مؤلف نے تفویض قلم کئے ہین اور سات سُرون کے حساب سے تین سپتک کے اکیس سُر ہوئے
اور تیور کومل ملا کے پچاسی ہوتے ہین اور قواعد سرگم سے سات سَو دو سُر ہوتے ہین اور بارہ کے
حساب سے زیادہ ہوئے اور اُنچاس کوٹ تان جو مشہور ہے یہ بات خلاف قیاس پائی جاتی ہے
کس واسطے کہ کوٹ[1] کرور کو کہتے ہین - ہان گروان سرگم مین کھرج سے نکھاد تک کہ یہ قاعدہ مستعمل ہے
پانچ ہزار چالیس تانین مقرر ہین اور اُن سے کوئی راگ یا راگنی مشتق نہین ہے -

درجہ اس طور سے ہین پہلے کھرج کی ایک[1] - اور رکھب کی دو[2] - اور گندھار کی چوبیس[24] - اور مدہم
کی چھ سو تیس[630] - اور پنچم کی ایک ہزار دو سو ساٹھ[1260] - اور دہیوت کی دو ہزار پانچ سو بیس[2520] - اور نکھاد کی پانچہزار[5040]
چالیس - چنانچہ یہ سب قاعدے نائکون کے استعمال مین تھے - اور اب بھی ہین جیسے کہ بابو صاحب
موصوف ہین - حقیر نے برتتے دیکھا شاید تنت کارون سے شل ہین کار یا ربابیون مین سے کوئی مستعمل ہو
مگر فی زمانہ بعد جناب میر علی صاحب مغفور بجز بابو صاحب ممدوح ایسا محقق اور کوئی شخص نظر نہین آیا -
اور بدانست بندہ حکماؤن نے استخراج نئے کا کہ باجا مثل بانسری آہنی مجوف ہے لاریب نوک منقار
جانور متذکرہ بالا سے کیا ہے - بہر حال بیان پردۂ ثانی دربارۂ جانور مسطور اور برآمد ہونا سُرون کا چونچ

---

[1] کوٹ کرور کو کہتے ہین چنانچہ ایک دوہرہ بندہ کو یاد ہے اسمین لکھتا ہے کہ ناد گر بسا یو سرپت محل چھوٹا ہوتا مین اُنچاس کوٹ تان لسرام بایو ۱۲ مولف

اُس کی سے قرین قیاس ہے۔

فصل ششم بیان تین درجہ سُرون مین معہ دو پردے

پردۂ اوّل

سرود سرایان خوش الحان وشائقین شیرین بیان پر درجات سُرون نوک یرخامہ کرتے ہین کہ شرح ہفت سُران مقررہ یون ہے یعنی سَ رِ گ مَ پ دھا نِ - چنانچہ سَا سے کھرج - اور رِی سے رکھب - اور گا سے گندھار - اور مَا سے مدھم - اور پا سے پنچم اور دھا سے دھیوت - اور نی سے نکھاد کہلائے - آگے انہین سات سُرون کے تین درجے کرکے اکیس سُر ہوے - وہی تین ستبکین مقرر ہین - خلاصہ یہ ہے کہ سات سُر کو ایک ستبک کہتے ہین اُسکا ایک درجہ ہوا اور دوسرے درجہ کی دو ستبک اور تیسرے درجہ کی تین ستبک مقرر ہوئین اور زبان سنسکرت مین سات کو سپت کہتے ہین - باقی رہا بیان پیدایش سُر اور مقرر ہونا اُنکا بتدریج بلندی مین سو پہلے ہوچکا ہے -

پردۂ دوم بیان سُرون مین معہ نقشہ

شائقین وسامعین ترانہ سنجان پر پوشیدہ نہ رہے کہ تین درجہ اکیس سُرون کے جن کو تین سپتک کہتے ہین ایک سے ایک اونچے اکیس تک یون مقرر ہین - سَ رِ گ مَ پ دھا نِ سَ اس سا کو مخلوق خدا ٹیپ کہتی ہے - گو کہ یہ امر بہت باریک ہے - الا اسی قدر اکثر لوگ جانتے ہین یعنی سات سرون کے سات درجہ نکھاد تک ہو گئے - اب یہ سا آٹھوان سُر ہے اور اس سا سے تیسرے سا جو حساب سے آوے تو اُسکو ٹیپ سے ٹیپ کہتے ہین مثلاً سَ[1] رِ[2] گ[3] مَ[4] پ[5] دھا[6] نِ[7] سَ[8] رِ[9] گا[10]

مَ[11] پ[12] دھا[13] نِ[14] سَ[15] رِ[16] گ[17] مَ[18] پ[19] دھا[20] نِ[21]

بس اب تصور کرنا چاہیے کہ درجہ اوّل کی ٹیپ دوسرے درجہ کی سا ہوئی - اور درجہ

دوم کی ٹیپ درجہ سیوم کی سا ہوئی۔ اور درجہ سیوم کی ٹیپ چوتھی سا ہوئی سو کسی کی آواز تین سپتک تک سب نے نحایا یعنی اُس سُر کو چاہے کھرج بنا کے شروع کرے تو نہین پہونچتی ہے۔ مگر ہان انہین سرون سے پانچ ہزار چالیس تان اسی طریقہ سے نکلتی ہے۔ آگے اس سے مثل تو مثلاً کھرج کا سُر چھوڑکر رکھب کو سُر کرے تو گندھار رکھب۔ اور مدھم گندھار۔ اور پنچم مدھم۔ اور دھیوت پنچم۔ اور نکھاد دھیوت۔ اور ٹیپ سپتک دوم کی نکھاد ہوئی پس جبکہ یہ ٹیپ سا دوسری نکھاد ہوئی تو رکھب دوسری ٹیپ ہوگئی اور دوسرے درجہ کی رکھب سُر ہوگیا اسیطرح سے تینون درجہ آر دہی اور وہی جسکا ذکر فصل دوازدہم[۱۲] مین ہے یعنی تیور و کومل جسکو اُترا چڑھا کہتے ہین بغور و تامل تصور کرنا چاہیئے اور حساب نقشۂ ہذا سے صاف واضح ہے اندک توجہ درکار ہے۔

نقشہ دربارہ مقرر کرنے سُرون مین ایک چھوڑکر دوسرے کو یعنی رکھب کو سُر کرے تو نکھاد تک دوسرا سُر ہوا کرے گا

سا	رے	گا	ما	پا	دھا	نی	سا								[illegible]
[illegible]	سا	ر	گا	ما	پا	دھا	نی	سا							ایضاً
		سا	ر	گا	ما	پا	دھا	نی	سا						ایضاً
			سا	ر	گا	ما	پا	دھا	نی	سا					ایضاً
				سا	ر	گا	ما	پا	دھا	نی	سا				ایضاً
					سا	ر	گا	ما	پا	دھا	نی	سا			ایضاً
						سا	ر	گا	ما	پا	دھا	نی	سا	٭	٭

یون از روے قاعدہ آروہی وا وروہی دو تو سا اِدھر اُدھر کی ٹیپ ہوگئین۔ وانہ اوسط کی ٹیپ ا اوروہی سا رہی از روے حساب۔

اور اگر اس نقشہ کو بغور و تامل ملاحظہ کرے تو گرام وغیرہ بلکہ جملہ مدارج سر سیوری کے اس سے آ بساني طی ہو سکتے ہین کسی طرح کی محتاجی استدراک سُر مین باقی نہ رہے ۔

فصل ہفتم بیان قواعد بارہ سُرن مین مع دو پردے

پردۂ اول ناظرین ترانہ سنجان و سامعین خوش الحانان پر مخفی نہ رہے کہ فی زمانہ بارہ سُر اس طور پر مشہور ہین کہ ایک کھرج اور دو رکھب اور دو گندھار ۔ اور دو مدھم ۔ اور ایک پنچم ۔ اور دو دھیوت ۔ اور دو نکھاد ۔

بہرحال یہ سُر درست ہین مگر جمیع مغنیان حال کا یہی مقال ہے بالاتفاق کہ سات اہی سُر ہین اور پانچ سُر کومل حسب متذکرۂ بالا ۔ مگر بدانست حقیر یہ کلام اُنکے محض غلط ہین اور پایۂ اعتبار سے ساقط اب یہان تیور کومل سے کیا حاصل ۔ جبکہ رکھب اور گندھار اور مدھم اور دھیوت اور نکھاد دو دو ہوئے تو کھرج اور پنچم کیونکر ایک ہی ایک رہی ۔ انکا بھی دو دو ہونا مناسب تھا ۔ بھلا یہ دو نو سُر تیور کومل ہونے سے کیون محروم رہے ۔ پس عوام مین یہ طریقہ بقول شخصیکہ غلط العام فصیح اسی طور سے جاری ہے ۔

سَ رِ رَگِ گَ مَ مَ پَ دھا دھا نِ نِ ۔

اب تصور کرنا چاہیئے کہ جس حرف پر زیر ہے یعنی بالکسرہ وہ سُر ہے کومل اُترا ہوا ۔ اور جو حرف بالفتح ہے وہ سُر تیور یعنی چڑھا ہوا ہے مگر بارہ سُر نہین ہو سکتے جب تک کہ نام اُن کے جداگانہ نہون فقط سات ہی رہے ۔

پردۂ دوم نغمہ پردازان و ناظران پر پوشیدہ نہ ہے کہ یہ قاعدہ دوازدہ سُر کا سینہ بہ سینہ چلا آتا ہے درج سفینہ بہت کم ہوا ہے ۔ الا یہ حقیر حوالہ قلم کرتا ہے ۔ اور یہ بیان صحیح و درست ہے چنانچہ تمامی مغنیان زمان بارہ سُرون کے نام سے عدم وقفیت رکھتے ہین ۔ یہ طرز اشکال

مقامات فارسی سے مشتق ہے اگرکسی کو وقفیت ہوتی تولاریب بیان حق کرتا فقط باعث لاعلمی نازان
سات سُر کے ہین بلکہ تانسین نے بھی اپنے رسالہ مین سات سر لکھے ہین اور پانچ سُر اُترے قرار دیے
ہین۔نام بارہ علیحدہ نہین درج رسالہ کئے احقر نے بموجب شاستر کہ زبان پراکرت یعنی ناگ بانی ہے
ترقیم کیا اور ناگ بانی سے مراد مخلوق تحت الارض ہے۔بیان شرح اسکا شاستر بھوین گول مین کہ کتاب
ہندی ہے مندرج ہے۔یہ زبان سابق مین بباعث فصاحت دیوتزادون کے بھی استعمال مین تھی
انسان کی سمجھ مین جیسا آیا ویسا ہی کیا۔چنانچہ علی قدر تفہیم ولیاقت اپنی کے سات سُر سمجھے۔سو وہی
سات سُر جاری رہے۔طریقہ تیور کومل سے بھی تنت کاران مثل ربابیے وبین کاران خاندانی تولاریب
واقف ہین۔اور اکثر گوئیے اُس سے بھی کورے ہین۔مگر نام ان پانچ سُرون کے جو زیب قلم ہوتے
ہین وہ لوگ بھی نہین جانتے فقط کومل بیان کرتے ہین۔

یہ نقشہ واسطے بارہ سُرون کے دریافت کرنے کو ترقیم کیا گیا۔اور یہ ہندسے شماری مین

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
س	ج	ر	چ	گ	ط	م	پ	ہا	دھا	ل	ن
کھرج	جرج	رکھب	چندہار	گندہار	طدہم	مدہم	پنچم	ہیوت	دہیوت	لکھاد	نکھاد

اس طور سے یہ بارہ سر صحیح اور مطابق ہوتے ہین بارہ مقام ولایت اہل اسلام سے کہ وہان بھی بارہ
نغمہ ہین کہ اُنہین سے بارہ مقام قرار پائے ہین۔

فصل ہشتم بیچ بیان تین درجہ سُر معہ بائیس[۲۲] سُرت و اکیس[۲۱] مورچہنا و سولہ[۱۶] کلا

سامعین وناظرین ترانہ سازان پر واضح ہو کہ فی زمانہ جو سات سر و تین گرام و بائیس سرت و اکیس مورچھنا

وسولہ کلا جو مشہور ہین بیان تین پردون مین کیا جاتا ہے۔ چنانچہ جمیع مغنیان شریف واہل کسب دربارۂ مورچھنا سب کہتے ہین بلکہ تنت کاران کا یہ قول ہے کہ مورچھنا کا ہونا درست ہے۔ یہان تک کہ گرفت سُر تہائے ممکن اور پکڑنا مورچھنا غیر ممکن۔ اب خلاصہ بیان پردۂ اوّل یون ہے۔

پردۂ اوّل

سُرت شعبہ ہے سُر کا یعنی اس قدر اُس سُر کے حصہ ہین درجہ مقرر ہین اور مورچھنا شعبہ سُرت کا ہے اور کلا شعبۂ مورچھنا ہے زیادہ اس سے علمائے ہند نے نہین لکھا۔

اور نزدیک بندہ کلا شعبۂ خاص سے خالی نہین ہے۔ حال مختصر وصف اُسکے مین یون ہے۔ مثل تو مثلاً زیرناف سے تاناف اگر تین حصہ کئے تو اُس سے ایک سُرت اور ایک کلا اور ایک مورچھنا ہوگی اسی طرح ہر موضع سے جو سُر مقرر ہین کہین سے دو سُرت اور کسی جا سے دو مورچھنا اور کہین تین کلا جمع ہوتی ہین۔ اور یہ غیر ممکن ہے کہ مقام قوی اور مقام ضعیف اور جگہ باریک سے ایک ہی طور کی صدا برآمد ہو۔ ہر جگہ سے ہر صفت کی آواز نکلتی ہے۔ لہذا مقام مقرر ہوئے اور تمان بروزن جان موسوم ہوتی ہے۔

اور اس حقیر نے جو تصور کیا تو شکل سُرہائے ہفتگانہ مخروطی پائی۔ ہان جبکہ مشق کامل بہم پہونچتی ہے تب جا کے زیر و بالا ہر مقام کے سُر مقررہ مساوی قائم ہوتے ہین۔ ورنہ دشوار تر بلکہ کمال غیر ممکن۔ کیا مجال ہے کہ مخروطی زائل ہو جائے۔

خلاصہ تقسیم سرت اِس طرح ہے۔ جیسا کہ بموجب قاعدہ کے قسمت کی گئی ہے بدانست خاکسار بہت صحیح و درست ہے۔

ناظرین نقشہ تقسیم سُرت صفحۂ ۷۸ پر بغور ملاحظہ فرمائین۔

نقشۂ تقسیم سُرت ہائے سرہائے ہفتگانہ معہ اسم نویسی سر و سُرت ہا

سُرتہیاے کھرج ۴			
تبرا	کمودنی	مندرکا	چھندووتی

سرتہیاے رکھب ۳		
دیاوتی	رنجنی	رکتکا

سُرتہیاے گندھار ۲	
اودرا	کرودھا

سرتہیاے مدھم ۴			
بجرا	پرسارنی	پریتی	مارجنی

سُرتہیاے پنچم ۴			
چھتی	رکتا	سندیپنی	الاپنی

سُرتہیاے دھیوت ۳		
مدہنی	روہنی	رمیا

سُرتہیاے نکھاد ۲	
اوگرا	چھوبھنگا

سُرت	سرت ۲۲

چنانچہ اس طرح سے تمام وکمال یہ سُرتیان ہر سُر کی منقسم ہین یعنی کھرج سے تا رکھب چار سُرت اور رکھب سے تا گندھار تین سرت اور گندھار سے تا مدھم دو سُرت اور مدھم سے تا پنچم چار سُرت ۔ اور پنچم سے تا دھیوت چار سُرت ۔ اور دھیوت سے تا نکھاد تین سرت ۔ اور نکھاد سے تا ٹیپ یعنی دوسرے درجہ کی کھرج دو سرت ۔ اس طور سے ہر ایک سر کے مابین یعنی فاصلہ مین بائیس سُرت معین ہین ۔ آگے پھر مورچہنا اور کلائین اپنے اپنے موقع محل پر ہر ایک سُر کے وسط مین مامور و معمور ہین ۔ اور یہ دیوتاؤن نے لکھا ہے کہ مابین دو حرکتون کے جو خالی ہو وہ مخالف ہے اور حرکت دوسری جگہ مثلاً کھرج سے تا رکھب کئی ہین اور وہان خالی رہا تو اسکو مورچہنا کہتے ہین ۔ چنانچہ تین گرام معین ہین اور گرام علی قدر تقسیم سُر و سرتی سات مورچہنا و پانچ کلا ہر ایک مین مقرر ہین تو بیشک مورچہنا کا ہونا ثابت ہے ۔

بیان تشریح سُرتہیا

فصحائے دوران و شائقین زمان پر پوشیدہ نہ رہے کہ تشریح سُرتہیا اِس طور پر سنان قلم پر لاتا ہون ۔۔ سُرت عبارت ایسی ہے کہ محاورہ موسیقی مین تین قسم ہین ۔ یکے مندر
یعنی محل دل سے ۔ دوم مدہ یعنی محل حنجرہ ۔ سوم تار یعنی محل دماغ ۔ پس ہر ایک محال ثلثہ دو قسم ناد سے
ہے ۔ اور اُسکو بیچ اصطلاح کے سُرت کہتے ہین پس سُرت بمعنی شنیدن ۔ اور یہ بھی سنا جاتا ہے کہ دل
مین رگ ہے کہ وہ اوپر کو گئی ہے ۔ اور واقعی اُس سے چھبیس[۲۶] رگین محرف ہین محل سُرت کہ ناد بیچ وقت
عروج کے ہر ایک سے ملتا ہے تو سُرت ظاہر ہوتی ہے ۔ چنانچہ رگہائے مذکورہ مرتبہ مین ایک سے
ایک بلند تر ہے ۔ اُسی طرح سے ناد جو اِن رگون پر پہونچے زیادہ بلند ہوتا ہے اور بائیس مرتبہ سینہ مین
اور بائیس مرتبہ حنجرہ یعنی گلے مین اور بائیس مرتبہ دماغ مین بلند ہوتا ہے ۔ اس سے تین درجون سے مراد
تین سپتک کے ہے اور ایک درجہ مین سات سُر ہین ۔ تین درجون مین اکیس سُر ہوتے ہین ۔ اور ہر
درجہ مین بائیس سُرت ہین تو تینون سپتک مین چھیاسٹھ[۶۶] سُرت ہوتے ہین ۔ آگے پانچہزار چالیس درجہ ہین یا ۔
او نام ان تینون درجون کے مندر بمعنی مقام سینہ مدھ[۲] مقام حنجرہ ۔ تار راست مقام دماغ ۔ پس تینون ستپک کے یہ تین
مقام مقررہ ہین ان مقامون کا قابو مین رہنا مقدم تر ہے ورنہ گانا محض بیکار ۔

پردۂ دُوم بیچ مقدمہ بیان مورچہنا کہ شعبہ ہے سُرت کا

ناظران شیرین بیان و قاریان خوش الحان پر پوشیدہ نرہے کہ یہان سے اِس ناچیز کی تحقیقات مین اس طور سے گذرا کہ مورچہنا لفظ ہندی ہے
اکثر اہل ہند کے محاورہ مین غشی کو رچھنا کہتے ہین یعنی جب کسی کو غش آگیا تو اُس عالم بیہوشی کو مورچہنا اور
مورچھاگت اور مورچہنا کہتے ہین پس ظاہر ہے کہ آگے سُرتی سے سُرون کے مابین محویت ہے یعنی وہ مقامات
مورچہنا اور کلا اُن[۱] کے بیہوشی رکھتے ہین ۔ اور ظاہر ہے کہ جب کھرج اور رکھب کے عرصہ مین از روے

---

[۱] اول معنی کلا کے حرف ہے یا لفظ ۔ پس حرف سے بھی درجہ ثابت ہے ۔ کلا لفظ ہندی ہے شکلات کو کہتے ہین ۔ دوسرے کلا سے مراد درجہ ہے چنانچہ ہندیین منجم ماہتاب کو سولہ درجہ کا قرار دیتے ہین بلکہ یہ بات ہمکو عوام مین زبان زد ہے کہ چندرمان مین سولہ کلا ہین ۔ چنانچہ ایک پہیلی مشہور ہے کہ " جوت چلا سولہ کلا اے سکھی چندر ہوے ۔ ڈیٹھیا لرے دہکت پھرین دبوجھے برلا کوے " چونکہ یہ پہیلی (صفحہ ۸۰ ملاحظہ ہو)

تنت چار سُرت اور ایک رکھب قائم ہے کومل یعنی اُتری - اور ہر ایک سُر کے تین تین تیور اور تین تین درجہ اور کومل مقرر ہین پھر وہان گنجایش دوسری شے کی معلوم - پس یہ بات ثابت اور محقق ہے کہ جہان جگہ نہین باقی رہی ہے وہان پر لفظ مورچھنا کی لائے ہین - اور کلا بھی لفظ ہندی ہو مشکل کو کہتے ہین یعنی مقام کلا و مورچھنا مشکلات و محویت کے ہین وہان پر بجز بیہوشی اور دشواری کچھ نہین ہے - علاوہ برین دو نظیرین بطور مضارع کہ جن سے نفی و اثبات واضح ذہن ناقص مین جاگزیر ہوئین گو کہ ایسی مثال کا موقع نہ تھا مگر بقولہ کہ جو کلام دل سے تا بہ دہن آئے اُسکو پھیر نہ لیجائے -

مثلاً تسبیح مین علاوہ دانہ ہاے شماری بوضع مختلف دو دانہ مکری کہلاتے ہین اور بہنگام اوراد یعنی وظیفہ وہ مکری شمار سے چھوڑ دی جاتی ہے - تو بہر حال مکری سے انکار ثابت ہے -

(**مثال فریق ثانی**) اہل ہند یعنی مخصوص ہنود تسبیح کو مالا کہتے ہین اور اُس مین ہر دانہ کے بعد اُسی دوڑہ مین گرہ دیتے ہین اور اُوپر سب دانون کے بجاے امام ایک دانہ ڈالتے ہین وہ سمیر کہلاتا ہے - چنانچہ اور سب دانہ اوراد یعنی جاپ مین آتے ہین - اور مابین کی وہ گرہین چھوڑ دیجاتی ہین - اور وہ دانہ سمیر بھی پڑھا نہین جاتا - اسی طرح سے حال مورچھنا اور کلا کا مابین سُر اور سُرتیون کے ہے یعنی اُنکے درمیان مین بھی مورچھنا اور کلا علیٰ قدر تقسیم موجود پس نفی و اثبات اُنکا نزدیک بندہ کے ثابت - جس طرح سے کہ تسبیح مین مکری - اور مالو آن مین دانہ سمیر اور گرہ بعد ہر دانہ موجود - الا شمار سے باہر اسی طرح مابین سُر و سُرتی مورچھنا اور کلا موجود ہین مگر برت یعنی استعمال انسان سے باہر ہین - شاید دیوزاد مستعمل تھے لیکن کسی نے طریقہ استعمال مورچھنا و کلا مثل سر و سرتہیا کسی شاستر مین نہین لکھا -

(**بقیہ نوٹ صفحہ ۷۹**) رہکلا یعنی رتھ و گاڑی کی ہے تو مصنف کہتا ہے کہ یہ سورہ کلا چندر یعنی ماہتاب نہین ہے رہکلا معنی گاڑی ہے پس کلا سے مراد درجہ ثابت ہے اور سولہ کلا کا بھی ہونا متحقق یعنی سولہ درجہ ماہتاب کے ہین جو کہ یہ علم موسیقی بھی تعلق رکھتا ہے ریاضی سے لہذا اس مین بھی وہی سولہ درجہ بنا مزد کلا مابین سُر و سُرت و مورچھنا اُستادان سابقین یعنی دیوزادون نے مقرر کئے ہین ۱۲

بیان تشریح کلا

اب شرح کلاکو یون زبان و قلم کرتا ہون کہ اس تفصیل سے امی راگ کلا قرار پائے ہین

اوّل امرتا - دوم ماترا - سوم پوکھا - چہارم پوشت - پنجم توشت - ششم رت ہفتم دہرت - ہشتم ششی - نہم چندرکا - دہم کانت - یازدہم جوتشنا - دوازدہم شیری - سیزدہم پریت - چہاردہم انگد - پانزدہم پورنا - شانزدہم اپورنا - اب معنی انکے بدین تفصیل ہین -

اوّل - امرتا - یعنی آبحیات -

دوم ماترا - دہندہ وزن و گمان -

سوم پوکھا - یعنی فربہ کرنے والی -

چہارم پوشت - یعنی دینے والی قوت کی اور میوہ اور غلہ اور مردمان کی قوت دہندہ -

پنجم توشت - یعنی صبر کی دینے والی -

ششم رت - یعنی دہندہ آرام چشم اور تمامی بدن کے -

ہفتم دہرت - یعنی قوی کرنے والی -

ہشتم ششی - یعنی نگہبان آہو یعنی ہرن کہ مردمان اسکو کلنہک کہتے ہین -

نہم چندرکا - یعنی سرد کرنے والی -

دہم کانت - خوش دیو شکل -

یازدہم جوتشنا - یعنی دہندہ روشنی چشم -

دوازدہم شیری - یعنی دولت -

سیزدہم پریت - یعنی صورت اخلاص و فرح دہندہ زن و مرد -

چہاردہم انگد - یعنی طاقت دہندہ جسم یعنی بدن -

پانزدہم پورنا - یعنی زیادہ کرنے والی -

شانزدہم اپورنا۔ بمعنی کم کنندہ یعنی کم کرنے والی۔

یہ سولہ کلا ماہتاب کے۔ اور آفتاب کی کلا علیحدہ ہین۔ یہی آثار اُن مین بھی ہین۔ مگر سرگم مین کلا ماہتاب کی درج کی گئی ہین اور سُر کلا و سُر سرتہیا کر مابین سات سُر کے مندرج ہین ہنگام فہم انکے درج ہونے سے بموجب تحریر بالا تاثیر راگ پیدا ہوتی ہے اور ایکسے ہی بندھن مین صورت راگ مبدّل ہوجاتی ہے۔ الا گرفت کلا اور مورچہنا بجز سُرت دشوار لگ جاتی ہو مگر معلوم نہین ہوتی۔ دیوتا اُن پر حاوی تھے مگر فی زمانہ معدوم۔

پردہ سیوم بیچ بیان تصاویر سُر و سُرت و مورچہنا

نغمہ پردازان نسمان پر واضح ہو کہ ہونا مورچہنا اور کلا کا مابین سُر و سرتہیا بہرحال ثابت ہے الا بباعث محویت مورچہنا و بسبب مشکلات کلا معدوم و غیر مستعمل الا سُرت ہائے لاریب تمنت کاران مثل بین کاران وغیرہ کے استعمال مین ہین بلا اور کسی شخص جس نے سر بتورہ مین خوب سر زنی کی ہو برت سکتا ہے۔ اور اس حقیر سے بھی مثل تمنت کاران تینون کی گرفت ہوتی ہے الّا مورچہنا اور کلا نہین پکڑی جاتی ہین مگر ہنگام استعمال قواعد سرگم مقام مورچہنا و کلا نمایان ہوتا جاتا ہے مگر قائم نہین ہو سکتی ہین بلکہ اور کسی نایک کے بھی استعمال مین کلا اور مورچہنا نہ تھی۔ اب خیال فرمانا چاہیئے کہ منجملہ سُرون کے اول کھرج مثل بادشاہ اور چھ سُر تابع اُسکے ہین۔ کوئی سُر اُس سے باہر نہین ہو سکتا ہے اور سب سُر مانند وزرا ہین اور سُرت مثل ملکہ ہا یعنی ازواج اور مورچہنا مثال شاہزادہ یعنی طفلان اور کلا مانند مصاحبان کہ واسطے اشغال روبرو سلاطین حاضر رہتی ہین پس بدن انسان مانند ملکت سلطان کے ہے و اور اعضا مانند آلات حرب و عقل ناطقہ مثل کتاب قواعد کہ انسان ہرگز قاعدے اُسکے سے باہر نہین جاتا ہے پس جبکہ بادشاہ ہاتھ آیا تو کام ہر ایک دستغلہ کا ایک چشم زدن مین درست ہوگیا۔ لہذا تابع کرنا سُر یعنی اول کھرج کا مقدم ہے اور جبکہ بادشاہ ہاتھ سے جاتا رہا تو ساری مملکت خراب مثل بارات بے نوشہ کے ہوئی اور بہرحال الطاف خسروی و توابع ہائے وغیرہ مقدم ہے واسطے رفع

شک سے آ گئے۔ گذشتہ مین لوگون نے راگ کہ بروزن ناگ ہے و راگنی کہ بروزن ناگنی ہے۔ و پرپروزن عذر بہار جابروزن یار سا ہے و مقدمات نغمہ علیحدہ سر ہفتگانہ سے بیان کیا ہے شاید یہ نہین جانتے تھے کہ جملہ راگ اور راگنی بہ تسخیر انہین سرون ہفتگانہ کے ہین یعنی کھرج اول سُر بمنزلہ بادشاہ ہے۔ دویم رکھب بمنزلہ ولی عہد مگر عورت ہے۔ سیوم گندہار بمنزلہ وزیر کے یہ بھی عورت ہے۔ چہارم مدہم مثل کوتوال لیکن ذات عورت ہے پنجم پنچم بمنزلہ داروغہ عدالت و میزان سُرہائے ہفتگانہ کی ہے مگر عورت۔ ششم دہیوت مانند بخشی فوج یہ بھی عورت ہے ہفتم نکھاد بجائے دختر وزیر کے ہے اور عمل ہر ایک سر ہفتگانہ کا جداگانہ ہے۔ لہذا بندہ نے سُرہائے ہفتگانہ کو آراستہ کیا۔ سوا اے کھرج کے کہ وہ مثل زمین کے ہے اور منقسم ہے ہر ایک فصل پر یعنی دوازدہ ماہ پر حاوی ہے اور سُر ششگانہ یعنی بقیہ چھ سُر تقسیم ہین اوپر فصلون کے لیکن بیان انکا فصل ششم مین کیا گیا ہے۔

فصل ہفتم بیچ بیان تین گرام معہ نقشہ جسکے معائنہ سے سُر مورچھنا وکلا معلوم ہون معہ وپرے

پردۂ اوّل

ترانہ سنجان و ناظران پر مخفی نہ رہے کہ تین گرام جو عوام مین مشہور ہین ڈھاڑی وغیرہ طوائفون کو ہنگام شروع وخاتمہ تعلیم اس طور سے بتاتے ہین اوّل کھرج۔ دویم پنچم سیوم ٹیپ یعنی دوسرے درجہ کی کھرج بس انہین سُرون پر قائم ہین۔ انہین تین سُرون کو تین گرام جانتے ہین۔ چنانچہ غلام محمد ستار نواز اور یہ حقیر دونون فن مصوری مین ایک ہی استاد یعنی لالہ خوشحالی لعل صاحب ساکن لکھنؤ کے شاگرد ہین[1] اکارر وغنی بندہ نے مسٹر جان لیٹ صاحب بہادر ڈپٹی پرمٹ سے۔ اور انہون[1] نے جوزف صاحب سوداگر سے حاصل کیا۔ مگر غلام محمد ستار نوازی مین یکتا ہے

[1] انہون نے اشارہ ہے طرف غلام محمد کے کہ وہ روغنی کام مین جوزف صاحب سوداگر سے لکھنؤ مین آگے حاصل کیا تھا۔

روزگار تھا۔ بلکہ ٹھوک مین بین و رباب پر فی زمانہ سبقت لیگیا۔ درباره گرام مظہر ہوئے کہ جو تین سپتک تین درجہ کی ہین سو ہماری دانست مین بھی تین گرام ہین بس مقام غور ہے کہ معاملہ تحقیقات و دقتیت از حد مشکل ہوتا ہے اور صحت بغیر از تحقیقات کامل غیر ممکن۔ چنانچہ دونو بیان متذکرۂ بالا پایۂ اعتبار سے ساقط ہین ہان اُس مقدمہ مین جناب الدصاحب و میر علی صاحب مغفورین کا بیان مطابق شاستر یعنی سنگیت سار۔ و سنگیت درپن وغیرہ کی پایا اور جناب بابو رام سہائے صاحب نے بھی بموجب بیان ہذا بیان فرمایا۔ اور امیر خان بین کار ولد امراؤ خان کہ شاگرد حقیر ہین اُن سے جو دریافت کیا تو اُنھون نے بیان واقعی کیا فقط فرق آروہی و اوروہی کا ہے سو یہ فرق بیجا نہین ہے۔ دونو قاعدون سے جیسا کہ چاہیئے ستائیس سُر برآمد ہوتے ہین۔ اور سارے[1] دون والا جو محقق ہے اُس نے بہت درست لکھا ہے اور بلکہ ما تسین جد اعلیٰ امیر خان نے بھی صحیح لکھا ہے اور اُن سے ہنگام برت یعنی استعمال افزائش سُرون کی و پیداواری تان از حد ہوتی ہے لکھا ہے کہ اوّل کھرج گرام۔ دوم گندھار گرام۔ سوم مدھم گرام۔ چنانچہ ان تین گرامون سے ستائیس سُر برآمد ہوتے ہین اوّل کھرج گرام دس سُر کا ہوتا ہے۔

نقشہ ہذا مین دس سُر مین یہ گرام[2] ملتا ہے یعنی زمین اسکی دس سُر کی ہے سوئم ہے حساب سے۔

سا	ر	گا	ما	پا	دھا	نی	سا	ر	گا کو اسکو کھرج گرام قرار دیا ہے۔

ان دس سُرون کا پہلا گرام ہوا اب جو دوسری گندھار ہے وہ کھرج ہو گئی اور مدھم رکھب ہوئی۔ اب

---

[1] سارے دون سے مراد کتابہائے متقدمین جیسے سنگیت سار وغیرہ شاستر ہندی سے ہے ۱۲

[2] تعین وقت گرامہا مقررہ دیوتہ ہا۔ فصل ہیمنت مین کھرج گرام گاوے فصل گریکھم مین مدھم گرام۔ فصل پاوس مین گندھار گرام۔ اور وقت صبح کھرج گرام۔ دوپہر مدھم گرام۔ وقت شام گندھار گرام۔
بجز ان فصلون کے اور وقتون کے اُستادون نے اور افصال و وقت مقرر نہین کیا ۱۲ مولفہ

پھر رکھب سے شمار ہوا یہ بعینہ فصل پنجم مین معہ نقشہ مرقوم ہے ہنگام حاجت دیکھ لے۔

نقشہ دویم گندھار گرام اس گرام مین بھی دس سُر ہین بموجب گرام اوّل

٢

ر	گا	ما	پا	دھا	نی	سا	ر	گا	ما

اب یہان سے تیسرا مدھم سُر ہوگیا تیسری جو پنجم ہے وہ رکھب ہوگئی آگے تیسرا گرام شروع ہوا

نقشہ سیوم کھرج گرام اس گرام کی زمین سات سُر کی ہے جملہ ستائیس سُر ہوئے

٣

ر	گا	ما	پا	دھا	نی	سا

اب تصور کرنا چاہیئے کہ دوم وسیوم ہندسہ سے مراد دوسرے وتیسرے سُر سے ہے اولاً یہ کہ جب دوسری گندھار کہ وہ دسوان سُر ہے۔ اوّل گرام کا دوسرا سُر یعنی کھرج ہوئی۔ اب گیارہوین سُر سے آگے جو مدہم ہے وہ رکھب ہوئی۔

خلاصہ یہ کہ از روے حساب کے تینون گرام مین ستائیس سُر ہوے تو مدہم ٢۔ رکھب اور پنچم ٢۔ گندھار اور دہیوت ٢۔ مدھم اور نکھاد ٢ پنچم اور ٹیپ تیسری دہیوت اور رکھب ٣۔ نکھاد اور گندھار ٣۔ کھرج اور مدھم ٣۔ رکھب اور پنچم ٣۔ گندھار اور دہیوت ٣۔ مدھم اب یہ سُر مدھم اول سُر یعنی کھرج ہوئی۔ اور پنچم تیسری رکھب اور دہیوت تیسری گندھار اور نکھاد تیسری مدھم اور ٹیپ چہارم گو کہ حساب سے زیادہ ہوتی ہے۔ مگر اسی طرح سُر بڑھتے جائین گے۔ چنانچہ کھرج چہارم پنچم اور رکھب ۴۔ دہیوت اور گندھار ۴۔ نکھاد اور مدھم ۴۔ کھرج یعنی پھر سُر ہوئی اسی طور سے ستائیس سُر ہوے۔ اور یہی حساب بین اور ستار کے ٹھاٹھ کا ہے۔ تنت کار اسی طریقے سے بین وستار وغیرہ ملا لیتے ہین۔ فقط عقل صائب ہر ایک امر کے واسطے درکار ہے۔

پردہ دویم بطرز ثانی

سامعین و شائقین ترانہ و نغمہ پر واضح ہو کہ یہ قاعدہ دوسرا گراموں کا زبانی امیر خان موصوف آں ہماتسین مسبوق الذکر معلوم ہوا اور معنی گراموں کے یہ ہین کہ جمیع سُر اپنے اپنے ملک کے مالک ہوں مانند قاعدۂ اوّل کے مگر چونکہ یہ طریقہ بھی بیکار نہین ہے۔ مراد برآمد ہونے ستائیس سُروں سے ہے سو اس قاعدے سے بھی ستائیس سُر نکلتے ہین فرق آروہی و اوروہی یعنی اُلٹے و سیدھے کا ہے۔ اور طرز اول آروہی ہے اور یہ قاعدہ اوروہی ہے گو کہ ظاہر مین صورت علیحدہ علیحدہ ہے الا باعث برآمد ہونے ستائیس سُروں کے بکار آمد ہے لہٰذا یہ قاعدہ بھی زیب قلم ہوتا ہے۔ اِس مین فرق سُروں کا ہر سہ قاعدے مین ہے۔

۱ نقشۂ اوّل گرام اس گرام کی زمین آٹھ سُر کی ہے مے

سا	ری	گا	ما	پا	دھا	نی	سا

۲ نقشۂ دوم گرام اِس گرام کی زمین نو سُر کی ہے لہ

رے	گا	ما	پا	دھا	نی	سا	رے	گا

۳ نقشۂ سیوم گرام یہ آخر گرام ہے اسکی زمین دس سُر کی ہے سہ

رے	گا	ما	پا	دھا	نی	سا	رے	گا	ما

گو کہ یہ طریقہ گراموں کا صحیح ہے مگر شک اسی قدر ہے کہ اُس طریقہ اوّل کے تیسرے گرام مین سات سُر ہین اور دو مین دس دس سُر ہین۔ اور اس طریقہ کے اوّل گرام مین آٹھ اور دوسرے مین نو اور تیسرے مین دس سُر ہین مگر تقسیم سب کی درست ہے۔ اور خلاصہ بیان اسکا یہ ہے کہ جب دوسرے

درجہ کی کھرج کہ اُسکو ٹیپ کہتے ہین سُر ہوا۔ اور حقیقت مین وہ کھرج دوسرا سُر ہے تو رکھب دوسری
رکھب اور گندھار ۲ گندھار اور مدہم ۲ مدہم اور پنچم ۲ پنچم اور دہیوت ۲ دہیوت اور نکھاد ۲۔ نکھاد اور
کھرج تیسری کھرج اور رکھب ۳۔ رکھب اور گندھار ۳ گندھار اب سُر ہوئی تو مدہم ۳ رکھب اور پنچم ۳
گندھار اور دہیوت ۳ مدہم اور نکھاد ۳ پنچم اب کھرج چہارم زیادہ ہوتی ہے از روے قاعدہ
سبتک کے اس طرح سے یعنی کھرج چہارم دہیوت اور رکھب ۴ نکھاد اور گندھار ۴ کھرج اور مدہم ۴
رکھب اور پنچم ۴ گندھار اور دہیوت ۴ مدہم یہ سُر آخر ہے اب گرام تیسرا تمام ہوا یہ بھی ٹھاٹھ ہین و
ستار کا ہے۔ اب شائقین پر پوشیدہ نہ رہے کہ یہ نقشہ جو بندۂ ناچیز نے ایجاد کیا تو اس سے
درجہ ہاے سات سُر۔ و بائیس سُرت و سولہ کلا و اکیس مورچھنا و نام دوازدہ سُر ہاے و تین گرام ثابت
ہو سکتے ہین۔ اب تصور کرنا چاہیئے کہ جب درجہ ہاے متعدد قائم ہوئے تو جگہ باقی نہ رہی۔ اور اس
اس نقشہ سے صاف عدم اثباتی مورچھنا اور کلا پائی جاتی ہے۔ اور اس نقشہ نے بدشواری تمام
ترکیب پائی ہے مگر ملاحظہ اُسکے سے صاف بشکل چھلاوہ نفی و اثبات کلا اور مورچھنا کا واضح ہونا
ممکن ہے یعنی ظاہر ابہنگام معائنہ صاف صاف مقامات مورچھنا اور کلا معلوم ہوتی ہین مگر بہنگام
برت یعنی استعمال گرفت نہین ہو سکتی ہے۔ اس نقشہ سے قاعدے تین سبتک کے اکیس سُر و چھتیس سُر
و بائیس سرت و اکیس مورچھنا و سولہ کلا و تین ثابت ہوتے ہین۔

ناظرین نقشہ مندرجۂ ذیل صفحہ ۸۸ بغور ملاحظہ فرمائین اور مستفید ہو کر اس ناچیز مولف کو دعا
خیر سے یاد کرین۔

نام بارہ سُروں کے	ایضاً طرز دیگر	نام سُر ہفتگانہ	نام بائیس سُرت	سُر اوّل گرام کے	ایکیس مورچھنا	سولہ کلا	سات سُر	بائیس سُرت	دوم گرام	ایکیس مورچھنا	سولہ کلا	سات سُر	بائیس سُرت	سوم گرام	ایکیس مورچھنا	سولہ کلا
کھرج	سا	کھرج	تبرا	سا	اوترمندرا	۱	کھرج	تبرا	رے	اوترمندرا	۱	کھرج	تبرا	رے	اوترمندرا	۱
			کمودنی		رجنی ۲	۲		کمودنی		رجنی ۲	۲		کمودنی		رجنی ۲	۲
			مندکا	رے	اترایتا ۳	۳		مندکا	گا	اترایتا ۳	۳		مندکا	گا	اترایتا ۳	۳
			چھندونی		سدھ شدجا ۴	۴		چھندونی		سدھ شدجا ۴	۴		چھندونی		سدھ شدجا ۴	۴
[illegible]	[illegible]	رکھب	دیاوتی	گا	متسریکرتا ۵	۵	رکھب	دیاوتی		متسریکرتا ۵	۵	رکھب	دیاوتی		متسریکرتا ۵	۵
[illegible]	[illegible]		رنجنی		اسوکرانتا ۶	۶		رنجنی	ما	اسوکرانتا ۶	۶		رنجنی		اسوکرانتا ۶	۶
			رکتکا		ابروکتا ۷			رکتکا		ابروکتا ۷			رکتکا	ما	ابروکتا ۷	
[illegible]	[illegible]	گندھار	اودرا	م	شنبیر	۷	گندھار	اودرا	پا	سوبیر	۷	گندھار	اودرا		سوبیر	۷
[illegible]	[illegible]		کرودھا		ہرناسوا ۹			کرودھا		ہرناسوا ۹			کرودھا		ہرناسوا ۹	
[illegible]	[illegible]	مدھم	بجرا	پا	کلاپنا	۸	مدھم	بجرا	دھا	کلاپنا	۸	مدھم	بجرا	پا	کلاپنا	۸
			پرسارنی					پرسارنی					پرسارنی			
[illegible]	[illegible]		پریتی		بہارکے ۱۱	۹		پریتی	نی	بہارکے ۱۱	۹		پریتی		بہارکے ۱۱	۹
			مارجنی	دھا	برکہرکا ۱۲	۱۰		مارجنی		برکہرکا ۱۲	۱۰		مارجنی	دھا	برکہرکا ۱۲	۱۰
پنچم	[illegible]	پنچم	چھتی		سدھ ہیا ۱۳	۱۱	پنچم	چھتی	سا	سدھ ہیا ۱۳	۱۱	پنچم	چھتی		سدھ ہیا ۱۳	۱۱
			رکتا	نی	گورسیتی ۱۴	۱۲		رکتا		گورسیتی ۱۴	۱۲		رکتا		گورسیتی ۱۴	۱۲
			سندیپنی		ہیرا ۱۵	۱۳		سندیپنی		ہیرا ۱۵			سندیپنی		ہیرا ۱۵	
			الاپنی	سا	الالا ۱۶			الاپنی	رے	الالا ۱۶	۱۳		الاپنی	نی	الالا ۱۶	۱۳
[illegible]		دھیوت	مدنتی		سوسکھی ۱۷		دھیوت	مدنتی		سوسکھی ۱۷	۱۴	دھیوت	مدنتی		سوسکھی ۱۷	۱۴
[illegible]	[illegible]		روہنی	رے	پیارکا ۱۸	۱۴		روہنی		پیارکا ۱۸			روہنی		پیارکا ۱۸	
[illegible]	[illegible]		رمیا		رونی ۱۹	۱۵		رمیا	گا	رونی ۱۹	۱۵		رمیا	سا	رونی ۱۹	۱۵
[illegible]	[illegible]	نکھاد	اوگرا	گا	پرکہنا ۲۰	۱۶	نکھاد	اوگرا		پرکہنا ۲۰	۱۶	نکھاد	اوگرا		پرکہنا ۲۰	۱۶
			چوبھنگا		آنا ۲۱			چوبھنگا	ما	آنا ۲۱			چوبھنگا		آنا ۲۱	

اب خلاصہ یہ ہے کہ اوّل گرام ونش سُر کا اور دوسرا بھی ونش کا اور تیسرا سات سُر کا ہے۔ جملہ ستائیس سُر تین گراموں کے ہوئے اور علی قدر حصص ہو رچینا اور کلا منقسم ہین اور پر ہر ایک سُر سر تیون کے۔ احتیاج شرح نہین ہے۔

پردۂ ثالث بیچ بیان آواز خوش و زبون وغیرہ بالتصریح

شائقین زمان و ترنم سازان جہان پر واضح ہو کہ شناخت آواز اور ردیت آواز کی اُستادان سابقین نے اوپر چار قسم کے قرار دی ہے دریافت کرنا اُنکا پر ضرور ہے بدین تفصیل تصور کرنا چاہیے کہ اوّل کہاہل دوئم نارت سوئم یونیک۔ چہارم مشرت۔

پس جو کہ بلغمی مزاج ہے اور گلے مین اُسکے بلغم رہتا ہو وہ آواز کہاہل ہے۔ اُس مین تین قسم ہین یعنی کیفیت چنانچہ سکندہ یعنی چرب۔ مدہر یعنی شیرین۔ سکما ملائم آواز۔ کہاہل جسوقت بیچ محل مندر و مدہ کے منقسم ہوا اسکو ازل کہتے ہین۔ اور جسکے گلے مین صفرا غالب ہے اُس آواز کو بارت کہتے ہین اُس مین چار کیفیت اوّل تیرستھان یعنی تینون محل مین موافق ہو۔ دوم گہن یعنی پر قوی۔ سیوم گنبھیر یعنی عمیق اور عریض۔ چہارم لین یعنی نرم و ملایم۔

اور جسکے مزاج مین باد غالب ہو اُسکو یونیک کہتے ہین اُسمین بھی چار کیفیت اوّل نسار یعنی زبون و سست۔ دوم برکھ یعنی خشک۔ سیوم آچ یعنی بلند۔ چہارم استھول یعنی تنگ۔

اور وہ گلا کہ جسمین بلغم و باد و صفرا تینون ہون اُسکو مشرت کہتے ہین یعنی ممزوج سوال و جواب بزبان فارسی کنز مجمع کمالات صوری و معنوی خواجہ محمد صلاح کہ بیچ رسالہ موسیقی اپنے کے لکھا ہے بجنسہ عبارت اُسکی زیب قلم کرتا ہون۔

سوال۔ در مزاج کہاہل کیفیت چرب بودن ماخوذ ست و در مزاج یونیک کیفیت خشک بودن چرب و خشک کہ ضد یکدیگر است چگونہ باہم امتزاج یابد۔

جواب کیفیتہای کہ ضد یک دیگر است ساقط گشتہ مانع بایک دیگر امتزاج می یابد وہمچنین در نارات ویونت وکہن ونسار کہ باہم ضدیت دارد کیفیت ضدیت ساقط شدہ بایکدیگر امتزاج می یابد سما براگ پرکاس مرقوم نمودہ اند"

اور مشرت بھی چار کیفیت رکھتی ہے۔ اتارت۔ کہاہل۔ نارات۔ یونیک۔ دیونیک اتم یعنی قسم اول۔ اور قسم اول وہ کہ ہیچ اسکے دو وصف کہ نسار و برکہ ہون کیونکہ یہ دونون معیوب۔ اور نارات کہاہل از قسم اتم و مشرب کہاہل مدہم اور نارات یونیک و مشرت ادہم اور ہیچ مشرت ذارات کے اگر نسار و برکہ ہو از حد زبون اور زبون بر طلبہ مخفی نہ رہے۔

ہیچ بیان کیفیات آواز مستحسنہ الصوت

پندرہ قسم کی ہے۔ مشرت مدہر چہپال ترشتہان سکہابہہ پرچر کوئل کاڈہ شراوک کرن کہن سکنڈہ پلہن رکت جگت استیہمان

مشرت وہ کہ وقت گانے کے سامعین کو محظوظ و متلذذ کرے اور تینون استہان سے نہ ڈگے۔

مدہر وہ کہ ہیچ مارا استہان کے مستقیم رہے اور آواز صاف و شیرین و دلچسپ ہو۔

چہپال وہ کہ آواز میانہ چرب و قوی ہو اور یہ کیفیت حاصل ہو کہ جو وقت نفس اور گلو اپنے کو کھینچے گانے مین ایک لذت پیدا ہو۔

ترشتہان وہ کہ تینون محل مین دلچسپ اور دلربا ہو۔

سکہابہہ وہ کہ دل کو اُس آواز سے آرام و چین ملے۔

پرچر وہ کہ آواز لک ہو یا نند آواز کوئل جانور کے شفاف و بےکسر و حزین۔

کاڈہ وہ کہ آواز مین ایک قوت و قدرت ہووے۔ دلچسپ و چست۔

شراوک وہ کہ نہایت بلند و دور رس آواز خوش و لذیذ ہو۔

کرن وہ آواز کہ ایسی حزین ہو کہ سننے والون کو ایک درد پیدا ہو۔

کھرج آواز تک و قوی و دور رس کو کہتے ہین -

سکشندہ وہ آواز کہ چرب ہو اور دور سے سنی جائے -

سلچھن وہ کہ سلسلۂ اتصال منقطع نہ ہونے پائے -ملی ہووے -

کت جکت وہ کہ دلچسپ اور لذیذ ہو

استھمان وہ کہ آواز صاف اور روشن ہو -

کومل وہ آواز کہ نزدیک اور دور سے خوش رنگ و لذیذ ہو -

بیان کیفیات آواز گریہ

آٹھ قسم کی ہے - روچھت - استھت - نسار - کاکو کی - کیت - کیتن - کرشن - بھکن -

بس روچھت وہ کہ نہایت خشک و خراشیدہ ہو -

استھت وہ کہ نہایت منتشر ہو

نسار وہ آواز کہ سست و ٹھٹھری یعنی فشردہ ہو -

کاکو کی وہ آواز کہ جیسے بہت سے زاغ بے محابا چلاتے ہون چھوٹے و بڑے چند طرح کی آواز معلوم ہو - اور کان پریشان ہون -

کیت وہ آواز کہ تینون محل سے یعنی سپتکون سے ایک پر بھی نہ پہونچے اور کسی طرح کی کیفیت اسمین نہو

کیتن وہ کہ دو محل مندر و تار تک بجنت تمام پہونچے بے حسن و بے کیف -

کرشن وہ آواز کہ بے مغز و باریک ہو -

بھکن وہ آواز کہ مانند آواز شتر اور خر کے ہو -

ساریتا واز

ساریر اسکو کہین گے کہ بے استعمال و ورزش قادر نہ ہو گانے پر و مقامات پر - اور یہ بات خلقی او طبعی اسکی ہو - اب اسمین دو قسم ہین ساریر و کساریر -

ساریر وہ کہ آواز رسا و شیرین و دلچسپ و عمیق و عریض و نرم و قوی و بھری ہووے و چرب و لک ہو -

اور کسار پردہ کہ زبان و سست و خشک اور دل سے دورو بد آیند کا کی سُر سے باہر و کھینچی ہوئی و بے مغز و کرس درشت و سخت بسیار تر موبستی و عطائی ہو۔ پس آواز ایک لطیف شی ہے کہ شادی و غم اس سے توام ہے۔ اگر خوش و حزین ہے تو گویا نعمت لازوال ہے اور اگر درشت و زبون ہے تو رنج و الم سے ساتھ ہے اُسکا مالامال ہے۔ بہرحال یہ صنعت سرود ساز داو ار بہال ہے یہ سب اُسیکا کمال ہے

فصل دہم۔ بیچ نقشہ تیور و کومل سُر معہ سُرتی و بندھن و اوچار که بجز تنت کار اور کم واقف ہین

سرود سرایان عشرت کدہ قال و داد گستران شیرین مقال سے چشم داشت ہے کہ جب ان مقدمون کو ملاحظہ فرمائین تو حقیر کو بدعائے خیر یاد فرمائین یعنی سُرون کے حساب مین جیسے کہ گرفت مورچھنا اور کلا سے نایک لوگ محروم رہے ہین مجال دم زدن نہین ہے اب سامعان و قاریان پر خلاصہ بندھن وغیرہ واضح ہو کہ بندھن اور اوچار اُسکو کہتے ہین مثلاً راگ بھیرون مین بارہ سُر ہین یہ راگ سمپورن ہے تیور و کومل سب سُر لگے اور بندھن اسی کو کہتے ہین کہ اُس مین کوئی سُر باقی نہین ہے اور اوچار شروع کو کہتے ہین یعنی جس سُر سے شروع ہو وہی اوچار ہوا۔ مثلاً بھیرون چار ہین چارون کے اوچار جداگانہ ہین چنانچہ اوّل سدھ بھیرون کا اوچار کھرج ہے۔ دوئم بشنوی بھیرون کا کومل دہیوت سے۔ سیوم بیراگ بھیرون کا روجار کومل مکھاد سے۔ چہارم کشنا بھیرون کا کومل گندھار سے۔

بس خلاصہ بندھن و اوچار یہ ہے کہ حیطہ بیان مین آیا۔ اسی طرح سے ہر ایک راگ اور راگنی و بتر آن اور دھنون کا بندھن اور اوچار اپنے اپنے طور پر جداگانہ مقرر ہے اور جملہ بیوہ نقشہ ہذا سے ظاہر۔ اور اس نقشہ سے تیور کومل سُر وغیرہ واضح بلکہ ٹھاٹھ جملہ تنت کا اس سے ممکن ہے۔

نقشہ ٹھاٹھ بین وستار یعنی جو سُر اوپر سے نیچے اُترے وہ چڑھا ہے - اور جو سُرت نیچے سے اوپر چڑھے وہ سُر اُترا ہے

[illegible]	آروہی	کلا	سُرت	سرہفتگانہ	سُردوازدہ گانہ	مورچھنا	اوڈوی	[illegible]	میزان کل معہ کیفیت
٣	[illegible]	١ ٢ ٣ ٤	بترا کمودنی مندرکا چھندوتی	[illegible]	[illegible]	١ اترمند ٢ رنجنی ٣ اتراتیا	[illegible]	٣	اس نقشہ مین فقط ایک سپتک لکھی ہے مگر اس کو
٣	[illegible]	٥ ٦	دیاوتی رنجنی رکتکا	[illegible]	[illegible]	٤ سدہ کھجا ٥ ہجری کرتا ٦ اسوکرانتیا ٧ ابروکرتا	[illegible]	٣	سہ چند یعنی تین سپتک شمار کرنا
٣	[illegible]	٧	اودرا کرودھی	[illegible]	[illegible]	٨ سوبرے ٩ برناسواد	[illegible]	٣	چاہیئے چنانچہ ایک سپتک کے ایکسو تیرہ
٣	[illegible]	٨ ٩ ١٠	بجرا پرسارنی پریتی مارجنی	[illegible]	[illegible]	١٠ کلوہیا ١١ بارکے ١٢ پرکھرکا	[illegible]	٣	درجے ہوتے ہین اور تینون سپتک کے تین سو اُنتالیس
٣	[illegible]	١١ ١٢ ١٣	چھیتی رکتا سندیپنی الاپنی	[illegible]	[illegible]	١٣ سدہیلا ١٤ کورپے ١٥ ببرا ١٦ لبسالا	[illegible]	٣	درجے ہوے - اور اگر ستائیس درجے گرامون کے اور
٣	[illegible]	١٤ ١٥	مدنتی روہنی رتیا	[illegible]	[illegible]	١٧ سوکھمے ١٨ پستارکا ١٩ رونے	[illegible]	٣	اگر دان سرگمون کے درجے ملائے جائین تو پانچ ہزار چالیس درجے ہو جاتے
٣	[illegible]	١٦	اوگرا چھوبھنگا	[illegible]	[illegible]	٢٠ پرکھتا ٢١ اُتنا	[illegible]	٣	ہین - سو آگے مرقوم ہین -
	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		میزان کل تین سپتک کی [illegible]

فصل یازدہم بیچ قواعد سرگم کے معہ عیب و صواب اور گن معہ بیان چھوٹ و تان و بیوہ و نقشہ جات گرام مکررہ ساتھ و پردون کے

نغمہ سرایان خوش الحانان وسرود پردازان لطف بیانان کی خدمت مین اس ہیچمیرز کی یہ عرض ہے کہ نغمہ سازان جہان کو لازم ہے کہ اول قاعدے سرون کے اخذ کرے۔ بعد ازان ارادہ نغمہ پردازی کا کرے۔ چنانچہ قاعدے سرگمون کے حاصل کرنا لازم ہے اور وہ قاعدے پردہ ثانی مین مرقوم ہین بالفعل کسی قدر بیان تان و چھوٹ و گن وغیرہ کہ وہ بھی شعبی سرون کے ہین کیا جاتا ہے اب تصور کرنا چاہیئے کہ تان بروزن جان اسمین شکل مخروطی شامل ہے پس واسطے مخروطی کے مشق کامل چاہیئے اور مشق اکمل کو ہر طور کی قوت درکار ہے اسمین مقدم اتفاق اور نفسانیت ہے کہ باز رہے آگے پیدایش تان تین سپتک مین ہوتی ہے اور اسی تان مین چھوٹ بھی ہے اور ردکا بھی چھوٹ یہ کہ جس قدر طاقت ہو اس قدر اشر سطے کر جاوے یعنی آواز کو پہونچا دے اور پھر اس سر کو چھوڑ کر جہان سے شروع کیا ہو اسی سر پر آرہے بیچ کے سر نہ لگین یہ تو چھوٹ ہوئی۔ اور ردکا یہ کہ مثلاً سات سر یا دس سر کی تان کھلی یا مندی لیجائے اور پھر بتدریج اترتا چلا آوے۔ شروع کے سر پر اور اسی کو آرو بھی کہتے ہین الا اس قدر فرق ہے یعنی آرو کے یہ معنی ہین کہ تان پر تان سرون کی برابر تیز چلی جاوے تو یہی مندی بھی ٹھہری یعنی سر معینہ اسکے بطور ٹھاہ دون دکھائی نہ دیوین بلکہ مندی اسم بامسمّیٰ ہو منہ بند ہے اور تار سیدھی ازدے سماب نکل جاوے۔ اور کھلی اسکو کہتے ہین کہ جتنے سرون کی تان ہو وہ سر آروہی و اوروہی مین معلوم ہوتے جاوین اور ٹھاہ دودون جو مشہور ہے سو تان ٹھاہ کی وہ ہے ٹھہری ہوئی یعنی تامل سر اسکے علیحدہ علیحدہ معلوم ہوتے جاوین اور دودون وہ کہ وہی سر جو ٹھاہ مین تھا انکو اس تیزی سے لیجاوے کہ جسمین وہ عرصہ ٹھاہ دودونے کم ہو جاوین وہ دودون ٹھہری۔

اوّل بیان آروہی و اوروہی

اب خیال کرنا چاہیے کہ صورت آروہی و اوروہی کی مثل تیور کومل یعنی چڑھے و اُترے کے ہے - آروہی وہ ہے کہ جو کھرج سے ٹیپ تک چلا جائے چڑھتا ہوا - اور اوروہی اسکو کہین گے کہ جو ٹیپ سے پھر کھرج کو اُترتا ہوا اُلٹا پھر آوے -

دویم بیان قواعد سرگم مین

اب شائقان و نغمہ سرایان پر پوشیدہ نہ رہے کہ قواعد سرگم اُستادون کے یہان سینہ بہ سینہ چلے آتے ہین - جملہ قاعدے کسی کو ہرگز نہین بتاتے ہین - اور جبکہ ان قاعدون پر کوئی ظاہر ہوگیا تو جس راگ کی چیز کسی نے گائی یا آنکہ بجائی تو خود بخود اُسکو وقوف اور ادراک ہوگا اور ہنگام تعلیم سیکھنے مین اُسکو دشواری سے آسانی ہوگی پس جبکہ تفہیم بند مین واد و چار کی ہوئی تو بباعث وقفیت سُر بیورہ دریافت ہونا اُسکو آسان تر ہوگا اور نقشہ تیور کومل مرکبہ حقیر مرقومہ بالا سے زیادہ تر آسانی اخذ قواعد سرگمون مین ہوگی ہر ایک درجہ بخوبی منکشف ہو سکتا ہے - یہ بیورے تنت کاری کے ہین - گایک لوگ اسمین عاری ہین -

بیان سیوم گِن مین

تصور کرنا چاہیے کہ گانے مین تان پلٹہ کے واسطے اور آستائی انترے کے واسطے گِن کا ہونا واجبات سے ہے تو بہر حال وقفیت گِن لازم آئی - اور گِن اسکو لوگ کہتے ہین کہ جو ضرب ایک سُر کے درمیان مین لگے اور سُر قائم رہے اور حیثیت سُر نہ بگڑے اور ضرب کا لگ جانا ساتھ خوبصورتی یعنی سُریلے پن کے ظاہر ہوا کرے - چنانچہ ترکیب لگانے گِن کی یہ ہے کہ ایک سُر کو خفیف اور ثقیل کر کے دو دفعہ کہے فقط آواز سے اور نام سُر کا نہ لے اسی صدا مین سے پیدائش گِن کی ہوتی ہے یعنی سُر کی جو ایک ضرب دو دفعہ کہنے کے ساتھ حلقہ ملایم کے ہو وہی گِن ہے خلاصہ یہ کہ جو سُر دوبارہ کہنے مین حسب متذکرۂ بالا ایک کیفیت پیدا ہوتی ہے جیسے کہ مقدمہ تال مین صورت لے کی - اسی کو گِن کہتے ہین پس راگ مین گِن لگانا گویا معشوق پری پیکر کو زیور مرصع پہنانا ہے اور سُر مالک راگ و راگنی وغیرہ ہے یعنی خلاق راگ ہے - اب بیان اسامی سُر کا

معہ جملہ قواعد کہ ایک حساب آروہی سے چودہ ہین اور از روے اوروہی یعنی قلب چودہ جملہ ۲۸ ہین

چہارم شکل سرگم سادہ و نقشہ ہا

یون ہے کہ پہلے سات ہی سُر مقدم ہین۔ سا سے کھرج۔ اور رے سے رکھب۔ اور گا سے گندھار۔ اور ما سے مدھم۔ اور پا سے پنچم۔ اور دھا سے دھیوت۔ اور نی سے نکھاد۔

اب خلاصہ یہ ہے کہ اسم سُر ہفتگانہ اس طرح پر ہین کھرج رکھب گندھار مدھم پنچم دھیوت نکھاد۔ یہ سُر شماری ہین۔ اور یہ نام سا رے گا ما پا دھا نی واسطے برت یعنی آلاپ کے۔ بہرحال ہر واحد شایق یا اہل پیشہ کو اخذ کرنا قواعد سرگم کہ جو از روے آروہی و اوروہی زیب قلم کرتا ہون مقدم تر ہے کیونکہ بغیر از استعمال سرگم انسان وقوف سُر سے محروم رہتا ہے۔ اور خیال فرمانا چاہیے کہ آگے جو متقدمین اس کام کو کرتے تھے تو بطور عبادت کرتے تھے۔ چنانچہ ابتدا گانے کی سرگم ہے۔ اور سردار سُرون کی کھرج ہے پس ہنگام مشق شروع کھرج سے کرتے ہین بلکہ بجاے سا آخر مین فقط لفظ آ آ کے کہتے ہین اور جبکہ وقت دم توڑنے کا ہوتا ہے تو آخر کو نام اللہ کا لے لیتے تھے بلکہ واقفکار اب بھی آ آ کے بعد اللہ کہتے ہین تو اس سے مراد یہ ہے کہ سرگم کا سرگم بھر گیا یعنی مشق بھی ہوئی اور نام خدا کا بھی اس آوراد مین ہوگیا۔ گویا اس پردہ مین شغل اسم اعظم حاصل ہے بقول ہندی کہ ایک پنتھ دو کاج۔ اب یہان سے نقشہ جات قواعد سرگم مرقومہ مرقوم ہوتے ہین۔ شائقین نغمہ نہایت غور سے ملاحظہ فرمائین۔

نقشہ اول قاعدہ سرگم بحساب سُر ہفتگانہ معہ آروہی و اوروہی چودہ سُر کا

سا	رے	گا	ما	پا	دھا	نی	آروہی
۲	۹	۱	۱	۲۶	۲	۳	۱۲۲۶

نقشہ قاعدہ دویم دوہرے سُرون کا جملہ اٹھائیس ۲۸ سُرہین سرگم مین عہ

۲

سارے	رے گا	گاما	ماپا	پادہا	دہانی	نی سا	آروہی
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

نقشہ سیوم قواعد سرگم تہرے سُرون کا اسمین چھتیس ۳۶ سُرہین سے

۳

سارے گا	رے گاما	گاماپا	ماپادہا	پادہانی	دہانی	سا	آروہی
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

نقشہ چہارم قاعدہ سرگم چار چار سُرون کا چالیس سُرہین للعہ

۴

سارے گاما	رے گاماپا	گاماپا دہا	ماپا دہانی	پادہانی سا	آروہی
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

نقشہ پنجم پانچ پانچ سُرون کا سرگم ہر خانہ مین جملہ سُر بشرح بالا للعہ

۵

سارے گاماپا	رے گاماپادہا	گاماپادہانی	ماپادہانی سا	آروہی
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

نقشہ ششم چھ چھ سُر ہر خانہ مین - جملہ چھتیس ۳۶ سُر کا سرگم ہے سے

۶

سارے گاماپادہا	رے گاماپادہانی	گاماپادہانی سا	آروہی
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

۷ نقشہ ہفتم سات سُر ہر خانہ میں جُملہ اٹھائیس ۲۸ سُر کا سرگم ہے

سارے گا ما پا دھا نی	رے گا ما پا دھا نی سا	آروہی
[illegible]	[illegible]	[illegible]

نقشہ سرگم بطرز ثانی درجۂ دوم شاتر جہ کا موجب طریقہ بالا دوہرے سُرون سے شروع ہے جملہ بتیس سُر

س س	رِ رِ	گہ گہ	م م	پ پ	دہا دہا	نِ نِ سا	آروہی
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

نقشہ قاعدۂ دوم اس سرگم مین تین تین سُر جملہ بیالیس ۴۲ سُر ہین

سا سا رے	رے رے گا	گا گا ما	ما ما پا	پا پا دہا	دہا دہا نی نی سا	آروہی
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

نقشہ قاعدہ سیوم اس سرگم مین چھ چھ سُر جملہ بہتر ۷۲ سُر ہین

سا سا رِ رِ گہ گہ	رِ رِ گہ گہ م م	گہ گہ م م پا پا	م م پا پا دہا دہا	پا پا دہا دہا نی نی	دہا دہا نی نی سا سا	آروہی
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

نقشہ قاعدۂ چہارم آٹھ آٹھ سُر کا ہے اس قاعدۂ سرگم مین اسی ۸۰ سُر ہین

سا سا رے رے گا گا ما ما	رے رے گا گا ما ما پا پا	گا گا ما ما پا پا دہا دہا	ما ما پا پا دہا دہا نی نی	پا پا دہا دہا نی نی سا سا	آروہی
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ہ نقشہ پنجم دس ۱۰ سُر کا ہے۔ اِس قاعدہ سرگم میں بھی اسّی ۸۰ سُر ہیں

ساسارے رے گاگا ماما پاپا	رے رے گاگا ماما پاپا دھا دھا	گاگا ماما پاپا دھا دھا نی نی	ماما پاپا دھا دھا نی نی ساسا	آروہی
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

و نقشہ ششم بارہ ۱۲ سُر کا ہے۔ اِس سرگم میں بھی بہتر ۷۲ سُر ہیں

ساسارے رے گاگا ماما پاپا دھا	رے رے گاگا ماما پاپا دھا دھا نی نی	گاگا ماما پاپا دھا دھا نی نی ساسا	آروہی
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ز نقشہ ہفتم ہر خانہ میں چودہ چودہ سُر ہیں اس سرگم میں جملہ چھپن ۵۶ سُر ہیں

سَ سَ رِ رِ گہ م مَ پَ پ دَ ہا دَ ہا	رِ رِ گہ م مَ پ پَ دَ ہا دَ ہا نِ نِ	آروہی
[illegible]	[illegible]	[illegible]

اب تصور فرمانا چاہیے کہ درجات آروہی و امروہی کے چھ سو چھیاسٹھ ۶۶۶ درجہ ہیں کچھ یاد کرنا انکا امر دشوار نہیں ہے الا فائدہ کثیر ہے آگے اس سے ایک نقشہ گراموں کا جسکا بیان و نقشے رقم ہو چکے ہیں اور ترمیم ہوتا ہے ذہن ناقص میں یہ آیا کہ شاید تینوں سپتک کا حال ایک سپتک کے نقشے سے کسی کی فہم میں نہ آیا ہو تو اس نقشہ سے کہ دونو طرح کے گرام اس میں مندرج ہیں بخوبی دریافت کر لے۔ اور دونو نقشوں سے ستائیس سُر برآمد ہوتے ہیں کسی طرح کا فرق دونوں میں نہیں ہے فقط او چار کا اور شمار سُروں میں بیشک تفرقہ ہے مگر چونکہ دونو طریقے درست دیکھا آئے ہیں لہذا مندرج رسالہ ہذا کیے گئے۔ علاوہ بریں یہ نقشہ بھی بیہودہ کے خالی از قواعد سرگم نہیں ہیں۔

نقشہ گرام ہر سہ سپتک از روئے حساب سُرہاے ہفتگانہ دو طور کا ایک مین ہے

نام سپتک [illegible]	نام سرہاے ہفتگانہ	نمبر [illegible]	سرگرام [illegible]	نمبر [illegible]	سرگرام [illegible] نقشہ [illegible]	نمبر [illegible]	کیفیت
سپتک اوّل [illegible] ساتھ سر کا درجہ	کھرج، رکھب، گندہار، مدھم، پنچم، دہیوت، نکھاد	۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷	س ر گ م پ دھا ن س ر گ	۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷ ۸ ۹ ۱۰	س ر گ م پ دھا ن س	۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷ ۸	اوّل کھرج گرام اوّل [illegible] سر کا اور دوم [illegible] آٹھ سر کا
اس سپتک [illegible] ساتھ سر کا درجہ	کھرج، رکھب، گندہار، مدھم، پنچم، دہیوت، نکھاد	۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷	ر گ م پ دھا ن س ر گ م	۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷ ۸ ۹ ۱۰	ر گ م پ دھا ن س ر گ	۱-۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷ ۸ ۹	دوم گندہار گرام [illegible] نو سر کا اور دوسرا [illegible] سر کا
اس سپتک [illegible] ساتھ سر کا درجہ	کھرج، رکھب، گندہار، مدھم، پنچم، دہیوت، نکھاد	۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷	ر گ م پ دھا ن س	۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷	ر گ م پ دھا ن س ر گ م	۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷ ۸ ۹ ۱۰	سوم مدھم گرام اوّل [illegible] سر کا اور دوسرا [illegible] سر کا
۳	۲۱	۲۱	۲۷	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰ میزان ما حصل

فصل دوازدہم بیان آروہی و اوروہی اور چارو بادی اور تینون درجہ تیور اور تینون درجہ کومل سُرون مین ساتھ ڈو پردون کے

پردۂ اوّل بمقدمہ چارو بادی کے

نغمہ سرایان چمن سخن و زمزمہ سنجان شائقین ہر فن پر پوشیدہ نرہے کہ مغنیانِ حال مین دربارہ بادیہائے بڑا اختلاف ہے - یہ امر تحقیقات طلب ہے - خلاصہ کرنا اسکا دشوار تر تھا - مگر جو کہ زبان بھاکھا و سنسکرت ہے بغیر پنڈت بیاکرنی دشوار ہے اِلّا حل مطالب اسکا جناب بابو صاحب کہ عالم و عامل علم بیاکرن و بیدانت ہین و بیدانت بالکسر یائے و سکون یائے و بالفتح دال مہملہ و سکون الف و نون مخفف و بالفتح تائے لفظ ہندی ہے اُن سے بخوبی حل مشکل لاحل ہوئی - اب تصور کرنا چاہیئے کہ یہ چار بادیان ہین - اوّل بادی - دوئم بیبادی سیوم ان بادی چہارم سم بادی -

اوّل تو زبان ہندی مین بادی مخالف کو کہتے ہین -

دوئم بیبادی زیادہ مخالف کو یعنی بڑے دشمن کو کہتے ہین -

سیوم سم بادی برابر کے مخالف کو کہتے ہین - اور لفظ سم گو کہ زبان سنسکرت ہے مگر عوام مین بھی سم ہوجانا مشہور ہے کہ برابر کو کہتے ہین اور بادی سے بادی بلفظ باد بیباد بھی مشہور ہے -

چہارم ان بادی عدم مخالفت کو کہتے ہین - اُن سے مراد نہی یعنی انکار کے ہے

پس جو سُر کہ ان بادی ہے اسکو مخالفت نہین ہے بلکہ یک گونہ علاقہ محبت سے ہے یعنی جس راگ مین لگتا ہے وہ قایم رہتا ہے اور وہ تینون بادی مخالف ہین اور تعلق رکھتے ہین سُرت وغیرہ سے - پس جبکہ سُرت وغیرہ پوری شامل ہوگئی تو یہی باعث ہے مبدّل ہونا صورت راگ یا راگنی - باوجود ہونے ایک بندہن کے یعنی ایک ہی سُرون کے ٹھاٹھ مین جو دو راگ جداگانہ

ہو کر جو بجتے ہین تو فقط باعث مائل ہونے سُرت وغیرہ کے پس جس حالت مین اثر قائم نہ رہا تو وہ سب سُر اپنا
اور جو دوسرا سر شامل ہو گیا تو صورت راگ مین تجاوز اور تفاوت ہوا یعنی عداوت صریح ظاہر ہوئی تو بہر حال
تینون بادیان اُس مین آ گئین مثلث تو مثلاً کسی سُر کی چار سرت ہین اور اُسکی تین سُرت کسی راگ مین لگین
تو اس حالت مین اثر و مقام باعث عدد اقل کے دوسرے سر کا لاریب آیا پس اُسکا شمار بادی مین
کیا جائیگا کس واسطے کہ تین سُرت ایک طرف یعنی ایک ہی سُر مین لگین اور ایک رہ گئی تو وہ زبردست
نہین ہے دوسرا سُر اپنی طرف کھینچ سکتا ہے یہان پر مراد قلت و کثرت سے ہے یا آنکہ بعض سُر اوروہی
مین شامل ہو جاتا ہے تو وہ بیبادی مین شمار کیا جائیگا کیونکہ وہ بڑا مخالف ہے۔ اور جو سُر کہ آروہی مین لگ گیا
وہ سم بادی مین شمار کیا جائیگا۔ خلاصہ یہ کہ بھاکھا و سنسکرت مین بادا اور بیبادی لڑائی سخت اور آن او جہان
کہین فساد نہین ہے وسم باد برابر کی لڑائی کو کہتے ہین۔

پردہ دوم بیان آروہی اور اوروہی مین

سامعین و شائقین بیان پر متحجب نہ رہے کہ آروہی اُسکو کہتے ہین یعنی جو سُر کر کھرج سے نکھاد کو چڑھے چنانچہ ستار مین طرف تونبہ کے اور بین مین طرف
کرہا کے اور کرہا اُسکو کہتے ہین جو بین مین نیچے واد پر تونبہ کے ڈانڈ مین بشکل طاؤس لگتا ہے۔ اور دُم
اُس کی دندان فیل کی ہوتی ہے۔ بجاے کھرج ستار اور اوسے تار رہتے ہین وہ آروہی ہوئی۔ اور
اوروہی اُسکو کہتے ہین جو اُلٹا پھر اوسے۔ کرہے سے طرف کھونٹیون کے۔ اور تیور چڑھے کو اور کومل
اُترے کو کہتے ہین۔

چنانچہ جملہ چھ درجے تیور و کومل کے ہین یعنی تیور تر تیور تم تیور اور کومل ادھ کومل سکاری
پس اسی طرح سے تین سپتکون مین یہ درجے معین ہین۔ بیان مشرح اول ہو چکا ہے۔

فصل ۱۳ سیزدہم بیچ بیان چند قواعد سرگم ایجاد حقیر و قاعدہ سرگم نہادیو اور قواعد نقشہ ہائے حروف مفردات سرہائے کہ جس سے سرگم ہر راگ وغیرہ بآسانی بن سکے

شائقین و نغمہ طرازان پر مخفی نرہے کہ اس حقیر نے یہ چند قاعدے سرگون کے واسطے آسانی مبتدیین کے ایجاد کئے ہین کہ جلد تر فہم مین آجاوین۔ شائقین کو مناسب ہے کہ بعد اخذ سات سرون کے اول یہ قاعدے منقوش لوح سینہ کرین کہ جسمین اور قاعدے جو اوپر مرقوم ہو چکے ہین اُنکے سیکھنے مین دشواری نہ ہو۔ مناسب ہے کہ پہلے سات سر اخذ کرکے اِن قاعدون مین سے دوگنے کھرج یعنی سا سا سے شروع کرین اور ہر جگہہ اوّل کھرج سے شروع کیا کرین ——

نقشہ سرگم قاعدہ اوّل کا از روے آروہی اوروہی پینتیس ۳۵ سُرون کا ہے

سارے	سارے گا	سارے گاما	سارے گاما پا	سارے گاما پا دھا	سارے گاما پا دھا نی

۲ ۳ ۴ ۱ ۶ ۷ ۸ ۲

نقشہ دوم چھتیس ۳۶ سُر اس سرگم مین از روے حساب کے ہین

سارے س	گارے سا	ما گا رے سا	پاما گا رے سا	آروہی واوروہی
دھا پا ما گا رے سا	نی دھا پا ما گا رے سا	سانی دھا پا ما گا رے سا		

نقشہ سیوم ترپن سر کا ہے اور اس نقشہ مین تین طرح کے قاعدے سرگم کے ہین

سا	رے سا	گا سا	ما سا	پا سا	دھا سا	نی سا	سا سا
سا سا	سا رے سا	سا گا سا	سا ما سا	سا پا سا	سا دھا سا	سا نی سا	سا سا
سا سا	ری رے	گا گا	ما ما	پا پا	دھا دھا	نی نی	سا سا

اسی طرح سے تینون سپتکون کو خیال چاہیئے اور جس حرف پر کہ زیر ہے وہ سُر کومل ہے اور جس حرف پر زبر ہے وہ سُر تیور ہے اور حرف سے مراد سُر ہے گو کہ قاعدے صاف ہین مگر احتیاطاً زیب قلم کرتا ہون کہ ان طریقون مین ہر جگہ ہر سُر کے بعد چھوٹ ہے یعنی اوّل چڑھ کے پھر شروع کے سر پر پلٹ آنا پڑتا ہے تو مناسب ہے کہ آروہی اور اوروہی کا اور چھوٹ کا بہر حال خیال رکھے۔ چاہیئے کہ بعد اخذ سُر ہفتگانہ ان قاعدون کو اگر کوئی شخص عمل مین لاوے تو بیشک وشبہہ فائدہ عظیم اُٹھاوے۔ علاوہ برین ایک قاعدہ سرگم ایجاد مہادیو جی کہ دریا کو ایک کوزہ مین بند کیا ہے اور اس علم موسیقی کا موجد بھی مہادیو ہے بہت بکار آمد ہے۔ گو کہ مشہور ہے الا احتیاطاً رقم ہوا۔

نقشہ ایجاد مہادیو اس سرگم مین تین درجے چونتیس سُرون کے ہین ۳۴

۱	سا سا	رے سا	آروہی و اوروہی
۲	سا رے گا رے سا	سا رے گا ما پا دھا پا ما گا رے سا	ایضاً
۳	سا رے گا ما پا دھا نی	[illegible]	ایضاً

چشمداشت کہ جو شائقین مائل سمت اخذ قواعد مذکورہ ہون یا ملاحظہ مین لائین حقیر کو بدعائے خیر یاد فرمائین

پردۂ دویم بیچ مقدمہ خانہ پری دو نقشون کے جس سے سرگم راگ و راگنی با آسانی بن سکین | ناظران و ترانہ سنجان پر واضح ہو کہ حقیر نے دو نقشے ایجاد کئے ہین واسطے آسانی ترکیب سرگم ہر ایک راگ وغیرہ

کے نقشہ اوّل چونسٹھ خانہ کا۔ دوسرا ایک سو اُنہتر خانہ کا۔ چنانچہ دونون نقشون مین آڑا و سیدھا بطور نقش کے جس طرف سے شمار کرے تو ہر ایک طرف سے راگ یا راگنی کا سرگم نکل آئیگا اور رسالہ ہذا مین کل نقشہ جات وغیرہ مرکبۂ فقیر ہین۔ چاہیئے ماہران فن موسیقی سہو پر اصلاح فرمائین اور ان نقشون سے لداگھاسے اکرت و بکرت وغیرہ نکل سکتا ہے۔ مگر مخصوص نقشہ ہذا سے کہ فقط چونسٹھ

ہی خانہ کا ہے راگہاے سمپورن کی گم گنجایش ہے - اب تصور کرنا چاہیے کہ یہ جو حروف مفردات ہین یہ سُرہین ازروے قواعد سرگم - اور جو حرف بالکسر ہے وہ سُر کومل یعنی اُترا ہے - اور جس حرف پر فتحہ ہے وہ سُر تیور یعنی چڑھا ہوا ہے - اور شمار نقشہ ہذا ہر چہار طرف سے ہے - اور ہر سُر سے ہر سُر کی چھوٹ ہے - چنانچہ سُر سے سُر اور رکہب سے رکہب اور گندہار سے گندہار اور مدہم سے مدہم اور پنچم سے پنچم - اور دہیوت سے دہیوت اور نکہاد سے نکہاد تک یعنی ہر سر کے جو اوّل ہے وہی سُر ثانی بمنزلہ ٹیپ ہر ایک کے مقابلہ مین ہو جاتا ہے - بہر حال فہم وادراک چاہیئے -

نقشہ چونسٹھ خانہ اس نقشے سے سرگم راگہائے مذکورہ بن سکتے ہین

سَ	رَ	گَ	مِ	پَ	دَھا	نَ	سَ
رَ	گَ	مِ	پَ	دَ	نَ	سَ	رَ
گَ	مِ	پَ	دَھا	نَ	س	ر	گ
مِ	پَ	دَھا	نَ	سَ	رَ	گَ	مِ
پَ	دَھا	نَ	سَ	رَ	گَ	مِ	پَ
دَھا	نَ	سَ	رَ	گَ	مِ	پَ	دَھا
نَ	سَ	رَ	گَ	مِ	پَ	دَھا	نَ
سَ	رَ	گَ	مِ	پَ	دَھا	نَ	سَ

اب تصور کرنا چاہیئے کہ نقشۂ اوّل کے مطابق اس نقشہ کے ارکان ہین پس مثل اُسکے نقشہ ہذا سے بھی سرگم ہاے راگ وراگنی وغیرہ بموجب تذکرۂ بالا بنالے - اور اس نقشہ مین ایک سو انہتر خانہ ہین راگہاے سمپورن وغیرہ تیور کومل سُرون کے سرگم باسانی نکل سکتے ہین اور مانند اولی ہر ایک سُر تیور

کومل بالکسر و بالفتح قیاس کرے

نقشہ ایکسو انہتر خانہ دربارہ استخراج راگ و راگنیہائے ہمپوں وغیرہ کے سُرگم

س	رِ	رَ	گِ	گَ	مِ	مَ	پ	دِھا	دَھا	نِ	نَ	س
رِ	رَ	گِ	گَ	مِ	مَ	پ	دِھا	دَھا	نِ	نَ	س	رِ
رَ	گِ	گَ	مِ	مَ	پ	دِھا	دَھا	نِ	نَ	س	رِ	رَ
گِ	گَ	مِ	مَ	پ	دِھا	دَھا	نِ	نَ	س	رِ	رَ	گِ
گَ	مِ	مَ	پ	دِھا	دَھا	نِ	نَ	س	رِ	رَ	گِ	گَ
مِ	مَ	پ	دِھا	دَھا	نِ	نَ	س	رِ	رَ	گِ	گَ	مِ
مَ	پ	دِھا	دَھا	نِ	نَ	س	رِ	رَ	گِ	گَ	مِ	مَ
پ	دِھا	دَھا	نِ	نَ	س	رِ	رَ	گِ	گَ	مِ	مَ	پ
دِھا	دَھا	نِ	نَ	س	رِ	رَ	گِ	گَ	مِ	مَ	پ	دِھا
دَھا	نِ	نَ	س	رِ	رَ	گِ	گَ	مِ	مَ	پ	دِھا	دَھا
نِ	نَ	س	رِ	رَ	گِ	گَ	مِ	مَ	پ	دِھا	دَھا	نِ
نَ	س	رِ	رَ	گِ	گَ	مِ	مَ	پ	دِھا	دَھا	نِ	نَ
س	رِ	رَ	گِ	گَ	مِ	مَ	پ	دِھا	دَھا	نِ	نَ	س

مقام غور ہے کہ نقشہ ہذا مین جمیع حروفون پر فتحہ و کسرا ہے اور حرف سین اور حرف پے جو خالی ہے تو اِس سے یہ مراد ہے کہ سین حرف سُر کا ہے جسکو کھرج کہتے ہین اور حرف پے کا پنچم سُر ہے۔ یہ دونون سُر متحرک نہین ہین کس واسطے کہ کھرج مثل زمین کے ہے اور پنچم نائب کھرج ہے یعنی عکس کھرج کا رکھتی ہے لہذا لفظ نیابت کی بطور خطاب نسبت اُسکے واجب آئی یہ دونو سر لاجم ہین۔ لہذا فتحہ و کسرہ سے خالی رہے اور جو خیال فرمائیے تو حق یہ ہے کہ یہ صورت اچل ٹھاٹھ کی ہے کیونکہ تیور

کومل بارہ سر موجود ہین اور جہان سات ہی سُر ہوتے ہین مثل ٹھاٹھ ستار وغیرہ ہین تو اُن ہین سے سُرون کے پردون کو حرکت دے کے تیور کومل کر لیتے ہین مگر کھرج اور پنچم کو کسی طرح سے حرکت نہین ہے۔

پردہ سیوم دربارہ بنا لینے سرگم ہر ایک راگ و راگنی بآسانی بموجب قاعدہ ہذا

سلیقہ شعاران نغمہ طراز و قاریان۔ امعان بالامتیاز پر مخفی و محجب نر ہے کہ حقیر نے اس پردہ مین بنا کرنے سرگم کے حسب خیال و ذہن ناقص اپنے کے بیان کیا ہے۔ مقام انصاف ہے کہ ہر ایک گانے والا سرگم ایجاد نہین کر سکتا ہے بجز تنت کار سلیقہ شار یا آنکہ جو شخص واقف کار سُر بیداری کا ہو اُس سے ممکن ہے۔ ہان یہ ایک طریقہ مقتضی رائے حقیر ہوا ہے گویا دریائے قہار کو دہ صفار مین بند کیا ہے وہ یہ ہے کہ اول ستار سیکھے جبکہ دس پانچ گتون پر حاوی ہو جاوے تو خواہ مخواہ از خود ہاتھ مین ایک طاقت آجاتی ہے اُس وقت گت حسب استعداد اپنی کے باندھ سکتا ہے۔ مگر اس کام مین بھی اخذ کرنا قواعد سرگم فصل یازدہم پہلے لازم تر ہے تو بہر حال خیال چاہیئے کہ جو سُر کسی راگ یا راگنی کی بندش مین آوے اُنکو شمار کرے۔ رہی تال اُس مین اپنا اختیار ہے جس تال کی چاہے گت باندھ لے وہی سرگم ہو گیا لیکن استائی اور انترا دو تو باندھے اور ستار مین انترے کو توڑا کہتے ہین۔ اب خلاصہ یہ ہے کہ جس راگ یا راگنی کا سرگم بنانا منظور ہو تو اُس گت کے بول ڑا یا ڈارا یا ڈرئیا یا ڈا ڈون ہین سب شمار کرے تو اول استائی کے بول جو گت مین ہوتے ہین۔ دوئم توڑے کے بول کہ بمنزلہ انترا ہوتا ہے خیال کرے۔ مگر سرگم مین ڈا ڑا وغیرہ نہ کہے جس قدر سُر ہون اُنہین سُرون کا نام قائم رکھے یعنی جس پردے پر جو بول پڑے تو اُس بول کا نام دیوے جو پردہ جس سُر کا ہو وہان پر اُس سُر کا نام دے سرگم بخوبی بآسانی تمام بندھ جائیگا فقط تیز تال و لے مقدم جانے۔ اور ایک گت مین دو دو تین تین توڑے ہوتے ہین بس اول شروع استائی ہوئی اور توڑا دوسرا اور پہلا انترا و سنچائی و اخیر کا توڑا بمنزلہ آبھوگ ہوگا۔ اسی طرح سے جو چاہے حسب استعداد و معلومات اپنی کے بموجب قاعدہ ہذا سرگم

بنانے اور کیا عجب ہے کہ اُستادان زمانۂ حال متعال اس بے پر و بال کا پسند خاطر فرماوین۔ اور مفر از اصلاح بخیال تبادلۂ تا خن طعن و حسد لوح سینۂ و دل اپنے مین نہ لاوین حقیر نے یہ طریقے صرف واسطے آسانی مبتدیان کے نکالے۔ اور نیز یہ کہ اس دار ناپائدار مین ایک یادگار رہے۔ یہان سے قواعد وددرے سرگمون کے ختم ہوئے۔ الّا اس ہیچمیرز نے بڑی دردسری و جانفشانی سے ان طریقون کو ترکیب دیا ہے۔ اگر کسی کو شوق گانے یا مرثیہ خوانی کا ہو تو اوّل ان قاعدون کو حاصل کرے۔ کس واسطے کہ حقیر نے کوئی امر تحقیقات کا حتی الامکان باقی نہین رکھا۔ مناسب ہے کہ پہلے ریاض او محنت و مشقت شاقہ سے قواعد سرگم پر حسب ہدایت افصال مرقومۂ بالا عبور کامل حاصل کرے پھر ارادہ ثانی پر قدم رکھے الّا پر نیز حرص و ہوا بھی واسطے اس کار کے درکار ہے۔

باب دوم

بیچ بیان مقدمۂ راگ مشتمل اوپر گیارہ فصلون کے معہ پردہ ہاے

فصل اوّل بیان تاثیر راگ مین معہ چار پردون کے

پردہ اوّل

بلبل نغمہ ساز بوستان خوبی شاخ مطلب پر یون ترانہ سنجی کرتی ہے کہ بزمانہ پیشین ہر ایک راگ و راگنی باتاثیر ہوتے تھے۔ چنانچہ تا زمانہ حال یہ بات زبان زد خلائق ہے کہ ۔

اول بھیرون راگ کے گانے سے بغیر اعانت احدے کولھو از خود پھرتا تھا۔

دویم مالکوس کے گانے سے پانی بہتا ہوا از خود بند ہو جاتا تھا۔

سیوم ہنڈول کے گانے سے جھولے کو خود بخود حرکت ہوتی تھی یعنی بغیر از جھولاے از خود جنبش مین آتا تھا۔

چہارم دیپک۔ اس راگ کے گانے سے آتش از خود مشتعل ہوتی تھی یعنی آگ لگ جاتی تھی یہان تک کہ چراغ وغیرہ خود بخود روشن ہو جاتے تھے۔

پنجم سری راگ کے گانے سے وحوش وطیور بیہوش ہو جاتے تھے اور انسان کا کیا مذکور ہے یہ تو سب سے زیادہ نرم دل ہوتا ہے۔

شتم میگھ راگ کے گانے سے از خود پانی برسنے لگتا تھا۔
ماسوائے ان چھ راگون کے اور راگون مین بھی تاثیر تھی۔ اور جو کہ راگون کے پتر کہلاتے ہین باقی اور راگنیون مین بھی تاثیر تھی چنانچہ
سوہنی گانے سے پانی کا برسنا بند ہو جاتا تھا۔ اور ٹوڑی گانے سے ہوا کا چلنا مسدود ہو جاتا تھا۔ اور سارنگ گانے سے حیوان وانسان پریشان وحیران بلکہ سکتہ ومحویت مین ہوجاتے تھے اور زیلیف ایجاد امیر خسرو قدس سرہٗ گانے سے منو برگ سبز درختان خشک مین ہوجاتی تھی علی ہذا القیاس تازگی دلہاے سامعین فوراً ہوتی تھی اور پوربی کہ ایجاد امیر ہے اور حضرت نظام الدین اولیا کو ازحد مرغوب تھی اسکے گانے سے پتھر موم ہو جاتا تھا چنانچہ حضرت امیر خسرو صاحب جمیع راگہاے سابق وحال مصنفہ خود پر حاکم مثل دیوتاے پیشین تھے۔

پردۂ دویم بیان تاثیرات گانے مین مغنیان سابقین کلاونت و قوالان

ناظران وسامعین ترانہ سنجان پر واضح ہو کہ اگلے نائکون مین سب باکمال تھے اور ہر ایک راگ ہندی پر قابض ومتصرف تھے۔ چنانچہ عہد اکبر شاہ غازی مین فقط میران مدھ نایک نایک ہند عامل جملہ راگ وراگنیون کے تھے اور باقی سب گایک دو دو ایک ایک راگ کے حاکم تھے نایک نہ تھے یعنی ہر ایک کے گانے مین تاثیر تھی مثل عمل کے جو راگ جسکے قابو مین ہو گیا اسکا وہ عامل رہا۔ چنانچہ تانسین کے میگھ گانے سے پانی برستا تھا۔ اور بیجو باورے کے دیپک گانے سے چراغ جل اٹھتے تھے اور آگ لگ جاتی تھی۔ اور راجہ سمو کہن سنگھ کے سری راگ گانے سے جانوران وغیرہ بیہوش ہو جاتے تھے۔ اسی طرح سے برج چند وسری چند وگوپال لعل وغیرہ کے گانے سے اُس عہد مین تاثیر تھی۔ اور خیال کے گانے والے خاندان ومریدان حضرت امیر خسرو قدس سرہٗ سے سلطان شرقی کے پوربی گانے مین۔ اور باز بہادر کے زیلیف گانے مین اور چاند خان کے

سوہنی گگانے مین - اور کبیر کے باگیسری گانے مین اور چنچل سین کے جا جونتی گانے مین اور سورج کے رام کلی گانے مین چنانچہ ہر ایک کے گانے مین حسب مرقومۂ بالا تاثیر تھی - چنانچہ قوال لوگ نہایت خوش سلیقہ و خوش رنگ تھے -

پرہ سیوم بیان باتاثیر گانے مین ترانہ سنجان حال معہ اہل کسب و روسائے عظام بتصریح

سامعین سرود سرایان وشائقین نغمہ پردازان پر پوشیدہ نرہے کہ فی زمانہ تاثیر گانے مین اس عہد کے گانے والون مین اس قدر لاریب دیکھی کہ ہنگام الاپ یا گانے کے لوگ سامعین عالم محویت مین بیہوش نظر آئے یا آنکہ گریہ وزاری سے پھر سکوت مین آگئے اور تاثیرات متذکرہ بالا تو عالم بالا سے کہین خواب خیال مین بھی نہ دیکھی اور نہ سنی -

اوّل - بابو رام سہائے صاحب کہ جنکی تعریف جناب قبلہ وکعبہ سید میر علی صاحب مغفور نے باین صراحت فرمائی کہ فی زمانہ دو شخص اچھے و یکتائے زمانہ سنے - ایک شخص خیالیا مسمّی کرامانج دہس اُستاد خیال - ثانیاً بابو رام سہائے صاحب ہمہ دان نائک ہند ہین - چنانچہ حقیر اُسی زمانہ سے اُنکا مشتاق تھا - جبکہ اتفاق سُننے کا ہوا تو سبحان اللہ ایسے کمال و عالم کی تعریف اُنکو بطرز تعریف پایا اور واقعی ایسے بوکیلا ان کے سُننے کے واسطے ایک لیاقت چاہیئے -

دوئم - خود جناب میر علی صاحب مغفور کہ اپنے عہد کے نائک زمانہ تھے -

سیوم - بی رحیمن بائی صاحبہ -

چہارم - نواب سلطان علی خان صاحب بہادر مرحوم

پنجم - نواب حسین علی خان بہادر -

ششم - محمد خان خیالیئے -

ہفتم - شادی مرحوم ولد میان گامون -

ہشتم - امیر خان بین کار -

نہم - یوسف خان و وزیر خان

دہم - محمد علیم اللہ خانصاحب ماموں راوی -

یازدہم - محمد دلاور علی خانصاحب والد مغفور راوی -

دوازدہم - محمد فضل امام خان مرحوم برادرم کوچک -

یہ لوگ باتاثیر سنے بیشک ان لوگوں کو باتاثیر پایا اور بہت سے لوگ بے مغز بھی دیکھنے مین آئے علاوہ برین اوّل میر احمد صاحب عظیم آبادی شفقت و عنایت فرمائے بندہ متاخرین مین بہت غنیمت تھے اب ایسا بھی ہونا دشوار ہے - اور دوم مہر الدولہ زکی علی خان عرف میر زکی صاحب کہ اُن سے اور اِس حقیر سے نہایت بے تکلفی تھی - خلوت مین اکثر سوز وغیرہ سُنے - فی الحقیقت ایسا حسن صوت اور محویت کم سنے ہین - اگر کسب دقایق موسیقی مین ادنی توجہ فرماتے تو غضب برپا کرتے خدا لیش بیامرزد - اور تانسین نے اپنے دہرپد مین تاثیر راگ یون بیان کی ہے کہ سری راگ گانے سے درخت خشک ہو جاتے ہین - اور مالکوس گانے سے پتھر پگھل جاتے ہین اور راگون کی تاثیر مطابق بیان کے ہے پس بدانست بندہ قول تانسین پایۂ اعتبار سے ساقط - کیونکہ اول تو برخلاف شاستر کہا - دوم ظاہر ہے کہ مطابقت سب راگون کی کسی طرح نہین ہوسکتی ہے - مگر تعجب ہے کہ ایسے باکمال کا کلام غلط ہو بہر حال غلطی کاتب یا معنی پائی جاتی ہے اور اہل مت نے مالکوس مین بند ہونا پانی بہتے ہوے کا - اور سری راگ مین بیہوش ہونا وحوش و طیور جو بیان کیا ہے لاریب تحریر اہل مت لائق اعتبار ہے -

پردہ چہارم نیچ بیان تاثیر راگ مین اور طریقہ پر

نغمہ سرایان پر مخفی نہ ہے کہ مقدمہ موسیقی مین برابر اختلاف چلا آتا ہے و علاوہ موسیقی جمیع علوم مین اختلاف و تفرقہ ہے مگر بہر حال سند کلام متقدمین لینا چاہیئے یعنی خلاصۃ العیش و نغمات یوسفی و سنگیت درپن و سنگیت سار والے

نے بھی دربارہ تاثیر راگ یون بیان کیا ہے۔

کہ بھیرون سے کولھو از خود پھرتا تھا اور مالکوس سے اندھیرے مین روشنی ہوجاتی تھی یعنی دن کو آفتاب بیوقت نکل آتا تھا اور شب کو چاندنی کھل جاتی تھی۔ اور ہنڈول گانے سے لالہ وگل سرسبز ہوتے تھے اور جھولا بھی خود بخود جھولتا تھا۔ اور میگھ گانے سے بارش از خود ہونے لگتی تھی۔ اور دیپک گانے سے خود بخود آگ لگ جاتی تھی چنانچہ دیپک گانا منسوخ ہوا بجائے اُسکے کھٹ جاری کیا گیا۔ اور کھٹ چھ کو کہتے ہین۔ سو کھٹ راگ مین چھ رنگ ہین اُس سے ایک لذت پیدا ہوتی ہے۔ اور اثر سوختگی دیپک نے زائل ہوگیا۔ اور سری گانے سے ایک آندھی سیاہ آجاتی تھی۔ متقدمین نے تاثیر راگ اس طور سے بیان کی ہے سوفی الحقیقت آگے ہر ایک طرح کی تاثیر تھی۔ اب فی زمانہ وہ سب تاثیرین یک قلم موقوف ہین کسی قدر شل محویت یا گریہ وبکا باقی رہی ہے۔ ومنجملہ اُنکے چند صاحبون نے اس جہان فانی سے سمت جنان رحلت فرمائی اور چند صاحب باقی یادگار زمانہ ہین خداوند نغمہ ساز جہان اُنکو بعمر طبعی پہونچاوے اس عہد مین اُنکا ہونا مغتنمات سے ہے۔

فصل دوم دربارہ موقوف ہوجانے فی زمانہ تاثیر راگہائے ساتھ تین پردون کے

پردۂ اول ترانہ سنجان خوش بیان ونغمہ سرایان خوش الحان پر واضح ہو کہ علم موسیقی کو اہل ہند ناد کہتے ہین اور ناد سے مراد شبد یعنی آواز ہے۔ اب خیال فرمانا چاہیے کہ اُنکے یہان ایک صدائے اونگ آتی تھی کہ پہلے ذکر اسکا ہوچکا ہے۔ بہر حال مہادیو جی نے ترکیب دے سُر قائم کئے اور پھر اُن سے راگ پیدا ہوئے اور ہر ایک راگ با تاثیر و پر اثر تھے اور فی زمانہ وہ تاثیر موقوف ہے تو کیا

باعث ہے اور صورت حال اور عمر وغیرہ ہر ایک راگ و راگنی کی بیان کی۔ الا آجتک یہ کسی صاحب نے
سپرد خامہ نہین کیا کہ راگ حیوان ہے یا از قسم انسان جو ہیئت کذائی رکھتا ہے یا از قسم اجنّا ہے کہ نظر
سے معدوم رہتا ہے نہین لکھا جس سے استفسار اس امر کا کیا اُس نے مُہر سکوت لبھائے اظہار پر
کی۔ اور ہنگام سوال کسی نے جواب صاف بدلائل کامل دیا اور نہ کسی اہل کتاب نے جو بعد وفات
دیوزادان و نائکان تصنیف ہوئین بسبب موقوف ہونے تاثیرات مین ترقیم کیا۔ الا اس ہیچمیرز کے ذہن
ناقص مین جو آیا اُسکو زبان قلم و زبان پر لایا کیا عجب ہے کہ نظاریان و سامعان کی خاطر الطف مین رائے
ناقص حقیر پسند آئے۔ اوّل یہ کہ جو سابق مین تاثیر تھی اور اب برطرف ہے تو باعث عدم تاثیر راگ
بدانست فقیر یون ہے کہ آگے نایک و دیوزاد وغیرہ اس علم کو عبادتًا کرتے تھے لہذا ہر ایک راگ
پُر اثر ہوتا تھا اور اب زور نفسانیت کا دخل زیادہ ہوا۔ اس واسطے راگ بھی خالی از تاثیر ہو گئے۔
دوسرے یہ کہ حسب بیان پردۂ ثانی قیاس فرمانا چاہیئے۔

پردۂ ثانی بمقدمہ راگ وغیرہ کہ کیا چیز ہے

نغمہ پردازان و سرود سازان خوش الحانان و شائقین زمان پر واضح و لائح ہو
کہ ذہن ناقص خاکسار اس بات کا مقتضی ہے کہ یہ علم متعلق ہے ریاضی سے
اور ہند مین نجوم اجنّا سے ہے چنانچہ یہ علم بھی مرکبہ دیوزاد ہے اسی واسطے اُن لوگون نے ہر ایک
راگ کے واسطے موافق ساعات سعید اوقات معیّن کئے تھے اور جمیع راگ کو طریقہ عمل پر ترکیب
دیا تھا۔ اور تاثیرین اُنکی جو ظاہر ہوئین تو خالی از ریاضی نہین اور عمل کے واسطے ساعت نجومی مقدم
ہے۔ اور وہ لوگ علم ریاضی مین بھی دخل رکھتے تھے اور بموجب ساعات ستارہ گاتے تھے اور ظاہر
ہے کہ ہر ایک ستارہ سیارہ کی اپنی اوقات معیّنہ تک ساعت قائم رہتی ہے لہذا اُستاد سابقین نے
ہر ایک راگ و راگنی کے وقت موافق تقسیم کے معیّن کئے تھے۔
چنانچہ روایت اصح ہے کہ حضرت موسی علیہ السلام کے عہد مین ایک کاہن یعنی منجم قوم یہود

سے کہ منافق تھا جبل پر حضور کی خدمت مین ملتمس ہوا کہ یا حضرت اگر آپ میخ چوبی اس پتھر مین نصب کردین تو مین ایمان لاؤن۔ حضرت نے بعد از عجز وانکسار حسب عادت پسندیدہ خود نظر بخدا کر کے تین مرتبہ میخ چوبی پتھر مین صحیح کردی۔ اُس کاہن نے بھی ایک میخ چوبی تین مرتبہ پتھر مین نصب کر کے بعد چندے عرض کیا کہ یا حضرت بے ادبی معاف ابھی تک فلان ستارہ کی ساعت تھی اور منجم حقیقی نے ہر ایک مخلوق اپنے کو ہر طرح کی طاقت عطا فرمائی ہے۔ نجملہ اس ستارہ کی یہی تاثیر تھی کہ پتھر موم ہا یان اب وہ ساعت منقضی ہوگئی۔ اس وقت جو حضور پھر میخ کو پتھر مین نصب کردین تو لاریب مین اسلام قبول کرون۔ سبحان اللہ یہ کیا بات تھی۔ حضرت نے پھر ایک میخ بزور قوت پروردگار تین مرتبہ پتھر مین صحیح کردی تب تو وہ منافق قدمبوس ہوا اور ایمان لایا چنانچہ مغنیان سابق بھی عابد وریاضی دان وبے طمع ہوتے تھے۔ لہذا اُنکے راگ تاثیر پکڑتے تھے۔ ثالثاً حسب بیان پردۂ سیوم

پردۂ سیوم دربارۂ عدم تاثیر راگ

سرود سرایان عشرت کدہ قال وترانہ طرازان شیرین مقال پر پوشیدہ نہ رہے کہ بیان راگ وراگنی کا جو معہ صورت حال وغیرہ ہے توکیا شے ہے کہ شکل اسکی باہر وہم وخیال سے ہے اور سابق مین ہر ایک راگ ہنگام برتت پر اثر تھا اور فی زمانہ خالی از تاثیر ہے بدانست حقیر یہ گانا جو ملقب راگ ہے بطور موکل اور الفاظ وسُر اُسکے مثل عمل وا ور لوازمے اُسکے ترکیب ہین۔ پس جبکہ کسی عامل نے کوئی عمل یعنی کوئی دعا پڑھی۔ یا آنکہ کوئی نقش باترکیب بھرا تو موکل اُسکا اُس عامل کے روبرو حاضر ہوا۔ پس کام لینے مین صاحب عمل کو اختیار ہے جس طرح کی چاہے اُس سے خدمت لیا کرے۔ مثلاً رعد ہے وہ پانی کے اوپر مقرر ہے کام اُسکا ہنگام صدور حکم احکم پانی کا برسانا ہے۔ اسی طرح مہادیو نے جو راگ کو بزور علم نجوم ترکیب دیا تو اول راگ کا نام نامزد اپنے کیا یعنی جیسے بھیرون نام رکھا اور اُسکے واسطے خدمت کولھو پھرانے کی مقرر کی۔ اور میگھ راگ کو خدمت پانی برسانے کی مثل رعد۔ اسی طرح ہر ایک کے واسطے خدمت معین کی یعنی ہر ایک اپنی خدمت معینہ کے

وقت کا منتظر رہا۔ جب کسی راگ کو شروع کیا تو وہ کام جوکہ اُسکے نامزد ہے کام اپنے اپنے پر مشغول ہوے اسکو لوگ یا تاثیر کہتے تھے پس بہرحال مغنی راگ مثل عامل ہے اور راگ مانند موکل کے ہے یعنی جب کوئی دعا باترکیب پڑھتا ہے تو موکل اُسکا تابع فرمان ہو جاتا ہے اور دعا پُر اثر کہلاتی ہے۔ اسی طرح سے اگر کسی نے کسی راگ کو باترکیب گایا تو وہ راگ مطیع اُسکا اپنے کار معینہ کا معمل ہوا تو وہ راگ باتاثیر کہلایا۔ یہی حال عمل کا ہے۔ چنانچہ ہزارہا نقش و ہزارہا دعائین دیکھنے مین آئین مگر بندہ نے علاوہ تسخیر وحب کسی کو کسی عمل کا عامل لعمل نہ پایا۔ ویسا ہی حال راگ کا نظر آیا۔ تاثیر ہر دو عالم بالا اب اس زمانہ کے عامل وگانے والے برخلاف ترکیبات کرتے ہین۔ لہذا اُنکے راگ اور عمل تاثیر نہین پکڑتے ہین۔ بلکہ بباعث بے احتیاطی ونفسانیت وطمع خودسری وسودائی ہوجاتے ہین کس واسطے کہ مغنیان حال جوکہ خاندانی ہین یا اچھے اُستاد کے شاگرد ہین باوجودیکہ باوقات مختلف نہین گاتے ہین۔ الا انظر اسکے کہ نہ طریقۂ[1] عبادت اور نہ طور عمل[2] اور نہ قرائن نجوم[3] سے کرتے ہین لہذا راگ اُنکے تاثیر معکوس پکڑتے ہین اور خود خدا واسطہ ایک خبط اور واہمہ مین گرفتار رہتے ہین اور اکثر ایسے مخبوطی بیش ناتجربہ کاران اُستاد کہلاتے ہین۔ فقیر[1] نے بہت سا سرمایہ تحقیقات کامل بطور یادگار رسالہ ہذا کو ترکیب دیا۔ واللہ اعلم بالصواب

فصل سیوم[3] دربارۂ قواعد الاپ معہ شرح عیب وصواب وتقسیم چار حرف مقررہ الاپ معہ دو[2] پردے

پردۂ اول | شائقین ترانہ سازان وسامعین سرود پردازان پر پوشیدہ نہ رہے کہ وقت گانے کے سدھ بانی وسدہ مندرا جو مشہور ہے مقدم چاہیئے اور بانی سے مراد لفظ وحرف ہے یعنی صاف صاف بول مُنہ سے نکالے اور سُدھ صاف کو کہتے ہین اور سنسکرت مین تین تین بانی ہین اور یہان بانی سے

---

[1] علاوہ ان تین جھون کے کسی کے خیال شریف مین آئے تو اصلاح امزین حاشیہ فرمائین ۱۲ مولفہ

مراد زبان ہے۔

اوّل بھاکری بالفتح بائے وسکون ہائے زبان انسان کو کہتے ہین معہ زبان جانوران وحوش جواوپر زمین کے ہین۔

دوم ناگ بانی زبان مخلوق تحت الارض یعنی خلقت کہ زیر زمین ہے۔

سیوم داگری بانی زبان دیوزادان جومابین زمین وآسمان ہین۔

اور جو لوگ کہ آسمان پر ہین اُنکی زبان آکاس بانی کہلاتی ہے۔یہان سے علاقہ نہین ہے رواج اس جہان مین تین ہی زبانون کا ہوا۔علی الخصوص گانے مین اور بجانے مین۔لہذا ہنگام نغمہ پردازی لازم ہے کہ حرف صحیح وصاف اس قدر کہے کہ سامعین کے فہم وادراک مین آجاوین۔اس زمانہ کے گانے والے بعض بعض ایسے خبط مین گرفتار ہین کہ بے مادہ نقل اکار وگمک کی کہ طریقہ دیوزادون ہے کرتے ہین اور صحت الفاظ کا خیال نہین رکھتے ہین اور خواہ مخواہ اس بھر بند وبن پر دم اُستادی بھرتے ہین۔بہرحال گانے مین سُبکی وخوبصورتی بولون کی نہایت مناسب ہے کہ جس مین سامعین بسہل ترین سمجھ کے لطف اُٹھائین۔یہ قاعدہ نائکان متقدمین ہے۔علاوہ برین اس زمانہ کے ترانہ سنج بالعکس نصائح ایسا سر کو ہلاتے ہین کہ شیخ سدو وکلوا بیر کو بیش خود شرماتے ہین۔انتہا یہ کہ بعض وقت خود غش مین آجاتے ہین۔پس بہرحال ہنگام ترانہ سنجی منہ کو سیدھا رکھنا چاہیے اسی کو سُدھ مُدرا کہتے ہین

اس حقیر نے فی زمانہ چند صاحبون کو سُدھ بانی وسُدھ مُندرا پایا۔

اوّل جناب میر علی صاحب مغفور کہ بدرجۂ اتم حسین تھے وقت نغمہ ومرثیہ خوانی اُس صورت نورانی کا حُسن ایسا ترقی پر ہوتا تھا کہ اندکہ تا بہمہ وہ عالم دیکھ کے ہزار جان سے درود پڑھتا تھا اور اُنکی یکتائی کا دم بھرتا تھا۔دویم جناب بابو رام سہائے صاحب جس قدر حرکت چشم وابرو ودست کہ حُسن گانے مین ہے سب اپنے اپنے موقع پر درست۔سیوم بی رحیمن بائی صاحبہ۔چہارم نواب حسین علی خان صاحب

مرحوم۔ پنجم یوسف خان کلاونت ساکن دہلی کہ کار دشوار و سخت کو بحسن و سلوک خوب کرتے تھے
ششم بندی جان ساکن موضع تھانہ پرگنہ ادنام متعلقہ بیت السلطنت لکھنؤ کو ایسا سدھ مندرا دیکھا کہ
اشتباہ گانے کا زنان ہم پہلو اسکی پر ہوتا ہے یعنی صورت بگڑنے کا تو کیا ذکر کسی عضو کو ہنگام الاپ یعنی
گانے کے جنبش و حرکت موقع یا بیموقع کسی طور کی نہین ہوتی ہے ۔

خیال فرمانا چاہیئے کہ یہ امر سکوت بہنگام نغمہ سرائی امر محال ہے مگر کسی قدر حرکت دست و آنکھ و ابرو
بوجہ احسن ضرور چاہیئے ۔ کس واسطے کہ حرکت یا اصول رمز و کنایتاً حسن ترانہ سنجی ہے ۔

پردہ دویم بیان عیوب ہنگام گانے کے

نغمہ پردازان خوش الحان پر واضح ہو کہ بہت سے عیب گانے مین ہین جو آگے
درج ہونگے ۔ مگر چند عیب ایسے ہین کہ اُن سے احتراز لازم ہے ۔ اول منہ کا
بے قرینہ پھیلانا ۔ دویم سر کا بے طریقہ ہلانا ۔ سیوم گردن کو بے سر و پا جھوتکے دینا ۔ چہارم رگون کا پھول
جانا ۔ پنجم آنکھون کو خوفناک نکال دینا ۔ ششم آنکھون کو بھیچ لینا یعنی تمام و کمال بند کر لینا ۔ ہفتم دست و پا
بیہودہ پھیلانا زیادہ عیب ہے ۔ ہشتم آواز بٹھا کے گانا ۔ نہم آواز کو پھاڑنا ۔ دہم ہونٹون کا چبانا صاف
صاف نہ کہنا ۔ یازدہم حد سے زیادہ چیخنا زیادہ از طاقت آواز ۔ دوازدہم ناک مین گانا یعنی بالکل محل
بے محل بانسا ہلانا ۔ سیزدہم گلا دبا کے ایسا گانا کہ پاس بیٹھنے والون کو بھی آواز گانے کی محسوس نہ ہو ۔
چہاردہم بے قابو آواز پر ارادہ سخت و طول کرنا اور اشارۃً وہان تک پہونچنا سخت عیب ہے ۔

چنانچہ اکثر ایسا بھی دیکھنے مین آیا کہ باعث عدم استعدادی و بے کثرتی سر محفل وہان تک کا
ارادہ کیا کہ عشر عشیر بھی آواز نہ پہونچے ۔ ایسا چلاتے ہین کہ طیوران آشیانہ نشین کو اُڑاتے ہین ۔ اور باعث
عدم استعدادی انہین کے ساتھی انکی حرکات لاطایل پر خوش ہوتے ہین اور ارادہ باطلہ انکے پر ناز کرتے
ہین ۔ طرہ یہ کہ انکی بیوقوفی کا دم بھرتے ہین ۔ اب مقام انصاف ہے کہ مثلاً ایک جانور بے پر و بال نے

ایک مکان مثل آسمان ہفت منزلہ پر اُڑ جانیکا قصد کیا اور بسبب بے پروبالی نصف راہ سے جست قہقری کی۔ واقعی منزل مقصود تک کیونکر پہونچتا ایسا ہی حال گانے کا ہے یعنی آواز مین طاقت ایک سپتک کی تان کی ہے اور اُس نے ارادہ دوسری مدھم یا پنچم تک یا آنکہ دو سپتک سے بھی بڑھ کے کیا تو کیونکر مقام ارادے تک پہونچ سکتا ہے۔ اسی طرح بعض گانے والے کہ سُر بیوری کے نام سے واقف نہین مگر بے محل چلّانے اور گلا ہلانے پر مرتے ہین۔ اب اسمین کوئی ہو جبکہ بباعث کمزوری و بے استعدادی کے ارادے اپنے پر نہ پہونچ سکا تو اس عدم نالیاقتی مین سُر تو بسبب پہونچنے کے کہ ایک ہوا ہے۔ باد صرصر ہوا ہوا۔ باقی رہی لَے سو وہ ہیبت بدآوازی سے یا اور وجہ سے گم ہوئی۔ بھلا لَےداری مین تو بڑی دشواری ہے۔ رہی سیدھی تال سو وہ بھی اُس وواد وش بیجا مین ہاتھ سے گئی اُس حالت مین شاید کچھ شرماشرمی غیرت و حیا متقاضی ہوئی تو سنگیتون ٹھیکہ داریا سُر والون پر بقول شخصیکہ یار کی جھاڑ بھتار پر اُتاری۔ خفا ہوے۔ علاوہ برین اکثر گانے والے ہرزہ گرد اس زمانہ مین ایسے بھی دیکھے کہ ہنگام گانے کے سرقہ لَے کا ایسا بے ضابطہ کرتے ہین کہ شمار اُسکا بے تالا پن مین ہے۔ ناحق پکھاوجی پر تہمت رکھ کے بگڑتے ہین۔ چنانچہ عیوب گانے مین حسب متذکرۂ بالا ہین۔ مگر بندہ نے احتیاطاً اس قدر جو کہ عیب سخت مین داخل ہین لکھ دئیے انہین کا بچانا امر محال ہے مگر گانے والے کو بہرحال خیال چاہیے کہ عیب و صواب و صحت و سقم کا لحاظ رکھا کرے۔

بیان عیوب بست و پنج[۲۵] ہنگام سرود کہ از روے کتب ہندی منع ہین بتفصیل

خواہ مرد ہو یا عورت از حد زبون۔ اول[۱] سندشیت۔ دوم[۲] اوگھشت۔ سوم[۳] سوتکاری۔ چہارم[۴] بھیت۔ پنجم[۵] شنکت۔ ششم[۶] کنپت۔ ہفتم[۷] کرالی۔ ہشتم[۸] کپل۔ نہم[۹] کاکی۔ دہم[۱۰] بتال۔ یازدہم[۱۱] کربہہ۔ دوازدہم[۱۲] ادہر۔ سیزدہم[۱۳] جھونباک۔ چہاردہم[۱۴] تلنبکی۔ پانزدہم[۱۵] بکری۔ شانزدہم[۱۶] پرساری۔ ہفتدہم[۱۷] بن بیلاک۔ ہیجدہم[۱۸] بربس۔ نوزدہم[۱۹] بسر۔ بستم[۲۰] اَپکٹ۔ بست و یکم[۲۱] استھان۔ بست و دوم[۲۲] بہرشٹ انوشہت۔ بست و سوم[۲۳] مترت۔ بست و چہارم[۲۴] انودہان۔ بست و پنجم[۲۵] سان ناسک۔

اوّل[1] سندیشت وہ کہ دانت پر دانت چپکا کے گاوے۔

اوگھشت[2] وہ کہ وقت سرود ٹیپ اُسی رنجکپتائی نہ رکھے اور رنجکپتائی ایک چیز ہے کہ دل کو اُس سے رقت آتی ہے بس حاصل لذت نغمہ یہی ہے کہ سُننے سے اثر پیدا ہو۔

سوتکاری[3] وہ کہ دانتون کو دانتون پر دبا کے آواز نکالے۔مکرر بے سود خلاصہ یہ کہ گانے مین اگر دلپذیر نہین ہے۔عمل اُسکا بیکار ہے۔

بہبت[4] وہ کہ گانے مین ایسی شرم کرے کہ گانا اُسکا بے سود ہوجائے باوجود وقفیت کے۔

شنکت[5] وہ کہ بہت جلدی کرے گانے مین۔

کپنت[6] یہ کہ آواز یا جسم بروقت گانے کے کانپے۔

کرالی[7] وہ کہ وقت گانے کے مُنہ اپنا ایسا کشادہ کرے کہ تمام دانت اور حلق دوسرے کو نظر آوے

کپل[8] وہ کہ سُر تہپاے سرگم عمل مین لائے مگر اُسکے طریقہ سے باہر رہے اور بے انداز گاوے۔

کاکی[9] وہ کہ آواز اُسکی مثل زاغ کے کریہ الصوت ہووے۔

بتال[10] وہ کہ باندازہ تال نہ گاوے یعنی بے تالا ہو۔

کرھبہ[11] وہ کہ ہنگام گانے گردنکو بے محابا مثل شتر بلند کرے۔

ادہر[12] وہ کہ آواز اُسکی ایسی چوڑی ہو کہ گانا اُسکا بمنزلہ فریاد ہوجائے۔

چلنک[13] جسکو جھونبک بھی کہتے ہین وہ کہ وقت گانے کے رگین پیشانی اور گردن کی نمود ہوجاوین

تبنکی[14] وہ کہ وقت گانے کے رخسارہ اُسکے مانند کدو بلند ہوجاوین۔

بکری[15] وہ کہ بروقت گانے کے گردن کو کج کرے۔

پرساری[16] وہ کہ بروقت سرود آواز اور تمام اعضا مسترخی اور منتشر ہون۔

بن میلک[17] وہ کہ ہنگام نغمہ سرائی آنکھین اپنی بند کرکے گاوے۔

برس[18] وہ کہ گانے مین اسکی رس اور نخلیتائی نہو

بسر[19] وہ کہ گانے مین حفاظت سُر نہ کر سکے اور گھٹ بڑھ ہوئے۔

اپکٹ[20] وہ کہ گانے مین الفاظ معلوم نہوں اور آواز گلے سے ایسی آئے ہو گویا کوئی بے تکار رونا ہے

استھان بہرشت[21] وہ کہ ہر سہ استھان مندر مدہ دتار است نہ پہونچے اور شرح مندرمدہ سُر تو پہلے ہو چکی ہے

انوسہت[22] وہ کہ تینون استھانون کو یعنی ہر سہ سپتک کو بخوبی ادا نہ کرے۔ بے مقصد ہے۔

مشرت[23] وہ کہ راگھائے سدہ و چھایالگ درہم گاوے۔

انودہان[24] وہ کہ سنچاری و استھائی برن وغیرہ سے خبردار نہ ہو۔

اب تصور کرنا چاہیے کہ استھائی وہ کہ ایک ایک سُر کو باستقرار عمل مین لائے اور آروہی چڑھنے
اور روہی اُترنے کو کہتے ہین جو شخص ان سب کو ادا کرے تو ان ہر سہ قسم کو جو یکجا کرد تو سنچاری ہوئے
اسی کو سنچاری کہتے ہین۔

سان ناسک[25] وہ بوقت گانے کے آنکھین خشمناک نکالے اور نتھنے ناک کے چوڑے کرے جس سے شکل مہیب
ہو جائے یہ سخت عیب ہے۔ گانے والے کو لازم ہے کہ ہر ایک عیب و صواب کا خیال رکھے ورنہ فضول ہے۔

(عیب سخت ہنگام سرود)

پرتیک[26] وہ عیب ہے کہ مانند چوڑیلان و خبیثان چلّاوے یعنی نکّی مین گاوے۔ گانا ناک مین
سخت عیب ہے گو کہ اہل مت نے نہین لکھا پچیسؔ ہی عیب لکھے ہین۔ الّا اس راوی نے یہ عیب ایجاد
کیا۔ اور واقعی نزدیک ہر ایک اُستاد کے سخت عیب ہے اور سامعین کو بھی نفرت ہے۔

پردۂ سیوم بیان طریقۂ الاپ مین

سرود سرایان شیرین مقال پر واضح و لایح ہو کہ خیال کا گانا قوالون
مین ہے مگر اُنکے یہان الاپ نہین ہے فقط الفاظ ترانہ کو کہ فارسی
مین ہوتا ہے پہلے اُن کو گردان لیتے ہین برائے نام پھر خیال وغیرہ شروع کر دیتے ہین اور بدون الاپ

فوراً ایک رنگ اعلیٰ ایسا جما دیتے ہین کہ الاپ والے اُنکے سامنے ادنیٰ دکھلائی دیتے ہین لیکن
خاندان کلاونتان مین اوّل الاپ ہے سو بالفعل طریقہ الاپ کا الاپ طبع زادین از حد غلط کرتے ہین - ابتدا
مین مہادیوجی سے یہ طریقہ الاپ کا نکلا ہے - ناگ بانی ہین اور ناگ بانی سے مراد ہے زبان مخلوق
تحت الارض کہ وہ بانی منجملہ اُن بانیون کے جنکا ذکر پہلے ہوچکا ہے نہایت باریک و خوبصورت ہے
لہذا دیوزادون کے پسند آئی اور زبان ڈاگری اور بھاگری از حد سخت ہے چنانچہ مہادیوجی نے چار
حرف مفرد اُس زبان کے مقرر کئے واسطے الاپ کے وہ حرف یہ ہین اَ نَ تَ رَ بلکہ گانے بجانے
مین چار ہی چار رکن اکثر آئے ہین وہ بیان کئے گئے اور ان حرفون کو جو مرکب کیجئے تو اننتر ہوتا ہے
اور اننتر نام اُنکے یہان جوت سروپ نرانکار یعنی خدا کا ہے - چنانچہ ازروے شاستر سہس نام خدا کے
ہین - اور سہس ہزار کو کہتے ہین اور دیوزادو دیوتا اُن حرفون کو سُربوری کے ساتھ الاپ کرتے تھے
یعنی اسی طرح سے عبادتاً نام خدا اپنے کا لیتے تھے بس جس راگ کو گانا منظور ہو تو پہلے الاپ لے
یہ طریقہ کلاونتی ہے - اور قوال اوّل سرگم کے سُرون کو بزبان ترانہ قائم کرکے خیال یا قول یا قلبانہ یا
نقش و گل و ترانہ جو گانا کہ منظور ہوا شروع کرکے بہت جلد جم جاتے ہین - احتیاج الاپ نہین رکھتے
اب خیال فرمانا چاہیئے کہ قول و قلبانہ اُس مین آیات کلام مجید مندرج ہوتی ہین اُنکا شروع بھی داخل
عبادت ہے - خلاصہ یہ کہ بہرحال راگ اہل ہندو اہل فارس دونو داخل عبادت و مثل عمل ہین اور
فاعل اُنکے مانند عامل - چنانچہ اس نحیف نے دربارۂ موقوف ہوجانے تاثیر راگ نظیر عمل کی دی ہے
الاحقیقت مین راگ مانند عمل ہے اور گانے والا مثل عامل - اور دو فرقے گانے والون مین پیدا ہوا
ہوئے - اوّل قوال دوم کلاونت - اب شرح یون ہے کہ کلاونت عامل ہین - راگ ہندی مستخرجہ
دیوزادان اور قوال کہ قبل از کلاونتان ہین مقلد طریقہ حضرت امیر خسرو علامہ زمان قدس سرہٗ عامل
ہین راگہاے ہندی و مقامات ولایت اسلام - بس کلاونت پہلے الاپ لیتے ہین اور قوال یون

ہی بدون الاپ باعث برکت اسمائے مجید جم جاتے ہین بہرحال قوالون اور کلاونتون مین فرق ہے
وہ کیا ہے یعنی راگ ہندی مثل عمل سفلی اور راگ ہائے مخترعہ امیر خسرو کہ مشتق ہین مقامات ولایت سے
مانند عمل علوی کے بس یہ بڑا فرق زمین و آسمان کا ہے یعنی قوال عامل علوی اور کلاونت عامل سفلی ورکلاو
خاندانی جو قاعدہ دان ہین اول باقاعدہ الاپ لیتے ہین اور الاپ بھی بدانست خاکسار مانند عمل مفردات
کے ہے جبکہ کوئی شخص باقاعدہ الاپے گا تو موکل اسکا خواہ مخواہ حاضر ہوگا بس وہی موکل راگ ہے
اور جبکہ راگ قابو مین ہوا تو تاثیر راگ بہرحال واضح اور بعد از الاپ ہوری و دہرپد وغیرہ شروع کرتے ہین
اور طریق الاپ یون ہے کہ جس راگ کو الاپنا منظور ہوا اسکے سب سر تیور کومل انہین چار و حرفون
کے ساتھ گانے لگے اس مین نہ نام سُرون کے جو مشہور ہین وہ اور نہ بول گانے کے آتے ہین - اور
یہ بھی طریقہ ہے کہ مثلاً جس قدر بول دہرپد کے ہین اس مین کوئی راگ ہو اسکے بولون کو پہلے آستائی
پھر انترہ بعدہ بھوگ حسب طریقہ معہ سُرہائے سرگم گا دے یعنی الاپے پس جبکہ اس مین بول الاپ کے
اور سُر راگ کے قائم رہے تو حسب لیاقت و استعداد اور وسعت طبیعت اپنی کے تان اوپج کرے یعنی
گھٹے بڑھے اور وقت الاپ یہ قاعدہ ہے جس راگ مین منظور ہو مگر سُر اسی راگ کے جہان کھرج ہو
کھرج ورکھب وگندھار وغیرہ تیور کومل معہ سُرت و مورچھنا وکلا اس مین راگ سنکیرن یا مہا سنکیرن وغیرہ
یا اوڑو و کھاڈو وغیرہ جس طرح کا ہو شروع کرکے قائم رکھے وہی سُر ثابت ولا نجم رہین اور بول برخلاف
مثل بے قاعدہ نہ ہون طریقہ گردان مرکبات باقاعدہ اس طور سے ہے

"اَنَا نَا تَا تَنَا رِے رِے تَانَا نَوم نَا تَنَا نَہ نَوم نَا نَوم"

یہ قاعدہ حسب استعداد اپنے گردانے یعنی الاپے اور مقام سم کا جہان سے آستائی تمام ہو اور
جس بول پر سم قرار دے کے ٹھہرنا منظور ہو اس جگہ پر نوم کا بول کہے تو آستائی و انترا اور آبھوگ و بھوگ
دونو لفظ جائز ہین مقطع کو کہتے ہین اور لفظ ابھوگ بے تداول غلط ہے سب باقاعدہ الاپے خلاصہ

یہ ہے کہ جو شرح چار بولون کی کہی گئی وہ یون ہے یعنی آ نَ تَ رَ تو بجاے اَ کے آ اور بجاے
تنا کے توم اور بجاے ہنا کے توم اور بجاے رَ سے کے رِی اور بجاے نا کے نہ و تی بھی درست ہے
اور اول و آخر کہ مقام سم ہو وہان بول توم یا دوم کا قاعدہ سے یا بر ہے اور بول دوم و تدوم و دا کا
قاعدہ دیوزاد و اُستادنا نکان سے باہر ہین - ہان بول توم کا بجاے تَ درمیان اور بولون کے مثلاً
اَنا نا تنا توم نا کہ مابین ٹھہرا درست ہے ا اگر کسی نے بول متروکہ الاپ مین لگائے یا اور کسی طرح
کے بول اپنی طبیعت سے ملائے تو شمار اُسکا بسبب شامل کرنے حروفات بے مثل کے بھربندومن
مین ہوگا یعنی کہ وہ شخص محض ناواقف یا شاگرد کسی بے خاندانی کا کہلائیگا اور عین شناخت عطائی
بھربندو کی عدم مشکندی الاپ سے ظاہر - بہرحال الاپ وغیرہ با قاعدہ سیکھنا مناسب ہے اور بول
نارا و تارا و تانا و نانی و ناری ازحد ناموزون و خارج از مثل ہین و عیوب سخت مین داخل ہین -
ہان ہنگام الاپ تناے رِی و تناے رِی و ناے رِی و تنوم و نتوم بیشک درست ہین
اور اگر کسی نے برخلاف الاپا تو معلوم کرنا چاہیے کہ یہ شخص خلاف قاعدہ و بیہودہ ہے - ہزار خوش آواز
ہو مگر بے قاعدہ ہے محض بیکار و بے تاثیر - ہان اگر خوش آواز قاعدہ دان ہے تو سبحان اللہ نور علیٰ نور
علاوہ برین سچا ہونا سر کا بھی مقدم تر ہے اور باعث عدم تاثیر بے قاعدہ پن راگ کا ہے - بہرحال سیکھنا
قاعدون کا لازم ہے - اور اہل پیشہ کا بے قاعدہ ہونا زیادہ تر داخل عیب ہے بس کسبی کا حاصل نہ کرنا
نقصان ہے اور اخذ کرنا مناسب ہے ورنہ مانگ کھانے کی بات علیحدہ ہے - اکثر ڈھاری و کلاونت
کہلاتے ہین مگر باعث ناواقفی و کم استعدادی توقیر کم و بیقدری زیادہ ہوتی جاتی ہے - مگر اول اخذ قواعد
سرگم واسطے واقفیت و پختگی کے مقدم ہے - کس واسطے کہ ازحد آسانی امور مشکلات سر بیورہ ہو جاتی ہے
اور یہ علم بے پایان ہے - واقفکاری اسکی عین دشواری ہے - بہرحال اس کام کے واسطے محنت
شاقہ درکار ہے اور بدون مشقت کامل تحقیقات کما ینبغی غیر ممکن ہے اور مت ہونتی مین وقت الاپ

بول وآو تدوم ددوم انترے مین لگاتے ہین۔ اور آستائی مین نہین لگاتے ہین لیکن یہ طریقہ نزدیک اہل شاستر غلط ہے۔ لہذا جاری رکھنا اسکا مناسب نہین معلوم ہوا۔ بہرحال بدانست بندہ بھی جو بول کہ خارج از شُل ہین باعتبار مت ہنونتی شامل کرنا ایسے بولون کا بھی کسی طور سے صحیح نہین ہے کثرت رائے پر خیال کرنا چاہیے۔

فصل چہارم بیان راگ سنکیرن و مہا سنکیرن و اوڈو و کھاڈو وغیرہ ساتھ دو پردون کے

پردہ اوّل موسوم ہونے استحصال موسیقی

ناظران خوش الحان اور سامعان شیرین بیان پر مخفی نہ رہے کہ جو شخص راگ دیسی و مارگ و سلل و بدار و اکرت و بکرت و اوڈو و کھاڈو و سمپورن و سدھ و سالنک وغیرہ جانتا ہو کہ تفصیل اسکی مجملاً کسیقدر لکی گئی ہے شمار اُسکا کاملین سے ہوتا ہے مگر یہان پر بطرز دیگر شرح مفصّل ترقیم ہوتی ہے یعنی جو کوئی راگہاے دیسی و مارگ یعنی جدید و قدیم جانتا ہو اُسکو گندہرپ کہتے ہین اور جو فقط راگ دیسی جانتا ہو اُسکو گنکار دکہی کہتے ہین۔ اور اگر گندہرپ کہی راگ دہرپد و ترووٹ یا مثل اُسکے اور چیزون کا وقوف رکھتا ہو اُسکو کلاونت کہتے ہین اور جو کوئی خیال و قول و قلبانہ و نقش و گل و ترانہ جانتا ہے اُسکو قوّال کہتے ہین۔ قوم کلاونت زمانہ اکبر شاہ سے کہلائی اور قوم قوال عہد بادشاہ علاءالدین غوری سے ہے زمانہ سات سو برس کا ہوا کہ حضرت امیر خسرو قدس سرّہٗ بانی مبانی اس قوم کے ہوے۔ اور قوم ڈھاری ان سے بھی قبل تھی فقط کٹر کا کہتے تھے اور ہندو سے مسلمان ہوئے۔ اور دہلی مین عہد سلاطین ماضیہ سے پیشہ سفردائی پن کا یہ لوگ کرنے لگے اور جو کہ اس علم کا عالم ہے عامل نہین ہے اُسکو پنڈت کہتے ہین اور جو کہ عالم و عامل گانے اور بنانے اور بجانے اور رقص وغیرہ کا عالم ہے وہ نایک کہلائیگا ورنہ گایک کہلاتا ہے۔

پردہ دوم بمقدمہ شرح راگ سنکیرن و سُدہ وغیرہ

ماہران نغمہ و شائقین ترانہ پر واضح ہو کہ اوّل سُدہ یعنی

یعنی بڑا و چوڑا اور بڑے سے مراد ہونے صاف سُر و تیور کومل سے ہے۔ دوم فقط سُدہ وہ ہے کہ اُس مین تشبیہ اور کی نہو اور سُرتیان اُسکی قوی ہون مثل ٹوڑی یا اور مانند اُسکے۔ سیوم مہا سدہ وہ ہے کہ سب اوصاف مذکورہ اُس مین ہون یعنی جمیع سُرت تمام و کمال معہ مور چھنا و رکلا اپنی اپنے ساتھ رکھتا ہو مانند کانہرے کے اور طریقہ ثانی جو ہے اُسکو سالنگ کہتے ہین مثل سری راگ کے کہ نہایت بڑا و چوڑا ہے مگر سایہ و رنگ دوسرے راگ کا بھی اپنے ساتھ رکھتا ہے اور آمیزش کُلی ہے سُدہ سے یعنی خالص گوری سے اور مانند اُسکے۔ چہارم سنکیرن راگ و راگنی مرکب ہین دو صورت سے سنکیرن و مہا سنکیرن یعنی دو سُدہ سے ترکیب پائی ہے مثل بھیرون کے ٹوڑی و کانہری سے مرکب ہوا یا مانند اُسکے۔ اور مہا سنکیرن وہ ہے کہ سُدہ و سالنگ یا سُدہ و سنکیرن یا سالنگ و سنکیرن یا دو سالنگ یا دو سنکیرن یا دو نغمہ مختلف سے مرکب ہو اور یہان نغمہ سے مراد راگ و سُر ہے اور ولایت مین نغمہ بارہ ہین اور بارہ مقام فارسی کے ہین اور نغمہ مقامون سے زیادہ ولایت مین مشہور ہین جس طرح سے بارہ سر ہندی کے معہ تیور کومل ظاہر ہین یہان تمیز اختلاف راگ و راگنی کا کمی و بیشی سُر و سرتی وغیرہ سے ثابت ہو جاتا ہے۔ پس بہر حال شائقین و اہل کسب و اہل پیشہ کو تحقیقات نہایت ضرور ہے۔

فصل پنجم بیان راگ اوڈو و کھاڈو و سمپون وغیرہ مین معہ بندہین

زمزمہ سنجان گلستان سخن پر مخفی و محتجب نرہے کہ بیان اکرت و بکرت و دیسی و مارگ و سنکل و بڈار گو کہ کسی قدر کیا گیا ہے الا فصل ہذا مین مشرح حال راگہاے مذکورین ترقیم ہوتا ہے۔ خلاصہ یہ کہ

اوّل۔ اکرت تین سُر کے راگ کو کہتے ہین مثل مالسری اور بعضے مالسری کو اوڈو بھی کہتے ہین۔ مگر اکرت نہایت مشکل ہے چنانچہ بندہن اکرت یہ ہے س گ پ۔

دوم۔ بکرت چار سر کے راگ کو کہتے ہین مثل بھٹھیار بندہن اسکا یون ہے دہا رس م۔

سیوم - اوڈو پانچ سُر کے راگ کو مانند مالکوس یا ہنڈول بندہن یہ ہے س گ م د ن

اب خیال کرنا چاہیے کہ بندہن دونون راگون کا ایک ہے فقط فرق اوچار ہے - اور مالکوس مین شُدہ

مدہم یعنی کومل اور ہنڈول مین مدہم کُرّی مین وغیرہ کی لگتی ہے -

چہارم کھاڈو چھ سُر کے راگ کو کہتے ہین مثل بھاگ کے بندہن یہ ہے س گ م پ د ن -

پنجم سمپورن اُسکو کہتے ہین کہ جسمین ساتون سُر ہون مثل بھیرون کے س رِ گ م پ د ن س

یہ پانچ طریقے ہین اور مت ہنومنتی مین بھیرون کو پانچ سُر کا اس بندہن سے ہے د ن س گ م - مگر بدانست

بندہ و نیز اُستادان دیگر مت ہنومان غلط ہے چنانچہ مالکوس کو سب اُستادان سابق یعنی نایکان و دیزادان

اہل مت نے پوتہیان شاستر و رسالہ ہاے فارسیہ مین سمپورن لکھا ہے ساتون سُر کا - الاحقیر نے حسب

رواج عوام کہ فی زمانہ سب لوگ اُسکو اوڈو وہی کرتے ہین یعنی پانچ سُر گاتے ہین لہذا عوام پسند لکھا ہے

اور رکھب و پنچم دو سُرون کو بادی کیا مگر اصل سمپورن ہے الا غلط العام فصیح - ہان راگ ہنڈول کا اوڈو ہونا

جیسا کہ بندہن لکھا گیا صحیح ہے - یہ پانچ طریقے درست ہین اور اکثر مغنیان حال اکرت و بکرت کو بباعث

عدم مشہری نہین جانتے ہین اوڈو و کھاڈو و سمپورن مشہور ہین یہی راگ گائے جاتے ہین یعنی برت مین ہین

اور راگ دیسی و مارگ جو مشہور ہین خلاصہ یہ ہے کہ دیسی آسان کو د مارگ مشکل کو د سلل سید ہا و بڈار وا و کھا

سخت و دشوار کو کہتے ہین اور چھوٹ علیحدہ ہوجانے کو کہتے ہین - اور رَو کا معنی رَو جو سُر کہ ملا ہوا رہے -

ہر ایک سُر سے شلت مثلاً ایک تان مین بہت سے سُر ہوے - اور تان کی تیزی جیسی ہین تیز سناخت سُر

مین دشواری ہوئی تو اُسکو رو کہتے ہین -

فصل ششم بیان راگ و راگنی معہ بندہن و آوچار و حلیہ و پوشاک وغیرہ مین از روے شاستر ساتھ ڈو پردون کے

پردۂ اول چھ راگ مین

راویان نغمہ پردازان و ناقلان سر و سازان یون نقل کرتے ہین کہ جب مہادیو کو
بشن سے کہ اُنکے یہان اوتار خدا ہے اور مراد اوتار سے مرسلی یعنی پیغام بری
ہے حکم ترکیب دینے علم ناد کا ہوا اُس وقت مہادیو جی نے بعد درستی سُرہاے چھ راگ قائم کئے اور انکو تقسیم کیا
فصلون اور شہر وا ور چھ سُرون پر علاوہ کھرج کے یعنی ایک ایک راگ ایک ایک سُر سے پیدا ہوا ہے
چنانچہ رکھب سے بھیرون اور گندہار سے دیپک اور مدہم سے میگھ اور پنچم سے سری اور دہیوت سے
ہنڈول اور نکہاد سے مالکوس اور مت ہنومت مین پنچم سے مالکوس اور نکہاد سے سری علاوہ برین گوکہ
اوّل مین ذات سرون کی مرقوم ہو چکی ہے مگر احتیاطاً باین لحاظ کہ چھ سُر سیواے کھرج کے کہ وہ بادشاہ
ہے اور رکھب ولیعہد ہے اُسی سے چھ راگ تقسیم ہوئے ہین اور خلاصہ کیا گیا یعنی رکھب عورت مگر ولیعہد
ہے اسی سبب سے جو راگنی بھی اِس سے متعلق ہے وہ صورت مردانہ رکھتی ہے اور گندہار وزیر یہ بھی
عورت بشکل مردانہ اور مدہم کوتوال اور پنچم داروغہ عدالت و میزان سُرہاے ہفتگانہ اور دہیوت مالک
فوج اور نکہاد مثل دختر وزیر سب یہ سُر عورت ہین مردانہ وار اور عمل ہر ایک سُر ہفتگانہ سواے کھرج کے
کہ وہ بادشاہ سُرون کا ہے مثل زمین یعنی ہر سُر جبکہ علیحدہ شروع کیا جائیگا تو وہ کھرج ہو جائیگا اور یہ سُر
منقسم ہین اوپر ہر ایک فصل کے اور کھرج دوازدہ ماہ و یازدہ سُرہاے و فصلین و ہر ایک راگ و راگنی
و دہنون پر حاوی رہتی ہے بلکہ شرح تقسیم ہوئی ہے یعنی رکھب و گندہار گرما مین اور مدہم و پنچم برسات مین
اور دہیوت و نکہاد سرما مین یہ سُر ششگانہ بجاے اپنے ایک رنگ رکھتے ہین اُسکو تمام خاص و عام
راگ کہتے ہین اور ہر شش راگ کی پیدایش سرہاے ششگانہ پر تقسیم ہوئی ہے اور علاوہ چھ راگ کے

جملہ راگ وراگنی کی اور طریقہ حسب التحریر آئندہ ہوئی ہے ملاحظہ مین آویگی یعنی راگنی وتپر وغیرہ اہل مت
دیوزادون ونایک وغیرہ یعنی انسان ترکیب دیتے گئے اب یہان سے بندھن وا وچار راگہاے ششگانہ
تصور کرنا چاہیئے یعنی سُر ندکو ربندہن واوچار ہوئے۔ بہرحال خیال فرمانا چاہیئے کہ منجملہ اُن چھہ راگون کے
پرتھم یعنی اوّل راگ بھیرون مقرر ہوا بندہن اُسکا سمپورن ہے اور سب سُر تیور وکومل کا اُس مین ہونا چاہیئے
خاص مین اس طرح سَ رِ گَ مَ پَ دھَ نِ سَا یہ راگ مہادیو کے مُنہ سے نکلا۔ ذات سمپورن و
صورت حال گورا رنگ سفید چشمان کلان بلند بینی کشادہ پیشانی گول مُنہ موچھین چڑھی ہوئی جوڑا بالونکا
بندہا ہوا اُس پر ایک سانپ لپٹا ہوا دوسرا سانپ کمر مین لپٹا نرگا ونادیا نام سواری کو زنار گلے مین
دھوتی سُرخ ریشمی پہنے ہوئے انگشتری الماس اُنگلی مین دشمن مروارید ہاتھ مین سن بارہ ہزار دو سو برس کا
یہ راگ رکھب سے ہے ولی عہد کھرج جبکہ رنگ دیا تو شبیہ مرد کی ہوئی اور ایک دہار پانی دریاے
گنگ کی گائے کے مُنہ سے نکل مہادیو کے داہنے شانے پر گرتی۔ ہنود مین وہ گنگا مشہور ہے خلاصہ
اسکے سے طوالت پائی گئی لہذا ترقیم نہ کیا اور سبب گرنے پانی کا یہ ہے کہ جب دریاے سمندر جہیر متہا گیا
تو اس مین سے چودہ ۱۴ رتن برآمد ہوئے منجملہ اُنکے ایک بکہہ یعنی زہر بھی تھا جبکہ وہ رتن ہر ایک نے لیا اور زہر کا
لینے والا کوئی نہ ٹھہرا تب مہادیو نے اُسکو اپنی حلق مین رکھ لیا آخر کار اُس سے اُنکو بیچینی کمال ہوئی
لہذا وہ دہار پانی کی اُنکے شانے پر گری کہ اُسکی خنکی سے وہ گرمی زہر فرو رہتی تھی اور شکل بھیرون یہ شکل
مہادیو ہے۔ اور مہادیو کا نام بھیرون بھی ہے بس ہونا راگ کا بہ شکل ہوکل حسب راے خاکسار بیان
فصل سیر دہم درست ہے اور مت ہنومان مین بھیرون کا اوڈو ہونا پانچ سُر کا بیان کیا ہے اور بدن
مین بھبھوت خاک کا اور مالا سر ہاے انسان گلے مین الا وہ مت غلط ہے لہذا کوئی نایک وغیرہ اچھے
مقلد اُس مت کے نہین ہوئے اگر عمل مین سب متون کا اتفاق ہے۔

دویم مالکوس کہ تعلق پنچم سُر سے رکھتا ہے رنگ مثل ولی عہد کھرج یعنی رکھب کے اور وضع اُترا ہوا

مثل مدہم یعنی جامہ سرخ پر زر سے آراستہ اوپر تخت ہوا کے بیٹھا ہوا ہار گلہائے بیلہ گلے مین اور انگشتری یاقوت کی ہاتھ مین و نورتن بازو پر اور چنپاکلی مرصع گلے مین اور یاقوت و کمربند سرخ پر زر اور حلقۂ یاقوت کانون مین اور چوٹی بالون کی بندھی ہوئی میزان عدل ہاتھ مین۔ مصاحبین پری پیکر حلقہ بدوش۔ بنر فام مثل کندن خام از حد خوبصورت دھوتی پیتمبری پہنے ہوے یہ بھی رنگ دینے سے شبیہ مرد ہوا۔ عمر پانچسو پچاس برس کی یہ راگ سمپورن ہے مثل بھیرون کے سب سُر تیور کومل اسمین نہین لگتے ہین۔ بندہن یہ ہے سَ رِ گَ مَ پَ دَھا نِ یہ راگ بھی مہادیو جی کے مُنہ سے نکلا مگر وہ شکل نہین ہے کس واسطے کہ بندہن مین بڑا فرق ہے لہذا صورت مین بھی فرق ہوا۔ یون تو سب راگون کا مالک مہادیو جی ہے یعنی بانی مبانی راگ ہے اِلّا صورت و موکل اُسکا ہمزاد اپنا بہ ہیئت دیگر مقرر کیا ہے لہذا شکل ہر ایک کی جداگانہ ہے۔ اور بھیرون کو کہ پرتھم یعنی اول بنایا اسیواسطے خود موکل اُسکا رہا اور فی زمانِنا مالکوس کو اوڑو مقرر کیا بلکہ رائج ہے اور سمپورن کو کانہڑا باگیسری کلاونتی قرار دیا بندہن رائج الوقت یہ ہے سَ گَ مَ دَھا نِ۔ اکثر مغنی حال اسکے بھی دقوف مین کم وقوف رکھتے ہین۔

سیوم ہنڈول۔ یہ راگ تعلق رکھتا ہے دہیوت سُر سے۔ پاربتی جی زوجۂ مہادیو کے مُنہ سے نکلا مگر مالک و موکل اسکا مہادیو جی ہے لہذا شکل اسکی حسب تجویز مہادیو مقرر ہوئی اور گو کہ پاربتی عورت تھی مگر ایک جان دو قالب اس واسطے حرکت ایک رہی گندم رنگ مائل بہ زردی کشادہ پیشانی پیوستہ ابرو موچھین چڑھی چشمان سُرخ مالائے مرجان گلے مین پوشاک سفید ہتھیارون سے آراستہ اسپ پری پیکر پر سوار۔ خنجر آبدار ہاتھ مین سر پہ کج کلاہ ایک طرف زعفران زار دوسری سمت کوڑیالے کی بہار ذات اوڑو پانچ سُر کا۔ بندہن سَ گَ مَ دَھا نِ تصور کرنا چاہیئے کہ بندہن مالکوس کا اور اسکا ایک ہے فرق مدہم تیور کومل کا ہے اسمین مدہم کڑی ہے عمر الت بیس سال کی۔

ل‍ا کوڑیالا صحرا مین خود رو ہے۔ چھ شاخہائے باریک زمین مین پھیلا سفید پھول ہوتے ہین مخلظ منی و دافع ریگ مثانہ ہے ۱۲ مولف

چہارم دیپک۔ یہ راگ متعلق ہے گندہار سُر سے فی زمانہ اسکو بدل کیا ہے کھٹ راگ سے
پوشاک اور وضع مثل رکھب کے الا رنگ سرخ مائل بسفیدی چشم آفتاب سے نکلا ہے اسکو حرارت زیادہ
دی ہے جلاد فلک ہے عمر اسکی دو ہزار برس کی ساٹھ اور چھپن شباب ہے اوچار و بندہن یون ہے
سَ رِ گَ مَ پَ دَ ہا رِ سَا اب یہ راگ مثل اوروں کے رائج نہین ہے گو تاثیر کسی راگ کی باقی
نہین رہی مگر اسکو کھٹ سے مبتدل کر دیا۔

پنجم سری راگ۔ متعلق ہے نکھاد سُر سے جامۂ چرم شیر پہنے ہوے اور استخوان کف پاے مردہ
گلے مین مہندی ہاتھ و پاؤن مین لگائے ہوے اور تین ستارہ پیشانی پر روشن انگیٹھی پیش نگاہ مشتعل
افراط سرما سے لرزان عمر صد ماہ برس کی یہ راگ ناف زمین سے نکلا لہذا حدت نہین ہے اور بعضون
نے لکھا ہے کہ یہ راگ از حد خوبصورت اور خوش رنگ پوشاک سفید بدن مین مالاے مروارید گلے مین
یاقوت بے بہا حمائل کئے ہوے مغنیان پرپوش بیٹھی گارہی ہین بندہن یہ ہے سَ رِ گَ مَ پَ دَ ہا
نِ اور بعضون نے اسکو اکرت لکھا ہے اِس بندہن سے سَ گَ رَ پَ مثل مالسری مگر شاستر مین حسب
مرقومۂ بالا ترقیم ہے۔

ششم میگھ راگ۔ علاقہ رکھتا ہے مدہم سُر سے یہ راگ بھی رنگ دینے سے شبیہ مرد معلوم ہوتا
ہے جامۂ سرخ پر زر سے آراستہ تخت ہوا پر سوار ہار گلہاے بیلا گلے مین انگشتری یاقوت ہاتھ مین
نورتن بازو پر چنپا کلی گلے مین اور حلقۂ زمردین کانون مین اور کمربند سرخ پر زر جوڑا بالون کا بندھا ہوا
مصاحبین پالینا جھولاتے ہوے تازیانہ یاقوت ہاتھ مین آنکھین خمار آلودہ آٹھ پہر چہار طرف سے گھیرے
ہوے۔ اور بعضون نے لکھا ہے کہ یہ راگ سیہ فام ہے عمر صد ماہ برس کی شمشیر برہنہ ہاتھ مین مغز دریچہ
سے یہ راگ نکلا ہے۔ پوشاک زعفرانی بدن مین مالاے اودراج گلے مین ذات اوڈو بندہن ہا رِ سَ

---

[1] بدانست راقم یہ راگ چار سُر کا۔ رکھب بھیرون کے گندہار و مدہم کوڑی چاہیے۔

رِ گ[1] بدالنست بندہ موکل اسکا رعد ہے لہذا اس مین تاثیر بارش ہے جب کسی نے باقاعدہ کیا تو وہ اپنی عادت کا معمل ہوا۔ بہر حال قاعدہ سے کرنا لازم ہے۔ مگر حقیر کو اسکے بندہن مین بڑا اختلاف معلوم ہوتا ہے یعنی برت مین سمپورن ہے آج تک کسی سے پانچ سُر کا سُنا نہین۔ چنانچہ بموجب رواج جہان خاکسار کے بھی برت مین ہے امید کہ اگر کسی صاحب کو اوڑو پہونچا ہو تو محنتی کر کے بنظر عنایت اس نحیف کو اطلاع دے اور حقیر کو ممنون منت کرے۔

پردۂ دویم بندہن واو چار چھ راگ و بیس[2] راگنی معہ حُلیہ وغیرہ

شائقین ترانہ پردازان پر واضح ہو کہ اس پردہ مین بیان او چار و بندہن راگنی ہائے ہر شش راگ معہ حلیہ یعنی صورت حال و پوشاک وغیرہ حسب مندرجہ شاستر کیا جاتا ہے اور ہر ایک راگ کی پانچ پانچ راگنیان مقرر ہین۔ جملہ تیس ہوئین۔ اور اول راگون مین پرتھم بھیرون مشہور ہے اور راگنیون مین پرتھم بھیروی چنانچہ بھیرون سے شروع ہوا۔

اوّل بھیرون راگ پانچ راگنیہائے ہمراہ اپنے رکھتا ہے

بھیروی زرد فام جنبی مثل پدمنی کشادہ پیشانی پیوستہ ابرو آہو چشم اوسط قد گردن بلند باریک کمر۔ میانہ قد عمر ماده ۱۵ سال کی عین شباب بندہن یہ ہے ما پ دھا نِ سا رِ گ پوشاک سونی رنگ کی

دوم برارای یہ راگنی بھی بھیرون راگ کی ہے

برآری۔ سبز فام پوشاک زعفرانی ذات سمپورن کشادہ ابرو فراخ پیشانی بلند بینی میانہ قد لاغر اندام نہایت ملیح چودہ ہاتھ مین عمر ماده ۱۵ سال کی بندہن سا رے گا ما پا دھا نی۔

سیوم مدہ مات طلائی رنگ کشادہ پیشانی باریک ابرو چشم کلان بلند بینی اوسط اندام زرد لباس قشقہ زعفرانی پیشانی پر ہم آغوش حریف جوان حسین نو عمر مین لب دریا بیٹھی ہوئی ذات سمپورن عمر ۱۵

[1] یہ راگ سمپورن برت مین ہے ۱۲

برس کی - بندہن یہ ہے ما پا دھا نی سا رے گ اور مدہ مات سارنگ بھی ہے - اسی کے
رنگ دینے سے لہذا ہمنام ہوئی اسی راگنی کے -

چہارم سندہوری - گندم رنگ فراخ پیشانی پیوستہ ابرو میش چشم اوسط اندام میانہ قد خوبصورت
سرخ پوشاک پہنے ہوئے بیٹھی مخوف مالک اپنے سے ذات سمپورن عمر ۱۶ برس کی - بندہن
یہ ہے - سا رے گا ما پا دھا نی

پنجم بنگالی - سبز رنگ میانہ پیشانی کشادہ ابرو چشم خورد نوکیلی اوسط بینی پست قد قشقہ زعفرانی
پیشانی پر زرد لباس بشکل جوگیان عمر ۲۵ سال کی بھبھوت بدن مین لگائے نہایت حسین چست و
چالاک باوجود مودب ہونے خوف مالک سے نہایت شوخی و گستاخی بشرہ سے نمودار بندہن سمپورن
سا رے گا ما پا دھا نی -

دویم راگ مالکوس یہ راگ بھی پانچ راگنیان رکھتا ہے

اول ٹوڑی - سبزہ رنگ فراخ پیشانی آہو چشم بلند بینی دراز قد فربہ اندام سفید پوش قشقہ زعفرانی
پیشانی پر - بین کندھے پر دوزانو بیٹھی بجا رہی جانوران صحرائی ہرن وغیرہ بیہوش پڑے اٹھ گرد بگرد کھڑے
عمر ۱۵ برس کی بندہن س ر گ م پ دھ ن

دویم گوری - گورا رنگ فربہ اندام اور بعضون نے لکھا ہے سبز فام میش چشم پوشاک سبز -
پورا بنہ کانون مین تنبورہ ہاتھ مین بیٹھی گا رہی ہے عمر ۱۵ سال کی بندہن س گ م دھ ن
اہل مت نے اس راگنی کو اوڑو لکھا ہے وا اور ناٹکون نے سمپورن اور برت مین بھی سمپورن ہے -

سیوم گن کلی گورا رنگ فراخ پیشانی کشادہ ابرو آہو چشم بلند بینی دراز قد وقت صبح گا رہی
ہے - فراق زدہ بال پریشان زیر درخت اقدم[1] بیٹھی ہوئی اور باوجود دراز قد حسین عمر ۱۵ سال کی

[1] قدم درخت کلان و دیر بر گڑ کے شکل برگ بیل و ثمر خام سبز و بیل پختہ زرد رنگ نارنجی قدر دار مثل بیر در صحرا کثرت سے ہوتے لڑکے و لڑکیان کھاتے ہین - ذائقہ مانند کرک ۱۲ مؤلف

بندہن اوڈو نگر کھاڈو و سمپورن کرتے ہین رِ سَ گَ مَ پَ

چہارم کہلنبہاولی - گورا رنگ مائل بسفیدی میش چشم اوسط اندام میانہ قد انگیا و ساری سرخ پہنے ہوئے بشاش بیٹھی اور مالک اپنے کی خدمت مین نہایت گستاخ عمر ما ۱۶ برس کی ذات بکثرت نصف شب مین گاتے ہین سا رے گا ما

پنجم کوکب - سیمین بدن کشادہ ابرو آہو چشم بلند بینی اوسط اندام دراز قد خمار آلودہ پوشاک سرخ نہایت خوبصورت عمر ما ۱۶ برس کی عین شباب بعد انفراغ کار دنیاوی مست و الست سو رہی ہے - ذات سمپورن بندہن سا رے گا ما پا دھا نِ -

سیوم ہنڈول یہ راگ بھی پانچ راگنیان رکھتا ہے

اوّل رام کلی[1] طلائی رنگ پیوستہ ابرو آہو چشم میانہ قد اوسط اندام نیلی پوشاک بعذر غیر حاضری خوش آمد سے عین شباب مین پاؤن مالک اپنے کے دبا رہی ہے عمر ما ۱۶ برس کی بندہن یہ ہے سا رے گا ما پا دھا نی

دوم دیسا کھی - سبز فام کشادہ ابرو آہو چشم فربہ اندام دراز قد پوشاک دھانی شمشیر برہنہ ہاتھ مین مثل پہلوانان تنہا غصہ مین کھڑی عمر ما ۱۶ برس کی - ذات بکثرت بندہن ما دھا نی سا اور دیسا کھ علیحدہ ہے سمپورن شمار اُسکا پترون مین ہے -

سیوم دیوگری - طلائی رنگ کشادہ ابرو میش چشم بلند بینی اوسط اندام قشقہ صندل سفید پیشانی پر نہایت خوبصورت ساتھ مالک اپنے کے محظوظ بیٹھی ہوئی عمر ما ۱۶ سال کی - ذات سمپورن

---

[1] رام کلی قوالی ایجاد حضرت امیر خسرو صاحب کومل رکھب سے میل بھیرون کا رکھتی ہے نہایت خوبصورت و خوش رنگ ہے اور یہ رکھب تیور ڈری کی رکھتی ہے - اس رام کلی سے قوالی نہایت خوش رنگ و با ذائقہ بلکہ یگانہ راگ قوالی رنگ خوش رکھتے ہین - ۱۲ مولف

بندھن یہ ہے۔ سا رے گا ما پا دھا نی

چہارم یاستی۔ سبزہ رنگ پیوستہ ابرو آہو چشم اوسط بینی میانہ قد فربہ اندام زرد لباس پہنے ہوے زیور مرصع سے آراستہ پاس حریف اپنے کے خوش بیٹھی ہوئی عمر ما ۲۵ برس کی ذات سمپورن

بندھن نی سا رے گا ما پا دھا نی

پنجم تیلنگی۔ پیوستہ ابرو فراخ پیشانی بلند بینی آہو چشم میانہ قد فربہ اندام سرخ رنگ لباس سفید پہنے نہایت خوبصورت معہ ہمراھیان اپنے بطرز امیرانہ بیٹھی عمر ما ۲۵ سال کی ذات کھاڈو

بندھن سا گا ما پا دھا نی سا

چہارم دیپک۔ یہ راگ بھی پانچ راگنیان رکھتا ہے

اول کامودی۔ طلائی رنگ میانہ پیشانی بلند بینی کشادہ ابرو آہو چشم اوسط اندام سرخ لباس نہایت حسین عمر ما ۲۵ برس کی۔ بندھن نی سا رے گا ما پا دھا

دوم پٹ منجری۔ سفید رنگ کشادہ ابرو آہو چشم اوسط بینی میانہ قد سرخ پوشاک قشقہ سفید پیشانی پر نہایت خوبصورت ذات سمپورن عمر ما ۱۶ برس بندھن سا رے گا ما پا دھا نی۔

سیوم سارنگی۔ طلائی رنگ فراخ پیشانی میش چشم میانہ قد لاجوردی لباس ساتھ ہمجولیون کے گانے بجانے مین مشغول عمر ما ۱۶ برس کی بندھن کھاڈو سا گا ما پا دھا نی سا

چہارم گاندھاری[ل]۔ سفید رنگ کشادہ پیشانی اوسط بینی پست قد لاغر اندام آہو چشم سبز پوش آگے نایک اپنے کے خود بادکش بیٹھی جھل رہی ہے عمر ما ۲۵ سال بندھن اوڈو سا نی رے گا ما

پنجم گوندگرہا۔ سبز فام فراخ پیشانی کشادہ ابرو دراز قد فربہ اندام آہو چشم زیر درخت انار خوش

ل گندہار بھی اسکو کہتے ہین ۱۲

بیٹھی ہوئی۔ عمر بارہ برس کی بندہن سمپورن نی سا رے گا ما پا دھا

پنجم سری راگ پانچ راگنیان بحسن تمام ہمراہ اپنے رکھتا ہے

اول بھٹرائی۔ سیہ فام فراخ پیشانی کشادہ ابرو آہو چشم میانہ قد اوسط اندام سفید پوشاک زیور مرصع چاندی سے آراستہ گلدستہ ہاتھ مین لئے بیٹھی عمر ۱۶ سالہ بندہن اوڈو نی سا رے گا ما۔

دوم کرناٹ۔ سبز فام کشادہ پیشانی پیوستہ ابرو بلند بینی آہو چشم میانہ قد اوسط اندام زیور طلائی سے مرصع زرد لباس نہایت حسین لونڈیان پری وش دست بستہ روبرو استادہ عمر ۱۶ سال شروع شباب خوش و محظوظ بیٹھی ہوئی ذات سمپورن بندہن سا رے گا ما پا دھا نی سا

سیوم مالسری۔ سیہ فام فراخ پیشانی پیوستہ ابرو آہو چشم بلند بینی ملیح و حسین فربہ اندام دراز قد سرخ پوش نو عمر سن ۱۶ سالہ بندہن اکرت سا گا پا۔ یہ طرز حسب مندرجہ شاستر اور برتی ہین، مگر اکثر اسکو اوڈو اس بندہن سے کرتے ہین یعنی کومل رکھب دیتے ہین سا رے گا ما پا اور اس بندہن سے بھی لوگ برتتے ہین سا گا پا نی رے۔ چونکہ صحت اسکی بتغیر کو اس طور پہونچی اور بعضے بکثرت سے مدہم دیتے ہین رکھب نہین لگاتے ہین سو چار دل طرز ترقیم کئے گئے سا گا ما پا۔

چہارم ساویری۔ سرخ رنگ کشادہ ابرو بلند بینی اوسط اندام میانہ قد میش چشم پر لباس سرخ ساتھ ہمجولیون اپنی کے شاخ درخت سرو پکڑے ہوئے کھڑی ہے عمر ۱۵ برس کی قدرے خوبصورت ذات سمپورن سا رے گا ما پا دھا نی۔

پنجم دہنا سری طلائی رنگ فراخ پیشانی پیوستہ ابرو آہو چشم فربہ اندام نہایت حسین قشقہ زعفرانی پیشانی پر پوشاک سرخ بدن مین ہمراہ نایک اپنے کے خوش بیٹھی سن ۱۶ سال کا ذات سمپورن بندہن دھا نی سا رے گا ما پا

ششم میگھ راگ پانچ راگنیون کا مالک ہے الا غضبناک نہایت

اوّل ملّاری۔ سیہ فام کشادہ پیشانی پیوستہ ابرو بڑی آنکھین نوکیلی میانہ قد خوبصورت زرد لباس
آغوش حریف مین خمار آلودہ نشۂ جوانی مین زانو پر بیٹھی ہوئی اور مالک بھی بہ تمنائے دلی اُس سے مخاطب
اور خوش بیٹھا ہوا عمر ما دس سال کی ذات سمپورن بندہن نی سا رے گا ما پا دہا۔
دوم سورٹھ۔ سرخ رنگ کشادہ ابرو آہو چشم پست بینی اوسط اندام میانہ قد پوشاک سفید پہنے ہوے
خوش بیٹھی یہ راگنی ہمشکل دیس کے ہے فقط دہیوت کی ایک سُرت کا فرق ہے ذات سمپورن عمر ما بیس
برس کی سا رے گا ما پا دہا نی
سیوم سوہنی۔ طلائی رنگ فراخ پیشانی کشادہ ابرو آہو چشم بلند بینی اوسط اندام میانہ قد ٹیکا صندل
سرخ کا پیشانی پر پوشاک زعفرانی بدن مین پھول گلاب کا ہاتھ مین لئے ہوئے بیٹھی ہوئی ذات کھاڑو عمر ما دے
شروع شباب بندہن سا رے گا ما دہا نی اور کلاونتی سوہنی مین گوکہ سُر پنچم کا بادی ہے مگر
بدانست بندہ و دیگر اُستادان پنچم صاف لگتی ہے اور صورت سوہنی کی اصلا نہین بگڑتی ہے اس بندہن سے
نی سا رے گا ما پا دہا اور قوالی سوہنی کھاڑو ہے اور کلاونتی سمپورن اور قوالی سوہنی سنگت
پرج سے اور کلاونتی سنگت مالکوس سے معہ سُر پنچم دونو نہایت خوش رنگ و خوبصورت ہین۔
چہارم اساوری سبز فام فراخ پیشانی پیوستہ ابرو آہو چشم اوسط بینی دراز قد اوسط اندام نہایت
حسین زیور مرصع سے آراستہ سرخ پوشاک تشقہ صندل سفید پیشانی پر باہم نایک اپنے کے خوش بیٹھی
عمر ما بیس برس کی ذات سمپورن بندہن سا رے گا ما پا دہا نی اور جوگیا اساوری قوالی
نہایت خوش رنگ فقط سُر گندہار مدہم اور دہیوت کا فرق ہے
پنجم کنکنی۔ گورا رنگ فراخ پیشانی کشادہ ابرو بلند بینی چشمان کلان اوسط اندام میانہ قد نہایت

حسین لباس گلابی بدن مین فیل مست پر سوار پژمردہ وفراق زدہ عمر ماہ ۱۰ برس کی ذات اڈو ونبدہن نی سا گا ما پا

فصل ہفتم بیچ بیان خانہ پری نقشہ اسم ہاے چھ راگ وچھتیس راگنی اور اڑتالیس ۴۸ پتر دوسرے طریقے سے

نغمہ سرایان حال وترانہ سنجان شیرین مقال پر واضح ہو کہ اسم نویسی چھ راگ وتیس راگنی معہ صورت حال و پوشاک وغیرہ ساتھ بندہن ورا وچار کے جیسا کہ چاہیئے ترقیم ہو چکی ہے مگر طریقہ آئندہ سے ایک ایک راگ چھ چھ راگنی وآٹھ آٹھ پتر یعنی لڑکے جملہ نوے نفر پاے گئے لہذا اندراج انکا بھی رسالہ ہذا مین مناسب معلوم ہوا اور اکثر کتب ہاے ہندی وفارسی ملاحظہ مین آئین بجز چھ راگ کے اور سب مین اختلاف پایا کسی راگ مین ایک طریقہ نہین نظر آیا یعنی تقسیم راگنی وپتروں مین یکسوئی نہ دیکھی کسی قدر راگنی وپتر وغیرہ جو مشہور ہین وہ اکثر گائے جاتے ہین اور بہت سے راگ پوتھیون کے ایسے ہین کہ اکثر لوگ اُنکے نام بھی نہین جانتے ہین۔ خلاصہ یہ کہ یہ علم بے پایان ہے ہر کس وناکس نے حسب استعداد اپنی کے برتا مگر فی زمانہ مثل اور علمون کے اس علم کا عالم وعامل مکمل مانند متقدمین جیسا سننے مین آیا بندہ کو اس ملک مین نظر نہ آیا ونقشہ ہاے مذکورہ مین تقسیم وقت وشہر وفصل مندرج ہے۔

اوّل راگ بھیرون مہینہ کنوار وکاتک مین صبح سے تا ڈیڑھ پہر دن چڑھے تک معہ راگنی وپتر ہاے

بھیرون کی تاپیرن کی بہا چافی تیرا ایک		بھارجا یعنی زن ۵ نفر		پتران یعنی طفلان ۸ نفر		
سوہا	سورٹھ	بھیروی	بنگالی	پنچم	بنگال	مدھو
رنداہی	کنبھاری	بیلاولی	پونیاکی	دیساکھ	للت	ہرکھ
میرے	بہلاگوجری					
بلاولی	پٹ منجری	اشتھی	سندھوی	مادہو	بلاول	معہ راگ ۹ نفر

دُویم مالکوس مہینہ اگہن و پوس مین ڈیڑہ پہر دن رہے تک اور یہ وقت معینہ دوامی ہین

بہارجا یعنی عورت صہ نفر		پتران یعنی طفلان ملے نفر			مالکوس کے پُترون کی بہارجائین	
گوندگرہا	گاندہاری	ماڑو	میواڑہ	بربرہ	گندہاری	مالسری
مالسری	جیت سری	مشٹانگ	چندگاہی	بہرمرہ	سکہرائی	دہناسری
دہناسری	بہیم پلاسی	نند	کہوکہر		درگا	کامودی
					جیت سری	بہیم پلاسی

سیوم ہنڈول مہینہ پہاگن و چیت مین ڈیڑہ پہر دن رہے سے شام تک اوقات معین ہین

بہارجا یعنی زن صہ نفر		پُتران یعنی طفلان ملے نفر			ہنڈول کے پترون کی بہارجائین	
تیلنگی	دیوگری	منڈل	چندربیت	سوبرانگ	پوربی	سرستی
یاستی	سندہوری	انند	بہبہباس	برُوہن	چیتی	دیوگری
اہیری	مدہ مات	بسنت	بنہود		لیلاوتی	ترون
					گرومی	پاروالی

چہارم دیپک مہینہ چیت و بیساکہ مین شام سے ڈیڑہ پہر رات گئے تک وقت ہے

بہارجا یعنی عورت صہ نفر		پتران یعنی طفلان ملے نفر			دیپک کے پُترون کی بہارجائین	
کامودی	پٹ منجری	کمل	کُسم	کُن تُل	منوہر	بہوپالی
ٹوڑی	گوجری	رام	کُہل	کلنگ	مالگوجری	اہیری
سارنگی	براری	چیپک	ہیمال		جیجاونتی	ہمیر
					منگل گردی	ایمن

پنجم سری تہیئنہ جیٹھ و اساڑھ مین ڈیڑھ پہر رات گئے سے ڈیڑھ پہر رات رہے تک سب یا مو ہین

سری کے پترن کی بہارجائی پتر ایک		بہارجا یعنی زن ۵ نفر		پتران یعنی طفلان ۸ نفر		
کہیم	بجیا	بہراٹی	کرناٹی	سندھو	مالو	گونڈ
مسرنکیا	دہیان خی	گوری	ساویری	گن ساگر	بکنڈ	کلیان
سرسی	سرڑ					
سوہنی	کنہ	رام کلی	گن کلی	گنبھیر	کہنباند	[illegible]

ششم میگھ ملہار راگ تہیئنہ ساون و بھادون مین پہر رات رہے سے صبح تک جملہ یا مو ہین

میگھ کے لڑکون کی بہارجا		بہارجا یعنی زن ۵ نفر		پتران یعنی طفلان ۸ نفر		
پرج	کرنانٹ	ملاری	سورٹھ	نٹ	کانہر	سارنگ
نٹ منجری	کادوی	سوہنی	اساوری	گونڈملار	جالندہر	کیدار
مانجہ	گومتانت					
سوہتانت	بہادری	کنکنی	کہباؤلی	سنکر	گنڈ	[illegible]

جملہ راگ و راگنی مین لیے نفری ہوئین اور بعضون نے سارنگ کہ منجملہ پتران ہے منجملہ بہارجا یعنی زن قرار دیا ہے بلکہ ایک راگ مالا قدیم مختصر سا پاس بندے کے تھا معہ تصویرات اس مین تصویر سارنگ بشکل عورت

ان بہارجاؤن سے واضح ہوتا ہے کہ کسی نے حال مین ایک ایک راگنی مختلف و غیر مختلف لیکر ایک ایک پتر کے نامزد کردی ہین کچھ ضرورت تحریر تھی اس مولف نے متفرقات مین کوئی راگنی معہ سنگت تحریر سے باقی نہین رکھے۔ اِلّا احتیاطاً باعث اندراج نقشہ رقم ہوئین مگر وہ نقشہ خلاف قول اساتذہ و حال ہے طبع زاد کسی عطائی (نا واقف) کا ہے فقط واسطے دریافت غلطی مندرج کیا گیا بنا اسکا ہونا نہ چاہیئے۔ اور مردان علی خان نے بھی شاید نقل کرلیا کسی واقفکار کو بھی نہین دکھلایا شامل غنچہ راگ کر کے گوشوارہ قائم کیا ایک ایک راگنی پترون مین اور راگون مین قائم کردی ہے صاف غلطی ظاہر ہے یا کاتب سے غلطی ہوئی ہو مگر کاتب سے ایک آدھ راگ کی غلطی ہو جائے نقشہ کا نقشہ اڑتالیس بہارجا کا غلط غیر ممکن معلوم ہوتا ہے کہ خانصاحب امیر ہین خود اس کام کو نہین کرتے۔ اور تمیز کئے ہوئے اپنی تحقیقات کامل نہین ہو سکتے بیان کا کیا اعتبار فقط واللہ اعلم بالصواب ۲ لمولف

پریشان مو شاخ درخت انار پکڑے ہوے کھڑی ہے - ہان سارنگی بیشک راگنی دیپک راگ کی ہے بدانست بندہ اس سارنگ سے مراد گوڑ سارنگ کی ہے کس واسطے کہ الاپ مین بھی شکل مروانہ ہے بہر حال سارنگ مندرجۂ نقشہ ہذا کو گوڑ سارنگ تصور کرنا چاہیئے - طریقۂ نقشۂ ہذا ختم ہوا اس طریقے مین حسب دستور چھ راگ کو اوپر بارہ مہینون کے منقسم کیا ہے یعنی دو مہینے ہر ایک راگ بھلا معلوم ہوتا ہے اور تاثیر پکڑتا ہے - اور ایک ہی دن رات مین جملہ راگ و راگنی مندرجہ کتبہاے قدیم کہ ۱۲۶ نفری ہین وہ کرتے ہین - اور ایک ایک راگ معہ راگنی و پتر ہاے اپنے گیارہ گھڑی پندرہ منٹ یعنی پل خام تلک مقیم رہتا ہے اور اپنا اثر رکھتا ہے یعنی ایک راگنی مندرجۂ نقشہ ہذا کا ۱۱۵ پل کلہم عمل ٹھہرا - اسی طرح سے ہر ایک راگ و راگنی کے معہ پتران تقسیم اوقات جداگانہ استادون نے کئے ہین بہر حال فہم و ادراک مناسب درکار ہے

فصل ہشتم بیچ بیان راگ و راگنی و دھن ہاے علاوہ مدخلہ کتبہاے متقدمین اور جو کہ معینان حال و شائقین باکمال کے استعمال مین معہ مستخرجہ نائکان وغیرہ باسنگت یعنی میل معہ دو پردے

پردۂ اول — شائقین و ناظرین پر مخفی و محتجب نرہے کہ ایک راگ یا راگنی مل کے نام اسکا وہی جو کہ تھا مشتق کر کے رکھا گیا حسب معلومات اپنے رقم کرتا ہون مثلاً

گوری خاص مندرج کتاب ہے اور چھ گورین اور ہین - اول گو دہنی سنگت و مرکب کالنگڑا سے دوم چیتی گوری میل پہچ اور کالنگڑا سیوم آسا گوری میل آسا سے - چہارم للتا گوری میل للت سے پنجم بھٹیال گوری سنگت بھٹیار سے - ششم پراستھائی گوری سنگت گوری اور دو شعبہ سے دل مخالف شعبہ مقام عراق - دوم زابل شعبہ مقام عشاق فارسی سے ایجاد مولف منوہر گوری

کانہڑے عوام مین اٹھارہ مشہور ہین - اوّل کانہڑا خاص - دوم باگیسری قوالی ایجاد حضرت امیر خسرو رح میل گونڈ و ملار سے نہایت خوش رنگ - سیوم باگیسری کلاونتی میل مالکوس سے - چہارم شہانا ایجاد امیر خسرو میل سارنگ مدہم زیادہ لگتی ہے از حد خوش رنگ - پنجم مدر[1] کی ایجاد میران مدہ نایک بلگرامی یہ کانہڑا روکھا ہے دیسوت کومل اور گندہار تیور لگتی ہے اور سب کانہڑون مین گندہار کومل ہے کس واسطے کہ یہ راگ بھی کومل ہے - ششم حسینی ایجاد شاہ حسین صاحب سگت گونڈ و کھنباند و میگھ سے - ہفتم اڈانا ایجاد بخشو نایک سابق میل میگھ و ملاری سے - ہشتم درباری ایجاد بیجو نایک کہ بیجو باورے سے قبل تھا سگت مہار سے - نہم جوگیا ایجاد ہرداس فقیر اُستاد تانسین میل سارنگ سے - دہم برم میل سارنگ بندرابنی سے موجد اس کا گوپال[2] نایک ہے - یازدہم راعسہ ایجاد حضرت سلطان شرقی سگت سندورہ کافی - دوازدہم سوہا سنگت مدہ مات ایجاد نائکان سابق - سیزدہم سوگری میل ہٹ منجری ایجاد باز بہادر نایک قوالی - چہاردہم نایکی سنگت بڑہس و گونڈ - علاوہ برین کیدارا اور کلیان اور کافی کو شامل کرکے اٹھارہ اکثر ہی کہتے ہین - الّا بدانست بندہ انکی صورت جداگانہ ہے - ہان کافی البتہ صورت و سنگت کانہڑے کی رکھتا ہے اسکو کہتے تو مضائقہ نہ تھا - اور شہانے کو مجلسی اور کیدارے کو چاندنی کا راگ بھی نامزد کرتے ہین -

اور یمن دو ہین - ایک تو یمن - دوم آیمن سیوم یمن کلیان -

اور کلیان تین اوّل شدھ کلیان - دوم یمن کلیان سنگت یمن سے - سیوم سیام کلیان سنگت سام - اور سام ایک ہے ایجاد کنہیا سے سگت یمن کلیان کی - ازان بعد پھر سلطان شرقی بادشاہ جونپور نے بارہ[۱۲] قسم کے سام ایجاد کئے - اوّل[۱] سام ایک ہے دوم[۲] گورسام سیوم[۳] ملارسام چہارم[۴] بھوپال سام پنجم[۵] گنبھیر سام ششم[۶] ہوہو سام ہفتم[۷] پوربی سام - ہشتم[۸] رام سام - نہم[۹] میگھ سام - دہم[۱۰] بسنت سام - یازدہم[۱۱] برآری سام - دوازدہم[۱۲] کبرائی سام - سیزدہم[۱۳] گونڈ سام - منجملہ انکے ایک اصل یعنی خاص اور بارہ ایجاد سلطان شرقی -

---

[1] بدانست بندہ مدر کی کانہڑے مین صاف سنگت تمیر کی مانی جاتی ہے ۱۲ مؤلف [2] گوپال داس نایک سابق ۱۲

پس جس جس راگ کا نام مشتق ہے اُسی کی ہر ایک مین سنگت تصور کرنا چاہیے۔
اور ہمیر سنگت بہار قوالی سے موجد اسکا سوبج خان قوال نایک۔ قوالی بھوپالی سنگت بہیہا اس سے
چھایا سنگت گور سارنگ اور کیدارا و بلاول نٹ سنگت بلاول اور کیدارا چھایانٹ دونومل کے مشہور
ہوے ہمیر و کہیم دونو سنگت ایک گنکلی سے رکھتے ہین اور سنکرا آرن سنگت اہیری سے اور سنکرا برن
میل بھاگ کا رکھتا ہے۔ اور بھاگ سنگت شنکر سے۔ اور بھاگڑا میل الیا سے۔ اور بھاگ سوراسی
سنگت بھاگڑا و کھماج سے اور دیس سنگت ملار و سورٹھ سے اور سوہنی کلاونتی سنگت مالکوس سے اور سوہنی
قوالی ایجاد امیر خسرو سنگت پرج سے اور پرج سنگت کالنگرا و سورٹھ سے۔ اور سورٹھ میل دیس و ملاری سے
اور کالنگڑا مرکب ہے اساسے اور پرج کالنگڑا دونومل کے مشہور ہوے اور کالنگڑے کو کلنک بھی لوگ
کہتے ہین۔ اور پوریا[ل] دنکی سنگت پوربی دہری سے اور پوریا رات کی سنگت مین وکا مود سے ایجاد امیر خسرو۔
اور پوریا دھناسری دونومل کے مشہور ہوئے۔ اور بھیرون خاص مہادیوجی سے ہے۔ دوم بھیرون بیراگ
پاربتی سے۔ سوم بھیرون بشنوی بشن سے۔ چہارم بھیرون کشنا کنہیا سے۔ رام کلی دو اول قوالی ایجاد امیر خسرو
سنگت بھیرون کی نہایت خوش رنگ۔ دوم کلاونتی سنگت ٹوڑی کی تمیز بدشواری ہوتی ہے اور رجا جونتی
دو کلاونتی ہین سنگت کافی و سندوریکی اور رجا جونتی قوالی ہین سنگت دیس و سورٹھ کی مگر دونو خوش رنگ ہین۔
بلاول میل درنگ الہیا و گور سارنگ کا ہے اور لچھا ساگ سنگت کوکب و جاجونتی اور رپٹ منجری سے۔ اور
کوکب جاجونتی قوالی کی سنگت سے اور رکھہار کہ جسکو بنکھمار اور ربکار بھی کہتے ہین سنگت رام کلی و بھیرون سے
ایجاد نائکان سابق۔ اور رھٹیار جسکو بھٹیال بھی کہتے ہین سنگت گوروآسا سے۔ اور آسا سنگت بھیرون و کالنگڑی
سے۔ اور الہیا سنگت بھاگ و بلاول سے۔ سوکل سنگت لچھا ساگ سے۔ اور سکل بلاول دونومل کے

[ل] دونو پوریا مین رکھب کومل ہے مگر رات مین پنچم زیادہ لگتی ہے واسطے حفاظت ماروا کے۔ اور دن مین پنچم نہین لگتی ہے۔ فرق
پنچم کا ہے۔ ماروا پوریا کا دشمن ہے۔ لموقفہ ۱۲

مشہور ہوئے اور بلاول کو دن کا کلیان بھی کہتے ہین - اور بجیج سنگت مین سے ایجاد سلطان شرقی نایک قوالی - اور ٹوڑیان چودہ ہین -

اول ٹوری خاص - دوم ٹوڑی برارے سنگت سارنگ بُرہنس و کانہڑا د مقام نیشاپور سے ایجاد امیر خسرو - سیوم ٹوڑی جونپوری ہے نہایت رنگین سنگت مالسری و بھیروی سے ایجاد سلطان شرقی - چہارم رامان ٹوڑی سنگت رام کلی و مالسری سے - پنجم رسولی ٹوڑی سنگت دھناسری و ملتانی کی - ششم بہلی ٹوڑی سنگت کھنڈ یہ راگنی کہ بہت کم گائی جاتی ہے - ان چار ٹوڑیون کے موجد سلطان شرقی فرمانروائے جونپور نایک قوالی ہین بلکہ بہت سے راگون کے موجد ہوئے بعد حضرت امیر خسرو ایسا نایک قوالی کا نہین ہوا اور اہل تصوف بھی باکمال صاحب نسبت ہوئے -

ہفتم ٹوڑی سندورہ سنگت کافی و کانہڑا ایجاد چنچل سین قوال نہایت خوش رنگ - ہشتم ٹوڑی فیروزخانی سنگت بلاول ایجاد فیروز خان قوال - نہم ٹوڑی لچھمی اس راقم کی سماعت مین نہین آئی ہے - دہم ٹوڑی بلاس خانی از بلاس خان قوال سنگت بھیروی و دیساکھ - یازدہم دیسی توڑی سنگت اساوری - دوازدہم توڑی اساوری سنگت بھیروی ایجاد امیر خسرو - سیزدہم توڑی لاچاری سنگت ملتانی کی - چہاردہم ٹوڑی میان کی یعنی تانسین کی گوئیے کہتے ہین -

اور اساوری سنگت مالی گورا سے اور جونپوری اساوری ٹوڑی و اساوری مل کے ہوئی - اور پوربی سنگت پوریا سے اور موجد اسکے امیر خسرو اور پوریا ایجاد کسی نایک سابق کی سنگت سری سے اور بھیرویین سات ہین

اول بھیروی خاص دوم بھیروی بلاس خانی بیل کافی کا - سوم بھیروی براری ایجاد میران مدہ نایک بیل براری کا - چہارم سندھ بھیروی سنگت سندھ کہ دُھن مشہور ہے ایجاد سلطان شرقی - پنجم بھیروی اشنہی ایجاد جناب حضرت میر علی صاحب مغفور نہایت خوش رنگ سنگت مقامہائے فارسی و بھیرون و سندھ - ششم بھیروی قصوری سنگت ٹوڑی ایجاد از سابق کسی نایک کی - ہفتم بھیروی کرم اشنہی ایجاد مولف سنگت سندھ و کافی و مقام نیشاپور

فارسی دو تور کھبین تیور کومل شامل کر کے نامزد کیا ہے

اور زلیف ایجاد امیر خسرو نہایت خوش رنگ و دردناک سنگت کافی و سندہ و سند مورہ و بھیروی و کھٹ کی ہے۔ مگر بدانست راقم رنگت کھٹ کی پائی نہین جاتی ہے اور ایک عالم بلکہ اکثر گویئے کھٹ راگ کو زلیف قرار دیتے ہین ہان زلیف ڈومنیون کی علیحدہ ہے وہ البتہ مشابہ کھٹ سے ہے اور وہ بھی در اصل کشا بھیرون ہے کھٹ بھی نہین ہے۔ ڈومنیون کی زلیف مشہور کر دی ہے اور اکثر قوال و کلاونت عدم وقفیت سے بھیروی بلاس خانی کو زلیف کہتے۔ چنانچہ ہمارے احمد خان نے نواز ساکن قصبہ اسیون علاقہ لکھنؤ نے کہ اس کام مین اپنے فن کا یکتا ہے اور موج خان کلاونت ساکن دہلی کہ دہر پدیا بہت اچھا خاندانی سلسلہ اُن کا تانسین سے ملتا ہے غلام رسول بھانجے اپنے سے کہ خیال بہت اچھا ٹکسالی گاتا ہے بھیروی مذکور کو زلیف بتا دیا ہان نواب علی نقی خان بہادر وزیر شاہ اودھ نے لاریب جناب میر علی صاحب قبلہ کے سوزون پر ہولی بنائی ہے یا آنکہ جناب قبلہ بابو رام سہائے صاحب کی چیزین زلیف ہین لاشک بہت صحیح و سوملی بنی ہین الا کھٹ کلاونتی اور ڈومنیون کی زلیف کی صورت کسیقدر ملتی ہے لاکن جب بھی بڑا فرق ہے اوپر شرح ہو چکی ہے۔ اور

آہیری راگنی پوچھی کی سنگت ٹوڑی و سند مورہ سے از حد خشک ہے۔ اور

جوگیا اساوری دو نومل کے مشہور ہے۔ اور

سارنگین کئی ہین۔ آول سارنگ خاص۔ دوم سارنگ مدہ مات ایجاد میران مدہ نایک بلگرامی سنگت دیس و سورٹھ و مدہ مات سے۔ سوم سارنگ بندرابنی کہ وہ قرینہ متھرا کے گانے کا ہے سنگت گور و گوڑ سارنگ سے۔ چہارم جوگیا سارنگ نہایت خوش رنگ ایجاد جناب میر علی صاحب مغفور سنگت جوگیا کی پنجم برہانس ایجاد گوپال داس نایک سنگت کا نہرا۔ ششم لنکا ڈہن سنگت کا مود و شہانا ایجاد بیجو باورے ہفتم میان کی یعنی تانسین کی سارنگ سنگت دیس کی۔ ہشتم گور سارنگ سنگت گورا ایجاد از نایکان سابق جملہ آٹھ سارنگ

راقم کی سماعت مین آئین شاید زیادہ ہون - اور
جیت سری دن کی کومل رکھب سے میل سری و پوریا اور جیت رات کی تیور رکھب سے سنگت سنکرا
وہمن و کیدارا - واللہ اعلم موجد انکا کون ہے - اور سلطانی نہایت خوش رنگ میل بھیم پلاسی و ملتانی و دہناسری
رکھب کومل ایجاد حضرت سلطان عالم مرزا محمد واجد علی شاہ بادشاہ ملک اودھ - اور تلک کامود سنگت تلنگ
و کامودی راگنی دیپک کی - اور پردیپکی سنگت دیپک و اہیری و ساونی نہایت مشکل و خوش ایجاد حضرت
امیر خسرو صاحب - اور سندورہ ایجاد دہوند ہو نایک سنگت سندوری راگنی ہنڈول و کافی کی - اور سائینی ایجاد
ارجن کہ منجملہ دیوزادان صاحب مت تھا بشمول اکیس اہل مت سنگت ملاری و نٹ ملاری سے - اور ملاری و نٹ
ملاری سنگت چھایا و دیس سے - اور برزخ میل الہیا اور بھاگ سے - اور اشینہی سنگت گوجری سے - اور
گوجری سنگت براری کی اور پوریا دہناسری اور دہناسری مین سنگت پوریا و سری کی - اور بین سری سنگت پوریا
رات کی فرق مدہم و گندہار کا ہے پوریا مین پنچم زیادہ لگتی ہے - اور پھول سرے سنگت بھیم پلاسی و ملتانی و گوری
سے - اور دہول سرے سنگت مارواور دہول کہ وہنون مین ہے یہ راگ ساختہ مغنیان حال ہین پوتھی کے
نہین ہین - اور پوربی مین سنگت سری و پوریا دن کی ایجاد امیر خسرو - اور بھیم پلاسی سنگت پوربی و ملتانی سے -
اور ملتانی سنگت ہیلو و ٹوری سے - اور مارواسنگت مارو و پوریا سے - اور کھنٹ سنگت سوب سے کہ دھن ہے
گندہار و نکہاد کومل لگتی ہے - اور جنگلا اور پیلو اور برڈا یہ چار دن ایک صورت پر مین فرق او چار کا بحساب
سُرتون کے ہے اور بندھن سب کا ایک ہے اور پیلو ایجاد ہے گوپال لعل کا سنگت ملتانی وغیرہ - اور
کافی ایجاد گنیش مت کی ہے سنگت کانہڑا و بھیروی سمپورن سے یکہ سرگم معمولی سے کافی پیدا ہے - اور
گور راگ پوتھی کا ہے سنگت بلاول و چھایا و کیدارا و کامود سے - اور جوگیا ایجاد نائکان سابق اسم نامعلوم
سنگت بھیرون و کالنگڑا - اور پنچم نہایت خوبصورت ان پانچ راگون سے مرکب ہے بکار و رام کلی و کوکب و بہیماس
و پلہاساگ سے اور ترون تین راگ سے ہے پوربی و پوریا و سری سے اور بعضے سنگت پردیپکی کی بتادیتے ہین

اور بہار قوالی ایجادِ امیر خسرو سنگت کانہڑا۔ دوسری بہار تانسین کی سنگت کانہڑون سے اور بہار ہر ایک راگ
معمولی کے اُستادون سے بنی ہین اور ملار ایک خاص دوسرے ملار تانسین سنگت کانہڑا و سارنگ تیسرے
دھوریا ملار ایجاد بیجو میل سارنگ و بیلو۔ چوتھے سُور کی ملار سنگت سورٹھ و دیس سے۔ اور غارا سنگت کانہڑا و
بسلنت سے۔ اور بسنت کلاونتی سنگت بہار راگ پوتھی سے اور بسنت قوالی ایجادِ امیر خسرو خوش کیفت
سنگت سوہنی و پنچم بہار سے۔ اور موہنی ایجاد مولّف یعنی راقم سنگت الہیا و سُکل و جھجھوٹی و بہاگ و کھماچ دے کے نام دو
بہ موہنی کیا۔ اور سروری ایجاد راقم بہاری و جھجھوٹی و مقام پوسیلک و صفہان وغیرہ کا رنگ دے کے
صورت جداگانہ نکالی۔

(تحقیقات از راگ درپن فقراللہ صوبہ کشمیر بیان سنگت و بنائے راگہائے اختراعی کہ اس راقم کی تحقیقات سے صحیح و درست ٹھہرے (تتمہ پردہ اوّل)

راگہائے سنکیرن و سالنک کہ عبارت راگ و راگنی و بعد ازان یعنی سنکیر
عبارت ہے راگنی و پترون راگ سے۔ اور سالنک وہ جو کہ بعد ان کے
نائکان وغیرہ نے اختراع کئے۔ اس مولف نے کانہڑے سے شروع کیا ہے
اوّل عارفون نے پانچ قسم کا کانہڑا نکالا۔ بعد ازان اٹھارہ قسم کہ اُسکی تصریح ہو چکی ہے۔ اب خلاصہ یہ کہ کانہڑے
کو باگیسری کیا دھناسری کے میل سے اڈ ملار کے میل سے اڈانا ہوا۔ اور فرودست کے میل سے شاہانہ
اور جو کانہڑا و دھولسری و منگل اشٹک ملایا پوریا ہوئے کھاڈو ہے۔ اور کامود بھی پانچ قسم کا ہے۔ اوّل گونڈ و
بلاول سے کامود ہوا۔ اور کامود و سُدھ ملا کے گایا سُدھ کامود ہوا۔ کلیان و کامود ملا تو کلیان ہنودہ کامود ہوا
اور ساونت کامود مل کے ساونت کامود ہوا۔ اور کامود و کھٹ مل کے تلک کامود ہوا۔ اور سُرستی و کیدارا
دسنکرابھرن یکجا کیا مالسری ہوئے۔ سمپورن سپت قت گاوے اور جو مالسری سالکے وجہ یہ ہے کہ ایک سُر خاص
مالسری کا بھی ہو تب نام قرار پاوے۔ مگر بدانست فقیر یہ جواب بیجا ہے جبکہ دو یا چار راگ مجتمع کئے تو نام رکھنے کو
مصنف کا اختیار ہے۔ جب کئی چیزین ملین تو شکل جداگانہ ہوئی نام رکھنے کو اختیار ہے۔ اور گوری و مارو ا
و جیت سری مل کے دھناسری ہوئے۔ اور بہول و بیراری و دیسکار سے جیت سری ہوئے۔ سمپورن

اور بیراری کو جیت سری مین ملایا دہول سری ہوے - اور للت وریوارا و بہیم پلاسی مل کے رام کلی ہوئے
اور گونڈ وادانہ و گوری مل کے گن کلی ہوے اور گنگری بھی کہتے ہین سمپورن وقت سانیکال یعنی سام اور
گوجری واساوری مل کے گونڈ کلی ہوے اوّل گورکہ ناتھ نے اسکو بنا کے گایا اور ٹوڑی اساوری و سیام
وبھول وگندہار و بیراری مل کے کھٹ سار ہوا سمپورن اور کیدارا و کلیان و کانہڑہ و چتور سری و سیام مل کے
سنکل اشٹک ہوا اور اساوری و پوربی و بھیرون و دیوگندہار چار مل کے جو راشتہ ہوا - اور نٹ نو قسم پر ہے
یعنی باگیسری و پوریا و مدہ مات مل کے شدہ نٹ ہوا سمپورن ہے اور نٹ اور کیدارا و ہمیر مل کے نٹ
کانہرا ہوا اور کیدارا و نٹ مل کے فقط نٹ کیدار ہوا - اور کانہرا و نٹ مل کے نٹ کانہڑہ ہوا - اور شدہ ون
ہے اور نٹ و ملار مل کے نٹ ملار ہوا - اور نٹ و کامود مل کے نٹ کامود ہوا - اور نٹ و سارنگ مل کے
نٹ سارنگ ہوا کہنمارے اور پوریا اور ٹوڑی مل کے راج نراین ہوے - اور دہول و مدہ مات و دہنا سری و
کلیان و کامود و کیدارا و اہیری و کانہڑا نٹ کے ساتھ ملایا تو ناٹ گرنہہ ہوا - اور اوّل مین بل دیو جی نے
گایا ہے وہی موجد ہوے - اور سری راگ و مالوہ و نٹ مل کے گرنتھہ بہاری ہوے - اور گوری و بہہاس و
انسیناس و کرہ مل کے سرستی ہوے - اور گوری و مالوہ مل کے پوربی ہوے سمپورن وقت خوشی کے گاوے
اور جیت بہاری اور مارواور چتشیم انس و دہنا سری مل کے ٹرہنس ہوئی اور ترون و بہاری مل کے منوہر
گوری ہوے - اور ملار و مالسری مل کے مدہ مات ہوے اور صبح کو گاوے - اور نٹ نارائن جیت سری و سنکر
ابہرن مل کے تربینی ہوے - اور وکیدارا مل کے سنکرابہرن ہوا اور پہلے اسکو مہادیو نے گایا ہے اور
لنک دہن و مدہ مادہوی و بیراری و سنکرابہرن مل کے نٹ نارائن ہوا اور راگ ساگر مین اسکو اور پنچم راگ کو
چھ مین لکھا ہے اور میکھ و مالکوس کو باہر کیا ہے - مگر بدانست راقم کے راگ ساگر والے نے غلطی کی - اتفاق رائے
دیو تا لینا چاہیئے اور جیت بہاری اور گوری مل کے لنک دہن ہوئے اور یہ نام ہنومنت ہی پس ایجاد ہنومان
بہرحال - اور دیوگری و پوربی و گوری مل کے پرپوی ہوے اور مالسری و ملار مل کے کہنباولی ہوے - اسکو

بھی اوّل ہنو منتھ نے گایا اور دیسی و اساوری و کھٹ مل کے اندھاوتی ہوئے اور دیسکی و ٹوڑی و تربینی
مل کے براری ہوے اور سمپورن ہی اوّل ترتیب ہوئی ہے بانی مہادیو اور مارو و دھول و دھناسری و
کنہاری مل کے پٹ منجری ہوے - اور مارو و کیدارا و جیت سری سودہ مل کے گنٹتا ہوئے - اور بھرت
سنگیت مین چھ سرکی راگنی لکھی ہے اور بھیرون و کانہرا و سری راگ و سارنگ برابر مل کے ٹنک ہوا - اور
سندہورا و ملار و کیدارا ملاتو ناگ دہن ہوا - اور لکھا ہے کہ اسکو ناگ لوک مین کالی مین یعنی زیر زمین کہ ملک ہے
ساپنون کا اور اوپر زمین کے جو ہے وہ از قسم جنان ہین اور ناگ بانی بھی تحت الارض کی زبان مشہور ہے
اور سیام و دیسکی و کلیان و گوجرے مل کے اہیری ہوے - شام کو گاتے ہین اور اسکو اول کنہیا جی نے گایا بانی
اسکے کنہیا ہین - اور سنکرابھرن و سورتھی اڈانہ مل کے رہس منگل ہوا - بنک پال و گوجری و پنچم و گندھار و بھیروی
مل کے سورتھی ہوے اور سری راگ و مالوہ مل کے راج ہنس ہوا اسکو اول مارو نے گایا وہی بانی مبانی اسکے
ہین اور ٹنک شدہ و گندھار و مالسری و بھیم پلاسی مل کے سیس مودہ ہوئی اور دھول و گونڈ مل کے سوہنی
ہوے - اور ٹوڑی و کھٹ مل کے دیسی ہوے سب وقت گاوے اور سارنگ و پوربی سودہ مل کے دیوگری
ہوئے - اور دیوگری کو دیوتا گاتے آئے - اور کلیان و بہاگرا و کانہرہ مل کے کلاہل ہوا اسکو بھرتھ نے گایا
بھرتھ پسر جسرت بطن کیکئی سے تھے - اور سنکرابھرن و سری راگ و مالسری مل کے سری رئون ہوے - اور
بلاول و پوربی و کیدارا و دیوگری و مادہو ہر پنچ مل کے کلب فصل سرورت دروگر نارس ہین گاوے - اور
رام کلی و سیام و گندھار و منگل مل کے گوجرے ہوے اور جیتی و گوری و سری رون و بیراری مل کے کچھرا ہولی
اور نٹ نارا ین و کانہرا و ملار مل کے کلاپی ہوے اور للت و لیلاوتی و بھیرون و پنچم و پوریا مل کے ہنڈول
ہوا - یہ طریقہ بھرتھ نے اپنی مت مین لکھا ہے اور جو کہ یہ راگ سے ہے لہذا میل راگنی کا اسمین نہین کیا امنّا
و صدقنا - مگر اس مولف کو اسمین اعتراض ہے کیونکہ ہنڈول چھ مین ہے - اول یہ چھ راگ قرار دیئے گئے
تو میل اور راگون یعنی پترون کا کیونکر ہوا اور راگ ان چھ کے بعد ہوئے - ہان بعض مت نے میگھ و مالکوس کو

چھ سے باہر کیا ہے اِلّا ہنڈول کو کسی اہل مت نے باہر نہین کیا باوجودیکہ بھرتھ مت مین بھی ہنڈول چھ مین
ہے مگر یہ میل بیجا فقیراللہ صوبہ دار گجرات و کشمیر نے اپنی کتاب راگ درپن مین یہ حوالہ کیا ہے لیکن سنگیت سار و سنگیت
درپن و بھرتھ سنگیت و رتن اکر و رسالہ ہاے فارسیہ مین مولف نے کہین نہین یہ میل نسبت ہنڈول کے دیکھا
فقیراللہ نے حوالہ پوتھی نرت نرنی و چند رادنی مت ہنونتی کا حوالہ دیا ہے سو دہ مت اور متون اور نائکون کے
نزدیک پایۂ اعتبار سے ساقط پس جبکہ مت ہی غلط ہوئی تو اُسکا حوالہ کیا۔ اور سب کا اتفاق ہے کہ
پانچ راگ مہادیو نے باندھے۔ اور دیپک ایک راگ پاربتی زوجۂ مہادیو نے نکالا ہے۔ اور بسنت و
ساونت و کلیان و کامود مل کے میگھ راگ ہوا۔ اسمین بھی اعتراض اوّل ہے گو کہ بعض مت نے اسکو باہر کیا
ہے۔ الّا اتفاق و غلبۂ آراے لینا چاہیئے۔ ہان اگر یہ کہو کہ اس راگ سے فلان فلان راگ یعنی پتر نکلے ہین
درست۔ یا آنکہ فلان فلان سرراگ کا پترون مین جا ملا اس سے ایک شکل قائم ہوئی خیال کرنا چاہیئے کہ
یہ نظیر لائق دادد ہی مولف کے یعنی باپ سے بیٹا پیدا ہوتا ہے اور بیٹے سے باپ غیر ممکن۔ اور رام کلی
و گوجری و دیوکلی و پنچم و نیک پال مل کے بھولا بنایا گیا ہے اور سدہ سنکرا و نٹ و کانہرہ و ملار سے
دیسا کھ ہوا۔ اور گوری و ٹبہ ہنس و ٹنک یکجا کرو تو سری راگ ہوتا ہے۔ اعتراض اول سری چھ مین ہے اور
دیوگری و سارنگ و ملار و بلاول سے بسنتھ ہوا۔ اور للت و دھن و سورٹھی و بلاول مل کے شنکر مین ہوا اس کو
ہر اہل مت نے لکھا ہے کہ بجز مہادیو اس راگ کو اور کسی نے نہین گایا اور نہ کسی کو آیا۔ اور سارنگ اور
بلاول مل کے بلاولی ہوئی۔ اور سوتراے و سورٹھی مل کے کامودتی ہوئی اور کلیان و کیدارا و بلاول سے ایمن ہوا
اور کیدارا و کلیان و ایمن سے ہمیر ہوا۔ اور گورینا ہنہ نے اول گایا اور سند ہو و اساوری و بھیرون و دیوگری
مل کے کھمبار ہوا۔ اور گوری و سیورٹ مل کے کہنہاری ایجاد گنیش اور نٹ نارائن و ملار سدہ و ہمیر و بہاگ
مل کے مدہ متھن ماہوئی نام ہوا۔ ایجاد کنہیا۔ اور للت و بہاس و بسنتھ و دلسکار مل کے اکرم پنچم ہوا۔ اور
للت و بسنتھ مل کے پنچم ہوا۔ اور نٹ و ہمیر و ہمیر سے گور راگ ہوا۔ اصل اس راگ کی گجرات سے ہے وہین سے نکلا

اور کیدارا و گوری و سیام ملا یا بہاگرا ہوا وقت شب - اور بلاول و باگیسری مل کے سوہا ہوا - نٹ نارائن و
سورٹھی مل کے نار سارنگ ہوئی اور ٹبدہنس و سندہو کو ملایا شیورتی ہوئی ایجاد رت رن اور شیورتی و اساوری
مل کے سندہوی ہوے - اور للت و دیساکھ و کانہرہ و سری راگ مل کے ہنڑوا ہوا - اور کوکلت و کانہرا و سوہا
مل کے کلاہرین ہوا موجد مہادیو - اور گن کلی و کلیان مل کے بھوپالی ہوئی - اور للت و دہناسری و بہولسری
مل کے ٹوڑی ہوئی - اور سودہ و سیام و بھیرو بھیروی ہوے - اور دیپک و سرستی سے دیپاوتی ہوے
موجد اسکا راجہ بنت ہے اور ٹنک و ٹوڑی و دلوگندھار مل کے ابھیروے راگ ہوا اور بیرارے و گوند و گوجری
سے بنگالی ہوے اور بسنتھہ و بہہاس و پنچم مل کے للت ہوا - اور نٹ و سارنگ و میگھ سے نندنارہوا - و نٹ
و کیدارا و کانہرہ و کردو کامود و انیاس مل کے ساونت ہوا صبح کو گاوے اندہیر بوقت پراتکال اور حقیقت
انکی کہ راقم نے رقم کی ہین - راگ ساگر و رسالہ منصور و راگ پرکاس و نغمات آصفی و راگ درپن وغیرہ سے
متحقق ہوے - علاوہ برین حضرت امیر خسرو قدس اللہ سرہ و شیخ بہاء الدین ذکریا ملتانی قدس سرہ العزیز نے
سلطان حسین شرقی وغیرہ اُستادان کاملین نے نکالے ہین میر علیہ الرحمتہ نے جملہ راگ اوڑو کھاڈو وغیرہ کو کرین
کیا اور نام جداگانہ رکھے باین ترتیب بیراری و مالسری مین ذوگاہ حسینی ضم کر کے موافق نام رکھا اور نوا و نی زیر کو
ملتانی مین ملا کے مجیر نام رکھا - اور پوربی کو غنم کہتے ہین اور مقامات فارسی سے شہناز کھٹ مین ملا کے زلیف نام رکھا
اور فارسی و دیسی و مارگ مین کھٹ راگ ایک ہے علاوہ اسکے کلیان و لسکار و دیساکھ و گوجری و گوند و
سورٹھی و شدھو و شدہوی و نٹ و ساونت و ترون و بھوپالی و آستک منگل و بھیروی و مارو و بنگال کا قرغانہ
نام کیا - اور قرغانہ مقام فارس سے داخل کیا - یہ راگ مشابہ راگ فارسی سے ہین اور بسنتھہ و سارنگ مشابہ عشاق
اور بلاول و گوند سارنگ کو راست مین ملا کے سرپردہ نام رکھا اور کانہرا و چند راگ بالاہل کے فرودست نام رکھا
آہنگ فارس شامل کرنے اور ایمن اور نیریز ملا کے مینی نام کیا اور پوربی و بہہاس و گورہ و گن کلے مل کے
غزال ہوا - کلیان مین نیریز ملا کے ضم نام رکھا و سازگری و خراسان ایک ہے - اور بہت سے ایجاد میر ہین کہ

ترقیم ہوچکی ایجاد سلطان شرقی شام وغیرہ رقم ہوئی چند راگ دیگر رقم کرتا ہون۔ جیسے رسولی ٹوڑی مین ملتانی و
ودھناسری مل کے ہمندی ہوئی۔ اور اساوری مین جونپوری ٹوری مل کے جونپوری اساوری ہوئی۔ اور بسنت
مین جونپوری ملا کے جونپوری بسنت نامزد کیا۔ اور شیخ بہاء الدین ذکریا ملتانی خلیفہ شیخ الشیوخ شہاب الدین
عامل تھے اس علم کے بہت راگ بنائے۔ چنانچہ منجملہ ان دھناسری مین ملتانی ملا کے ملتانی دھناسری کیا۔
اور پوربی و دسکار ملا کے بہادرے نام رکھا و سلطان بہادر گجراتی نے کانہرہ چند اختراع کئے اور سیام
وکھنباچی مل کے کلیان ہوا اور جیسے شیام کلیان ہمیر کلیان و جیت کلیان انکو کلیان کانہرا کہتے ہین۔ اور
تانسین مرحوم نے کانہرہ مین کلیان اور اساوری مین دیوگندہار ملا کے درباری کانہرہ نامزد کیا۔ زمانہ اکبر
مین عطائی گانے والے تھے مگر تانسین اور باز بہادر مرزبان مالوہ نغمہ سرائی مین بے ہمتا تھے اور استاد دیگر
بھی تصنیف کامل کرتے تھے گو نایک نہ تھے۔ دیگر استادون نے یہ قاعدہ جائز رکھا ہے جیسے کلیت پنچم یعنی
پنچم مین کلیت ملا کے یہ نام رکھا۔ اور پرج مار و دھناسری مل کے ہوئی۔ اور اڈان اساوری اڈانہ مین اساوری
ملائے۔ جیت کلیان نیچ کلیان کے جیتاسری ملائی۔ اس قسم کے راگ بہت سے ہین مثل گور سارنگ
کھنباچی تھی۔ ٹودی ملتانی۔ ٹودی مانجھہ چلتی گوری۔ چھایا ناٹ آخر روز گاتے ہین۔ اور زد جھری چھجاونتی
سانیکال گاتے ہین اور ایمن کلیان۔ ایمن بلاول اور ایمن کیدارا۔ ایمن سارنگ۔ ایمن سیام کہیم کلیان
پوریا۔ کھماری کھاڈو۔ مون ومیان۔ فار آسیام۔ سمپورن۔ سانیکال باڑہی وقت شیکال۔ گور۔ آخر روز
ابھیری اوڈو وقت سانیکال سالنکنات وقت غروب آفتاب۔ ترک توڑی مقام عراق داخل حسینی توڑی
مین دوگاہ و حسینی مقام داخل کیا۔ سیاوتی۔ لیلاوتی۔ کھاڈو۔ مانساہی کلیان موجد راجہ مان گوالیاری اور
اسکو ساونی بھی کہتے ہین۔ اور دیسکار و گوری و بہبھاس مل کے تروت ہوا وقت سانیکال۔ جلتی۔ کھنباوتی
جیتاسری۔ ابھیری۔ ٹنک۔ بیراری مل کے کابر گوری ہوئی دیار گجرات مین اکثر گاتے ہین۔ اور مالی گورا
ودھناسری و پوریا و بھولا و پاربتی و اساوری مل کے مالی گورا بنا۔ ٹوری کرنج و سالنگ و نٹ و دراڈ

ــــلہ اصلی نسخہ کے حاشیہ پر مولف نے سرخی سے نظر ثانی کے لیے ایک یادداشت لکھ دی ہے۔ مرتب

گورہتاں بل کے دیسکار ہوا سمپورن وقت دوپہر روز پنچم وجیجاونتی وگھٹ ومارووسارنگ وشائونی ملاؤ تو مالکوس ہوتا۔ اور مالکوس چھ مین ہے۔ اور چنانچہ اس فقیر نے بھی چند راگ باندھے۔ جیتسری وہنڈول وکیدارا ملاکے جیت بسنتھہ نام رکھا۔ جیتسری وکلیان وپوریا وہناسری بسنتھہ ملاکے پی سند ہوئی نامزد کیاسنی گوڈالی گورسارنگ نٹ بھاکرا شوہا ملار وٹیوگری کو شدراوتی نام رکھا۔ اور اڈانہ او کیدارا ملاکے اڈان کیدارا نام رکھا۔ سیام وسارنگ ملاکے سام سارنگ نام رکھا۔ اِس قدر راگ راقم نے اور باندھے ہین اور چار پانچ راگنیان اول مرتب ہوچکی تھین وہ مندرج پردہ اول ہین۔ علاوہ برین اب تتمہ کیا گیا۔ اب تصور کرنا چاہیئے۔ مقام غور ہے یہ راگ جو راقم نے باندھے۔ اگر ہر ایک چاہے جیسے کئی قسم رنگ کے ڈوری ملاکے کوئی بل دے اور رسّی بناوے اُس طرح کے راگ ملاکے راگ قرار دے تو اشکال تر ہے راگ نہین ہوگا وہ راگ ساگر کہلاتا ہے کہ جس سے ہر اک راگ کی شکل نظر پڑے۔ دلیل اوپر اُن راگون کے ہے جیسے اور اُستادون نے باندھے ہین راقم کی کیا حقیقت۔ صاحبان مطالعہ کنندگان سے جو صاحب وقوف رکھتے ہون جائے سہو پر نظر ظاہر پردہ داری اصلاح فرمادین۔ اور اس مولف کو بدعائے خیر یاد مین لاوین عنداللہ وعندالناس اوّل صاحب تصانیف اہل اللہ ہو خواہ نیک خواہ بد انسان ہر وقت خوش ہو داخل حساب نہین ہے ایسا چاہیئے جیسا یہ کہا ہے۔

مثنوی

کسانے کہ یزدان پرستی کنند | برآواز دولاب مستی کنند
برقص اندر آیند دولاب وار | چہ دولاب بر خود بگر یند زار

اثر نغمہ جب ہم جانین کہ نیک وبد خورد وکلان جو سنے وہ خوش وبشاش ومحو ہوجائے ہان یہ بات جو منصف اہل تصوف ہین انکو اب بھی حاصل ہے اور یہ راقم سگ دنیا خوشہ چین الباب فنون ہے بہر حال معترف وعفو تقصیرات ہے۔

پردۂ دوم بیان دُہنون مین

ناظرین با کمال ومغنیان حال پر پوشیدہ نہ رہے کہ دُہن بروزن تہن ایک اسم ہے اسکو قوال اور کلاونت بہت کم جانتے ہین۔ ہان

شوری ولد میان غلام رسول قوال لاثانی کہ موجد ٹپہ کا ہوا۔ اُس نے تحقیقات دُھنون کی سیاہی کرکے بخوبی کی تھی اور زبان بھی ملک پنجاب حاصل کرکے ٹپہ اُسی زبان مین رویہ دُھنون پر رکھکر رائج کیا۔ یا آنکہ جناب میر علی صاحب یا جناب بابو رام سہائے صاحب نے بخوبی تحقیقات بہم پہونچائی ۔

خلاصہ دُھن۔ مخفی نرہے کہ روایت اوّل یہ ہے کہ جس ملک کا جو طریقہ گانے کا ہوا مثلاً دھوبی چمار گڈریہ کہار اہیر یا اور قوم رذیل اس ملک خواہ اور کسی ملک مین اپنے اپنے طور پر گاتے بجاتے ہین تو کوئی گویا یا عطائی اُنکو تعلیم نہین کرتا ہے اپنی طبیعت سے جو اُنکے یہان کا قرینہ ہے اُس رویہ پر اپنے بخوبی گاتے ہین اور اُنکو ایک حظ اُٹھتا ہے بلکہ ہم لوگون کو بعض گانے سے سرور حاصل ہوتا ہے۔ اب مقام غور ہین ہے۔ ظاہر ہے کہ اگر کوئی شخص کسی چیز کو گائے پس خوش آوازی کے باعث وہ خالی سُر سے نہ ہوگا۔ اور جبکہ باہر سُر سے نہین ہے تو بہر حال اُس سے صورت راگ آشکارا ہوگی بلکہ تمامی راگ اُنکے باوجودیکہ علمائے صحرائی ہین۔ اکثر راگہائے مندرجہ کتبہائے ہندی اور مقامات فارسی سے مطابقت کرتے ہین بسبب مشتق ہونے سُرون کے۔ اب خیال فرمانا چاہیئے کہ جس طرح سے جس ملک کا رویہ ہوا اُسی طور پر وہان کے لوگ گائے بجائے۔ جیسے کہ سارنگ بندرابنی ہے تو نام ملک یعنی اُس مقام کا آیا اور بندرابنی کہلائی۔ اسی طرح جہان کے لوگون کا جو قرینہ ہوا تو اُس ملک کے نام سے وہ دُھن نامزد ہوگئی یعنی جو نام ملک کا وہی نام راگ کا ملقب بہ دُھن مشہور ہوا بلکہ جو دھن خوش رنگ ہوئی وہ گویئون کی برت مین آکے زیادہ شہرت پاگئی۔

اور روایت دوسری یہ ہے کہ جس کسی ملک کی راجہ کی بیٹی یا زوجہ نے اپنے طور پر گایا تو اُسی کے نام پر اُس رویہ کا نام رکھا گیا اور از نام دُھن مشہور ہوئے۔ چنانچہ مرومان کوہی کے قرینہ پر پہلے راگ کا نام یعنی پہاڑی رکھا گیا اُس مین سُر کافی اور سندھ کے لگتے ہین اُنکو کوئی تعلیم نہین کرتا از خود گاتے ہین۔ دوم جھنجھوٹی کہ وہ مطابق ہے مانجہہ غاری سے۔ سیوم پہاڑی جھنجھوٹی دونوں مل کے مشتہر ہوئین۔ چہارم جھنجھوٹی پہاڑ کی کہ وہ مشتق ہے مقام حسینی ولایت سے اور راگ ہندی مین گن کلی سے ملتی ہے۔ پنجم بہاری، بہار ہے ملک مشرق مین

جھجھوٹی سے ملتی ہے۔ ششم سندہ ملک ہے مغرب مین بھیروی سے ملتی ہے۔ ہفتم سندھری نام دختر راجہ پنجاب اُسکے گانے کا یہی طریقہ تھا اُسی کی ایجاد ہے اُسی کے نام پر اسکا نام مشہور ہوا تیلنگی راگنی سے ملتی ہے۔ ہشتم کھماج نام ملک کا ہے وہان کے رویہ کا یہی نام پڑ گیا سورٹھ راگنی سے ملتی ہے۔ نہم سندہ کھماج دونول کے مشہور ہوئی مابین سندہ و حیدرآباد مغربی کھماج بالاے کوہ واقع ہے۔ دہم ڈھول ملک ہے قریب سرِرنگپٹن آگے وہان کا والی راجہ میسور تھا حیدر علی خان نایک نے وہ ملک لے لیا تھا۔ بیٹا اُنکا ٹیپو سلطان بادشاہ صاحب سکہ[1] ہوا۔ بعد عہد محمد شاہ شہنشاہ دہلی جنگ فرنگ مین مارا گیا بیٹے اُنکے باوجود مستعدی افواج جرار تاب مقاومت نہ لائی بزدلے ہوکے بخوشی خود ملک اپنا صاحبانِ کمپنی کو تفویض کر دیا جو کہ کثرت اولاد سلطان مرحوم بدرجہ اتم یعنی بائیس یا کس قدر لڑکے تھے اُس سرکار سے اُنکے واسطے اذوقہ جداگانہ مقرر ہوگیا۔ حال مشرح اسکا تاریخ کارنامہ حیدری سے آشکار ہے پس صورت ڈھول کی راگنی آلھیا سے ملتی ہے۔ یازدہم بھوپالی نام دختر راجہ ماڑوار نے اس اس طور پر شہرت پائی یعنی وہ اس ڈھنگ پر گاتی کہ آخر نام اُسکا بہ لقب دُھن مشہور نزدیک و دور ہوا ملتانی دھناسری و جھجھوٹی سے ملتی ہے۔ دوازدہم[12] ملتانی ملتان مغرب ملک پنجاب مین مشہور ہے وہان اسکی زیادہ کثرت ہے بھیم پلاسی سے ایسی ملتی ہے کہ بجز منت کاران ایسے ویسے گوئیون سے علیحدگی دشوار ہو جاتی ہے۔ سیزدہم[13] سوہب نام دختر راجہ پنجاب کسی جگہ کا ہے تیور گندہار اور وہیوت جھجھوٹی کی لگتی ہے اور تلنگ کا مود سے میل زیادہ چنانچہ پیار خان ربابیے کہ بالفعل اُستاد تھے اُنہون نے اس دُھن کو تلنگ کا مود ٹھہرایا چنانچہ اس راگنی کی چیزین جیسے ایک گنواری ٹھمری یعنی چلم بھرت موری جرگئی چٹکیا سنئیان نرموہیا کیراج رے اکثر دیہات وغیرہ مین گائی جاتی ہین مگر وہ لوگ راگ جانتے ہین اُنکو دُھن سے کیا علاقہ اس سے کچھ اُنکی اُستادی مین فرق نہین آیا بلکہ وہ لوگ خود عدم واقفیت ایسی چیزون کے مقر ہین۔ چہاردہم[14] لُوم نام ملک ہے مغرب مین جھجھوٹی و پیلو سے ملتی ہے۔ پانزدہم[15] جنگلہ ی زابل گوشہ مقام فارسی اور گوری

---

[1] سکہ زد سلطان۔ سکہ زد در جہان آسانی۔ شاہ ٹیپو سکندر ثانی ؛

ہندی سے ملتی ہے۔ شانزدہم[۱۶] کلیانی نام دختر راجہ کلیان ہے گن کلی وبھیرون سے ملتی ہے ہفتدہم[۱۷] دہانی کہ اکثر ملک پورب مین گائی جاتی ہے بروا و پیلو سے زیادہ ملتی ہے ہیجدہم[۱۸] گہاٹون ملک سمت دکہن و گوشہ مشرق مین واقع ہے یہ بھی پیلو سے زیادہ ملتا ہے۔

اب تصور فرمانا چاہیئے کہ مثلث تو مثلاً مانجہ مین اور مانجہ بہاگ اور مانجہ غار اور مانجہ کلیان و بیس و سارنگ وغیرہ کی مانجہین نائکون وغیرہ سے مشہور ہوئی ہین۔ چنانچہ جس طرح سے ہر ایک نائک نے دو دو ایک ایک سُر ہر ایک راگ و راگنی سے نکال ایک راگ یا راگنی اوڑو یا کھاڈو یا سمپورن مقرر کیا اور نام اُسکا علیحدہ کردیا یا آنکہ اُسی راگ یا راگنی جسکا کہ میل یعنی رنگ زیادہ ہوا اُسیکا نام رکھدیا۔ چنانچہ اِس مولف نے بھی چار راگنیان اول گوڑی پراستہانی۔ دوم سُروری۔ سیوم موہنی۔ چہارم بھیروی کرم اشنیہی ایجاد کین اسی طرح دھنین مقرر ہین۔ اِلّا فرق یہ ہے کہ راگ وغیرہ کو اُستادون نے ترکیب دیا۔ اور دھنون کو سرود سازکون و مکان نے خود بخود پیدا کیا۔ بہرحال انسان کو فہم و ادراک درکار ہے ورنہ محنت و مشقت بیکار ہے۔ اور فی زمانہ بقول رفیع السودا

ع۔ فکرِ معاش عشق بتان یادِ رفتگان

اس زندگی مین اب کوئی کیا کیا کیا کرے۔ بہت سی دھنین و راگنیان باعث اندوہ غم و افزایش لنسیان و الم منقشہ لوح سینہ محو ہو گئین۔ کیا عجب ہے کہ ہنگام موافقت زمانہ یاد آئین اور رسالہ ہذا مین مرقسم ہو جائین۔

فصل نہم بیان راگہائی قوالہائی جنکو امیر خسرو علیہ الرحمہ نے ایجاد کرکے رواج دیا اور گوپال داس نایکِ ہند ہنگام مقابلہ شاگرد ہوا

سامعانِ محفل خوبی و ترانہ سنجان مجلس خوش اسلوبی پر واضح ہو کہ عہد علاء الدین غوری مقام دہلی مین پاس حضرت امیر خسرو علیہ الرحمہ کے آیا کہ حال مشرح اسکا باب ہفتم مین ہے۔ حضرت نے بوعدۂ چندے اسکو رخصت

ف[۱] علاوہ برین اور پانچ سات راگنیان مندرج تتمہ پردہ اول ایجاد کرکے کردی ہین واضح ہوگا۔

کیا اور حضرت امیر خسرو کہ مقامات فارسی مین استعداد کامل اور راگہاے ہند کی بھی بخوبی مہارت حاصل
کی تھی۔ علاوہ برین قرأت وغیرہ مین ید قدرت رکھتے تھے اور ہر صغار و کبار اُنکو نایک زمانہ تصور کرتے تھے
اکثر طفلان شرفا و رؤسا تدریس و استحصال قرأت وغیرہ خدمت مین حاضر رہتے تھے۔ چنانچہ آپنے طفلان
تیز دست و خوش آواز اور عقیل و فہیم انتخاب کرکے ہر ایک کو علیٰ قدر لیاقت کسی کو گانا کسی کو بجانا تعلیم کیا
اول بعوض پکھاوج ڈھولک نکالی اور اُسکے قاعدے علیحدہ کرکے سترہ تالین اپنی بمقابلہ وزن بحور فارسی
مقرر کین۔ اوّل خمسہ پانچ تال کی۔ دوئم سواری چار تال کی۔ سیوم فرودست پانچ تال کی۔ چہارم پہلوان
چار تال کی۔ پنجم جت تین تال کی۔ ششم زمانی سواری پانچ اور سات تال کی۔ ہفتم پشتو ایک تال کی ہے اور
اگر ایک ضرب کی دم دی جائے تو تین تال کی صحیح ہے۔ ہشتم آڑا چوتالا چار تال کا ہے۔ نہم قوالی تین
تال کی۔ دہم دوبہر تین تال کی۔ یازدہم جلد تتالا تین تال کا ہے۔ دوازدہم ہوہمرہ تین تال کا مشابہ ہے
روپک تال ہندی سے۔ سیزدہم سول فاختہ تین تال کی ہمشکل ہے چپک تال ہندی سے معکوس کرنے
سے۔ سول چپک اور چپک سول ہو جاتی ہے اور بعض مین اشتباہ ہے۔ تنقیح اسکی تال کے باب مین
بالتصریح کیجائیگی راقم کو جس قدر یاد تھین زیب قلم ہوئین۔
اب خیال فرمانا چاہیئے کہ حضرت نے چار بول یعنی چار تہ ط ڈھولک کے پکھاوج سے جداگانہ نکال کے
یہ تالین مرقومہ بالا مقرر کین کر گڑ اُن گت جھا اور ایک روایت سے یہ پانچ بول ہین یعنی کر جہن تٹ گہن نا
بس منجملہ اُن لڑکون کے جوکہ چابک دست تھے اُنکو بجانا ڈھولک کا بطرز نو تعلیم کیا اور بالعوض بین کے
ستار نکالا۔ بین مین سات تار اور دو تونبی اور اُنیس سارین ہوتی ہین اور دو مضراب سے اور انگشت خنصر جسکو
چھنگریا کہتے ہین اُس مین ناخن مچھلی کے سفل کا پہنتے ہین اور دو زانو بیٹھ کندھے پر رکھ آٹھ اُنگلیون سے
بجاتے ہین۔ اور آپ نے ستار مین ایک تونبہ اور ڈانڈ ماہی پشت لگائی۔ اور چودہ پردے رکھکر تین تار قائم
کئے اور ایک اُنگلی مین مضراب پہنکر ہر نشست مین بجتا ہے۔ اور بین مین تین سو ساٹھ سرگم مقرر ہین۔ اور ستار

مین فقط بائیس قاعدے مقرر فرما کے چند لڑکون کو تعلیم فرمایا اور جس قدر کہ لڑکے خوش آواز تھے اُنکو گانا سکھایا اب مقام تصور ہے یعنی بجائے دُہرو و دہوا ماٹہا و چھند و پربند و کبت و دُہر یہ چھ چیزین خیال و قول و قلبانا اور نقش و گل و ترانہ ایجاد کیا اور جس طرح سے دہوا ماٹھا اور چھند وغیرہ مین تالین بدلتی ہین اُسی طرح قول و قلبانے وغیرہ مین تالین بدلتی ہین - اب مقام تصور ہے کہ حضرت امیر خسرو[۵۱] صاحب طریقہ تصوف کا رکھتے تھے بلکہ دست بیع حضرت نظام الدین اولیا کے تھے تو مذہب صوفیا مین سُر کہ جسکو کھرج کہتے ہین دادا الٰہی ہے اور یہی یاد اُسکی بیشبک غیر نطق اوپر آتی ہے پس معلوم ہوتا ہے کہ صدائے غلیان قلب ہے کہ کیفیت وجدانی اوپر لاتی ہے لہذا اُسکو موسوم بہ سُر کیا ہے یعنی جبکہ آدمی بشدت رنج والم مایل بگریہ ہوتا ہے تو آواز اُسکی منقلب ہو کے رنگ عریض بہم پہونچاتی ہے اور کلمات تعزیت خوب زبان اُسکی سے منتقل نہین ہوتے ہین - الفاظ ہائی و ہو و وہ و واہ صادر ہوتے ہین چنانچہ الفاظ گریہ جو تھے اُنکو ساتھ الفاظ تا بروزن تا - و تون بروزن نون - و آن بروزن جان - و آین بروزن کین مقرر کر کے بفقرات الاپ بروزن کباب موسوم کیا ہے اور الفاظ الاپ زیادہ اس چھ قسم سے قوالی مین نہین ہین اگر ہین تو معیوب ہین -

قسم ترانہ | ترانہ بروزن فسانہ و لفظ تنا بروزن ثنا - و دیم بروزن میم - و در بروزن سر - و نا بروزن جا - و توم بروزن موم - و تنا بروزن لنا - اور مثل اُسکے اور حروف مفردات مثل تا و دال و نون و الف و یا

---

[۵۱] اسم نویسی آن چیزہا کہ حضرت امیر خسرو علیہ الرحمہ اختراع کردہ اند او بعضی روایت و نیز معائنہ رسالہ حضرت امیر خسرو سے واضح ہوا کہ آپنے اس قدر چیزین اختراع کی ہین - قول و قلبانہ و ترانہ و خیال و نقش و نگار و بسیط و تلّانہ و سوہلہ -

بس خیال کرنا چاہیئے کہ آپ نے نقش بجائے من کے مقرر فرمایا ایک نثر ہے و تانا تلی تدارد اور بسیط برابر چھند کے نکالا - اور ترانہ نظم و نثر دونو مین بامعنی اور تلّانہ تمام تلی و تانا اُس مین ہوتا ہے اور الفاظ فارسی نظم و نثر سے کچھ علاقہ نہین - اور ترانہ مین درنا و تانا در در بامعنی و با نظم و نثر ہوتا ہے -

اور سوہلہ مین تعریف کسی کی شادی وغیرہ کی ہوتی ہے اور ذکر نہین ہوتا ہے - اور نگار بجائے سُر اور تینی کہ اُس مین الفاظ تلی تانا بھی ہوتے ہین - اہل ہند گاتے تھے اور قول برابر گیت ہے اور خیال چار مصرعہ کا و قافیہ دو مصرعہ پیش گوپال آپ نے گایا تھا -

دیم ورا اور وا وکہ جملہ آٹھ حرف ہوے سیواے ہرکٹ و تروٹ بروزن سلوٹ لاتے ہین مگر آٹھ حروفون
سے جو زیادہ لگے تو ترانہ کے شمار سے باہر ہے - چنانچہ راقم نے صنعت حضرت سلطان عالم بادشاہ اودھ
کی بھی رقم کی ہے وہ یہ ہے کہ ہر فقرات ترانہ مثل تانوم وتوم تا وتادیری بہ یر دات ودیرنا کو بہ نیا رد و
انرید و انتی اِن دو کو بھی کہ زیادہ آٹھ حروفون سے نہین ہین الاصورت مرکب کرنے الفاظ اُنکے کی دوسری
ہے معکوس کیا اور انہین حرفون سے ترانے درست ہوے اگر کوئی صاحب فی زمانہ اس طریقہ کو کرین تو
حسب درخواست اُنکے آقاے[۱] نامدار ہمارے کو یاد رکھین - مگر حضرت امیر خسرو نے ترانہ بزبان فارسی ایجاد
کیا ہے بامعنی یہ بھی ایک روایت سے ثابت ہے باین طریقہ یعنی درا آ[۲] درا آ در تنم در آ جان من درا درا -

بہ تنگ آمدہ ام چند انتظار کشم　　بیا بیا کہ ترا تنگ در کنار کشم

اور طریقہ قلبانہ کہ اصل قَلْبَہٗ تھا باین صورت ہے زبان عربی اور ہندی شامل کی ہے تال سواری اور
تتالہ آستائی لَقَدْ صَدَقَ قَوْلُہٗ تعالیٰ - بھیجو درود اور سلام - انترا - امیر خسرو بل بل جاوین حضرت نظام الدین
کے دربار گاوین قلبانا اور قول کہ اصل قولہ ہے کچھ عربی اور کچھ اور کسقدر لفظ ترانہ کے ملاکے مقرر کیا -

آستائی تال تتالہ حی یا در در تا لالاے حسن و نظام الدین اولیا دیم دیم در در در تلے تان تلے
تنا نانا نا نانا - انترا فانما تولوفسم وجہ اللہ در تم درتم توم تنا نانا نا درے تلے تلے درا درا جانم دیم
دیم در در در در تلے تان تلے تنا نانا نا - اسکے بھی انترے سے تال بدلتی ہے اور نقش و گل مین تال
نہین بدلتی ہے - اکثر تال پشتو اور قوالی مین گائی جاتی ہین - اب مراد نقش سے رباعی - اور گل سے بیت
یعنی مختصر فقط ایک شعر مشہور رہے باقی اور وان مین تالین بدلتی ہین - اور بعیوض دہر پدکہ اُس مین چار پانچ
چرن ہوتے ہین اور دو چرن بھی ہوتے ہین خیال مقرر کیا وہی چرن کا اور تانین اُس مین تحریر اور زمزمہ
ولایت کی رکھین اب وہ تان ملقب بہ گٹکری مشہور ہے راگ ہندی مین گٹکری سابق نہ تھی اور اب بھی
دانہ کا پڑجانا عیب ہے اور بجاے پربند ترانہ فارسی مین بنایا - چنانچہ اُس زمانہ مہودہ مین وہ معصوم نیک

[۱] حضرت ظل سبحانی سلطان عالم واجد علی شاہ بادشاہ اودھ ۱۲۷۵ھ

[۲] یہ ترانہ از رو... راگ کھیمٹ مین تال ... جھپتال ...

خصال اس گانے سے ایسے افضل تر ہوے کہ مغنیانِ زمانہ اُنکے آگے گرد ہو گئے اور بجانے ڈھولک مین پکھاوجیان سے ایسے بیک دست اور گت پرن باشل مین بے مثل ایسے نگر زبردست ہوے کہ ایک قلم اُستادان عصر کو بالاے طاق رکھا اور ستار ایسے قاعدے اور مثل بولون کے الاپ ڈھاہ دون آڑ کو آڑی کی ٹھونک وجھالے سے ایسا بجایا کہ خوش آوازی اور تاثیر مین بین کو شرمایا بس وہ طفل مکتب ایسے اس علم مین حاول کامل ہوے کہ نائکان دوران آگے اُنکے بے مارے موے اور وہ مورد تحسین وآفرین ہوے اور حضرت امیر خسرو کہ صاحب کشف تھے باعث رسوخیت اور بلند مرتبہ گی اپنی کے جملہ سازو اسباب وآلات ہزارہا ساگی کو ایک آن واحد طرفۃ العین مین برباد کر دیا۔ اور یہ تلامذہ اپنا علیحدہ طیار کیا اور نغمہ سرائی اپنی کے روبرو جملہ نائکان ماضیہ وحال کا کہ عہد مہادیو سے چلے آتے تھے رنگ مٹا دیا چنانچہ اُنکے خاندانی قوالون نے بھی اس زمانے مین سبھون کا ڈھنگ خاک مین ملا دیا۔ مگر نزدیک راقم اب جو با مزہ ہو دونو سے وہی بہتر ہے۔ آخر کار وہ نایک مسطور اپنے عہد پر بزعم مقابلہ پھر آیا اور کلمۂ اولین زبان پر لایا اور مسکرایا حضرت نے طرف طفلان نو آموز اشارہ فرمایا۔ وہ با ساز وسامان آئے اور ایسا گائے بجائے کہ نایک مسطور کو بیہوشی مین لائے وہ تو عادی اور طرح کے گانے بجانے کا تھا یہ گانا قول وقلبانا اور خیال وترانہ کہ اُسکے وہم وخیال مین بھی نہ تھا جبکہ کسی طرح اُسکے خیال مین وہ علم لاثانی نہ آیا پھر تو نایک بمنت وسماجت پیش آیا اور حضرت کا قدمبوس ہو کر شاگرد اُنکے شاگردونکا ہوا۔ بعدہٗ حضرت نے تنبورہ ہر ایک شائقین اہل ہند کا اختراع کر لایا تھا بتوسط رخایم خود بھجوا دئیے اور وہ لڑکے حضوری امیر خسرو شاہِ عصر سے بلقب قوال مفتخر ہو کر مجراے سلطانی ہوے۔

فی زمانہ جو قول وقلبانہ نہین جانتے فقط خیال وغیرہ گاتے ہین وہ بھی قوال کہلاتے ہین۔ بہر حال اس قدر بھی باقی رہنا اِس علم کا مغتنمات سے ہے اور کلاونت بعد قوالون کے ہوے۔

فصل دہم بیچ بیان اُن راگون کے جو دیوزادونایکان انسان گاتے تھے اور جو کہ زمانے کے لوگ گاتے ہین بلا پردہ

شائقین زمان اور ناظرین وترانہ سنجان پر منکشف ہو کہ متقدمین بزمانہ سابق اول کبت کہ اُسکو پد چرن بھی کہتے ہین۔ دوم متن کہ اُس مین الفاظ مکرر آتے ہین۔ سوم چھند اُس مین بہت فقرے مکرر سہ کرر آتے ہین چہارم دھرو پنجم دہوا۔ ششم ماٹھا ہفتم پر بند۔ ہشتم تربیدان سبھون مین کئی کھنڈ یعنی فقری فقرے اور ہندی مین بیشتر اُسکو تک بھی کہتے ہین یہ زبان ڈاگری دیوزادان اور پراکرت مخلوق تحت الارض کی تھی اور مرکب ہے زبان شنسکرت سے اور اُسکو ناگ بانی بھی کہتے ہین۔ اور مغنیان اخیر نے مدار گانے کا دھرپد پر اکثر رکھا ہے اور سرگم ہولی بھی گاتے ہین بنظر اسکے کہ دُھرپد سیدھا ہوتا ہے اور مشکل بھی ہے۔ مگر اکثر خلقت بازاری گا دیتے ہیں کس واسطے کہ کیفیت لے داری وتقسیم وپوشیدگی لے کی اور نکاس واو کاس کم ہے اس لیئے ہولی نکالی کہ اُس مین چل پھر تان اوپچ بہت مشکلات سے ہے بس دھرپد مین چار چرن ہوتے ہین یعنی تک یسو تک اول کو استھل جسکو عوام آستائی کہتی ہے۔ اور دوسرے تک کو انترا۔ اور تیسرے کو بھوگ۔ اور چوتھے کو ابھوگ کہتے ہین با مد صحیح او بدی مد غلط ہے۔ اور کھنڈ اور تک جسکو کہتے ہین وہ متعلق فقرات نثر وبحر طویل سے ہین اب خیال فرمانا چاہیئے کہ دھرپد بیشتر زبان بھاکھا مین راجہ مان گوالیری نے رواج دیا اور بعض بعض سابق سے بھی بیان کرتے ہین۔ الا کسی تواریخ ہندی وفارسی سے سند نہ پائی گئی۔ اور جس مین الفاظ مردنگ یعنی پکھاوج کے با اصول باندھے گئے اُسکو چترنگ کہتے ہین اور تیوٹ وتر وٹ بھی اسی قرینہ پر ہے۔ اور اگر کسی دھرپد مین نام پھولون کے شامل ہوے تو اُسکو گلبند وپھولبند کہتے ہین۔ اور اگر دو دھرپد وغیرہ ایک تال کے ہوے اور الفاظ وفقرے یعنی تک برابر ہوئے کسی طرح کی کمی وبیشی نہ ہوئی تو اُسکو جگلبند کہتے ہین یعنی جو شخص کہ ایک شکل پر مطابقت کرے ترکیب دینے سے دھرپد یا خیال یا ترانہ یا کبت

یا ہولی وغیرہ یا آنکہ گت پرن دھولک پکھاوج کی ہو اور اُسکے بولن مین اور تال وکر مین تفاوت وتجاوز نہ ہو تو اسکو جگلبند کرنا کہتے ہین اور جسمین نام راگون کے متعدد ہون اور گانے مین بھی جس جگہ راگ کا نام ہو اور وہی راگ برت مین آوے تو اُسکو راگ ساگر کہتے ہین اور سلطان شرقی کہ فرمانروائے جونپور تھے اُنہون نے دھرپد کو بزبان خیرآبادی متعلقہ لکھنؤ ساتھ پختگی اور رنگینی کے ردیہ خیال مین بہت خوش اسلوبی سے ایجاد کرکے رواج دیا کہ کہ آج تلک رائج اور مستعمل ہے بیان اُسکا ہو چکا ہے۔ اور فی زمانہ بعہد نواب آصف الدولہ بہادر والی لکھنؤ کہ زمانہ صد سالہ منقضی ہوتا ہے مسمی غلام نبی متخلص شوری ولد میان غلام رسول قوال ساکن لکھنؤ نے بزبان پنجاب ٹپہ کا ایسا موجد ہوا کہ ہر ایک گانے کا رنگ مٹ گیا فقط آستائی او رانترا اُس مین ہوتا ہے اور تحویر وزمزمہ وفقرہ ولایتی شامل کرکے رواج دیا۔ اور شوری مقام دانے مین شاگرد مُلا محمد صاحب کتاب خوان کا تھا جب اُسکو رتبہ روضہ دانی حاصل ہوا تھا۔ اب تصور کرنا چاہیئے کہ جو گانا مشکلات پُر اثر تھا وہ باعث عدم ادراک یک قلم متروک ہو گیا۔ فقط خیال و دھرپد و ہولی سرگم گانا کسی قدر باقی رہ گیا ہے وہ بھی خال خال۔ اور جیسا کہ چاہیئے نزدیک راقم خواب وخیال ہے زمانہ کا یہ حال ہے کہ اُس گانے کے قدردان کمیاب۔ لہذا وہ گانا نایاب۔ فی زمانہ امرا ورؤسا مین قدر و منزلت غزل ہندی وٹھمری اور دادرے ٹکٹے کی رہ گئی۔ قدرے قلیل تاثیر محویت جو باقی رہ گئی تھی سو وہ بقیہ اس گانے نے بالائے طاق کیا بطور نمونہ ترقیم کرتا ہون۔

راگہائے مستعملہ حال کہ جس پر شائقین حال بیحال ہوتے ہین۔ اول غزل وہ یہ ہے۔

"دید گل کے تجھے پڑ جائین گے لالے بلبل"

یعنی یاس ونا امیدی[1] روز اول ہی سے دامنگیر ہوئی یا آنکہ

ترا عشق جب سے یگانا ہوا ہے ۔۔۔ مرا دل بھی تیرا دیوانہ ہوا ہے

بس ایسے خبط مین لوگ گرفتار ہین۔ اہل بازار کس شمار مین ہین۔ رہی ٹھمری۔ سو وہ بھی محض بے معنی از تصنیفات

[1] نا امیدی ہندی مین اسکو اگن کہتے ہین مدسکو سے واسطہ مصنف وسامع دعنی سکے ظاہر ہا مؤلفہ

وزیر مرزا صاحب تخلص قدر سلاطینون سے ہین نبیرہ نصیر الدین حیدر بادشاہ جنت آرامگاہ ولد کیوان جاہ -
افسوس اب فی زمانہ طبیعت سلاطین ایسی ہوگئی ٹھمری یہ ہے کہ

سئیان کروٹیان لینے دے - تڑپ تڑپ بیتی سگری رین

انترا - سانولی صورت مدھ بھری مورت رس ٹپکے واکی چھتیان ‡ ارے کروٹیان لینے دے -
رہی تکرار ایک بول کی یعنی لینے دے ارے لینے دے بھلا لینے دے سئیان لینے دے بلما لینے دے
گوئیان لینے دے اچھی لینے دے - بس پہرون ایسی تکرار ہے اسی بیہودگی کی مار ہے - رہا دادرا اور نکھٹا
اُس پر شیطان کی پھٹکار ہے - افسوس صد افسوس ‡ آدمیان گم شدند ملک خدا خر گرفت - گو کہ اب بھی بعض بعض
دانشمندان وضعداران کو ایسے گانے لغویات سے عار بلکہ طبع نازک اُنکے سننے سے بیزار رہی - مگر ڈھاری سفرداعی
طوائفین کب چھوڑتی ہین - انکو تو یہی آزار ہے - اور احیاناً اگر کوئی صاحب ہم سے دیہاتی بے مغز سے طوائفوان
کے گانے ناچنے مین جا پڑے - یا کسی جلسۂ بارات وغیرہ مین باتفاق وقت آ پھنسے تو قضا اُنکی بے حکم قاضی قضا
آپہونچی - اور ہان اگر حیلتاً یا صریحتاً اُس مجلس سے کافور ہوے تو بیشک ہر بلا سے دور ہوے - اور شاید اگر دوستوں
یا بزرگون نے اُنکو دار و گیر کیا اور بخیال یگانگت یا محبت طوعاً و کرہاً شریک جلسہ رہا تو مبتلائے ضیق ہوا اور باعث
صعود ابخرات سوداوی عوارض خفقان وغیرہ مین تا مرگ گرفتار ہو کر مفت مین موا - رہا دادرا اُسکی یہ شان اور یہ بیان
ہے کہ مین کا جانون موری بُدھ لڑکیان - یہ بیان اُن کا واقعی ہے قول اُن کا حق بجا تب ہے یعنی مان
باپون اُنکے نے اُنپر ظلم عظیم کیا - اُس وقت کی بدحواسی ایسی دل مین سمائی کہ ہنگام رقص و سرود علاوہ مشتمل
اور ائے کے بی صاحب نے مجلس سے بھی علاقہ چھوڑا بلکہ تمامی حاضرین جلسہ کی جانب سے یک قلم منہ موڑا
یعنی وہ انجان سب کو بھولین ایسی بھولین یعنی اول ہی فرما چکین کہ مین گا جانون بس ایسون سے گفتگو و اختلاط
کرنا علماء صحرائی یا معلم الملکوت کا کام ہے انسان کا کیا مقام ہے - ایتھا الناس جبکہ حملہ کسبی از انسا ناز کور کا
یہ حال ہے کہ ہمہ کار اُن کا تار بے تار ہے تو اور عطائی وغیرہ کا کیا شمار ہے - نے مقام غور و انصاف

بھی ہے۔ جس حالت مین اہل دول امرا ور وساء نے راگ کو کھٹراگ تصور کیا تو مغنی کیا بنائے۔ اور ان راگون مین تاثیر کہان سے آئے کوئی ہزار بنائے۔ علاوہ برین باعث انقلاب زمانہ جمیع علم خصوصًا علم موسیقی محو ہوتے جاتے ہین۔ طفلان اپنے زمانہ علم سے کہ طریقہ شرفا و شروعقلی ہی شرماتے ہین اور طفلان اہل حرفہ طریقہ رنجیا کو بدل و جان بجالاتے ہین۔ علم فقہ و حدیث کے حصول مین کوشش کرتے ہین شرافت کا دم بھرتے ہین۔ بس مراد راقم اس تحریر سے یہ ہے کہ بباعث گردش دور قمر ایک کیا ہر ایک اپنی حالت مین گرفتار ہے پھر کوئی علم کس گنتی اور کس شمار مین ہے۔

تتمہ تصور کرنا چاہیے کہ بزمانہ دیوتا ے ہند اول مین یہ راگ گائے جاتے تھے۔

اول راگ کدم چند مصرعہ کا اور تال چند جگہ بدلتی ہین و بیان رزم و آرائش ہوتا ہے تصنیف از قسم مارگی کہ بالفعل رائج مردمان دکن مین تھی۔

دوئم جھومرا کہ چار مصرعہ پر خاتمہ ہے اُسمین ستایش دیوتا ہوتی ہے اُسے دوازدہ تال جھومرا مین مقرر کی ہے۔

سیوم سرآورتی۔ اُس مین الفاظ تا نا تیلی بے معنی ہوتی ہین فقط سُر و تال سے علاقہ۔

چہارم پربندھ۔ اُس مین دو مصرعہ بہ تعریف دیوتا و سلطان و فریاد و فغان و لخوش سامعان۔

پنجم سُن۔ کہ تصانیف زبان دیسی ہے منجملہ افتخار خود۔

ششم دہرپد۔ طبع زاد راجہ مان گوالیاری چار مصرعہ اوپر جمیع رسون کے اختیار نمعت ہے یہ شخص کامل تصانیف راگ مارگی تھا بعد اُسکے ایسا مصنف راگہاے دیسی و مارگی نہین ہوا۔ زبان سنسکرت مارگی کہلاتی ہے و سودیش عبارت گوالیار سے ہے اور دار الخلافہ اکبرآباد و بلادی شمال رود جمنا و شرق رودیہ تا اٹاوہ و جنوب رودیہ او بجنہ بلک و غرب رود تا بہادر۔ میانہ فصیح ترین زبان دیار ہندوستان ہے اور ولایت شیراز کہ دار الملک فارس ہے اور دکن مین زبان دادری ہے۔

ششم چھند سہ زبان دکن ہین طور پر ہے تا چار فقرہ اکثر صفت و ثنا ہوتی ہے۔

ہفتم دہرور۔ زبان تلنگان و گرناٹک کہ ملک مشہور ہین اُس مین اکثر بندش تازہ و نیاز گذاری ہوتی ہے۔

ہشتم بنگالہ۔ ملک بنگالہ مین گاتی ہین ذکر عشق ہوتا ہے۔

نہم چوتکلا۔ دو مصرعہ بے قافیہ و پرن و پرن سے مراد ضرب ہے کہ جہان ضرب تمام ہو ذکر عشق و عاشقی و فراق و ستایش رزمیہ اور اکثر چوتکلا رزمیہ ہوتا ہے اُسکو ساد ہر چوتکلا کہتے ہین۔ بانی اسکے سلطان حسین شرقی بادشاہ جونپور ہوے۔

دہم پتن پہلا ——— فقرات اسکے چار سے آٹھ تلک صفت کنیا وغیرہ۔

یازدہم ترروٹ۔ دو مصرعہ سے چار تلک اُس مین گت سچھی کا باندھتی ہین اور گاتے ہین۔

دوازدہم کابی افسون درد محبت کلام مین ترکیب دیکے گاتے ہین۔

سیزدہم لچارے۔ بیان سوز عشق ملک گجرات مین گاتے ہین۔

چہاردہم کچری۔ اُسمین صفت و ثنا و رزم آراے۔

پانزدہم کرکہا۔ از چہار مصرعہ تا ہشت مصرعہ اُس مین حقیقت رزم آرا و ستایش مردان کار و دو مصرعہ برای خود قافیہ جدا جدا ہوتے ہین۔ اکثر فوج کے آگے ڈھاری گاتے ہین ایک لطف ہوتا ہے دلیرانہ۔

شانزدہم سادہرہ۔ چار و چھ و آٹھ مصرعہ تلک ہوتے ہین اور قسم قسم کی زبان ہوتی ہے۔ اکثر صفت رزم آرا و تعریف حسن و ہمت روز مولود و شادی گاتے ہین واسطے خوشنودی جمہور و صاحب خانہ۔

ہفدہم پالیلا۔ وہ بھی مثل خیال دو مصرعہ کا ہے مضمون یہ کہ اس طفل سے چشم مار روشن و دل ما شاد و چشم پدر و مادر روشن ہو و عمر طبعی کو پہونچے اور گہوارہ خوب بنا ہو واسطے روز شادی کے و مولد کے اُستادان نے مقرر کیا ہے مثل منگل اشک جیت سری وغیرہ۔

ہیجدہم چھند۔ نواح لاہور مین گاتے ہین چند مصرعہ کا شیخ بہاء والدین زکریا ملتانی قدس سرہ نے

پھنند نام فارسی مین رکھا اُس مین ستایش خدائے بیہمال و داستان عشق و عجز و انکسار خود از راہ بندگی بدرگاہ قادر بیچون

[19] توزدہم ڈپا - کہ اُسکو ٹپہ بھی کہتے ہین ملک پنجاب مین بزبان ملک از دو مصرعہ تا چہار مصرعہ قافیہ جدا جدا مضمون مرگ و افسون جان پرور عشق دیگر -

[20] بستم مالکل - یہ بہمہ زبان بیشتر جونپور و اودھ سے اور مقرر نہ کیا چند مصرعہ جس قدر چاہے الا دو دو مصرعہ کا قافیہ جدا ہو - اور جس وقت دو مصرعہ پڑھے جاوین پھر پہلے مصرعہ پڑہین اُسی پر پرن یعنی ضرب تمام ہو مضمون حرف عشق و عاشقی و الم جدائی و تعریف معشوق -

[21] بست و یکم بار - اُسکو غیر دہاری اور نہین گاتے اُس مین مصرعہ نہین ہے - جس قدر ہوں داستان رزم اور دو جگہ تال بدلتی ہے - عام استعمال دروغ نہین ہوتا بموجب شرع صفت محمدؐ - اول دو مصرعہ اُستاد کہے - دو مصرعہ ثالث شاگرد اور پھر اُستاد مصرعون کو کہے اور مثل مرثیہ کے رقیق ہر مرتبہ مصرعہ اول ہے -

[22] بست و دویم جکری - مصرعہ مقرر نہین ہین جس قدر دل چاہے مقرر کرے مصنف دو مصرعہ کا قافیہ جدا ہے ہر مصرعہ پر پرن یعنی ضرب ہے - بانی اسکے قاضی محمود گجراتی علیہ الرحمۃ مذکور عشق و عاشقی و یاد مرگ وغیرہ -

باب سیوم

در بیان راگہا متفرقات مندرجہ نقشہ ہائے بموجب مت دیو نرادان حقیر نے نقشے قایم کئے بقید دو فصل کے فصل اول مین نقشہ ششگانہ - اور فصل دوم کے اول پرہ مین نقشہا اور پرہ ثانی مین چند راگ و راگنی بقید سنگت وغیرہ بطرز دیگر

فصل اول

شائقین ترانہ و سامعین افسانہ پر پوشیدہ نرہے کہ یہ نقشے ... راگمانون سے مختلف نظر آئے یعنی چھ راگ کو چھ طریقے سے ساتھ راگنیون کے منقسم کرکے جداگانہ نقشہ بندی کی ہے جو کہ اس علم مین اختلاف واضح ہوا - اور چند راگنیان زیادہ نظر آئین - نظر بران واسطے استفادہ ناظرین و شائقین فقط مذکورین مندرج رسالہ ہذا کئے گئے ہین -

نقشہ جات صفحہ ۱۶۸ سے شروع ہوتے ہین ناظرین ملاحظہ فرمائین -

بھیرون	مالکوس	ہنڈول	دیپک	سرے	میگھہ
دیساکھہ	کیدار	بسنت	کُسُم	سرترون	کلانر
للت	سُدہ	مالوا	ٹیک	گوندہیل	باگیسرے
ہرکھہ	نکر	مارو	نٹ نارائن	ساونت	ارن
مادہو	مرنجن	کُسُل	بھاگڑا	سنکرون	پوریا
بلاول	شہانا	نکھانید	بہردرت	راگسری	کانہڑا
بنگال	سکت ملہہ	لنک ڈہن	رہس میگھہ	کہٹ راگ	تلک
بہہاس	مالی گورا	ہیم	منگلا	ٹرہلس	اشینہہ
برہس	اسیہہ	ناگ ڈہن	کاہود	دیسوا	اڑشانا
پنچم	کامود	دَہون	اڈانا	دیسکار	سنکرابرن

اس نقشہ مین ایک ایک راگ کے نو نو پتر ہین حسب طریقہ بہرت مت اور نقشون مین آٹھ آٹھ ہین۔ اور نقشہ ثانی مین بموجب اسی مت کے ایک راگ کی پانچ پانچ راگنیان مقرر ہین۔

بھیرون	مالکوس	ہنڈول	سرے	دیپک	میگھہ
مدہ ماتی	گوری	رام کلی	کیدارے	سندہوری	ملارے
للتا	دیاوتی	مالاوتی	کُوری	کافی	ساونگ
دیسی	بھری	گونڈ	اساوری	ٹوڑی	براری
لنکی	رنبہہ	گوجری	دیواری	کنبہاولی	بھیردی
اساوری	سرنہی	ردائی	گن کلی	پنجرا	کلپ

مقام غور ہے۔ مت ہذا نے کلپ گو کہ پتر ہے مگر منجملہ راگنی کے مندرج کیا اور ایک نے خانہ پتران مین لکھا بہر حال اختلاف ظاہر ہے۔ اور نقشہ ثالث والی نے کہ ذیل مین موجب شمیشرمت کے ہے۔ ایک ایک راگ کی چھ چھ راگنیان اور آٹھ آٹھ پتر لکھے ہین مثل کلناتھ مت کے۔ مگر اختلاف یہ ہے کہ عورت کو مرد اور مرد کو عورت مرقوم کیا یہ بھی بڑا اختلاف ہے۔

سری راگ	بسنت راگ	پنچم راگ	بھیرون راگ	میگھہ راگ	نٹ نارائن راگ
ماروا	دیسی	ببھاس	بھیروی	ملار	کامود
سُرستی	دیوگری	بھوپالی	گوجری	سورٹھہ	کلیان
گوری	ٹوڑی	بڑہنس	گن کلی	اساوری	اہیری
گدا	براری	کانہڑا	ریوا	مالکوس	نایکی
مدہ مادہ	للتا	مالسری	بنگال	گندہار	سارنگ
بہاری	ہنڈول	پٹ منجری	بہیلی	ہرسنگار	نٹ ہمیر

اس نقشہ مین میل بہرت مت آٹھ پتر ہین مگر تمیز عورت مرد کا نہین کیا بلکہ دُھنون کو شامل کیا۔ راگنیون مین اس سے صاف ظاہر ہے کہ موجد اس نقشہ کا نائکانِ محقق سے نہین ہے۔

بھیرون	مالکوس	ہنڈول	دیپک	سری	میگھہ
سوبا	دہناسری	لیلاوتی	بجاونتی	کہناتی	گرجنائٹ
لیلاوتی	جیت سری	کروئی	منگل گوجری	کشن برن	کادوئی
سورٹھی	سگہرائی	تجئی	مال گوجری	دہنان جی	کنرمات
کنبہاری	درگا	پوربی	بھوپالی	سوہنی	بہاری
اندری	گندہار	مارنی	مٹوبر	سرو	مانجہہ
پریم بلانسی	پٹ منجری	ترون	اہیری	کہیم	پرج
پہل گوجری	کامودی	دیوگری	ایمن	سیرکبا	نٹ
بھیروی	مالسری	سرستی	ہمیر	سرسی	سدھیات

یہ نقشے کلناتھ مت مطابق ہنومان مت کے کہ وہ مت ہی غلط ہے سب کے نزدیک ۔

سری	بسنت راگ	پنچم راگ	بھیرون	میگھہ	نٹ نارائن راگ
گوری	اِندرنی	ساویری	رِکھانٹ	بنگالی	نرونکی
کولاہل	کنکنی	براری	کانہڑا	پرنہرا	ملکی
ڈہول	پٹ منجری	کلنگ	بلاولی	کامودی	پوربی
راوتی	گورہی	اہیری	بھاکھا	دَہناسری	دہنا
مالکوس	دہانگی	نرتھارستھہ	گوجری	دیوبِرتھا	گندہاری
دیوگندہار	دیساکھ	برہنی	بھیروی	دیوانی	سندہوری

ان دونو نقشون سے چھ راگ اور چھتیس ۳۶ راگنی اور اڑتالیس پتر ثابت ہین لیکن صاف راگنیون مین فرق ہے۔ اور اصل راگ کو پترون مین و راگنی مین ملا کے غلطی فاش کی ہے

بھیرون	مالکوس	ہنڈول	دیپک	سری	میگھہ
ہرکھہ	مارا	کُسَل	چندرنیت	سندہو	جالندر
للت	بیلوارن	کُمَل	منگل	مالو	سارنگ
پوریا	بڑہنس	کلندر	سوبہا	ہمیر	سنکرابرن
مادہو	پریل	جہنک	آنند	گُن ساگر	کلیان
ہوہو	چندرک	رام	ہود	کُسنبھہ	گجدہر
بنبہ	نند	نہیل	بروہن	گنبھیر	گنبدہار
مدہ	سور	کُسُم	گورا	شنکر	نٹ نارائن
پنچم	سناک	ہیمال	بہبہاس	بھاگرا	سُہانا

اب خیال فرمانا چاہیئے کہ کوئی نقشہ ایک طریقہ پر پایا نہ گیا اور توضیع پتر ہائے کسی کتاب متقدمین ومتاخرین مین نظر نہ پڑی لہذا اسی جدول اخیر پر اکتفا کی گئی مگر یہ کلناتھہ مت بموجب مت ہنومان کے ہے اور ترقیم نقشجات ہذا ضرور نہ تھی لیکن جو کہ صورت انکی علیحدہ تھی اس طرح پر کہ اول بہرت مت مین راگ و راگنی و پتر اپنے طور پر ہین فقط فرق اتنا میان اسم نویسی مین ہے اور کسی قدر نام زیادہ ہین اور شمیشر مت مین بسنت اور نٹ نارائن اور پنچم کو کہ اور طریقون مین ومتون مین پتر قرار دیا ہے اوران مت والون نے چھہ مین شامل کیا ہے - اور شمیشر نے اپنی مت مین تمیز عورت و مرد کا نہین رکھا پترون مین بہارجا اور بہارجا مین پتر ملائے ہین - اور کلناتھہ نے بھی اپنی مت مین مطابقت ہنومان و شمیشر مت کی بہت کی ہے یعنی بسنت و نٹ نارائن و پنچم کو بجائے چھ لکھا ہے - اور مالکوس کو کہ چھ مین دوسرا ہے شامل پترون کے کیا ہے - اور شمیشر نے ہنڈول راگ کو کہ چھ مین ہے منجملہ راگنی بسنت پتر کے نیچے لکھا ہے - اور کلناتھہ نے بھیروی کو پتر بھیرون کا لکھا ہے - اور ایک اختلاف یہ ہے کہ پترون مین کچھ معمولی لکھے ہین اور بہارجا[١] مین دونو متون نے بسنت و پنچم و نٹ نارائن کو بجائے چھہ راگ کے قرار دیا جو کہ یہ اختلاف بھی خالی از فائدہ متصور نہ ہوا - لہذا مندرج کتاب کیا گیا - فائدہ اوّل یہ کہ سامعین و ناظرین غلطی سے متنبہہ ہون - وثانیا یہ کہ ازدیاد راگنی وصحت وسقم سے مطلع و آگاہ ہو کر متلذذ ہون -

بیان اختلاف

سامعین و ناظرین شائقین ترانہ پر واضح ہو کہ اوّل بہرت مت یعنی بہرت[٢] نے راگنیون مین للتا و مالادتی و کورہی و ٹھمری و لنکی و رنبھہ و دیواری و سرتھی و پنجرا و کلپ و پترون مین سرترون و کلانر و ٹیکت و کوندہیل و نکرو ساونت و ارن و مرجن و سنکرون و کہاتید و بہردرت و راگسری و سہاما و سکت ملہہ و لنک ڈہن و رہس میگہہ و مالی گورا و منگلا و بدہنس و شنبہہ و برہنس و اسیلہہ و ناگ ڈہن

١ بہارجا سے مراد راگنی ہے ۱۲ مولف

٢ وو اصح بہارت ہے یعنی پسر حسرت برادر بے ماد رام چندر راجہ اجودھیا یعنی فیض آباد ۱۲ المولفہ

وکاہود واڑشانا ودھنون واڈانا وبران زیادہ لکھا۔

اور شمیشر نے عورت مرد شامل کر کے باین تفصیل مندرج شاستر کیا یعنی سرستی واہیری وبہوپالی وگڑا وریوا وناکی بہاری ہنڈول وبہیلی وہرسنگار ونٹ ہمیر۔ و اگنیان مخلوط چنانچہ سوباوجیاونتی وکمناتی وکرنانٹ ولیلاوتی وکروٹی ومنگل گوجری وکشن بران وکاودی وجمی وسکھرائی ومال گوجری ودھناجی وکتدمات وکنبہاری ودرکا وبہاری واندرہی ومارنی وگندہار ومٹوبرو سرو ومانجہہ وپیم پلاسی وتردن وبہیل گوجری ودیوگیری وایمن وسرسی وسدہیات

اور کلناتھ سے منجملہ راگنی اندرنی ورکہانت وترونکی وکولاہل وپرنہرا ودہول وراوتی وگورہی وبہاکہا ومالکوس وداگی ونرنہارسہہ ودیوبرتھا ودیوگندہار وبرہمنی ودیوانی ودھنا وملکی۔

اور پتران سے اول مارا وکسل وسندہو وسیوامرن وکمل وپوریا وپوربی وکلندر وسوہبا۔ وسنکرابرن وجہنک وآنند وپریل وگن ساگر وہوہو وچندرک ورام وہود وکسنبہہ وگجدہر وبنہہ وگنبھیر وبردہمن وکنبدرہا ومدہ وسور وگورا وسنانک ودہاکرا ونٹ نارائن۔

جملہ ایک سواٹھائیس نفر زیادہ ہین اور ہر ایک راگنی وپتر نقشجات مرقومہ بالا مین ہر ایک راگ کے نیچے مرقوم ہین لہذا یہان قید راگ کی نہین کی ہے ہنگام احتیاج نقشجات مین ملاحظہ ممکن ہے۔

فصل دوم بمقدمہ نقشہ جات چہارگانہ

سامعین ترانہ وشائقین زمانہ پر مخفی نہ رہے کہ بندہین وادچار راگون کے حقیر کو چار طور پر مختلف نظر آئے اور جو کہ خالی از فائدہ نہین ہین۔ نظر بران نقشے اُنکے طیار کئے گئے اور سنگت وبندہین علی قدر معلومات نقشجات رقیمۂ بالا بھی خاکسار نے آگے سپرد خامہ کر دیا ہے اور ان چارون نقشون کو منسلک رسالہ ہذا کیا۔ اور اب مقام غور ہے کہ جب اہل مت مین اس قدر اختلاف ہے تو ناگون کا طریقہ ایسے حساب سے کب صاف ہے

وہ لوگ تو اُمینین کے مقلد تھے۔ اُس زمانے کے نایک کس شمار مین ہین اور انکا کیا لاف وگذاف ہے بلکہ برحال متقدمین کس قدر اس کام کو با اصول کرتے تھے لہذا اُنکے راگ بھی تاثیر پکڑتے تھے اور نقشجات ہذا با اوقات وافصال معہ سُر بندہن کے رقم ہوتے ہین۔

چار نقشے معہ سُر بندہن و اوقات معینہ و فصل ہائے مقررہ چہار راگ و راگنی وغیرہ

اسامی	سُر بندہن	فصل	وقت
بھیرون	سا گا پا نی	بسنت رت	اوایل روز
رام کلی	سا گا ما پا نی	ایضاً	صبح
دیساکھہ	گا ما پا دہا نی	ایضاً	اوائل روز
للت	دہا نی سا گا ما	ایضاً	صبح
بلاول	دہا سا رے گا پا	ایضاً	اوایل روز
پٹ منجری	پا دہا نی سا رے	ایضاً	نصف شب

اسامی	سر بندہن	فصل	وقت
دیپک	سا رے گا پا دہا نی	گرکھیم رت	شبانہ روز
دیسی	رے گا ما دہا نی سا	ایضا	دوپہر روز
کامود	ما گا رے دہا نی سا	ایضاً	ایضاً
نٹ	دہا سا نی رے پا ما گا	ایضاً	آخر روز
کیدارا	نی سا گا ما پا	ایضاً	نصف شب
کانہرا	نی سا رے گا ما پا دہا	ایضاً	اول شب

اسامی	سُر بندہن	فصل	وقت
سری	ما پا دہا نی سا رے گا	ہیمونت رت	آخر روز
مالسری	سا رے گا ما پا دہا نی	ایضاً	بعد دوپہر
مارو	سا رے گا ما پا دہا نی	ایضاً	دوپہر
دہناسری	سا پا دہا رے گا نی	ایضاً	بعد دوپہر
بسنت	سا رے گا ما پا دہا نی	ایضاً	نصف روز
اساوری	دہا نی سا ما پا	ایضاً	دوسری پہر روز

اسامی	سُر بندہن	فصل	وقت
میگھہ	دہا نی سا رے گا	برکہا رت	آخر شب
بنک	سا رے گا ما پا دہا نی	ایضاً	نصف شب
لار	دہا نی رے گا ما سا	ایضاً	ایضاً
گوجری	سا رے گا ما پا دہا نی	ایضاً	دوسرے پہر روز
بھوپالی	سا رے گا ما پا دہا نی	ایضاً	اول پہر شب
ولیکار	سا رے گا ما پا دہا نی	ایضاً	آخر شب

مقام غور ہے کہ اس خوشہ چین نے اس علم مین بہت سا سرمارا الا اتفاق رائے از اہل مت یعنی دیوزادان[1] تا انسان نائکان نظر نہ آئی ہان فقط ایک راگنی بھیروی کے باب مین اتفاق ہے یعنی کہ ایشر دیوزاد اور جمیع نائکون سبھون نے بھیرون کی راگنی قرار دی ہے مگر اس بندہن والے نے بھیرون کے ذیل مین بھیروی کا نام ہی ندارد کیا ہے اور تمام راگ و راگنی مندرجہ نقشہ اول معہ اصل بھیرون کہ سمپون ہے اوڈو[2] لکھا ہے معلوم ہوتا ہے کہ یہ شخص مقلد مت ہنونت کا ہے اور وہ مت پایۂ اعتبار سے پیش اُستادان ساقط ہے الا اُس نے فقط ایک بھیرون کو اوڈو لکھا ہے اور اس شخص نے تو ذیل کے ذیل کو لکھدیا ہے پانچ سُر کا پس سراسر غلطی ظاہر ہے۔ چنانچہ مالسری کو اہل مت نے تین سُر کی لکھی ہے اور بعضی مالسری پانچ سر کی نائکون نے برتی ہے بلکہ ذکر اسکا پہلے ہو چکا ہے اور نقشہ ہذا مین علاوہ راگھاے دیگر کہ سُرون مین اُنکے بدجا تم اختلاف ہے یہ تفرقہ لائق دید ہے کہ مالسری کو سمپورن لکھا ہے مگر مت ہنونت مین بھیرون بھی اوڈو ہے سو ہر ایک کے نزدیک وہ مت ہی غلط ہے اور میگھ[3] راگ صریح سمپورن ہے اُسکو بھی اوڈو لکھا ہے اور اساوری و رام کلی قوالی و کلاونتی دونو سمپورن ہین اور دونون کی رکھب جان ہے یعنی قوالی مین کومل و کلاونتی مین تیور لگتی ہے سو برعکس اُسکے اوڈو لکھا ہے رکھب نکال کے کمال حیف ہے۔ پس بدانست بندہ یہ طریقہ از حد غلط ہے حقیر نے فقط واسطے اظہار عیب و صواب کے ترقیم کیا ہے تکلیف یہ ہے کہ جو سُر جس راگ کی جان ہے وہی بے نشان ہے سراسر عقل حیران بس نزدیک راقم یہ طریقے از حد غلط ہین چاہے کاتبان سے یا مصنفان سے یہ غلطی ظہور مین آئی بہرحال بے ترکیبی اظہر من الشمس اس راقم نے فقط واسطے آگاہی شائقین کے کہ جسمین عیب و صواب سے ماہر ہون زیب قلم کیا۔

---

[1] مراد دیوتا سے ہے۔

[2] بکرت لکھا ہے چار ہی سُر کا اوڈو پانچ کو کہتے ہین۔ بلکہ ہنوز ہی یہ بھی مرتکب ہوا۔ اُس نے اوڈو لکھا ہے ۱۲ المولف

[3] بعضے میگھ مین گندہار نہین لگاتے مگر یہ رنگ جاتا ہے۔ ۱۲ المولف

پردۂ دوم دربیان راگھائی سنکیرن وغیرہ معہ تقسیم افصالون پراور مرکب ہونا راگون کا

قاریان خوش الحان وسامعان نکتہ سنجان پر ظاہر ہو کہ اساتذہ نے راگ تین قسم کا قرار دیا ہے۔

اول سدہ کہ کوئی راگ یا راگنی اُس مین شامل نہ ہوا ور بغیر ترکیب کثرت سے ہو یعنی بعض سُرت اُسکی فوت ہو گئی ہو مثل ٹوڑی کے۔ اور مہا سدہ وہ سدہ ہے کہ جمیع سرت اپنی اپنے ساتھ رکھتا ہو مثل سارنگ کے۔

دوم سالنک وہ اگرچہ مرکب نہ ہو لیکن تشبیہ یکدیگر رکھتا ہو مثل سری راگ کے کہ رنگ گوری خاص کا رکھتا ہے۔

سیوم سنکیرن وہ کہ مرکب ہو الایہ بھی دو طور پر ہے سنکیرن و مہا سنکیرن دو سدہ سے مرکب ہو مثل بھیرون و ٹوڑی کے۔ اور مہا سنکیرن وہ ہے کہ سدہ و سالنک یا سدہ و سنکیرن یا سالنک و سنکیرن یا دو سالنک یا دو سنکیرن سے مرکب ہو۔ اور تصور کرنا چاہیئے کہ اہل ہند نے چھہ راگ کو اوپر چھہ فصل کے تقسیم کیا ہے۔

اول بسنت رت چیت و بیساکھہ۔ دوم گریکھم رت جیٹھ و اساڑھ۔ سیوم برکھا رت ساون و بھادون۔ چہارم سرد رت کنوار و کاتک۔ پنجم ہیمنت رُت اگھن و پوس۔ ششم سِسِرہ رُت ماہ و پھاگن اور اہل ولایت نے بھی علاوہ چھہ آوازون کے بارہ مقامون کو اوپر بارہ برجون کے اسی چھہ فصلون پر تقسیم کیا۔

بیان راگھائے مرکبہ وغیرہ

اب شائقین ترانہ پر یہ فسانہ محتجب نہ رہے کہ اکثرے اہل فنون نے راگ کو سدہ اور راگنی کو معہ پُتران سنکیرن تصور کیا ہے اور بعض نے راگ کو بھی سنکیرن سمجھا ہے چنانچہ بعضے کانہڑا اور بعضے سارنگ و گوجری و نٹ و ملاری و ٹوڑی و گوری ان ساتون کو سدہ کہتے ہین اور دیسکار و بھبھاس و للت و ریوا و بلاول و میگھہ و سوراٹھہ و دھناسری و گورا و سری راگ و دیپک راگ و کاج و کیدارا ان تیرہ کو سالنک جانتے ہین باقی جمیع راگ و راگنی سنکیرن تصور کرتے ہین اور یہی ترکیب راگ و راگنی کی ہے مثلاً سیام و رام کلی ملے تو بھلی سیام کہینگے اور اگر رام کلی اور ہوہو[1] ملا رام سیام کہین گے اسی طرح سے سب راگ

[1] ہوہو ہائے ہوز نام دیوزاد کہ وہ صاحب مت اٹھاروان ہی بعد تسرہ دیوتا کے وہ پیدا ہوا اُسنے یہ راگ ایجاد کر کے بنام اپنے نامزد کیا ۱۲ المولفہ

مرکب ہین جیسے نٹ نارائن سنکرابرن سے مرکب ہے ومدہ مادہ وبلاول وکاموِد گوٹھر سے مرکب ہے اور بیلاول وباگیسری دھنا سری سے مرکب ہے اورگانہڑا وشہانا مرکب ہے فرودستا سے اور فرودست نام گوشہ مقام ولایت کا ہے وہ گوشہ چوبیسوان ہے اور فرودست نام تال کا ہے ایجاد حضرت امیر خسرو یہان مراد ہے راگ سے نہ گوشہ سے ہے نہ راگ سے اور کانہڑا اڈانا ملار سے مرکب ہے۔ اور کانہرا اسندوکلیان بنگ سے۔ اور کاموِد گونڈ وہمیر کیداری سے مرکب ہے۔ اور امین وسدہ کلیان مین بھی کیداری سے مرکب ہین۔ اور بلاول ودہنا سری ٹوری سے مرکب ہے۔ اور اساوری ومارو ومالسری سنکرابرن سے مرکب ہے۔ اور کیدارا ومدہ مادہ وسرسی وجیت سری ڈہول سے مرکب ہے۔ اور براری ودیسکار وکھٹ راگ مرکب چھ راگنی سے یعنی براری واساوری وٹوڑی وسیام وبہلی وگندہار سے۔ اور لغت ہندی مین سر کو کھٹ کہتے ہین اور بہا کہا مین کہ یہ زبان فی زمانہ مروّج ہے چھ کو کہتے ہین۔ اور سنکرابرن وسدہ بڑہنس ماروا سے مرکب ہے۔ اور دواتی وجیتی ودرگا ودہنا سری وسنکرا ارن بہاگ وکیداری سے مرکب ہے۔ اور بلاول وگندہار سندہورا سے مرکب ہے۔ اور اساوری وگوری ودیوگری وبھیرون دو متون مین مرکب پربی سے ہے۔ اور سیام وگوری وپٹ منجری ماڑوا سے مرکب ہے۔ اور دہول ودہنا سری وکپاری ودیوگندھ سنکرابرن سے مرکب ہے۔ اور سدہ اور کانہڑا وبیلاولی بلاول سے مرکب ہے۔ اور گورسارنگ وکاموِدی سُورَاسَنک سے مرکب ہے لاریب یہ بیان درست گورسارنگ مناسبت رکھتا ہے ان راگون سے نگراول سنگت گوروسارنگ دومل کے ہوا۔ اور بلاول وکیدارا اور چہایا ونٹ انکا میل زیادہ تر صحیح ہے ہاتھ کنگن کو بقول شخصے آرسی درکار نہین ہوتی ہے جو صاحب چاہین غور فرمائین۔ اور گوری وبھیم پلاسی دہنا سری سے مرکب ہے۔ الا زیادہ میل ملتانی کا ہے کہ ہر ایک گویا علیحدہ نہین کر سکتا ہے۔ اور سدہ وپوربی وگندہاری کھٹ سے مرکب ہے وہ بالائے طاق ہے ایک جگہ ذکر کھٹ کا صحیح ترین ہو چکا ہے یہ میل بھی قائم کیا اور اساوری وبراری ودیسکار سے مرکب ہے اور ٹوڑی دبھیرون وبہاگ وکیدارا سی مرکب ہے۔

بدانست راقم یہ بھی غلط ہے یعنی جو راگ اول کا ہے وہ کسی سے مرکب نہین ہے بلکہ اُس سے اورون نے ترکیب پائی ہے - چنانچہ چھ راگ جو سبھون سے اول ہوے ہین وہ کسی سے نہین مرکب ہین اور جملہ راگ اُنہین سے نکلے ہین - مقام غور ہے کہ بہاگرڑے و کیدارے سے کچھ علاقہ نہین ہے البتہ بہاگ و بہاگڑا سنکرے سے مشابہت رکھتے ہین - اور مارو و سُرستی و بنگ سرے سے مرکب ہین - اور کانہڑا و برُوڈان و ناگدہن ملار سے مرکب ہین - اور کیدارا و سوہا و بھمرٹی[1] کلیان سے مرکب - اور دیسکار و گوجری و سیام و دیسی ٹوڑی سے مرکب ہے اور بدانست راقم سیام کہ سنگت رکھتا ہین و کلیان سے - ٹوڑی سے کچھ علاقہ نہین ہے - اور کھٹ و دیوگری مرکب کلیان و پوربی سے یہ سنگت بھی بدانست راقم غلط ہے کھٹ و دیوگری متعلق ہین بھیرون سے اور سارنگ و سُدہ و کولاہل بہاگرا سے مرکب ہین - اور کلیان و کانہڑا و کوکب بلادل سے مرکب ہین - اور پوربی و سیندارو و دیوگری و مادہو و دیوالی کبہاری سے مرکب ہے - اور مالسری و سرستی و گوجری للتا سے مرکب ہے اور سرستی نام دیبی کا ہے مگر یہان مراد دیتی سے نہین ہے اور رام کلی و منگل گوجری رام کلی سے مرکب ہے - اور سیام و گندہار و منگلا ٹیک و ترون و گوری و پوربی ٹوری سے مگر بدانست بندہ بعضے براہ غلطی للت بھی کہتے ہین اور بعضون کے نزدیک بہہاس سے مرکب ہے - ہان بہہاس و بھوپالی کا مرکب ہونا صحیح ہے - اور سری راگ کو مرکب بڑہنس سے لکھا سری چھ مین سے ہے اور دیپک و گوری و کیدارا کوکب سے مرکب ہے - دیپک بھی چھ مین ہے - اور پوربی اور بلاول و ہنڈول نیلاوتی سے مرکب - سو ہنڈول بھی چھ مین ہے - اور پنچم وللت و پوریا و بھیرون و میگھہ کلیان سے مرکب مگر بدانست بندہ بھیرون و میگھہ بھی چھہ ہین[2] - الا سیواے میگھہ و کلیان اور سنگت درست ہے لاکن خاص کسی کی سنگت میل مرکب ہین ہوے یہ غلطی نایک مصنف یا کاتب کی ہے جو قلب کیا - اور کاموو و ساونت و بسنت دیوگری سے مرکب ہین

[1] اور بھمری کو بھلی بھی کہتے ہین ١٢ [2] و گوری کا میل کچھ کلیان سے مدہم کومل کے باعث سے ١٢ [3] یعنی بھیرون اور میگھہ بھی چھ مین ہین - انکی سنگت اور راگ یا راگنی مین ہو سکتی ہے اور کی سنگت انہین غیر ممکن ہے ١٢ -

اور نٹ و ملار و سارنگ و بلاول و بھیرون ہنڈول سے مرکب ہین اس سنگت مین بھی ساتھ بھیرون
ہنڈول کا غیر ممکن کیونکہ بھیرون سمپورن ہے - اور ہنڈول اڈوہی سراسر اختلاف ظاہر اور سدہ سارنگ
و کانہڑا و پوریا و بھیروی مرکب براری سے - اور منجملہ کانہڑا مدرکی کانہڑے مین گندہار تیور لگتی ہے اور دن
مین کومل ہے لہذا بدانست راقم یہ سنگت بھی نادرست ہے اور للت و سدہ و سارنگ و پنچم و بلاول و بہلی
مرکب ام کلی سے مرکب ہے اس سنگت سارنگ کا کہ اس مین رکھب[ا] بادی ہے اختلاف اور گوجری و دیسکا
و بنگال و پنچم و للت مرکب دیسی سے یہ سنگت درست پائی جاتی ہے اور بہباس و ہرکھہ مرکب دیساکھ
سے صحیح ہے اور بلاولی و سارنگ و سرہ و ملار و گونڈ و مادہو مرکب سدہ سے - اور ملار و بلاول اور
نٹ نارائن مرکب کلیان علاوہ ملار اور درست ہے - اور کیدارا و بنگال مرکب ہناسری سے - اور مارو او گوری و للت بعضون کے
نزدیک براری سے مرکب ہے - اور گونڈ و گوجری و گوئید و بہباس بلاول سے مرکب ہے - اور گوجری و پنچم للت سے مرکب ہے اور اساوری
و گوجری و پنچم مرکب للت سے - اور بسنت ہو بہو مالسری سے مرکب - اور مالسری و بلاول و بہباس و بعضی بجاے بہباس و
سدہ و بعض باگیسری و گوئید کہتے ہین - علاوہ باگیسری نزدیک راقم درست ہے - و بعضی باگیسری
و سورٹھہ کو مرکب گوجری سے جانتے ہین اور پنچم و بھیروی و گندہار و بنگال و گوری مرکب جیجاونتی سے
اور پنچم و کھٹ و مارو و سارنگ و ساونتی و ٹوڑی مرکب اساوری سے - اور کھٹ راگ و کھنباوتی مرکب
مالسری سے خیال کرنا چاہیئے کہ کھٹ و مالسری سے کچھ مناسبت نہین ہے اور ملار و مارو امرکب گوری سے
الا ملار و گوری سے بھی کچھ علاقہ نہین ہے اور پرج و بہباس و مارو مرکب گوری سے - اور پرج و پوربی و
سورٹھہ مرکب مالوا سے اور گوری و بنگ مرکب کیدارا سے اور ملار و بلاول و جیجاونتی مرکب سورٹھہ سے
اور دہول سری و بلاولی مرکب گوری و بہاگڑا و نٹ سے - اور بہوپالی و گونڈ مرکب کلیان سے - و بعضون
کے نزدیک بلاول و کلیان سے اور کافی مرکب سنکراِن سے - اور گوری و ساونت مرکب سارنگ و

[ا] رکھب کا بادی ہونا درست البتہ گندہار جیسکہ بادی ہے ۱۲ ملولفہ

ملار سے۔ وبعض کے نزدیک کیدارا سے وکاموو سے وبعضے کا نٹرا زیادہ ترملا کے کرتے ہین۔ اور ملار
مرکب سارنگ و سورٹھہ سے۔ وبعضون کے نزدیک بلاول ونٹ وبیگھہ سے۔ نزدیک راقم سنگت
سب کی ہے تفرقہ فیما بین غلط۔ اور سارنگ مرکب دیوگری وملارونٹ سے۔ وبعضون کے نزدیک ملار
ومارو سے۔ اور گورا مرکب گوری سے اور نٹ وترون ودنیسکار سری سے مرکب ہے۔ اور پرچ وسورٹھہ
تھہاری مرکب مارو سے اور سنکرابرن وماجنہ مرکب سارنگ سے۔ اور سورٹھہ وبلاول وملار وپرچ دہناسری سے
مرکب ہے۔ وبعض کے نزدیک مارو وگندہار سے وبعض کے نزدیک ٹوڑی ومارواواساوری سے اور
گن کلی سری سے اور دیسی وٹوڑی وللت واساوری ودیسکار وگوجری مرکب اساوری سے۔ اور رہائی
کہ بعضے اسکو براہ غلطی سندہورا کہتے ہین۔ اور گور سارنگ مرکب گورا سے۔ اور سارنگ بعض کے نزدیک
گوری سے بدانست راقم نایک طریقہ ہذا محقق نہ تھا اکثر غلطی واقع اپنی اپنی طرح پر ہر ایک کی شکل جداگانہ
ہے۔ راقم نے باعث کثرت اندوہ الم شدید قلم کو جولانگاہ قرطاس ہذا پر مہمیز نہ کیا۔ عیب وصواب کو
اوپر عفو کرنے شایقین وناظرین کے رکھکر الزام تشنہ وطعن سرسکبار پر نہ لیا واللہ اعلم بالصواب۔

بیان عرب وترپ لاگ وڈاٹ

ترانہ سنجان زمان زبان سابق سے عدم واقفیت رکھتے ہین ایسے الفاظون کے
واسطے تحقیقات کماینبغی چاہیئے تانسین نے ایک دہرپدینی نادسرسادہ بجائی
برہین کان ثبت سرسادہ مادہری دھن اسکے ابھوگ مین کہا ہے کہ

عرپ ترپ لاگ ڈاٹ تان بہید اچھر سمجھائی
کہین میان تانسین سنئیے گوپال لال پرتھم آگ بھرن سنائی

یہ الفاظ اکثر لوگون کی فہم مین نہین آتے ہین۔ خلاصہ یہ ہے کہ عرپ یعنی سہولیت وخوش سلیقگی بسند
سندراو سدہ بانی جسکا ذکر فصل عیب وصواب ہو چکا ہے کہتے ہین اور ترپ یعنی چستی وچالاکی اور
ہندی مین ترت پھرت یعنی تیزی وتندی وکرار امین تان اوبج مین اور لاگ یعنی ہوئے سر تیور کومل

لگین۔ اور ڈاٹ یعنی دوسری شئے مثل سُرت وغیرہ کہ جس سے ہیئت راگ مبدل ہوجاتی ہے قائم رہنا اپنی جگہ پر ہر ایک سُرت و سر کا ہر ایک اگ مین مراد ڈاٹ سے یہ ہے اور تان اور لفظ اور بھید یعنی لفظ سے مراد انچہ ہے مشہور و مستعمل ہے جمہور عوام مین لہذا حاجت شرح نہین ہے۔

خلاصہ یہ کہ ہنگام سرود گانے والے کو خیال ان امرون کا بلکہ ہر ایک عیب و صواب کا ضرور رہنا ہے

باب چہارم

بمقدمۂ تالہای ہندی اور فارسی اختراعی حضرت امیر خسرو علیہ الرحمۃ مشتمل اوپر پانچ فصلون کے

بیان فصل اوّل کہ پکھاوج وغیرہ کس سے شروع ہوا ہی

سبکدستانِ ماہرانِ ناد یعنی علم موسیقی پر واضح ہو کہ جس وقت حکم خدا بشن کو واسطے ترکیب دینے علم ناد اور بید کے ملا تو مہادیو نے ساتھ خوش اسلوبی کے ترتیب دیا یعنی اوّل مقدمات سُر درست کئے ساتھ اُسکے ہنگام سرود ایکدم جد مین وہ لوگ آتے تھے اور نغمہ و کرشمہ بھی ساتھ حرکت دست و پا کے پیدا ہوتا تھا پس لازم ہوا ترکیب دینا ضربون کا اور اس وقت مین ایک ڈہرو مہادیو بجاتے تھے مگر گتین جو ترکیب دین سب وے بامعنی بنائین۔ اب تصور کرنا چاہئیے کہ مسمی گنیش جنکا ذکر اول مین ہو چکا ہے موجد پکھاوج اور تالون کا بھی ہوا یعنی کسیقدر گتین ایجاد کین بلکہ ایک گت بنام خود نامزد کی اور بجانا پکھاوج کا انسان مین اس طرح پر رائج ہوا کہ ملک دکھن یعنی تلنگان مین ایک راجہ تھا کہ نام اُسکا راقم کو فراموش ہو گیا۔ اُسکے یہان ایک روز ایک دیو شریک جلسہ ہوا کہ تمامی اہل جلسہ اُسکو دیکھ کے مفرور ہو گئے مگر راجہ اُس سے بمقابلہ پیش آیا تب وہ دیو مبین ہوا کہ مین رد

عتاب راجہ اندر ہون - اُس وقت راجہ نے اُس سے فرمایا کہ کون سی خدمت تیرے تعلق اُس سرکار کی تھی - تب وہ یہ حرف زبان پر لایا کہ مین پکھاوج بجاتا ہون - بعد مدت چندے پھر چلا جاؤنگا - راجہ نے بہ شفقت تمام مہمانداری اُسکی مین مصروف ہو کے ایک پکھاوج حسب ایما اُسکے بنوا دیا آخر اُس نے ایسا پکھاوج بجایا کہ ہر ایک سامع غش مین آیا - راجہ نے اُس عرصہ مین اُس سے بجانا پکھاوج کا ایسا اخذ کیا کہ کوئی دقیقہ باقی نہ رہا - آخر الامر وہ دیوزاد بعد ایام معہودہ ایک دن ہر ایک سے رخصت ہو کر سمت آسمان ہوا ہو گیا - من بعد راجہ نے اکثر لوگون کو تعلیم کیا - ہنگام کثرت گویون نے اخذ کر کے ایک پیشہ رزق اپنا نکالا - فی زمانہ لالہ کیول کشن بڑے اُستاد نامی ہوے - اب برہمن وغیرہ بھی بجانے لگے اور گت پرن بطور خود بنانے لگے - مگر گت پرن سب بے معنی - اور آگے بامعنی ہوتے تھے - چنانچہ ایک ٹکڑا اُس طریقہ کا بطور نمونہ سپرد قلم کرتا ہون - تین درجہ آخر گت پرن مین ہوتے ہین - اس طور سے یعنی دین بند دینا تاتھ جن چاہت

دہن دیت دہارے دہارے - دہن دیت دہارے دہارے - دہن دیت دہارے دہارے - فی زمانہ لوگون نے بباعث عدم تفہیم بول غلط کر ڈالے ہین اور زبان دیوزادان پر لاعلمی سے تمسخر کرتے ہین موجدون کو فضول کہتے ہین - اور بدانست راقم وہ خود ہی غلط ہین - مقام غور ہے کہ اگر گانا بجانا ناچنا بامعنی نہ ہوتا تو سابق مین کبھی تاثیر نہ ہوتی بالفعل موقوف ہونا تاثیر کا سبب بے معنی پن کا ہے - یہ مثال راست ہے ابھی ذکر حال ہے کہ حضرت امیر خسرو نے زمانہ سات سو برس کے قریب ہوتا ہے کہ قول و قلبانا عربی زبان مین اور ترانہ وغیرہ فارسی مین ایجاد کیا - سو اس فن ما بعد کے نا لگون اور گانے والون کا زور زبان عربی مین نہ چلا اُن چیزون کو غلط کر ڈالا اُسکے حرف والفاظ بباعث جاہل ہونے کے زبان سے نہ نکل سکے مگر فارسی کا تتبع ترانہ پر کیا یعنی بالکل غارت کیا - اُنکے بنائے ہوے ترانے محض بے معنی فہمید مین نہین آتے ہین اُنکو کچھ معنی و مطلب سے مطلب نہین ہے - فقط تال و سر پر نازان رہے - اور اب بھی بعضے الف کے نام بے بھی نہین جانتے ہین - اور ترانہ بے معنی بنانے پر غش کرتے ہین کسی کا کہنا نہین مانتے ہین ہمسری حضرت خسرو پر خاک چھانتے ہین

ناحق مرتے ہین بقول شخصے حلوا خوردن را روے باید کجا صاحب کیف و کرامات کجی سگان دنیا و اہیات اور بعضے ہمسر اُنکے اُسکے بے معنے و بے مغزے پن پر عشش کرتے ہین - ویساہی حال اُنکے بجانے والے گیتون کا ہے بجانے والون کو جو کہ بول اچھے معلوم ہوے گانٹھ کے اور تالین مقرر کرکے گت پر نہین بنالین چنانچہ ایک ادھ ٹکڑا اس زمانہ کا بطور نمونہ لکھا جاتا ہے -

ٹکڑا - دہا کِٹ تک دہم کرانک تر کِٹ کِڑ آن دہاتی دہا دہا -

دوسرا ٹکڑا بھی بطرز ثانی رقم ہوتا ہے -

ٹکڑا - کِٹ تک دُہمکٹ دہا کِٹ تک دہمکِٹ دہا کٹ تک دُہمکت دہا -

اور اس زمانے مین لالہ کیول کشن پکھاوجی اُستاد کامل تھا اُس نے حسب فرمایش دیگر اُستادان زمانہ ٹکڑا دوہرے بول کا کہ دشوار تر ہے بنایا اور صنعت یہ ہے کہ دُہر پد کے چوتالے اور تتالا مین کھپتا ہے گو کہ بے معنی سے ہے مگر ازحد فصیح ہے اور جگہ اُٹھنے کی پہلے سے چوتالہ مین غلط - درمیان سے تتالہ مین - اور دوسرے سے چوتالہ مین بیٹھ جاتا ہے -

ٹکڑا - تکت دِ کِٹ تکت دہک تکِٹ تھکِٹ تکِٹ تھکِٹ دِگن تکن دِگن تگن ددگدگن ددگدگن دہا دہا -

ان بولون مین باوجودیکہ بے معنی ہین الا مثلِ دی باشل ہونے سے ایک کیفیت ہے اور بول ازحد خوبصورت و درست - اور اب کے لوگ علاوہ معنی کے بول و مثل دونون بیہودہ باندھتے ہین - گت پر لت اُنکی سُن کے کمال نفرت ہوتی ہے - اس زمانہ مین دو شخص پکھاوج کے اُستاد بے بدل ہین اوّل تاج خان خلیفہ ہین دوم کودو سنگہ برہمن ولد گیتے ساکنان باندا تاج خان ضعیف بعارضہ رعشہ مبتلا - کودو سنگہ بہت تگڑا اور طیار - تاج خان نے ناصر خان پسر اپنے کو لاگ طرقبالی پر ایسا طیار کیا کہ جمیع اُستادان زمانہ کو بالائے طاق رکھا اور جوان رعنا و پہلوان - غرضکہ دونو ایک خاندانی ہین اپنے فن ہیچ کامل - الا کودو سنگھ ملائمی گت پرن مین

ایسا سبک دست ہے کہ باوجود ہونے باجا مندری کے ایسا خوب دنا درہے کہ اُسکے گانے مین ایک مزہ سُر کا ایسا حاصل ہوتا ہے کہ خواہ مخواہ سامعینون کو محویت ہوتی ہے۔ ایسا ہی سمی قاسم خان مرحوم نقارچی ساکن اسیون واد نام کو راقم نے کیا بلکہ صدہا صاحبون نے دیکھا کہ اُس نے نقارہ بجانے مین ولادیا ہے یہ ساری وجہ راستگی سُر کی ہے اور بافعل ہنگام صفائی رسالہ ہذا سامع خراش یہ خبر حیرت افزا ہوئی کہ ناصر خان نے بھی اِس جہان سے رحلت کی افسوس صد افسوس زمانہ اہل فنون سے خالی ہوتا جاتا ہے بقولہ کہ

”این ماتم سخت است کہ گویند جوان مرد“

اور تعلیم ناصر خان کی کہ بعمر پنج سالہ تھا تا بست سال روبرو راقم ہوئی بلکہ امراؤ خان اپنے بیٹون کو اور تاج خان ناصر خان کو کہ بین اور پکھاوج کا جوڑ اور ساتھ ہے پیش راقم تعلیم کرتے تھے طرہ یہ کہ رحیم خان بین کار پسر کوچک امراؤ خان نے بھی کہ یہ دونو ہم سن تھے عین شباب مین بُلبُل روح قفس عنصری سے گلشن جنان کو پرواز کر گئی۔ ہندوستان سے بین یکقلم معدوم ہوگئی یہ غم بھی راقم کو کم از عزیزان نہ ہوا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اور یہ بھی سنا گیا کہ مسماۃ ہیرا بائی بنت کملا بائی ساکن ملک دکن مقام لدانا خیال سیدھی ٹپلی کا نہایت سہولیت گرارہ پن تان پلٹے سے گاتی تھی خلیق ازحد اور حسینہ تھی اُس نے بھی اس دنیا مین مایہ بساط چھوڑ اپنے بیگانہ سے منہ موڑ سیکنٹھ باشنا اختیار کیا اب رب المشرقین باقی ماندگان کو اپنی حفاظت مین رکھے آمین برب العباد۔

فصل دوم بمقدمۂ بیان الفاظ پکھاوج یعنی مردنگ

چابکدستان زمان وخوش بیانان شیرین زبان پر مخفی ومحتجب نرہے کہ جس طرح گانے مین چار الفاظ نہاین ہین چار حرف ہین اُسی طرح بجانے مین یہ چار الفاظ مقرر ہین انہین لفظون کو مرکب کرکے ایک ترکیب معقول سے گتین بنائین وہ یہ ہین تتا دہنتا تھن نا بس انہین لفظون کی گردان سے ہزار ہا گت اور پرین بنی ہین مثلاً۔ اول مین چھ راگ مقرر ہوے چھے بارہ سر دن سے پھر صدہا راگ و راگنیان بنگئین اسی

طرح سے چار لفظ کی ترکیب سے پہلے ساڑھے بارہ تالین یعنی گیتین بنی تھین پھر تین سو ساٹھ ہوئین۔ زاں بعد
حسب استعداد اپنی کے ہر ایک اُستاد نے جس تال مین چاہا مین گت پر نین بنائین اور ابتک لوگ بناتے چلے جاتے ہین

فصل سیوم بیان لَے مین

داستان لے کو بلبلانِ انجمن گلشن نغمہ سرایان پر اس طرح چہچہہ زنی کرتے ہین کہ تال اور لے جس طرح
کھرج داد الٰہی ہے لے بروزن مے یہ تعلیم سے حاصل نہین ہوتی ہے اصل خلقت انسان ہے۔ اگر اُس
طرح پر واقع ہو تو حاصل ہوگی والا فلا اور تال بروزن مال وہ ہے جو حدود صانع اُسکے نے بنا کئے اُس پر
عمل کرے اور لے خالی اُس سے ہے اوّل یہ کہ لے مین نفی اثبات دونون موجود الا مثل تال کے گرفت اُسکی
نہین ہوسکتی ہے اور دکھلائی بخوبی دیتی ہے مثل تال کے لاکن گرفت دشوار۔ دوم پیدایش لے مثل
پیدایش سُر حسب بیان سابقہ ہے۔ ثانیاً پیدایش لے دو شی سے ہے یعنی دو چیز کی درمیان سے نکلتی
ہے مثلاً پہلی ضرب لگی و بعدہٗ ایک کیفیت ساتھ ایک مقام کے پیدا ہوتی ہے اسمین تمیز ساتھ تال کے البتہ
ہویدا ہے بس وہی لے ہے اور بعض ناواقف تال و سم کو کہ گت مین ہوتا ہے اُسی کو لے کہتے ہین ہنگام
سرود کسی کے جو بے تالا ہو گیا تو کہا یہ لے نہین جانتا تو اسکو لے نہین کہتے۔ لے داری کے معنے اور ہین
یعنی کوئی گاتا ہے اور بجانے والا برابر چلا جاتا ہے اس مین کوئی راگ ہو۔ دُھرپد یا خیال یا ہولی وغیرہ۔ آستائی
اُسکی پہلے یا دوسرے یا تیسرے یا خالی جہان سے بندھی ہے گانے والا شروع کر دیگا تو خواہ مخواہ اپنے
مقام مقررہ پر پہونچیگا اور اگر علیحدہ مقام سم سے ہوا تو بیتالہ ٹھہرا اور اگر گونہ تفاوت ہوا تو وہ بے تالہ نہوا نیم برش[1]
کہلایا اور نیم برشی کی تمیز مشکل ہے نیم برش بے تالہ نہین ہوتا۔ نیم برش وہ ہے کہ جو مقام سم سے کسیقدر آگے بڑھ گیا اور یہ فرق
بے معلوم ہوتا ہے اس خیال سے نیم برش کہلاتا ہے۔ اور یہ لے بیٹھر مین اور خیال طریقہ یعنی چھپ خیرآبادی

[1] دراصل لفظ نیم برشتہ سے مخفف اُسکا نیم برش ہوا تے محذوف ہوئی طریقہ قوالی امیر خسرو مین یہ لے جائز ہے ۱۲ المولف

طرز قوالی مین جائز ہے خالی از عیوب اور معنی لے داری کے یہ ہین کہ بے جگہ یعنی دوسری جگہ غیر معاینہ سے اُٹھے اور تان او بیچ و پلٹے مین اور بولون مین جھول و تفاوت و سرعت نہ ہونے پاوے۔ اور سم مقررہ پر برابر آوے تو وہ شخص لے دار کہلاوے۔ بے تالہ ہونا مشہور ہے۔ گانے کے وقت ایسا سخت عیب ہے کہ ہر ایک پر یعنی اقل فہمیدہ والے پر منکشف ہوجاتا ہے اور سم سنسکرت زبان مین برابر کو کہتے ہین اگر تمیز سننے والے کو اس قدر چاہیئے کہ قصور گانے والے اور بجانے والے کا بخوبی دریافت کرلے۔ اور ارباب لے مین یون بیان کرتے ہین کہ لے یعنی وزن فارسی مین سترہ بحر مستعملہ مشہور ہین مانند بحر ثقیل و دور مخمس و دور افسان و ترکی و ضرب فاختہ و ضرب الفتح وغیرہ۔ اسی طرح سے زبان ہندی مین بھی بحر ین یعنی اوزان مقرر ہین اُن کا نام لے ہے اُنہین سے تالین مقرر ہوئین۔ چنانچہ ولایت مین سترہ بحور اور ہند مین ساڑھے بارہ تال وے مقرر ہین اب تصور کرنا چاہیئے کہ خلاصہ لے بایں خلاصہ ہے وہ یہ ہے کہ فاصلہ حدود مروجہ صانع کو ذہن مین اپنے قرار دے یہ بہت کم ہے اور زمانہ لے اوپر چار قسم کے منقسم ہے۔

اول لگ بروزن سگ۔ دوم گُرُ بروزن خُر۔ سوم دُرت بروزن سُرت۔ چہارم پُلپٹ جسکو بلمپت بھی کہتے ہین اب مراد لگ سے وہ ہے کہ ضرب اول اُسکے تا ضرب دوم زمانہ یعنی دم و وقفہ ایک حرف کا رکھے مثلاً الف کہے اور ضرب دے اور وقت ضرب دینے کے خاموش رہے اور ضرب بھی خالی وقفہ ایک حرف سے کم نہ ہو اور پھر ہاتھ اُٹھا کے الف کہے اور پھر ضرب دے وہ لگ ہے۔ اور گُرو وہ ہے کہ جسمین زمانہ مسطور الصدر دو حرف کا ہو اور دُرت وہ ہے کہ جسمین زمانہ کسی حرف کا پایا نہ جاوے۔ اور بلمپت و پلپٹ وہ ہے کہ زمانہ تین حرف سے چار حرف تلک کا کام کرے بلکہ بعضے چار حرف سے بھی زیادہ زمانہ رکھتے ہین مگر ایسی لے مین بجانے والے کو سنگت برابر مین سخت دشواری ہوتی ہے اور طریقہ ہذا سے بھی مقدار اوپر چار ہی قسم کے بطرز ثانی واضح ہے۔

اول سم۔ دوم اتیت۔ سوم اناگہات۔ چہارم بسم۔

سَم وہ ہے کہ حرکت اعضا ساتھ نغمہ کے کہ حرکت گلے و تابع نفس و آواز کے ہے اوقات مقررہ اُسکے برابر لانا یا مقدار جگہ مقررہ سے قدرے کم - اس قسم کی لے خیال[1] مین گائی جاتی ہے کہ پیچ ضبط و ربط و نظم و نسق اُسکے سے فتور نہ ہو اور سامعین بے اداے لفظ صفت و ثنا کرین اور خالی اُسکی مانوس و متوجہ سم کی ہو تہ الفاظ اُسکے اور جولا دین بھی تو ممکن ہے یعنی بول بھی ادا ہون ایسا کرتے ہین مگر ایسے طریقے کو کبیری چھپ - قوالی مین کہتے ہین اُسکے گانے کا یہی طور اس قسم کی لے کا تھا زمانہ ماضیہ مین بمقام بنارس گذر گیا ہے از حد مشہور ہے بلکہ اُسکا فرقہ فقیری ہندو و مسلمانون مین علیحدہ اور فرقون سے کہ وہ گروہ بجز پروردگار اور کسی کو نہین مانتا چلا آتا ہے اور اُسی کی تصنیفات بھجن وغیرہ اکثر گاتے ہین اور کبیر پنتھی کہلاتے اور اتیت[2] وہ ہے کہ قدرے زیادہ جاے معینہ سے جاتی رہے اُسکو نیم برشت بھی کہتے ہین - ایسی لے ٹپہ مین جاری ہے اسواسطے کہ کشادگی اور کھینچنے سُرون مین قصور نہو جیسا اکثر وقت آمد سم کے صورت لے درمیان ٹپہ معلوم ہوتی ہے اور ڈر اسکا نہین ہے یعنی اجرا ہونا ایسی لے کا معیوب مانا نہین ہے پس لے سم و اتیت مین فرق کمی و بیشی پس و پیش کے زمانہ کا ہے یعنی سم مین جگہ مقررہ سے بھی کم پہ جانا داخل عیب نہین ہے یہ طریقہ جیب کبیری خیال مین جائز ہے - اور اتیت مین جائے معینہ سے زیادہ آگے بڑھجانا روا رکھا اور اس طریقے کو نیم برشت نامزد کیا اور بدانست راقم یہ دو طریقے داخل نیم برشتی ٹھہرے - اور اناگھات وہ ہے کہ دیدہ و دانستہ جگہ مقررہ سے دوسری جگہ جانا - اور گاہے بجاے مقررہ پہونچنا اور سامعین کو اُس سے آگاہ کرنا یہ امر خالی از لطف نہین ہے - اس قسم کی لے کم مغنیون سے ظہور مین آتی ہے - اور جو کرتے ہین وہ اپنے کو لاثانی تصور کرتے ہین اور رتاسنین وغیرہ پر حرف رکھتے ہین -

اور بسم وہ ہے کہ ہرگز مقدمہ لے اور تال سے آگاہی نہ رکھتا ہو - اور کبھی پیرا مون جگہ مقررہ کے نہ آئی بلکہ عکس اُسکا بھی معدوم ہوجائے - سو اس زمانے مین ایسے بکثرت ہین اور ماہران سلیقہ شعار بہ قلت

[1] اسی لے کو نیم برش کہتے ہین خیال مین اور ٹپہ مین گائی جاتی ہے ۱۲ مولفہ [2] اسکو بھی نیم برش کہتے ہین ۱۲

ہین۔ مگر فی زمانہ ہر ایک بلائے معاش ہین گرفتار ہے۔ لہولعب کہ کار بیکاران ہے مبتلائے رنج و محن کو اُس سے ایک عار ہے سرود ساز زمان ہر ایک کو اپنی امان ہین رکھے

فصل چہارم بمقدمۂ تال

ناظرین خوش مزاجان اور شائقین سلیقہ شعاران پر مخفی نرہے۔ بیان تالہائے مروجہ نپٹال کہ در اصل پنڈ ہے۔ اصطلاحاً جو کاملان اس فن نے ضرب مقرر کی ہین اُنہین تال کہتے ہین اور سکون کے زمانے کو خالی قرار دیا ہے۔ اور زمانہ حرکت کو یعنی ضرب دینے کو پُر بہ معنی بھری کہتے ہین۔ اور جہان سے پہلی ضرب شروع ہوتی ہے پھر اُسی ضرب پر پہونچتے ہین اور بعضے براہ غلطی گت کو تال کہتے ہین۔ اور تالین تین ساٹھ زبان زد جمہور ہے۔ اوّل ساڑھے بارہ تالین مقرر ہوئی ہین وہ رقم کی جائینگی۔ اُستادون نے تالون کو مرکب کر کے گتین بنائین اور گتون سے پرنین بنی ہین۔ رہا وزن اُس مین صانع یعنی مصنف کو اختیار رہا۔

اب تصور کرنا چاہیے کہ پکھاوج اور طبلہ مین لفظ دہی دگہی دِ تِن دِرِ تِن دِترِ دکٹ دِ تِٹ دتِن دکڑ دکِڑان و تہو تہو دتاک کی حرکت داہنے ہاتھ سے نکلے گی۔

اور بائین ہاتھ سے یہ لفظین نکلین گی مثلاً گتا دہم دگھنا دہا دگن دگد۔

یہ حرکت دو دستی ہے۔ مثلاً اگر دہی بالکسر دست چپ سے صادر ہوا اور ہمو زن اُسکے انگشت کلمہ دست راست پکھاوج یا طبلہ پر پہونچے تو اُس سے آواز دہی وتا بر آمد ہو گی۔ اور اسی قسم کی دتا و دہی دگھی و نا بر آمد ہوتی ہے۔

اسم تالہائے مروجہ اول یک تالہ۔ دوم روپک۔ سیوم تیوڑا۔ چہارم دہمال۔ پنجم کھٹ تالہ۔ ششم دہیما تالہ۔ ہفتم چوتالہ۔ ہشتم برہم۔ نہم لچھمی۔ دہم رودر۔ یازدہم چتر دس۔ دوازدہم گنیش نیم تالہا۔ یہ ساڑھے بارہ تالین مقرر ہین۔

اول یک تالہ - ایک ضرب رکھتا ہے اور خالی کی ضرب ہموزن بھری کے ہے اور سم اسکا اوپر ضرب بھری کے ہے تیسری پر مقرر ہوا ہے مگر ہمکو حیرانی ہے کہ ضرب تین رکھتا ہے اور اکتالہ کہلاتا ہے تتالہ کیون نہ کہلایا - اِلّا بدانست راقم یہ طریقہ اس طور پر ہے کہ جمیع تالہاے ہندی اسی اک تالے سے استخراج ہوی ہین - چنانچہ گرو سب تالون کا یہی اکتالہ ہے کس واسطے کہ سب طرف حاوی ہے - ٹھیکہ اسکا بارہ لفظ رکھتا ہے دِہین دِہین دہا گہی تونا کت تین دہا گہی تونا - اور سم اسکا اوپر دہین اول کے ہے ٹھیکہ ثانی یہ بھی بارہ لفظ کا ہے موجد اسکا راقم ہے شائقین بنظر انصاف ملاحظہ فرمائین گو یہ کلمہ براہ تکبر نہین ہے مگر مثلبندی بولون کی کسیکی خوبصورت ہے دہی ترک دِہن نا دِہی دِہن نا دہا تونا کت تا سم اس ٹھیکہ راقم کا بھی بموجب ٹھیکہ اولی کہ کسی استاد کا ہے لفظ اول یعنی دِہی پر ہے باقی اور قاعدہ ضرب وغیرہ مساوی ہے فقط فرق بولون کا ہے قاعدے مین دونو درست ہین -

دوم تال روپک - دو ضرب بھری رکھتا ہے اور خالی پر سم ہے - ٹھیکہ اسکا چودہ لفظ کا ہے - دہین تک دہین نا دہین دہین ناتین تک تین نا دہین دہین نا - اور یہ ٹھیکہ دوسرا سات لفظ کا مستخرجہ راقم ہے حساب مین دونو مساوی ہین - ملولفہ دِہن دہاگ دِہاگ تک تین تِن تک سم اسکا بھی خالی پر ہے قاعدہ ایک ہے اور جھومرہ اور روپک ایک ہے - گو کہ جھومرہ[1] تین تال کا مگر دونو کھپ جاتے ہین چاہے ہنگام سرود روپک بجائے جھومرہ یا جھومرہ بجائے روپک بجائے جو گائے وہی کھپ جائے -

سیوم تال تیورا - اس مین تین ضرب بھری ہین خالی نہین رکھتا ہے بعد تین ضرب کے ایک وقفہ بطریق دم کے معلوم ہوتا ہے - ٹھیکہ اسکا چار لفظ کا ہے - دہد دہد دہا تتا - اور سم اسکا اوپر ضرب تیسری کے ہے اور بوزن ٹھیکہ ضرب اول اوپر دہد کے رکھتا ہے اور خالی تتا پر کہ وہی سم ہے -

[1] جھومرہ تال قوالی ہے -

چہارم تال دہمال - یہ تال ہوری کی ہے تین ضرب کی اور سم تیسری ضرب پر ہے - ٹھیکہ اسکا آٹھ لفظ کا ہے تہ دہد دہد دہا رگہہ دہین دہین دہا - ٹھیکہ ثانی ایجاد راقم یہ بھی - دس لفظ کا ہے فقط بولون مین فرق ہے اور سم اسکا لفظ تہ پر ہے اکثر ناواقف ڈہاری وغیرہ دہا پر رکھتے ہین از حد غلط کرتے ہین - ٹھیکہ یہ ہے - دہین دہین دہین دہا دہا تن تن تن تما تہ -

پنجم تال چہپ کھٹ تالہ - یہ تال تین ضرب بھری معہ خالی رکھتا ہے ٹھیکہ دس لفظ کا ہے اور سم دوسری ضرب پر ہے - ٹھیکہ دہین نا دہین دہین نا تین نا دہین دہین نا - اور تین نا پر سم نہین ہے خالی ہے - پہلی دہین بھرے پر سم اسکا ہے -

ششم دہیما تتالہ - یہ تال بنڈال اسکا موافق جلد تتالہ کے ہے لیکن ہر خالی مین اپنی دو گرہ رکھتا ہے اُس سے آٹھ ماترہ کا ہوا حرف وضرب وحرف سکون تال کو کہتے ہین مثلاً اوّل ضرب او بیچ خالی اُسکی کے جو زمانہ خالی کا ہاتھ آتا ہے - الف و بے و تے و ثے چار حرف ہوے بحساب گرد و گرد چنانچہ دوسری بار ضروب ہے لو مع خالی چار ضرب تلک اسی طرح استعمال کرے - دہیما تتالہ ہوگا - اور ایسا ہی ہر ایک تال پر علی قدر منزلت اور حیثیت ماترہ کا حساب سمجھ لے اور سم اسکا دوسری ضرب پر ہے ٹھیکہ سولہ لفظ کا قاعدہ رکھتا ہے دہین کت دہین نا نا دہین دہین نا تین کت تین نا نا دہین دہین نا تصور کرنا چاہیئے کہ لفظ تین بجاے خالی کے ہے اور لفظ دہین بھری ہے متحرک -

ہفتم تال چوتالہ چار ضرب کا ہے اور ٹھیکہ اسکا سولہ لفظ کا ہے تا دہ تہ تک دہدہ تہ تک دہ تہ تک دہد دہی رگہہ تہ تک چوتھی ضرب پر سم ہے اور ضرب پہلی تا پر ہے - اور ٹھیکہ ہاے ہذا کہ رقم ہوے ایجاد راقم ہین - اول ٹھیکہ کہ لے بلمپت بجا سکتا ہے آٹھ لفظ کا ہے تین تین تا تا دہین دہین دہا دہا - سم چوتھی ضرب پر بدستور اور ضرب پہلی اول تین پر ہے - دوم یہ ٹھیکہ سولہ لفظ کا ہے

لہ یہ تال چہپ تا لہ تو اپنی ہی غلطی سے یہان لکھی گئی - پانچوین تال کھٹ ہے چھ ضرب کی تین برابر چوتھی پر سم دوبہرا در رکھتے ہین و ر ر ر ح ر ہا ر ہا لمولفہ ۱۲

ڈِہا دِہ تہ تک دِہ تہ تک کِت تک گِد گِن دُدِہ تہ تک سم بدستور ہے اور پہلے ڈہد پر ضرب اوّل ہے - سیوم یہ ٹکڑا چوالہ چوبیس لفظ کا ہے ڈہا کِٹ تہ کِٹ تہ گا کِٹ تک دُہم کِٹ تہ کِٹ تہ گا کِٹ ڈہا کِٹ تک دُہم کِٹ تک گِد گِن دہا - اب تصور کرنا چاہیئے کہ ضرب تالہا ے بدستور اور پہلے دہا سے شروع ہے یعنی سم سے شروع ہے - اور اخیر دہا پر تمام ہے وہی سم اُس دہا پر بھی ہوگا -

ہشتم برم - یہ تال گیارہ ضرب کی ہے اور دس ضرب کی بھی ہے اس طور سے کہ تین تین ضرب برابر پڑتی ہین - ایک ایک ضرب کا زمانہ خالی دے کے نو ضرب اس طرح پر اور ایک ضرب علیحدہ پڑتی ہے دس ضرب اس نمونہ پر ہین ///ہ ///ہ ///ہ ///ہ / - اس ہین تین ضرب [illegible] خالی ہین اور سات ضرب اسی کی بھری ہین اور خالی بھری مل کے چودہ ضرب ہوئین اور ماترے چوالیس ہوے - اسی طرح سے ہر ایک تال مین حساب ماترہ کا لگالے اور سم دسوین ضرب پر ہے -

نہم تال لچھمی - یہ تال اٹھارہ ضرب کی ہے اس ہین نو ضرب تین تین کر کے برابر اور دو کر کے چار ضرب اور پھر تین ضرب اور پھر بشمول اُسکے دو دو اور لگتی ہین - اس طرح اٹھارہ تال یعنی ضرب ہوئین - اور ضربوں کے مابین زمانہ خالی کا برابر رہتا جاتا ہے اس طور پر ///ہ ///ہ ///ہ ///ہ //ہ //ہ ///ہ // آخر کی ضرب سم ہے اور حساب ماترہ بدستور سابق تصور کرنا چاہیئے -

دہم تال رودر - یہ تال سات ضرب کی ہے - چار ضرب دو دو کر کے اور تین ضرب بشمول پڑتی ہین بایں طور //ہ //ہ //ہ /// اسمین حسب مرقوم الصدر تصور کرنا چاہیئے -

یازدہم تال چتر دس -

دوازدہم تال گنیش[1] - یہ تال گیارہ ضرب کی ہے ایک تال چتردس کا حال راقم کو نہین معلوم -

[1] بارہ ضرب کی گنیش تال تین تین ضرب برابر تین آخر کی ضرب پر سم لموئفہ ۱۲

کس واسطے کہ جس اُستاد سے دریافت کیا ہنگام فرمایش لاعلمی اپنی بیان کی واللہ اعلم بالصواب۔

تال آدہا ایک تالہ۔ یہ تال ادہا ایک تالی کا مشہور ہے ٹھیکہ اسکا تین لفظ کا ہے دِہین[۱] تہ[۲] دِہن[۳] ایک ضرب برابر چلی جاتی ہے اور ہر ضرب پر سم موجود ہے اور دوسری ضرب پر بھی سم ممکن ہے۔ دوسری دہن پر کہ سم ہے۔ اُسکو بیچ کی ضرب قرار دی اور اول دہین کو تیسری ضرب تصور کرکے تہ کی لفظ کا زمانہ وقفہ جانے یعنی اُس خانے کے بعد پھر پہلے سے یعنی ضرب سے بدستور تال دینا بدانست راقم یہ طریقہ بھی بہت صحیح ہے بجانے والے کو فہم وادراک مناسب درکار ہے۔ آگے گت پرن پر چابکدستی کا کام ہے مشق وریاضت سے اگر طبیعت مناسب ہے استحصال ہر ایک امر اشکال کا آسان تر ہو جاتا ہے۔

بیان مانترہ

راویان خوش بیان نے درباب مانترہ یون گویائی کی ہے کہ بانی تال نے جب تال کو گت اور ضربون کو کہ اُسکو بھی تال کہتے ہین ترکیب دیا اور ما بین ضرب سکون اور وقفہ چھوڑا تو اُسے ضرب جسکو بھری کہتے ہین۔ اور اُسکے آگے ایک زمانہ ہے سکون کا اور پھر اُسکے آگے ایک زمانہ سکون یعنی خالی ہے تو اُن زمانون کے بھی تین تین درجہ قائم کئے ہین۔ اب ایک طریقہ مانترے کا واسطے فہم وادراک شائقین سپرد قلم کرتا ہون مثلث۔ مثلاً چوتالہ ہی کہ تال اور گت اُسکی رقم ہو چکی ہے۔ اب تصور کرنا چاہیئے کہ چار ضرب کا چوتالا ہے تو اُسکے زمانہ وسکون مین جو اعراب بخط جلی ہین اُنکو مانترہ اور جو کہ جزم ہے وہ خالی اور بخط خفی کا خط خطِ سکون تصور کرنا چاہیئے۔

اب اس مین کوئی دقیقہ /// ااا //// ااا //// ااا ٥ اا //// ااا ٥ اا
باقی نہین رہا۔ بہر حال چوتالہ چوبیس مانترہ کا تال ہے تفہیم اسکی ہر ایک کو امر محال ہے بلکہ ایک تال یعنی گت چوتالے کی معہ ٹکڑے ہاے تین مرقوم کرتا ہون۔ علاوہ ٹکڑے فقط گت کے چوبیس مانترے ہوئے گت یہ ہے ڈہا[۱] دہ[۲] نہ[۳] نک[۴] دہ[۵] نہ[۶] نک[۷] دہ[۸] ڈہ[۹] نک[۱۰] کٹ[۱۱] تک[۱۲] دد[۱۳] گن[۱۴] دہا[۱۵] دہ[۱۶] نہ[۱۷] تک[۱۸] کٹِ[۱۹] تک[۲۰] گد[۲۱] گن[۲۲] دہا[۲۳] کٹِ[۲۴] تک[۲۵] گد[۲۶] گن[۲۷] دہا[۲۸] کٹِ[۲۹] گد[۳۰] گن[۳۱] دہا[۳۲]۔ چنانچہ تبیس[۳۲] لفظ کی یہ

گت یعنی یہ تال ہوئی اور چوتھی ضرب پر سم ہے تو تال فقط چوبیس ماترہ کا ہوا اور ٹکڑے ملا کے اُنسٹھ ماترے ہوے اسی طرح ہر ایک تال پر حساب ماترے کا شائقین لگا لیا کریں اور راقم کو گوشۂ خاطر سے فراموش نہ فرمائین۔ اور ایک روایت اس طرح سے ہے کہ بانی تال نے برگ تنبول برابر رکھکر ایک سوزن یعنی سوئی اُسمین بسرعت تمام ساتھ ماری ایک ضرب یعنی ایک تال پر مارے اور ہنگام شمار وہ پان چھدے ہوے ساٹھ عدد تھے بس اُن ساٹھ پانون کا ایک ماترا ٹھہرایا۔ بہرحال پانون سے مراد درجے کی ہے یعنی ساٹھ درجہ کا ایک ماترہ ہوتا ہے اب جبکہ چوبیس ماترہ کا چوتالہ ہے تو چوبیس ماترے کے ایک ہزار چار سو چالیس درجہ ہوتے ہین چاہیے کہ ترکیب دینے گت پرن وغیرہ مین لحاظ ماترے وغیرہ کا بھی ملحوظ خاطر اشرف رکھا کریں آیندہ اختیار بدست مختار۔

فصل پنجم بیان تالہائی مستخرجہ حضرت امیر خسرو علیہ الرحمۃ

راویان شیرین بیان اور شائقین ترانہ سنجان بمقدمہ تالہاے یون نغمہ پرداز ہین کہ جس زمانہ مین مسمی گوپال داس نایک واسطے مقابلہ کے آیا اور حضرت امیر خسرو نے علم موسیقی بطور خود بنایا۔ آخر کار وہ نابکار ندامت اُٹھا اپنی حرکات و سکنات سے باز آ مطیع الاسلام شادان و فرحان ہو کر شاگردان شاگرد حضرت مغفور کا ہوا۔ اب تصور کرنا چاہیئے کہ جسوقت بجاے پکھاوج ڈھولک ایجاد کی تو اُسکے قاعدے اور بول علیحدہ کر کے گتین بنائین۔ پکھاوج مین پہلے چار لفظ یہ ہین تِہ دہِت تہُن تِن تا۔ پھر زیادہ بول بنکے گت پرن نہیں بنتی گئین۔ آپنے اول یہ چار لفظین قائم کین یعنی گرد گڈان کٹ ہما پھر جھن و جھنتان و گہن و گہنتان و گا و تا و نا و گی و دی وغیرہ الفاظ متعدد سے سترہ تالین حسب اوزان فارسیہ کہ سترہ بحور ہین بنا کے رواج دیا بلکہ طریقہ جدید کر کے ایک ذات ملقب بہ قوال جداگانہ مشتہر کیا اور قدیمان یعنی سابقین اور حال کے ریاض والون کو اپنے تلمذ کے روبرو خاک سیاہ کیا آگے اس سے ترکیب بجانے

پکھاوج کے رقم ہوچکی ہے دائین بائین ہاتھ سے بجانے کی ۔ داہنے سے داہنے کے اور بائین سے بائین کے ڈہولک مین بھی بول بجتے ہین مگر ڈہول مین فقط انگلی کی پورون کی لطافت زیادہ ہی۔ حضرت نے یہ سترہ تالین ایجاد کین ۔

اول پشتو ۔ دوم ذو بحر ۔ سوم قوالی ۔ چہارم سول فاختہ ۔ پنجم جت ۔ ششم جلد تالہ ہفتم سواری ہشتم آڑا چوتالہ ۔ نہم جہومرہ ۔ دہم زنانی سواری ۔ یازدہم داستان ۔ دوازدہم خمسہ ۔ سیزدہم فرودست چہاردہم قید ۔ پانزدہم پہلوان ۔ شانزدہم پٹ تال ۔ ہفدہم جہپک ۔

تصور فرمانا چاہیئے کہ تصریح تال ہاے مذکور الصدر باین طور ہے کہ تال اول پشتو ہے اس تال مین نقش وگل اور رباعی وغیرہ گاتے ہین ۔ ٹھیکہ اسکا چھ حرف کا ہے ڈہن دہگ تہ تا تہ کے ۔ پہلی ضرب پر سم ہے ۔ اور طریقہ ثانی سے دوسری پر بھی سم ہو سکتا ہے دو اور دہی مین اور ا ور دی دورے کو کہتے ہین یعنی تہ پر سم ہوا ۔ اور تیسری ضرب دوسری دہین پر پڑی اور دوسرے دورے کی تہ کی نقط خالی پر پڑے اس طرح سے دو نو طرز ممکن ہین ۔

تال دوم ذو بحر ۔ اس تال ذو بحر مین دو وزن یعنی دو بحرین ہین اور ذو دو کو کہتے ہین ۔

تال سیوم قوالی ۔ یہ تال سات نقط کا ٹھیکہ رکھتا ہے دہین دہی نا دہا گے تو نا اس تال مین ضرب برابر بصورت اکتالہ ہندی کے ہے یعنی ایک تال کی ہے اور سم پہلی ضرب دہین پر ہے ۔ اور تین تال کی بھی ممکن ہے دو آور دے مین دوسری ضرب دہا پر پڑی تو وہی سم ہوا ۔ اس تال مین غزل کے سوا فی زمانہ کہ ٹھمری کا رواج ہوا ہے اکثر لوگ گاتے ہین ۔

تال چہارم سول فاختہ ۔ یعنی ضرب فاختہ اہل تصوف ذکر یاد الٰہی مین جبکہ مشغول ہوتے ہین تو آواز کو بلند کر کے شغل کرتے ہین ذکر کلمہ یا حق سرہ یا ذکر شیر جو کہ منظور ہوا تو دو طرح پر نکالتے ہین مثلاً ضرب

سلہ جہپک تال یہ ہے ایجاد حضرت سے ہے ۱۲

فاختہ ہے تو لفظ حق دل سے باواز تبدل اور لفظ ہِرّہ حنجرہ سے باواز مہیب نکالتے ہین اس کو ضرب کہتے ہین - اور امیر خسرو بھی صاحب تصوف تھے لہذا آپ نے اس علم مین وہ سلسلہ اپنا نہ چھوڑا اور ضرب الفتح وثقیل ودور مخمس ودور افشان وترکی وغیرہ کہ ذکر بجور مین مشرح کیا ہے تالہای مذکورہ مقرر فرمائین - بہرحال تال سول فاختہ تین ضرب کہتا ہے - اور پہلی ضرب پر سم ہو ٹھیکہ سات لفظ کا ہے - دِہ تِنّہ تک دِہد دِہ دِہ تہ تک - پہلی دو ضرب برابر اور پھر تیسری ضرب دم دے کے پڑتی ہے واسطے تفہیم مبتدیان اس طرح سے جیسے کہ فاختہ کہتی ہے حقًّا تو بس دو ضرب برابر دونو قانون مشتد پر شروع حائے حطی سے اور تیسری ضرب لفظ تو پر دم یعنی وقفہ دے کے پڑتی ہے - اور سم حرف حا پر کہ ضرب اول ہے - مقرر ہے -

تال پنجم جت - یہ تال ہوری سے نامزد ہو کے بہت مشہور اور مستعمل ہے یعنی اس تال پر نقش وگل - سوائے ہولی وغزل وٹھمری بکثرت گائی جاتی ہین مگر بالفعل خصوصیت ہولی پر ہے اور ہند مین نہایت رائج ہے تین ضرب کہتا ہے - دوسری پر سم ہے اور ٹھیکہ اسکا نو لفظ کا ہے دِہن جہا دِہن دہا دِہن جہا گے رن تا تا بہرحال دوسری پر جو سم ہے تو لفظ دہا پر دوسری ضرب سے سم صحیح ٹھہر آگے پرن وغیرہ داری وسعت تیز دستی پر منحصر ہے - جیسا بجانے والا نگر ہو -

تال ششم جلد تتالہ - تصور کرنا چاہیے کہ یہ تال تین ضرب متحرک اور ایک ضرب خالی زمانہ ایک حرف کا جسکو وقفہ اور دم کہتے ہین اور جبکہ پلٹے تو اُسی ضرب اول پر پہونچے گا بس اسی کو سم کہتے ہین - اور کوئی تال خالی سم سے نہین ہے اور فی زمانہ کہ مسمی ستار خان قوال نے طریقہ[1] خیرآبادی جو مشہور ہے اس طرز کے خیال گانے والون کے واسطے بدل کے یعنی مدلی ہین تھے اس ٹھیکہ کو بجایا - لہذا یہ ٹھیکہ ستارخانی بھی کہلاتا ہے - اور اصل ستارخانی ہے ورنہ اصل اسکی مٹی پلیٹ ہے جسکو بلمپت کہتے ہین اور اس مین عرصہ ایک حرف سے

---

[1] طریقہ جیب کو کہتے ہین ۱۲ المولفہ

زیادہ نہین ہے اور صورت لَے کی اب الگ ہوگئی اور صورت جلد تتالہ کی یہ ہے کہ تین ضرب متحرک کے عرصہ مین تین حرف ہین اور ایک خالی اور زمانہ خالی وبھری کا برابر ہے اور خالی بھی خالی رکھتی ہے جملہ آٹھ حرف اسکے ہین مثل ضرب الف ضرب الف ضرب الف خالی الف - پھر ضرب سے شروع کرے اور بجاے ضرب بھی الف کہے تو آٹھ الف شمار ہوتے ہین ٹھیکہ اسکا بارہ لفظ کا ہے -

تا دھین تا تا دھین تا تا دھین تا تا تین تا اور تین تا کے ضرب کا زمانہ خالی ہے اور بعد اُسکے تا زمانہ دھین تا سکون اور تا ضرب متحرک یعنی بھری و دھین تا میانہ دونو تا خالی سے خالی نہین ہین

تال ہفتم سواری - یہ تال چار ضرب کا ہے اور ہر ایک ضرب کے بعد زمانہ خالی کا ہے اور چارو ضرب کے درمیان زمانہ برابر ہے اور چارو ضرب متحرک ہین ٹھیکہ اسکا تبیس لفظ کا ہے دِہ دِہ نا دِہ دِہ نا دِہ تر کٹ دِہج جا گت تا دِہی دِہی تا دِہی دِہی نا تی تر کٹ تن نا دِہا گے تو نا کت تا کٹ تا اور دِہج کے لفظ پر سم تصور کرنا چاہیئے -

تال ہشتم آڑا چوتالہ - یہ تال بھی چار ضرب رکھتا ہے مگر چار ضرب بھری معہ خالی رکھتا ہے - اور تیسری ضرب پر سم ہے - ٹھیکہ اٹھائیس لفظ کا ہے دھین تا دھین دھین تا گھی تت تا دھین دھین نا دھین دھین تا تین تا تین تین نا گھی تت تا دھین دھین نا دھین دھین نا - اور سم اسکا اوّل دھین کی ضرب پر ہے -

ٹھیکہ ثانی تال ہذا مستخرجہ مولف اس طور سے ہے سترہ لفظ کا دِہی دِہی نا دِہ دِہ نا دِہی تر کٹ دِہج جا دِہا گے تو نا کت تا - پانچوین دِہی پر تیسری ضرب پڑے وہی سم ہوا - اسمین دو ضرب برابر پڑتی ہین اور دو ضرب مین ایک ایک ضرب کا زمانہ خالی رہتا ہے -

سلہ ٹھیکہ اول ایجاد کسی اُستاد کا اٹھائیس لفظ کا ہے دو آورد ے مین ختم کیا ہے - اس مین مبتدی کی فہم مین دشواری آنے کا - اور ٹھیکہ ایجاد راقم آسانی سے سمجھ مین آسکتا ہے ۱۲ المولفہ

تال نہم جھومرہ - یہ تال تین ضرب کی ہے اور ایک ایک ضرب کا زمانہ مابین ہر سہ ضرب متحرک خالی کا رہتا جاتا ہے - ٹھیکہ اسکا سولہ لفظ کا ہے - دِہی ترکِٹ دِہج جھا دِہی دِہین تا گہی ترکٹ دِہج جا تِین تِن تا - راقم نے بموجب طرز قوالی یہ ٹھیکہ باندھا ہے اِس تال مین دوسری ضرب پر سم ہے - اور دوسری دِہی پر سم نے قرار پایا - اور تال ہندی روپک باوجودیکہ دوہی ضرب کی ہے مگر جھومرہ روپک مین اور روپک جھومرہ مین کھپ جاتے ہین - ذکر اُسکا اول مین بشمول تال روپک ہوچکا ہے اب کچھ شرح کی احتیاج نہین ہے -

جھپ تالہ [1]

تال دہم سواری زنانی - یہ تال پانچ ضرب کی ہے اور لفظ تال تانیث اور تذکیر دونو محاورے مین آیا مین - پانچون ضرب کے زمانہ مین ایک ایک ضرب کا عرصہ خالی رہتا جاتا ہے -

تال یازدہم داستان - یہ داستان تال پانچ ضرب کا ہے اور نقارہ مین اکثر بجتا ہے اور طبلہ وغیرہ مین ایک دشوار ہے بجانا اسکا نقارچیون کی مداولت مین ہے ٹھیکہ اسکا بیس لفظ کا ہے - اس طور سے کا تا کا تا کت کت کا تا کت گہی دہی گھج جا کت گی دہی گی دہی گھج جا - پانچوین ضرب پر سم ہے - دو ضرب کے عرصہ مین دو دو ضرب کا بلکہ ایک ضرب مین تین ضرب کا زمانہ خالی کا رہتا ہے - اور تین ضرب برابر مثل تیورا تال ہندی پڑتی ہین اور لفظ جھا اخیر پر سم ہے زمانہ وقفہ کا رکھنا اِس تال مین اشکال ہے اور پہلی ضرب تیسری تا پر ہے اور دوسری جھا پر اور تیسری دہی اور چوتھی گھج پر اور پانچوین جھا پہ تال تمام ہوا -

تال دوازدہم خمسہ [2] - یہ تال بھی پانچ ضرب کا ہے -

---

[1] دہم جھپ تالہ ہو دش تال کا - دہین تا دہین دہین تا تین تا دہین دہین تا پہلی دہین پر سم ہے - ترتیب یون ہے - اول شتو دوم ذو بحر - سیوم قوالی - چہارم سول فاختہ - پنجم جت - ششم جلد تتالہ - ہفتم سواری - ہشتم آڑا چوتالہ - نہم جھومرہ - دہم جھپ تالہ - یازدہم داستان - دوازدہم خمسہ سیزدہم فرودست - چہاردہم قید - پانزدہم پہلوان - شانزدہم پٹ تال - ہفتدہم چپک - ہیجدہم سواری زنانی - یہ تال بعد ہوئی قوالون مین - موجد سلطان شرقی والی جونپور ۱۲ المولفہ

[2] خمسہ مین تین ضرب برابر - اور دو ضرب مین زمانہ خالی رہتا جاتا ہے - ۱۲

تال سیزدہم فرودست - فرودست بھی پانچ تال کا دو دو ضرب برابر اور ایک ضرب خالی دے کے پڑتی ہین
تال چہاردہم قید ہی - اور قید چار تال یعنی چار ضرب کی ہے اور بعضی پانچ کی اور بعضی سات ضرب کی مثل سواری زنانی کے کہتے ہین -
تال پانزدہم پہلوان ہے -
تال شانزدہم پٹ تال ہے ان دو تالون سے راقم لاعلم ہے گو کہ سماعت مین آئے ہین لا بباعث ہجوم نسیان سے کسی قدر سہو و اشتباہ ہے لہذا تصریح نہین کی ہے -
تال ہفتدہم چپک - یہ تال بھی تین ضرب کا ہے مثل سول فاختہ کے بلکہ وہین سے جسکو معکوس کرو تو دوسرا ہو جائیگا یعنی چپک کو پلٹو تو سول فاختہ اور سول فاختہ کو الٹو تو چپک ہو جاتا ہے یعنی پہلی ضرب کے بعد زمانہ خالی کا ایک ضرب اور پھر دو ضرب برابر پڑتی ہین - ٹھیکہ اسکا متخرجہ راقم سات لفظ کا ہے دہم کڑ تک دہا دہا کٹ تک - پس تیسری ضرب کہ دوسرے دہا پر ہے وہی سم ہے اور پہلی ضرب لفظ اوّل یعنی دہم پر ہے اور کٹ تک کا زمانہ خالی کا ہے اس طرح سے یہ سترہ تالین فارسی کی ایجاد حضرت سید امیر خسرو ساکن خراسان رقم کی گئین اب آگے خلاصہ یہ تال چپک یون ہے کہ جیسے سول فاختہ کی تال مین اوّل دو ضرب لفظ حقا کے دونو قافون پر ایک ایک ضرب ہے اور تیسری ضرب لفظ تو پر اس طرح یہ تال بھی صدائے قمری پر تصور کرنا چاہیئے کہ وہ حق سرہ کہتی ہے تو بعکس اسکے اس تال مین پہلے ضرب اول لفظ حق پر ہے اور دو ضرب ایک لفظ سرا اور دوسری لفظ ہو پر دونو ضرب برابر پڑتی ہین جلیسے کہ اول مین دو ضرب اور اخیر مین ایک ضرب سول فاختہ مین ہین اور اس تال چپک مین اوّل ایک ضرب ہے اور اخیر مین دو ضرب ہین -

بیان اوزان فارسی ناظرین اور شائقین پر واضح ہو کہ کئی اور تال بجور فارسی سے مشتق ہے یعنی امیر خسرو نے تالین بموجب ارکان و اوزان فارسی مقرر کی ہین پس اصول گانے کا

ہندی مین سُر اور لَے اور تال ہے اور فارسی مین نغمہ اور مقام اور آوازہ اور اوزان ہے بلکہ جمیع عجمی بحر اور دیرہ اور نغمہ پرمدار رکھتے ہین بہرحال ہندمین ساڑھے بارہ تال اور امیر خسرو نے سترہ تالین بنائین۔ علم موسیقی کو اہل تصوف عبادت تصور کرتے ہین اور بعضے علاوہ نظر کتب عرفان اور حصول معرفت واسطے نشاط و انبساط طبع استعمال بذاتہ ویا باعتبار فاعل جواز رکھتے ہین اور فی زمانہ اکثر شے بباعث ہجوم ہوا و وسوسہ معلم الملکوتی منقوش لوح خاطر کرتے ہین لہذا اکثر یہ امر پایۂ اعتبار سے ساقط ہوگیا ہے پس اگر واہمۂ نفسانی کو کہ لاریب سند شیطانی ہے انسان جاگزین خاطر عاطر نہ کرے تو ہرگز اقوال اہل تصوف سے قدم اُسکا کبھی باہر نہو

بحور | اوّل بحر ہزج مخمس مفاعیلن۔ دوم بحر ترکی ضرب۔ سیوم دومک۔ چہارم دور۔ پنجم ثقیل۔ ششم خفیف بہ فاعلاتن۔ ہفتم چارضرب۔ ہشتم درافشان۔ نہم مابین۔ دہم ضرب الفتح۔ یازدہم فاختہ

دوازدہم رمل بہ فاعلاتن۔ سیزدہم تقارب۔ چہاردہم بحر طویل بہ فعولن۔ پانزدہم بحر رجز آٹھ مستفعلن۔ شانزدہم بحر کامل مفاعلتن۔ ہفتدہم بحر بسیط مستفعلن فاعلن۔ علاوہ برین بحر تصریح مسمن بہ فاعلاتن اور مضارع بہ مفاعلن فاعلاتن و منسرح بہ مستفعلن مفعولات اور سریع بہ مستفعلن اور مجتث مرتفع اور مقتضب بہ مفعولات فعلن اور وافر مفاعلن فقط۔

یہان سے راقم نے اختصار پر اکتفا کی بنظر اسکے کہ اگر تصریح کیجاوے تو ایک رسالہ عروض کا مشترک ہوجائیگا بے سود محض متصور ہوا لہذا طوالت سے محترز ہو کے فقط خلاصۂ چند اوزان بحور کہ جسکی تقطیع سے وزن و طریقۂ تال واضح ہے بطور نمونہ مندرج نقشۂ ہذا ہوتے ہین اور تقطیع بحور بحوالہ کلام ہاے اور تقطیع ٹھیکہ بھی بطرز نمونہ کیجاوے گی۔

فی بحر التقارب المثمن المقصور

ایا عارضت رشک خورشید و ماہ	گرت در تقارب شود اشتباہ
فعولن فعولن فعولن فعول	بخوانش درین وزن ہر صبح گاہ

ماہ وزن فعولن
صحیح بحر مفاعیلن
غلط ۱۲ مولفہ

فی بحر التقارب المثمن السالم

زشرم رخت لالہ راخون شدہ دل　　زرشکِ قدت سرو راپاے در گل
فعولن فعولن فعولن فعولن　　تقارب ازین وزن گردید حاصل

فی بحر المجتث المثمن المقصور

زہے بہ گلشن جانہا قدِ توسروِ روان　　رخِ تو بر فلک دلبری مہِ تابان
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلات　　بکوے محنت این بحر را و خوش برخوان

فی بحر المجتث المثمن المحذوف

بزیرِ در صدفِ سینہ اے ہنرپرور　　زبحرِ دلکش مجتث سفینہ ہاے گہر
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن

فی بحر الرمل المثمن المحذوف

اے ببارِ یکے میانت ہمچو موئے در کمر　　غنچہ از رشک دہانت میخورد خون جگر
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

فی بحر الخفیف المسدس المحذوف

اے خطت رشک مشک تاتارے　　ذوق بحر خفیف کردارے
فاعلاتن مفاعلن فعلن　　گوئے چون بلبلانِ گلزارے

فی بحر الہزج الرُّباعی المحذوف

گل غنچہ ز شرم دہنت در سر است | گر دلبت دامن گل پر عطر است
مفعول مفاعلن مفاعیل فاع | بحر ہزج این است گر اندک فکر است

فی بحر الرجز المثمن السّالم

اے ماہ روئے مکنتی وے دلبرے شیرین دہان | خورشید رویان راشدہ ذکر لبت ورد زبان
مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن | این است تقطیع رجز برخوان چو بلبل بر زبان

فی بحر المضارع المثمن المحذوف

اے سیمبر کہ ہست رخت ہمچو خارہ سخت | جان در ہوائے لعل تو چون بست لخت لخت
مفعول فاعلات مفاعیل فاعلات

اب یہان سے سامع خراشی سرود سرایان عشرتکدۂ قال اور نے نوایان وچابکدستان شیرین مقال یون ہے کہ بالفعل دو ایک تال ہندی با وزان بحور فارسی و تال فارسی کا تطابق کر کے حسب رسائی ذہن ناقص سپرد خامۂ ژولیدہ بیان بطور نمونہ کیا گیا ۔اول تقطیع بحر تقارب المثمن المقصور سے اور تال ایک تالہ ہندی کا مطابق کر کے نظیر دیتا ہون کہ صورت تقطیع یہ ہے ۔جیسا کہ حضرت شیخ سعدی رح بہ حمد باری دعائیہ پندنامے اپنے مین فرماتے ہین ۔

کریما بہ بخشائے بر حال ما | کہ ہستم اسیرے کمندِ ہوا

اور صورت بحر یہ ہے ۔فعولن فعولن فعولن فعول ۔ مثلاً چار رکن بحر ہذا کے ہین ۔تو گردان تقطیع اس طرح

پر ہے - کریما فعولن یہ بخشا فعولن ی برحا فعولن ل مار فعول - یہان ماقبل حرف کے زیادہ ہوا اخر اور مابعد الف جو ہمزہ آیا ہے سو یہ ہمزہ واسطے درستی وزن کے اور نشست تقطیع اُستادان متقدین نے عروض مین جائز رکھا ہے اور حضرت کا کلام سند اکمل ہے اور ٹھیکہ یکتالہ کا یہ ہے - دہی ترکٹ دُھننا دہی دھننا دہا تو ناکتا اِس تال کی ضرب برابر چلی جاتی ہے اور دوسری اور دی پر صورت سم کی ہے اور بحر ہذا مین لفظ فعول رکن چارم پر ظاہر ہوتا جاتا ہے اور بحر الرجز مثمن السالم مین بھی کہ چار رکن برابر رکھتا ہے مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن تال یکتالہ بہت صحیح نشست کہا تا ہے اور جھپ تالہ مین بھی یہ وزن کھپ جاتا ہے کیونکہ دونون تالون کی ایک صورت ہے کسی قدر فرق ضرب کا ہے چنانچہ چوتالہ دھرپد کا اور اکتالہ ایک ہی ایک چیز ایک مین گانے اور بجانے مین ممکن ہے بلکہ ایک ہے بلکہ اس تال یکتالہ سے اہل ہند کے یہان سب تال برآمد ہوئے ہین اور چوتالہ مذکور کے کھپ جانے مین بسبب یکسوئی وزن امر دشوار نہین ہے -

اور بحر رمل المثمن المحذوف کا وزن مشابہ کیا ہے جلد تالہ تال فارسی متخرجہ امیر خسرو علیہ الرحمہ سے اور یہ تالہ چار ضرب کا ہے تین ضرب متحرک یعنی بھری اور ایک ضرب کا زمانہ خالی کا رہتا جاتا ہے اور منجملہ تین ضرب کے دوسری یعنی بیچ کی ضرب پر سم ہے اور چار رکن بحر رمل مذکورہ کے ہین - مثلاً فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن - اس مصرعہ مین تقطیع بحر ہذا ممکن اس طرح ہے - مصرعہ

اے بیا یکی میانت ہمچو موئے در کمر

اب تصور کرنا چاہیئے کہ خلاصۂ نقشہ ہذا سے واضح

اے بیارے	سم کے میانت	ہمچو موے	در کمر خالی
فاعلاتن	سم فاعلاتن	فاعلاتن	فاعلن خالی
تا دہین دہا دہا	سم دہین دہا دہا	دہین دہا دہا	تین تا خالی

اب غور فرمانا چاہیئے کہ تین تا کا درجہ خالی رہا اور مقابل اُسکے فاعلن کا آخر رکن خالی پر پڑا اور لفظ دِر کر کے مقابل خالی کے پڑی اور دوسرے رُکن کے فاعلاتن پر سم ہے اور قبل اسکے اوپر کی میانت کی لفظ کی پر سم ہے اور بمقابلہ نیچے اُسکے دوسری دہی کی لفظ پر سم ہے یہ رکن ہندی ہین اِس ضرب کو تال کہتے ہین۔

یہ تال چار ضرب تین بھری ایک خالی کا مشہور ہے۔

اور بحر الخفیف المسدس المحذوف وزن تال سول فاختہ اختراعی حضرت امیر خسرو صاحب او

چپک تال کہ دونو تین تین ضرب کے تال ہین فقط انقلاب ضدین حائل ہے شعر

اے خطت رشکِ مشک تاتارے ذوق بحر خفیف گردارے

تو بحر یعنی سول فاختہ مین دو ضرب اوّل برابر اور ایک ضرب آخر مین دم دے کے پڑتی ہے۔ پہلی ضرب فا پر اور دوسری ضرب لا پر اور تیسری ضرب مفاعلن کا رکن چھوڑ کر بطور وقفہ رکن سیوم کے لفظ لن پر پڑی وزن واسطے تقطیع شعر مرقومہ بالا اور ٹھیکہ تال مذکورہ یہ ہے فاعلاتن مفاعلن فعلن اور ٹھیکہ سات لفظ کا ہے دِہ نہ تک دِہد دِہ نہ تک۔ اوّل ضرب کہ وہی سم ہے پہلی دِہ پر اور ضرب ثانی تک پر اور ضرب ثالث دوسری تک پر پڑتی ہے اور تال چپک مین ضرب اوّل رُکن اوّل کے حرف فا پر ہے اور دو ضرب برابر رکن دویم مفاعلن کا چھوڑ ضرب دوسری رکن سیوم کی حرف فا پر اور تیسری لفظ لن پر پڑتی ہے اِس قدر فرق تال سول فاختہ اور چپک مین پایا گیا فقط منقلب کرنے سے تال مبدل ہو جاتے ہین آگے اِس سے طوالت کلام پائی گئی اور طول سے اکثر انتشار ہوتا ہے لہٰذا اختصار کیا۔

باب پنجم

بیان رقص مین مشتمل اوپر چار فصلون کے بلا قید پردہ ہای

فصل اوّل بمقدمہ موجد رقص کہ نقاش اوّل کون تھا اور بعد اُنکے کون تھا اور کون ہوا

زہرہ جبینان خوش الحانان زمان اور لولیان ترنم سازان دوران پر واضح ولایح ہو کہ جس وقت مہادیو نے علم ناد یعنی موسیقی کو ترکیب دے کے رواج دیا اور خود مرتکب نغمہ سرائی ہوے تو ہنگام سرود کسی قدر چشم وابرو سے اشارہ وکنایہ جائز رکھا اور جبکہ زیادہ وجد ہوتا تو حرکت دست و پا بیٹھے اور کھڑے پر ساتھ چہل قدمی کے موزون تصور کیا بقولہ کہ خربزہ کو دیکھکر خربزہ رنگ پکڑتا ہے جسکو اُن سے تلمذ ہوا وہ اُن حرکتون کا متحمل ہوا زان بعد جو اکیس مت جو مشہور ہین یعنی دیوتا اہل ہند کے اور مت طریقہ کو کہتے ہین شرح آگے ہو چکی ہے وہ لوگ سب گاتے بجاتے چلے آئے بلکہ اپنے اپنے طور موجد علم ناد یعنی موسیقی کے ہوتے گئے تو علی قدر استعداد رقص کو خوش اسلوب کرتے گئے مگر یہ طریقہ نہ تھا جب تلک یہ علم داخل عبادت تھا کسی وقت حالت وجد مین دست و پا بھی مارتے تھے اور چشم وابرو سے بھی اشارۃً وکنایۃً طرف خدا اپنے کے تبلاتے تھے عرصہ قریب پانچہزار سال کے منقضی ہوتا ہے از روے شاستر اہل ہند کے یہان کنہیّا جی نے اوتار لیا۔ اس طرح سے روایت ہے کہ متھرا بندرابن کا مسمی کنس راجہ تھا ہمشیر اُسکی مسماۃ دیو کی مسمی بسدیو کو کہ لوگ قوم راجپوت

یعنی ٹھاکر کہتے بیاہی تھی اور منجمانِ عصر نے راجہ مذکور سے یہ کہا کہ فی زمانہ اب تمہاری عہد حکومت مین ایک شخص ایسا پیدا ہوگا کہ قضا تمہاری اُسکے ہاتھ سے ہے۔ تب تو وہ راجہ بخوف ملک الموت اپنے کے جو طفل اُسکے ملک مین پیدا ہوتا بے تامل اُسکو تہ تیغ بیدریغ کرتا تھا۔ ناگاہ قدرت خدا سے مسماۃ دیوکی ہمشیر اُسکی حاملہ ہوئی اور یہ اخبار اُس نابکار کے گوش زد ہوا۔ اُس روز سے وہ راجہ حسب عادت اپنی کے منتظر یوم تولید تھا۔ اور دیوکی بیچاری آفت کی ماری بہ محبت اولاد کہ ہر ایک جن و بشر کو خواہش اور تمنائے اولاد رہتی ہے۔ بارگاہ کبریائی مین مستدعی حفظ و امان جان رہتی تھی۔ اور یہ بھی قاعدہ ہے کہ مستورات آپس مین بلالحاظ قومیت ارتباط اور محبت زیادہ تر رکھتی ہین اور آن واحد مین صیغہ اخوت پڑھ لیتی ہین۔ اُسی زمانہ مین مقام گوکل نگری سے ایک عورت مسماۃ جسودا قوم اہیری دیوکی کے پاس آیا کرتی تھی۔ اُس سے دیوکی جی نے بعد قرار پانے بہناپے کے راز اپنا آشکارا کیا۔ اُس نے کہا کہ مین بھی حاملہ ہون۔ اگر میرے لڑکی ہو تو تم مجھ سے لڑکے اپنے کو بدل لینا تا چندے مین اُسکو بخوبی پرورش کرون گی اور تم لڑکے میرے کو۔ چنانچہ بہنگام وضع حمل دیوکی لڑکا جنی اور مسماۃ جسودا زوجہ مسمی نند وقت نصف شب لڑکی۔ اُسیوقت کنہیا جی کو مسمی بسدیو والد کنہیا اخفاکر از روی جمن کہ اُس وقت وہ دریا تا بپائے طفل پہونچکر پایاب ہوگیا واللہ اعلم بالصواب۔ مقام سکونت جسودا پہونچا اور طفل کو دیکر لڑکی کو گھر مین لا اشتہار تولد دختر مشتہر کیا کنہیا جی کے تولد کا اثر کنس کے دل پر ایسا موثر ہوا کہ باستماع خبر وحشت اثر افتان و خیزان مسلح بقصد ہلاکت آیا مگر مشاہدہ دختر سے نہایت شرمایا۔ اور وہ زمانہ ولایت اسلام مین حضرت موسی علیہ السلام کا تھا۔ آخرکار جبکہ کنہیا جی نے سن تمیز پایا تو ایک عیش سے ایسا رہس مچایا اور نکلنا نسوان قوم گوالی کا دشوار نظر آیا۔ حتی کہ نوبت استغاثہ تا کنس آئی۔ یہان تلک کہ کنس مذکور ہاتھ کنہیا سے ہلاک ہوا اور کنہیا جی مالک راج مذکور کے ہوے اس وقت کنہیا جی نے اس فن ناچ کو خوبصورت کیا چنانچہ شب و روز مبتلا رہس اور کریل و کلیل یعنی لہو و لعب مین مشغول تھے کہ مسمی جراسندہ نامی سالا کنس مذکور نے متھرا پر یورش کیا تا کہ کنہیا اُس سے

تاب مقاومت نہ لا اور شکست فاش کھا مقام دوار کا مین جا سکونت اپنی اختیار کی اور وہین انتقال ہوا۔ - اور بروایت ثانی یہ کہ کسی قوم بہیل کے ہاتھ سے وفات پائی - اگر شرح کیجاے تو ایک دفتر جداگانہ ہو جائے بعد اُسکے روز بروز اس فن کی ترقی ہوتی گئی - انسانون نے اسکو نہایت خوبصورت کیا اور نئے انداز کے ناز و کرشمہ نکالے اور نئی نئی طرح کی گتین ایجاد کر کے رائج کرتے گئے - اور اکثر قواعد رقص مین الفاظ زبان دیوزاد آتے ہین قبل اسکے ہم نویسی رقاصان زمان ہو چکی ہے اب احتیاج صراحت باقی نہین ہے۔

فصل دوم بیان قاعدہائے و اسم گتہائے رقص

مہوشان انجمن خوبی پر واضح ہو کہ گتہائے نقشہ رسالہ ہذا کے متعلق ہون اور شائقین اور ناظرین پر لائح ہو کہ مداخلت ہونا ہر امور مین کہ خالی از تہذیب اور بیرون از احاطہ طریقہ نجبانہ ہو داخل علم مجلس ہے بہر حال یہ موسیقی بھی ایک دریاے ناپیدا کنار ہے اور حظ نفسانی اور انبساط روحانی اس سے اظہر - علی ہذا القیاس رقص بھی ایک شعبہ ہے علم موسیقی کا - اب تصور کرنا چاہیئے کہ رقص وہ شے ہے یعنی ہاتھ اور پانوٗن اور رشتہ گردن اور آنکھ اور ابرو اور کل اعضائے جسمی ظاہری اور باطنی کو جو ہون ہمراہ تال اور مقام سم پر لانا۔

اول کشنا گت - مراد کنہیا جی سے ہے پہلے کھڑے ہو کے دونو ہاتھ راست مین دیسا کرے اور سامنے چند قدم ساتھ لئے اور تال کے جاوے اور بعدہ تھوڑی دور کے بیٹھ جاوے گھٹنون کے بھل اور داہنا ہاتھ اُلٹا اور بایان ہاتھ سیدھا سامنے مُنہ کے رکھے جس طرح سے بانسری بجاتے ہین دونو گھٹنون سے چکر لگاتا ہوا پھر اپنے مقام پر آوے یا دوری سے چکر لگاتا ہوا آوے اُسکو کشنا گت کہتے ہین - کتھکون مین یہ گت جاری ہے اور محفل مین پہلے یہ گت کم ناچتے ہین جو کہ موجد اسکے کنہیا جی ہین لہذا اوّل مین رقم ہوئی۔

دوم پری گت - جس وقت آراستہ ہو گھونگرو غیرہ سے اوّل کھڑے ہو کے دریاے عشق اور رے مین

غوطہ زن ہوا اور ہر مرتبہ نظر اپنی دونو ہاتھ کھلے ہوؤن پر کرتا رہے نہ دوسری جگہ اور اُسی انداز سے آگے
چلا جائے اور پشت سے پھر چلا آوے یعنی پشت نہ پھیرے اسکو پری گت کہتے ہین۔

سیوم سلامی گت۔ دست راست سر پر رکھے اور بایان ہاتھ بطور خود چھوڑ دے اور نظر اپنی نیچے
کے ہاتھ پر جو کھلا ہے رکھکے ناچنا شروع کرے یعنی سیدھا چلا جائے اور پھر آوے اسکو سلامی گت کہتے ہین۔

چہارم فریاد گت۔ وہ ہے کہ داہنے ہاتھ کو خم سر سے تا بند دست بلند کرے اور بایان ہاتھ بطور خود
چھوڑ کے آگے جاوے ناچتا ہوا اور اُس وقت نظر اُسکی دست راست پر ہو اُسکو فریاد گت کہتے ہین۔

پنجم مکٹ گت۔ اُنگلیان کلمہ کی سر پر باہم دونو ہاتھون کی ملاکے مثل ہالۂ ماہ تابان اور حلقۂ سر گردن کا
معلوم ہو کر کے ناچتا ہوا آگے جاوے اور اُس وقت نظر دونو اُنگلی ملی ہوئی پر رکھے اُسکو مکٹ گت کہتے ہین۔

ششم آنچل گت۔ داہنے ہاتھ کو بالائے سر چھوڑے اور بایان ہاتھ بطور خود نیچے چھوڑ دے اور
اپنے پاؤن پر نظر کر کے روان ہو یعنی نظر پاؤن پر ہی رہے اُسکو آنچل گت کہتے ہین۔

ہفتم مسکراتی گت۔ پشت سیدھے ہاتھ کی معہ سب اُنگلیان خصوصاً بیچ کی اُنگلی اوپر لب زیرین
کے چھوڑے اور دوسرا ہاتھ ایک مشت کر کے یعنی مشت بند اس طرح سے کہ انگوٹھا نکلا رہے کر کے کمر پر چھوڑے
اور مرفق اُسی دست چپ کو خم دے کے نظر اپنی پیش معشوق کر کے روان ہو اُسکو مسکراتی گت کہتے ہین۔

ہشتم مودب گت۔ کف دست راست اوپر کف دست چپ یعنی ہتھیلی پر ہتھیلی مثل انداز زدو ضرب
نیچے اوپر رکھ کے اور سب اُنگلیون کو بھی مستقیم بندش کر کے جیسے کہ ملی ہون اس طرح رکھ اور سر انگشتان دست
چپ بالائے بند دست راست ہون تا ناف لا کے اور نظر اپنی اپنے ہاتھون پر کر کے بعشوہ گری تمام روان
ہو۔ اسکو مودب گت کہتے ہین۔

نہم حسن گت۔ دست راست باندھ کے دونو چھاتیون کے نیچے چھوڑے اور بایان ہاتھ بطریق اول
بطور خود نیچے کر کے نظر چھاتیون پر کرتے ہوے چلے تو اُسکو حسن گت کہتے ہین۔

دہم[۱۰] گھونگھٹ گت - مقنہ منہ پر یعنی گھونگھٹ چھوڑے اور ایک ہاتھ مثل آنچل گت سر پر رکھے اور بائین ہاتھ سے مقنہ منہ کا پکڑ کے دو بالشت بلند کرے اور نظر دونون پستانون اپنی پر کرتے ہوے جاوے تو اسکو گھونگھٹ گت کہتے ہین -

یازدہم[۱۱] محبوب گت - سر مقنہ بطریق سابق بالاے چہرہ لاکے دونو ہاتھ نیچے چھوڑے بطریق راہ چلنے کے روان ہوا اور نظر اپنی بالاے ناف رکھے اسکو محبوب گت کہتے ہین -

دوازدہم[۱۲] ناز گت - سر دست چپ کو معہ انگلیون بکشیت ا کرکے اور مرفق دست راست اور پشت انگلیون دست چپ کے رکھے اور دست چپ کو درمیان عرض شکم عریض ناف پر چھوڑے اور پشت دست راست کو بطور گت خندہ یعنی مسکراتی اوپر زنخدان کے رکھے جیسا کہ دست راست مشت، دست چپ سے ناز نخدان ایک ستون بلورین معلوم ہو درمیان ہر دو پستان کے اور نظر اپنی چھاتیون پر کرے مگر بائین پستان پر نظر ہونا بہت انسب ہے اس حرکت سے ہاتھ کشادہ نہ ہین گے آگے جاوے تو اسکو ناز گت کہتے ہین -

سیزدہم[۱۳] غمزہ گت - یہ ہے کہ لب زیرین اوپر کے دانتون سے چابتا ہوا پکڑے اور داہنے ہاتھ کو سر پر رکھے اور نظر اوپر پستان چپ کے کرے اور ابرو کھچے ہوے اور آنکھ خماری بناوے اور دست چپ بطور خود چھوڑ کے روان ہو تو اسکو غمزہ گت کہتے ہین -

چہاردہم[۱۴] ادا گت - آنکھین بلند کرکے اور سر سمت آسمان بلند کرے اور دونو ہاتھ خم رکھے اور راست روان ہو تو اسکو ادا گت کہتے ہین -

پانزدہم[۱۵] نیک گت - دونون ہاتھون کو دونو بغلون مین دبا کر آنکھین سمت آسمان کرکے مثل راہ چلنے کے چلے تو اسکو نیک گت کہتے ہین -

شانزدہم[۱۶] صاعقہ گت - دونو ہاتھ کشادہ کرکے سکوت مین آوے اور آنکھون کو گردش لاوے اور پھر نظر نیچی کرکے چند قدم چلے اور ٹھہر جاوے اس طرح مکرر کرتے ہوے چلے اور پھر واپس آوے تو اسکو صاعقہ گت کہتے ہین -

ہفتدہم[۱۷] کرشمہ گت ۔ دست راست کو اُلٹا کر کے سر پر قریب پیشانی جانب چشم راست رکھے اور بائین ہاتھ کو زنخدان پر چھوڑے اور نظر اپنی پستان چپ پر کر کے آگے روان ہو تو اسکو کرشمہ گت کہتے ہین ۔

ہیجدہم[۱۸] دودستی گت ۔ دست راست کو اُلٹا کر کے قریب مونڈھے دست چپ کے کرے اور دست چپ کو اُسی بائین طرف راست کرے اور دو قدم آگے چل کے بائین طرف مُنہ کر کے استادہ ہو پھر دو قدم اُسی طرح سمت دست راست چلے اور مُنہ داہنی طرف کر کے ٹھہر جائے اسی حیثیت سے چلا جائے تو دودستی گت کہتے ہین ۔

نوزدہم[۱۹] جادو گت ۔ دست راست کی دو انگلیون سے پشواز پکڑ کے ہاتھ سر پر رکھے اور دست چپ کو بطور خود چھوڑے اور نظر اپنی متحرک پستانون پر جو کرتے ہوے آگے جائے تو اُسکو جادو گت خاص و عام کہین گے ۔

بستم[۲۰] محبوبہ گت ۔ دونو ہاتھون کی دو دو انگلیون سے ادہر اُدھر سے پشواز پکڑ کے نظر اپنی کبھی سمت معشوق اپنے کے اور کبھی طرف یمین و یسار کرتے ہوے آگے کو روان ہو اور پھر پشت کبھی داہنے کبھی بائین رخ کرتے ہوے پھر آوے تو اُسکو محبوبہ گت کہتے ہین ۔

بست و یکم[۲۱] برق گت ۔ دست چپ سے پشواز کو چٹکی مین پکڑ تا بہ کمر لاوے اور دست راست کو بطور خود چھوڑے اور قدم اپنا ٹھاہ لے یعنی ٹھپت و لپت کے جو پکھاوج یا طبلہ کی لے گر یعنی مدہو ساتھ اٹکھیلی کے اُٹھاوے یعنی آڑے ہو کے چلے طرف دست راست سے اور ہنگام واپسی سمت دست چپ سے آڑے ہو کے طبلہ کی لے سے درت یعنی دونی لے مین چستی و چالاکی تمام تا بمقام روانگی واپس آوے اور نظر اپنی وقت روانگی پستان چپ پر کرے اور وقت معاودت بائین طرف نگاہ ترچھی بہ شوخی خمار آلود رکھے اور بسرعت تمام مانند برق خاطف بمقام خود واپس آوے تو اُسکو برق گت کہتے ہین ۔

اور زیادہ گتین ان گتون سے جو ہین وہ بیہودہ ہین ۔ حضرت سلطان عالم نے چودہ[۲۲] گتین کتاب

صوت المبارک" مین ترقیم فرمائی ہین اور راقم نے علاوہ اُنکے سات گتین اور زیادہ اُن سے گو کہ جدید ہین اَلّا لائق دید ہین زیب قلم کی ہین - اور الفاظ مقررہ گت کے کثرت پانون سے ظاہر ہوتے وہ یہ ہین یعنی تا وتھی دت اگر کوئی چاہے تو ہموزن پرن پکھاوج طیاری ممکن ہے الّا بھاؤ اُس سے علیحدہ ہے۔

فصل سیوم مقدمہ تبلانے مین جسکو "بھاؤ" کہتے ہین

محبوبانِ انجمن سرودسرائی اور زہرہ سیرتان نغمہ ساز محفل زیبائی پر اور شائقین برآسرائی پر پوشیدہ نرہے کہ بھاؤ جو مشہور خاص و عام ہے اُس ہین یہ کلام مالا کلام کہ لفظ عشق کو ہموزن لے کے بہ تجیز و شخیر اور با تحاد اور بیر دشمنی اور فراق اور وصال اور رغبت اور نفرت اور ترش اور دلیری اور گریہ اور خندہ اور ناز اور ادا اور ہوشیاری اور نادانی اور سختی اور سہل انکاری اور شکوہ اور شکر اور اعانت اور فراموشی اور یادہ اور خمار اور عقل ہائے اور علاوہ اسکے ادا کرنا ہر اک کا ایک تصویر تصاویر عشق سے کھینچنا ہے اور ایسا نہ کرے کہ معشوق کے گلے مین اُس وقت زبردستی لپٹ جائے۔ ہان دور سے اشارہ اور کنایہ کرے کہ اگر تو نصیب ہوتا تو یون لپٹ کے تجھے پیار کرتے ۔اسی طرح دشمنی مین ایسا نہ کرے کہ تلوار کھینچ کے بجوڑے بلکہ دھمکانا بھی سخت عیب ہے بلکہ خلاف تہذیب - فقط کنایہ کافی ہے۔ الحاصل بھاؤ مین آنکھ اور ابرو اور جملہ اعضا اور خوارج اپنے کو رجوع اُس لفظ نغمہ پر کرے کہ رمز و کنایہ اور اشارہ اُسکے سے مبصران کو ایک درد پیدا ہو اور کیفیت اور لطف اور تکلف یہ ہے کہ اعانت اور حمایت ہر لفظ گانے کی کرے کہ اُس سے ایک اثر پیدا ہو۔ سو ایسے لوگ کمیاب ہین ہان ایسا دیکھا کہ برابر لفظ کے بھاؤ ادا کرتے ہین - یہ بھی غنیمت ہے مگر کمتر ورنہ ایسا اکثر دیکھا کہ سوال تو آسمان سے اور جواب ریسمان سے محض بے اٹکل لوگ بکثرت دیکھے جب تلک انسان خیال معشوق اپنے کا نہ کریگا تا یوم التناد درستی بھاؤ اُس سے غیر ممکن ۔انسان کو لازم ہے کہ جس کام پر اُسکی طبیعت رجوع ہو اُسکو با عقلدی اور تلمذی انصرام کو پہونچائے ورنہ ناحق سر پھرائے۔

فصل چہارم بمقدمۂ نخیز کہ ہونا اسکا رقص مین لازم ملزوم ہے

نازک مزاجان مجلسِ رعنائی اور نغمہ سازان زہرہ خصلتان محفل زیبائی پر واضح ہو کہ بمقدمۂ نخیز ایسا کچھ تصور کرنا چاہیئے کہ نخیز چند رشتۂ گردن ہے کہ کام آتے ہین اور استخراج اُسکا تین جانورون سے کیا ہے۔

اوّل حرکت رشتۂ گردن بازیہ حرکت رشتۂ گلو یعنی دورہ بہتر ہے۔

دوم رشتۂ گردن شکرہ اور طریقۂ گردش اُسکے کمتر پہلے سے ہے۔

سیوم حرکت رشتۂ گردن طوطی سبز کہ جسکو طوطا کہتے ہین یہ حرکت بد ہے بس رشتہ وہی بہتر ہے کہ رنگین گردن کی وقت رقص کی لَے کے مقابلہ مین جنبش کرین کہ جسکے باعث سے ناز اور غمزہ اور عشوہ معشوقانہ ثابت اور ادا ہو۔

اب تصور کرنا چاہیئے کہ ہر آن مین عشق کو ترجیح ہے اور سرود وساز اور نغمہ اور رقص وغیرہ متعلق ہے عشق کے اور ناچنا اور بتانا اور ناز وکرشمہ واسطے مہوشان طناز کے ہے پس عشق مجازی سے حقیقی ممکن۔ بہرحال اسی واسطے اہل تصوف نے علم موسیقی کو داخل عبادت کیا ہے اور معلم الملکوت کو سرود وساز زمان نے بڑا اختیار دیا ہے الّا صاحبان نسبت کا اُس نے ہنوز کچھ نہین کیا ہے۔

باب ششم

بیان دوازدہ مقامات وغیرہ یعنی راگھای فارسی معہ نوفصل اور رجیا بہاے

فصل اوّل پیدایش آہنگ یعنی سُر مَیں کہ کہان سے پیدا ہے

ترانہ سازان خوش الحانان اور نظارہ کنان سلیقہ شعاران پر واضح ہو کہ یہ بات جمہور عوام پر ظاہر ہے جس گھڑی جسم انسان عناصر سے ترکیب دیا گیا تو جان قالب مین الحان سے قرار پائی اور الحان یعنی صوت خواہ حنجرہ سے ہو یا آنکہ اور شے سے اور آواز متعلق ہے سر سے اور اوسکا پیدایش سُر ہے۔ ہوا سے کسی مقام خلی مین اگر ہوا اندکور بفاعل یا مفعول در آئی تو خواہ مخواہ اُس سے ایک صدا پیدا ہوئی۔ اب تصور کرنا چاہئیے کہ جو ہوا نے حسب دلخواہ اپنے جگہ پائی تو آواز خوش یعنی انبساطی برآمد ہوئی اور احیاناً ہوا نے موافق مرضی اپنی کے جگہہ نہ پائی تو آواز بد وزبون پیدا ہوئی۔ اسی طرح قلب انسان سے جبکہ چاہئیے دم اولین و آخرین ہے کہ بقائے حیات مستعار بقول سعدی شیرازی علیہ الرحمہ باقی ہے یعنی ”چون ہر نفسیکہ فرد میرود ممد حیات است وچون برمی آید مفرح ذات“ پس در ہر نفسے دو نعمت موجود“ بہر حال ہر دو صداے برآمد درآمد سے پیدایش سُر ظاہر اور انبساطی کو سُریلی اور آواز غیر انبساطی کو بے سری قرار دیا ہے۔ اور ثانیاً آواز کا پیدا ہونا ضرب سے متصور ہے یعنی جبکہ چیز آلات وغیرہ کسی چیز سے ٹھونکو یا بجاؤ یا آنکہ کوئی شے کسی شے پر گر پڑے یا کوئی

چیز باہم ٹکر کھاوے تو اُس سے بھی پیدا ہوتا صدا ئے سُریلی یا بے سُری کا حسب طریقہ بالا لاریب واضح و لایح
پس الحان خوش آوازی کو جو ساتھ الفاظ کے قلب سے نکالی جائے اُسکو کہتے ہین آگے اسکے فن بیان
باب اول کی فصلون مین مشرح ہو چکا ہے زیادہ صراحت مین طوالت کلام بے سود واضح تھا۔

فصل دوم بیچ بیان جائز ہونے مقامات فارسی اور نہ ہونے حرام الحان معہ وجہ ثبوت

بیان جواز مقامات وغیرہ مین گو کہ سامع خراشی سامعین ادگستر اور مصدع ذہن ناظرین سخن پرور ہے
نے التماس یہ ہے کہ دانہ انصاف کو ہاتھ سے نہ دینا چاہیئے اور تخم اعمال حسنا کشت عدالت مین
بو کے مژدۂ آخرت لینا چاہیئے یعنی راگ جو اہل تصوف نے عبادتًا جائز رکھا ہے اقوال اُنکے آمنا و صدقنا
کس واسطے کہ اکثر انبیا نے جائز رکھا ہے جیسا کہ حضرت آدم علیہ السلام ربنا ظلمنا الحان عراق مین۔ اور حضرت
موسیٰ علیہ السلام مناجات مقام عشاق مین۔ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام منقبت مقام حجاز مین اور حضرت
داؤد علیہ السلام زرہ سازی الحان و مقام حسینی مین فرماتے تھے اور تا زمان امیر خسرو علیہ الرحمہ مدار نغمہ اور پر انہین
چار مقامون کے رہا۔ ہر ایک نے بطور خود جائز رکھا۔ بزمانہ آخرین دور قمر مین پیغمبر ہمارے شفیع روز محشر قسیم آب کوثر
صاحب قاب قوسین محبوب رب المشرقین والمغربین احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اتفاقاً معہ انصار کسی
سمت تشریف فرما تھے اثنائے راہ مین دختران جنید باین مضمون دلچسپ گاتی تھین کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
کل کی بات بتا دیتے ہین۔ آپ نے بہ لسان مبارک فرمایا کہ یہ تم نے کیا گایا العلم عند اللہ غیب کا عالم و دانا
ذوالجلال والاکرام ہے۔ ایسے گانے سے باز آؤ۔ اور کچھ گاؤ مجھکو یارا ئے بیان حال استقبال بغیر اذن اللہ نہین
ہے پس ایسی روایات سے امتناع نغمہ سرائی بپایۂ ثبوت نہ پہونچی۔ ہان وہ مضامین کہ پیش حضرت تھا شرعًا
لاشک حرام۔ نزدیک علما دف و دائرہ حرام نہین ہے۔

فصل سیوم مین اسم نویسی دوازدہ مقامات معہ دو حجاب

حجاب اوّل

بیان اسم دوازدہ مقام مین شائقین وخوش نوایان باآئین پر پوشیدہ نہ رہے کہ بالفعل بالاتفاق نام دوازدہ مقامات کہ شائقین کو دورۂ مداولت مین وقت نہو بہل ترین منقوش لوح سینہ فرمائین احتیاطاً زیب قلم کرتا ہون - اوّل عراق - دوم عشاق - سیوم حجاز - چہارم حسینی - پنجم رہاوی - ششم بزرگ - ہفتم اصفہان - ہشتم بوسیلک - نہم راست - دہم زنگولہ - یازدہم کوچک - دوازدہم نوا - بارہ مقام مشتہر خاص وعام ہین -

حجاب دوم بمقدمہ تصریح ایجاد مقامات معہ اسم نویسی موجدان

اب تصور کرنا چاہیے کہ سابقاً مدار نغمہ سرائی چار مقام پر تھی اور موجد اسکے حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا - بعد ازان لقمان اور افلاطون اور فیساغورس اور سلاسل حکما نے چار مقام رہاوی اور بزرگ اور اصفہان اور بوسیلک یہ مقام قرار دیئے اور ازان بعد امیر خسرو اور مولانائے کمال الدین اور استاد شمس الدین اور شیخ سعدی علیہ الرحمہ نے یہ چار مقام ایجاد کیئے - راست اور زنگولہ اور کوچک اور نوا اِس طرح بارہ مقام نامزد ہوئے آگے انکے شعبہ ہاے مثل راگنی یعنی زوجہ ہاے وگوشہ ہاے مانند پتران یعنی طفلہاے ہین وہ بافصال جداگانہ مشرح زیب قلم ہونگے - علیحدگی مین صراحت بخوبی ممکن ہے لہذا فصلین مقرر کین -

فصل چہارم دربیان بارہ مقام راگ ولایت معہ تقسیم ونقشہ تاثیرات اسیاتھ دو حجاب کے

اوّل حجاب مین نقشہ تاثیرات وغیرہ

شائقین خوش مزاجان اور ناظرین ترنم سازان پر منکشف ہو کہ ولایت مین بارہ مقام کے بارہ راگ مثل بارہ برجون کے کہ انہین سے متعلق ہین مقرر ہین اور ہر ایک راگ کے دو دو شعبہ مثل راگنی اور چار چار طفل مقرر ہین - اور چھ آوازہ مثل چھ راگ کے

اور بارہ نغمہ مانند بارہ سُر تیور کومل کے مقرر ہین - بارہ مقام ہند سے ولایت مین زیادہ ہین اُنکو مثل سُر اور راگ کے نہ تصور کرنا چاہیے - مقام سے مراد طریقہ اور قرینہ ملک ہے مانند دُھن کے جسکا بیان باب دوم کی فصل ششم کے دوسرے پردے مین مشرح ہو چکا ہے مگر اہل ریاضی یعنی حکما وغیرہ نے بروج فلکی وغیرہ پر منقسم کیا ہے باین طریقہ یعنی راست حمل پر اور اصفہان ثور پر اور عراق جوزا پر اور کوچک سرطان پر اور بزرگ اسد پر اور حجاز سنبلہ پر اور بوسیلک میزان پر اور عشاق عقرب پر اور حسینی قوس پر اور زنگولہ جدی پر اور نوا دلو پر اور رہاوی حوت پر - اور تاثیر ہر اک کی جُدا گانہ ہے یعنی عشاق اور دلوا اور بوسیلک شجاعت بخشتا ہے اور عراق اور اصفہان فرح وانبساط دیتا ہے - اور حسینی اور حجاز لذت دلاتا ہے - اور بزرگ اور رہاوی اور کوچک اور راست حزن و ملال لاتا ہے - پس حکما وغیرہ نے ایسے طریقے اور اوقات معین کئے اور تقسیم بھی افصالون پر کی ہے اب ولایت مین بھی اس قدر کا اختلاف پایا جاتا ہے کہ بعض کے نزدیک اختراع موسیقی ارسطو اور ابو نصر فارابی سے - اور بعض کے نزدیک افلاطون سے اور بعض کے نزدیک فاریابی نے تکمیل کیا اور بعضون نے حضرت آدم علیہ السلام سے لکھا ہے مگر فقط الحان لا تکمیل حکمار وغیرہ سے ہوئی - ہان اختراع بربط کا فیساغورس اور قانون ابو نصر فاریابی سے اور بعض اہل عرب طوس کو موجد موسیقی جانتے ہین اور نقشہ اندا سے کیفیت تقسیم اوقات افصال و بروج وغیرہ ظاہر ہے -

نقشہ ۲۱۶ پر درج ہے - ناظرین بغور ملاحظہ فرمائین -

نقشہ تقسیم راگ مقامات بروج ہای معہ فصالہائے وتاثیر وغیرہ جداگانہ

بارہ مقام فارسی	بارہ برج عربی	بارہ برج ہندی	بارہ ماہ ہندی	کیفیت تاثیر ہر ایک مقام
اصفہان	ثور	برکھہ	بیساکھ	انبساط بخشتا ہے اور فرح دیتا ہے سامعین کو۔
عراق	جوزا	متھن	جیٹھ	ایضاً
کوچک	سرطان	کرک	اساڑھ	حزن وملال پیدا کرتا ہے۔
بزرگ	اسد	سنگھہ	ساون	ایضاً
حجاز	سنبلہ	کنیان	بھادون	لذت دیتا ہے سامعین کو
بوسلیک	میزان	تولا	کنوار	شجاع کرتا ہے سامعین کو
عشاق	عقرب	برچھیک	کاتک	ایضاً
حسینی	قوس	دھن	اگھن	لذت دیتا ہے ہر اک سامع کو۔
زنگولہ	جدی	مکر	پوس	رنج دیتا ہے اور غم پیدا کرتا ہے۔
نوا	دلو	کمنبھہ	ماگھہ	شجاعت دیتا ہے سامعہ کو
رہاوی	حوت	مین	پھاگن	رنج والم دیتا ہے سامعین کو
راست	حمل	میکھہ	چیت	پریشان اور آشفتہ خاطر کرتا ہے۔

اور اہل ہند شمار بروج میکھہ سے شروع کرتے ہین۔

حجاب دوم در راگہای فارسی کہ کس نے بعد حکما اختراع کیا

مطربان دوران اور شائقین زمان پر واضح ہو کہ حضرت امیر خسرو بعد حکماے قدیم محقق اور موجد علم موسیقی کے ایسے ہوئے کہ بعد انکے کوئی ایسا پہلوان کا تا الی الان خلاق زمان نے خلق نہ کیا۔ یہ چند راگ کہ داخل شعبہ وغیرہ مین موجد انکے ہوئے۔ اول فرودان۔ دوم چارگاہ۔ سیوم ذوکاہ۔ چہارم آوان۔ پنجم غنم۔ ششم قرغنہ۔ ہفتم فرودست۔ ہشتم صبتم۔ نہم برزصغیر۔ دہم نیرزکبیر۔ علاوہ برین امیر خسرو ہر اک علم مین علامۂ زمان تھے اور صاحب باطن مرید حضرت نظام اولیا کے تھے۔ افسوس ایک زمانہ ہمارا تہذیب علم سے خالی ہے۔ حسرت یہ ہے کہ خداوند جہان نے ہمکو اُس عہد مین کیون نہ خلق فرمایا این ہم غنیمت است بقول کہ مبادا ازین بتر گردد۔

فصل پنجم مین بیان تحریر اور زمزمہ اور نغمہ

ماہران موسیقی اور ناظران پر پوشیدہ نرہے کہ نغمہ وہ ہے مقدمۂ غنا مین کہ خالی از کیفیت نہین ہے اور غنا بے تکلف انسان کو برباد کرتا ہے اور بے تکلف جسقدر کہ اطاعت نفس سے مثل کلمہ اور کلام کنایہ عشق چشم سے براوی وہی نغمہ ہے اور جو خالی نغمہ سے ہے وہ تکلف ہے۔ تصور کرنا چاہیے کہ نغمہ مست کرنا ارواح کا ہے آواز لذیذ سے خواہ مضمون خواہ چشم و ابرو سے خواہ جودت اُسکی سے خواہ لَے اور تال سے یا حرکت دست و پا سے یا حرکت گردن سے یا حرکت گشت تان سے یا موزونی الفاظ کو تال مین لانے سے۔ جس طور سے ہو خالی از نغمہ نہ ہوگا۔ اور اگر کوئی شخص لاعلم آواز اپنی نکالے یا آنکہ کلام کرے وہ داخل سُر شماری نہ ہونگے یہی حال تال کا ہے الا مقدمہ لی کا باہر اس سے ہے۔ اور شناخت سُر صادق یہ ہے کہ ہوائے گرم قلب سے وقت نغمہ ناک سے معلوم ہو اور نغمہ صحت و سلامتی جملہ اعضا سے ہے یون نہین دستیاب ہوتی ہے۔ تصور کرنا چاہیئے کہ جو اندہے ہین سُر اُنکے مثل سُرہائے بینا ہرگز نہین ہوتے پس بروقت برآمد آواز جملہ عضو درست ہونا چاہیئے۔ اور جو اعضا کہ نادرست ہوگا اُسکی اعانت مین فرق ہوگا اُسیقدر تفاوت سُر کا ہوگا۔

اور ہندی مین اسکو رتن جوت کہتے ہین اور اُس سے مراد روشنی ہے پس بہرحال روشنی سلامتی اعضا ہے ۔

بیان تحریر | تصور کرنا چاہیے کہ جب مقام وغیرہ تکمیل پا چکے تو واسطے خوش اسلوبی کے تحریر اور زمزمہ نکالا ۔ چنانچہ اُسکی قطع اہل ہند نے خراب کر کے نام دگنگری کیا مگر زمزمہ مین زور نہ چلا اُس سے بے بہرہ رہے بوجہ اسکے کہ راگہاے ہند مین تان نہ کھپا سکے اور تحریر اہل ہند کو بتصدق حضرت امیر خسرو علیہ الرحمہ نصیب ہوئی ۔ تحریر و زمزمہ آپ نے خیال مین شامل کیا تھا اور راگہاے ہندی مین مثل ہولی اور دہرپد گنگری کا شامل کرنا سخت عیب ہے ۔ ہان ٹپہ مین مسمّی شوری نے زمزمہ اور تحریر جائز رکھا ہے بالفعل وہ صورت ہی معدوم ہو گئی ۔ متقدمین ولایت نے تحریر صوت جانور کوئل سے اختراع کیا ہے وہ آواز کہ جو وقت پرواز نکلتی ہے اور جبکہ بیٹھ کے بولتی ہے کہو کہو وہ صدا بالشمول زمزمہ کے ہو جاتی ہے یعنی کوکو بروزن توتو بسرعت تمام جو بولتی ہے اُسی آواز کو بہاڑ کے تحریر نکالے ۔

بیان زمزمہ | غور فرمانا چاہیئے کہ زمزمہ بھی صداے جانور طیور سے اخذ کیا یعنی ماکیان سے وہ صدا کہ ہنگام گرد کی چلاتی ہین یا وقت انڈا دینے کے جسکو کُڑ کُڑانا کہتے ہین یا آنکہ بعض اوقات مخوف ہو کے چلاتی اور شور مچاتی ہین اُس آواز سے زمزمہ اختراع کیا ہے وہ صدا اس طور سے ہے یعنی کاکا کا کا کا اس طریقہ پر زمزمہ قرار دیا ہے الا آواز کو بہاڑتے ہین بلکہ تحریر اور زمزمہ دونو مین آواز بہاڑنا پڑتا ہے پس صداے ماکیان اور وہ صداے کوئل جو بیٹھ کے بسہولیت تمام ٹھہر ٹھہر کے بولتی ہے وہ داخل زمزمہ ہے ۔ اور جو بسرعت بولتی ہے وہ داخل تحریر ہو جاتا ہے اور تحریر مخفف آواز کوئل پر حصر کیا گیا اور تحریر کو مختصرا ور دانہ باریک کر کے مانند فقرہ ولایتی کے شوری نے ٹپہ مین موزون کر کے نام اُسکا اٹری رکھا اور اٹری تان چھوٹے چار پانچ سُر کی اور رہی کو کہتے ہین اور وہ کہنڈانہ یعنی دانہ ہاے باریک سُر ہاے شمار ہوتے ہین ۔ اب سفردائیون نے اٹری کا کام خراب کیا اور پنجاب مین ٹپہ ہند یعنی لکھنؤ بنارس سے بہتر نہین گایا جاتا ہے فقط زبان فصیح ہے سیدھی ٹیر لگاتے ہین اکثر وہ نہین گاتے ہین تلنگ کا چرچا زیادہ ہے ۔ اور زمزمہ گردان

الفاظ متعدد سے باواز دریدہ زمزمہ پیدا ہوتا چلا جاتا ہے جو کہ بالفعل چرچا اس طرز کا بہت کم ہے اور یہ امر زیادہ تر دشوار رہتا ہے بنا علیہ طوالت سے محترز ہو اختصار پر نظر کی جاتی ہے۔

فصل ششم بیان چھ آوارہ اور بلندی اور پستی او طریقہ گردان مقامات وغیرہ مین

ترانہ سنجان شیرین بیان اور شائقان و ناظران پر مخفی نرہے کہ تقسیم شش آوارہ کے ساتھ دو مقام کے ہے یعنی ایک آوارہ دو مقامون سے ترکیب دیا گیا ہے انہین مقامون سے اُٹھتا ہے

آوارۂ اوّل سلمک۔ دو مقام پستی اصفہان اور بلندی زنگولہ سے اُٹھتا ہے۔ اُٹھنے سے مراد شروع کرنا اور بندش جسکو ہندی مین بندھن کہتے ہین نغمہ ۱۱۔

آوارہ دویم گردانیا۔ اور گردانید بھی کہتے ہین پستی مقام عراق اور بلندی راست سے اُٹھتا ہے اور نو نغمہ رکھتا ہے۔

سیوم نوروز۔ پستی بوسلک اور بلندی حسینی سے اُٹھتا ہے اور چار نغمہ سے مرکب ہے۔

چہارم کوشت۔ پستی حجاز اور بلندی نوا سے اُٹھتا ہے اور نو نغمہ رکھتا ہے۔

پنجم مایہ۔ پستی کوچک اور بلندی عراق[1] سے اُٹھتا ہے اور پانچ نغمہ ہین۔

ششم شہناز۔ پستی مقام بزرگ اور بلندی مقام رہاوی سے اُٹھتا ہے اور چھ نغمہ ساتھ اپنے رکھتا ہے۔

اب تصور کرنا چاہیے کہ مقام طریقہ ہے اور بارہ مقام مثال بارہ برجون کے ہین انکو مرکب کر کے چھ شکلین مانند چھ راگ ہند کے جداگانہ مقرر کر کے نامزد آوارہ کیا اور مقام مانند سُرون کے جو ہین انکو ترکیب دے کے یعنی جیسے کسی راگ مین پانچ یا چھ یا سات سُر ہین اور دوسرے راگ کا میل دیا یا نہ دیا اور راگ قائم کیا تو اسکا وہی بندھن ہوا۔ اسی طرح سے اس فارسی مین بھی ہر ایک آوارہ اور ہر ایک شعبہ اور ہر ایک گوشہ مثل سُر ہائے تیور کومل پستی اور بلندی سے مرکب ہے فرق ترکیب کا ہے اپنی اپنی ترکیب سے مرکب اور مرتب ہین راگہا سے فارسی مین

[1] عراق

حکماء وغیرہ اور راگہائے ہندی مین دیوزاد اور انسان موجد ہوتے گئے۔

فصل ہفتم بیان چوبیس شعبہ مین

قلم شکستہ رقم اس طرح تصریح شعبہ ہائے مین زمزمہ پرداز ہے کہ ہر ایک مقام ساتھ اپنے دو شعبہ مانند راگنی ہند کے جیسے ہر ایک راگ رکھتا ہے رکھتا ہے چنانچہ شعبہ اول پستی مقام اپنے سے اور بلندی و پستی سے ملتا ہے یعنی بہم پہونچتا ہے چنانچہ جملہ باین تفصیل مرکب ہین۔

اول مقام رہاوی۔ دو شعبہ رکھتا ہے۔ پہلے نوروز عرب مرکب چھ نغمون سے اور پستی رہاوی سے دوسرے نوروز عجم مرکب چھ نغمون سے اور بلندی دے سے ملتا ہے۔

دویم مقام حسینی دو شعبہ رکھتا ہے۔ پہلے دوگاہ مرکب دو نغمہ سے اور مقام پستی سے اٹھتا ہے۔ دوسرا بالاندیزاد بعض نے فجر لکھا ہے مرکب آٹھ نغمون سے اور بعض نو نغمون سے لکھتے ہین۔

سیوم مقام راست۔ دو شعبہ کا مالک ہے پہلے مرقع مرکب آٹھ نغمہ سے۔ دوسرا پنجگاہ مرکب پانچ نغمہ سے۔

چہارم مقام حجاز۔ دو شعبہ کا خاوند ہے۔ پہلا سہ گاہ مرکب تین نغمہ سے۔ دوسرا حصار مرکب آٹھ نغمون سے۔

پنجم مقام بزرگ۔ دو شعبہ رکھتا ہے پہلا ہمایون مرکب چار نغمہ سے۔ دوسرا نہفت اور نہفتہ بھی درست ہے مرکب آٹھ نغمہ سے۔

ششم مقام کوچکات۔ دو شعبہ رکھتا ہے۔ پہلا رکت مرکب تین نغمون سے۔ دوسرا شباتی مرکب پانچ نغمہ سے اور شباتی کو شبات بھی کہتے ہین۔

ہفتم مقام عراق۔ دو شعبہ رکھتا ہے۔ پہلا مخالفت پانچ نغمہ سے مرکب۔ اسمین بعض کے نزدیک

غزال شعبہ ہے اسکا اور اصح مخالف کس واسطے کہ جو روضہ خوان کامل اور واقفکار و عامل ہین اُنکی مداولت
مین راقم نے مخالف دیکھا اور نواب دلاور علی خان بہادر صفدر جنگ سابق شجاع الملک شاہ کابل ہنگام تسلط
دوست محمد خان مقام باندا مین تشریف فرما ہوئے تھے اس علم کے یکتائے زمان تھے۔ اور راقم کو اوّل
کانپور مین مرزا خادم علی بیگ شاگرد مُلا محمد صاحب سے زان بعد نواب صاحب ممدوح سے تلمذ ہوا حتی الامکان
تحقیقات مین فروگذاشت نہین ہوئی اور شعبہ دوسرا مغلوب مرکب ہے آٹھ نغمون سے۔

ہشتم مقام اصفہان دو شعبہ کا مالک ہے پہلا تیر زیر مرکب پانچ نغمون سے دوسرا نیشاپور مرکب چھ نغمون سے ہے

نہم مقام نوا۔ دو شعبہ رکھتا ہے پہلا شعبہ نوروز خارا مرکب پانچ نغمون سے اور دوسرا ماہور مرکب چھ نغمون سے

دہم مقام عشاق۔ دو شعبہ رکھتا ہے پہلا زابل مرکب ہے تین نغمہ سے دوسرا اوج مرکب ہے آٹھ نغمون سے۔

یازدہم مقام زنگولہ۔ یہ مقام دو شعبہ رکھتا ہے پہلا چارگاہ مرکب ہے چار نغمہ سے دوسرا غزال مرکب ہے پانچ نغمہ سے

دوازدہم مقام بوسلیک۔ یہ مقام خاوندی دو شعبہ کا۔ اول شعبہ عشیران مرکب ہے دس نغمون سے
اور دوسرا صبا مرکب ہے بارہ نغمون سے۔

اب تصور کرنا چاہیے کہ یہ اسامی ہمارے ترکیب پا چکے یہ چوبیس شعبہ مانند برج دو دو منقسم ہین ساتھ
ہر ایک مقام کے آگے اسکے بیان گوشہ ہائے رقم کیا جاتا ہے۔ [1]

فصل ہشتم در بیان تفصیل گوشہ ہای اڑتالیس کہ مثل طفلان مقامات ہین

شائقین عصر پر منکشف ہو کہ ہر ایک مقام چار چار گوشہ یعنی مثل طفلان رکھتا ہے۔ اب تصور کرنا چاہیے
کہ منجملہ اڑتالیس گوشون کے یاد تھے مرقوم ہوتے ہین کس واسطے کہ فقط یادداشت زبانی پر اکتفا کی گئی۔ پس ظاہر ہے
کہ اگر کوئی رسالہ پیش نظر ہوتا تو ہرگز فروگذاشت نہ ہوتی اور نقل کرنا خلاف طبع نازک تھا لہذا جائز نہ رکھا چنانچہ

[1] یہ شعبہ اُمہ ہین۔ اوّل عور دوم نماوند سوم اصفہانک چہارم بستہ نگار کا سہ مخالف ۲۸ شعبہ ہوئے ۱۳ امولفہ

چونتیس جو کہ منقوش لوح سینہ تھے اسم نویسی اُنکی ترقیم الاقلام ہے۔

گوشہ اوّل بہار نشاط۔ دوم غریب۔ سیوم سوار۔ چہارم غمزدہ پنجم بیات۔ ششم سرافراز۔ ہفتم بستہ نگار۔ ہشتم گردانیہ۔ نہم نہاوندک۔ دہم صفا۔ یازدہم دلبر۔ دوازدہم اوج کمال۔ سیزدہم نگار چہاردہم وصال۔ پانزدہم شہری۔ شانزدہم عشیران۔ ہفتدہم غزال۔ ہیجدہم طرب انگیز۔ نوزدہم بحر کمال بستم اصلی۔ بست یکم اعتدال۔ بست ودوم گلستان۔ بست سیوم تیز تیز کبیر۔ بست چہارم فرودست۔ بست وپنجم جمالی۔ بست وششم روح افزا۔ بست وہفتم حسرت۔ بست ہشتم معتدلہ۔ بست نہم عنوی۔ سی ام پہلوی۔ سی ویکم خراسان۔ سی ودوم تیز تیز صغیر۔ سی وسیوم فندق۔ سی وچہارم حیران۔ سی وپنجم موافق فقط اس قدر ذہن نشین تھے اور اسم چودہ گوشون کے یقیناً مہیا ہو گی لہذا خارج از رسالۂ ہذا رہے اور پستی اور بلندی انکی مثل شعبہ ہاے ہر ایک مقام کے تصور کرنا چاہیئے اور اُسی کے ہموزن نغمہ بھی شامل ہر ایک گوشے کے ہین حاجت تحریر نہین ہے اور قسمت چار گوشہ کی ساتھ ہر ایک مقام کے ہے آگے اسکے ایک حجاب فصل ہذا مین ہے ملاحظہ اُسکے سے حال لحن وغیرہ کا انکشاف ممکن ہے۔

حجاب در بیان لحن ہاے ترانہ سازان اور ناظران زمان پر واضح ہو کہ الحان اور لحن بمعنی صوت حنجرہ انسان خواہ حیوان خواہ نباتات یا جمادات یا آنکہ آلات برنجی وغیرہ جس سے کہ برآمد ہو مثل سُر انبساطی یا غیر انبساطی متعلق سُرون کے ہے الا تفاوت اس قدر ہے کہ یہ لحن بھی مثل وہن ہندی کے علاقہ رکھتا ہے ہر ایک شی سے اور موجد لحن یعنی الحان اور آہنگ اور چنگ خصوص گانے کا باربد ہوا بلکہ اُسی سے شروع ہوا۔ چنانچہ یہ تتبع شیخ نظامی کہ بیچ خسرو شیرین کے رقم ہے اور لحن اس قدر مدرک ہوے کہ اسم نویسی اُنکی زیب قلم کی جاتی ہے۔ اوّل لحن شادروان مروارید۔ دوم سرو بستان۔ سیوم سرو سہی چہارم سبز در سبز۔ پنجم گنج باد آورد۔ ششم مشک دانہ۔ ہفتم سکندر۔ ہشتم شب فرخ۔ نہم فرخ روز۔ دہم نوروز

سلہ اور یہ گوشے مستخرجہ امیر خسرو ہین۔ اول موافق دوم غنم سیوم آوان چہارم فرغنہ پنجم صنم۔ جملہ چالیس ہوئے ۱۲ المولفہ

یازدہم قفل رومی - دوازدہم رامش جان - سیزدہم مشکمانی - چہاردہم نوشین بادہ - پانزدہم ہوائے نیمروز - شانزدہم مروائے نیک - اور مروائے فال نیک کو کہتے ہین اور مروائے نام لحن بھی ہے من رشیدی - ہفتدہم نخچیرگان - ہیجدہم حقۂ کاؤس - نوزدہم راہب ناقوسی - بستم اورنگ - بست و یکم جشن مہرگان یعنی روز شانزدہم ماہ مہر کہ اُس روز اہل فارس جشن عظیم کرتے ہین اور نام لحن کا بھی ہے لمولفہ - بست و دوم سیاوش - بست و سیوم کباب دری - بست و چہارم گنج کاؤ یعنی گنجہائے سے کہ بیچ زمانہ جمشید کے بہرام گور ظاہر ہوا تھا اور تفصیل اسکی کتب لغت مین مشرح ترقیم سے ہے - بست و پنجم باغ شیرین - بست و ششم کین ایرج یہ لفظ ترکی ہے - بست و ہفتم طاق دل - سی نام محل یعنی ایوان سلیمان کہ اُس مین ایک تختی رکھی ہے اور نام لحن بھی ہے - بست و ہشتم ماہ برکوہان بست و نہم فیض صبوح - سیام آئین جمشید - سی و یکم کیخسروی - سی و دوم آرایش خورشید - سی و سیوم گنج سوختہ یعنی گنج پنجم ہفت گنج پرویز سے اور معنی ترکیبی اسکے گنج سخیدہ اور سوختہ یعنی سخیدہ اور نام لوا سے ہے من رشیدی اور نام لحن ہے یہان مراد ہے لحن سے اور پس بہر حال لحن طریقہ صدائے خوش کا ہے بعد حضرت آدم علیہ السلام باربد نے بہت سے لحن اختراع کئے جس طرح سے کہ اول فقط دیو موجد ہوئے اور بعد اُنکے دیوزاد اور انسان موجد راگہائے ہندی ہوتے گئے اسی طرح علم موسیقی کے اہل فارس اور تمامی حکماء وغیرہ موجد ہر ایک شی کے ہوا کئے اور الحان اور تحریر و زمزمہ ولایت ایسا موثر ہے کہ انسان و حیوان کا دل ہلا دیتا ہے بلکہ ہنوز عجم اور عرب مین حُدی خوان ایسے ہین کہ شتران بے مہار کوہ و صحرا سے پاس حدی خوان حاضر ہوتے ہین نہ کہ روضہ خوان خوش الحان ولایت مین اب تک تاثیر مثل راگ ہند معدوم نہین ہوئی ہے -

فصل نہم در بیان تشابہ ہونے راگہائے ہندی ساتھ راگہائے ولایت کے

معہ تجاب باب ستار مین چند قواعد

شائقین روزگار اور ناظرین صغار و کبار پر واضح ہو کہ حکمائے ہند موسیقی کو سنگیت کہ شعبہ ناٹک کا

کہتے ہین اور جملہ اصول صوت اور نغمہ اور تال اور رئے اور راگ اور رقص وغیرہ کو شمیسر اور رمازدو غیرہ نے ترتیب دیا
اور خیال کر کے جو مشاہدہ کیا تو کوئی راگ ہندی اور فارسی باہر بارہ سُرون سے نہین ہین پس جس وقت
کہ سُر متفق ہین تو جمیع اصول باہم مناسب ہونگے اور اکثر راگہاے فارسی کو راگہائے ہندی سے نسبت ہے
یعنی مقامات اور شعبہ ہا اور آوارہ ہای مع الحان مناسبت رکھتے مثلاً آہنگ اور صوت اور نغمہ رکب اور غزال کا
مشابہ ہے کھٹ اور دہناسری راگہاے ہندی سے اور ذوکاہ اور حسینی مقام اور نوروز عجم سارنگ سے
مشابہ ہے اور سہ گاہ اور چہارگاہ اور مغلوب اور مقام زنگولہ مشابہ ہین ٹوریون سے اور زابل اور مخالف
اور مقام عشاق مشابہ ہین گوری اور پوربی اور پوریا اور گورا اور آسا اور بھٹیال راگہائے ہندی سے اور
مقام عراق اور اوج شعبہ ہمرنگ گن کلی اور مالسری راگ ہندی کے اور مقام اصفہان اور شعبہ نشیاپور مشابہ
زلیف اور بھیروی راگنی ہندی سے اور نیریز کبیر اور نیریز صغیر بہ شعبہ مشابہ ہین اور بھوپالی اور بہہاس اور حیت
شب اگہاے ہندی سے اور بعض نے عشاق کو مشابہ کیا ہے نٹ راگ ہندی سے اور نوروز عجم اور حسینی
اور ذوکاہ فقط آہنگ کافی راگنی ہندی سے اور بعضون نے حسینی کو دہناسری سے مشابہ کیا ہے اور مقام
نوا مشابہ ہے کیدارا راگ ہندی سے۔ اور بعضون نے اصفہان کو سارنگ سے اور عراق مقام کو بھی کانہڑا
سے اور غزال شعبہ کو اساوری سے اور ذوکاہ شعبہ کو جیت سُری سے مشابہ کیا ہے اور ون مین اختلاف ہے
مقام رہاوی اور گوشہ گلستان مشابہ ہے کانہڑا راگ ہندی سے اور مقام بزرگ مشابہ مالی گورا راگ ہندی
سے۔ اور بعض نے سہ گاہ کو بلاول سے اور چہارگاہ کو بھیرون سے مشابہت دی ہے بندہ نے جو مطابق
کیا تو کلام سبھون کے درست ہین شاید کسی کی فہم مین نہ آئے تو یہ تمثیل احتیاطاً دیجاتی ہے یعنی جس طرح
بھیرون راگ ہندی چار قطعہ پر ہے اور برت مین ہین مگر نام ایک ہے بعدہٗ صورت علیحدہ کر کے نام ہر ایک کا جداگانہ
کر دیا ہے اسی طرح سے ہر ایک مقام اور آوارہ اور شعبہ اور گوشہ اور نغمہ اور الحان مختلف باشکال جداگانہ
بہ صنعت اُستادان کرشمہ نمائکان ہین کر دیے ہین فہمید مناسبہ انسان کو چاہیئے اور تفصیل اسامی فارس یون ہے

کہ مقام بارہ اور شعبہ ہا چوبیس اور گوشہ ہا اڑتالیس اور آوازہ چھ اور نغمے بارہ اور لحن تینتیس اور دو مقام اور چار شعبہ زائد ہین بارہ مقام اور چوبیس شعبون سے اس حساب سے چودہ مقام اور اٹھائیس شعبہ ہوئے اور ہند مین چھ راگ اور تیس راگنی اور اڑتالیس پتر اور بارہ سُر مقدم ہین آگے اس سے ہر ایک علیٰ قدر جودت طبع ایجاد کر کے علم کو رونق دیتا رہا علیٰ ہذا القیاس علم موسیقی فارس مین حکما وغیرہ موجد ہوئے ہر ایک اختراع کر کے وہ ہندہُ زیب و زینت ہوتے گئے۔ ہند مین فی زمانہ لوگ زیرک مبتلائے افلاس ہوگئے لہذا اس علم کا فروغ کم ہوتا گیا اور بہ نسبت ہند ولایت مین مرفع حالی اور فارغ البالی رہی بنا علیہ ہر ایک علم کو رونق اور ترقی موجود ہے۔

حجاب اول در تشابہ راگہای ہندی نغمہ ہای مقامات فارسی سے

نغمہ سنجان و مشتاقان گلشن دہر پر اظہر ہو کہ ملک فارس مین علم موسیقی کے بارہ مقام مقرر ہین اور اس مولف کو منظور ہوا لقابل راگ ہندی ساتھ مقامات فارسی کے تو منجملہ بارہ مقام کے گیارہ مقام کے نغمے فقط تحقیقات سے بہم پہونچے ترقیم کرتا ہون بطور خود ہنگام متحقق ہونے ایک اور مقام بقیہ کا بھی محشی کیا جائیگا انشاء اللہ المستعان۔

مقامات فارسی راگہائے ہندی سے بدین تفصیل موافقت رکھتے ہین۔

مقام غزال اور کھٹ ایک ہے اور مخالف و رام کلی موافق ہے۔ اور مقام نیریز و کلیان قریب تر۔ عشیران و بدہنس راگ ہندی نزدیک ہے۔ مقام فزگاہ و ساہہ ٹوڑی اقرب ہے۔ نوا و سارنگ ایک ہے مقام راست و نٹ برابر۔ عربان و پوریا دھناسری باہم نزدیک۔ مجاوات و نغمہ اور برد اکہ اصل اسکی بردہ ہے نزدیک تر۔ مقام شہ ناز اور سری راگ کہ اہل پنجاب اکثر گاتے ہین مشابہ بدرجہ اتم ہے۔ اور زخلوب و بسنت راگ باہم نزدیک یہ شعبہ مقام کا ہے جو لوگ کہ عراق و خراسان و ما وراء النہر ملک فارس سے ہند مین آئے۔ نغمہ فہمی و ساز نوازی مین و تصانیف مین اور وقوف اصول مین بہتر ذوالفقار خان قزدمان (دیو عہد شاہ عباس صفوی) سے نہین آیا۔ یا اس زمانہ مین مثل نواب لاور علی خان کابلی موصوف القصد سا محرم و ماہر علم موسیقی فارس کا وارد ہند نہین ہوا۔ مؤلف کو ایک نیاز تھا اُنکی خدمت مین۔

حجاب ثانی بیان تشابہ راگ ہندی سے راگ فارسی اور چند طریقہ ستار مین اختراعی امیر خسرو علیہ الرحمۃ

ترنم سازان شائقین اور نغمہ پردازان ناظرین پر ہویدا ہو کہ امیر خسرو بانی طرز قوالی ایسے ہوئے کہ ایک قوم مغنیان جداگانہ کردی زمانہ سات سو برس کا مقتضی ہوتا ہے اور ایک شخص خسرو زمانہ اکبر شاہ تین سو سال گذرتے ہین گذرا ہے وہ اس علم سے ماہر نہ تھا شرح اسکی باب ہفتم نقلیات مین بخوبی بسبیل تذکرہ منسلک کیجاویگی - خلاصہ یہ کہ اول امیر خسرو نے اول شعبہ فخرذان چارگاہ شعبہ مقام زنگولہ سے مرکب کیا ہے اور فخرذان کو فخر بھی کہتے ہین اور مقامون مین مقام راست کے موجد ہوئے اور سنگت راگہائے ہند سے باین تشابہ دی ہے یعنی فخرذان اور چارگاہ مشابہ ٹوڑی سے کیا ہے اور عراق مقام کو سازگیری راگ ہندی سے تشابہ کیا ہے اور مقام عشاق کو راگنی سارنگ سے کہا اور موافق گوشہ کو مالسری سے مشابہ کیا اور ذوکاہ شعبہ کو دیوانی راگنی سے اور زغم اور غنم بھی کہتے ہین غنم صحیح ہے اور زغم غلط ہے اور آوان پوربی سے اور قرغنہ مشابہ گورا اور رگن کلی سے - اور صنم مشابہ کلیان راگ ہندی سے کیا اور اس قدر یعنی چار شعبہ اول عجم دوم نہاوند سیوم اصفہانک - چہارم مخالف - انکو اگر شامل کیجیئے تو اٹھائیس ہوئے اور ایجاد کیے - اور یہ پانچ گوشہ اول موافق دوم غنم سیوم آوان چہارم قرغنہ پنجم صنم اور ایجاد کئے اور صنم کو نیریز بھی کہتے ہین مگر تحریر ایسی عطارد کی غلطی فاش پر ہے - امیر خسرو صاحب نے دونون نیریزون یعنی صغیر و کبیر سے صنم کو علیحدہ نکالا - کجا نیریز کجا صنم مشابہ کلیان سے اور نیریز مشابہ ہین بھیروی اور کافی سے اور نشاپور شعبہ اصفہان سے اور نیریز بھی شعبہ ہے اصفہان کا اور مقام بستہ نگار اختراع کیا آپ علم ہذا کے عالم باعمل تھے خداوند کارساز نے ایسا عارف پیدا نہین کیا -

بیان چند قواعد ستار

مشتاقان ترانہ اور شائقان دوران یگانہ پر مخفی اور محتجب نہ ہے کہ بزمانہ اولین کوئی سازنہ تھا آلات بر بخی سے استنباط ستر کیا گیا اسمین آگے تشریح ہو چکی ہے - بہرحال چار صورتین ظاہر ہین - اول تت - وہ کہ زخمہ اور مضراب سے آواز دے - اور دوم تبت وہ شے کہ

استعانت بالون سے یعنی گز و کمانچہ سے صدا دے - سیوم گھن کہ ازالہ چوبی سے آواز دے - چہارم سُھر کہ
عوام سگھر بھی غلطی سے کہتے ہین وہ ہے کہ استعانت نفس سے بولے اور عوام نے تین باتین نکالی
ٹھونک گھسیٹ پھونک مضراب کو نہ باندھ سکے اس جگہ عاری رہے بین کو مہادیوجی نے گوراپاربتی زوجہ
اپنی کو خوابیدہ دیکھ کے نکالی ذکر اسکا آیندہ باب حکایات مین کیا جائیگا - اور ستار امیر خسرو علیہ الرحمہ نے
ایجاد کیا اور فقط تین تار ایک آہنی اور دو برنجی اور نصف تونبہ سے ہموزن بین کر دیا - ستار مین ایک سپتک
کامل اور دو سپتکین ناقص ہین یہ کہ سپتک اول مدہم سے تا سپتک میانہ اور سپتک دوم سپتک میانہ سے
تا گندہار - جملہ دو سپتکین ہوئین اور ایک سپتک بالکل ناقص چڑھی ہوئی فقط گندہار تلک ہے اُسکو تیسری
سپتک کہتے ہین اور بیچ کی سپتک پوری کامل ہے اِس طرح سے تین سپتک مقرر ہین اور قاعدہ کوک
وہ ہے کہ مثلاً چھ تار رکھتا ہے اول ایک تار باج کا آہنی اور دو برنجی کھرج اور پھر ایک آہنی پنچم اور پھر
ایک برنجی گندہ اور پھر برابر اُسکے تار آہنی اُسکو چکاری کہتے ہین جو برنجی ہین کھرج اور جو کہ باج بحساب
کھرج مدہم کو کوک ہوتی ہے وہ کہ بدست راست کھرج آہنی و برنجی واقع ہوئی پنچم اور چکاری ہموزن مدہم
یا جو سُر چاہے مگر سپتک دوسری اور تیسری مین کام آتا ہے نہ سپتک اول ہیں قواعد کوک ستار تمام ہوے
اور تین حرف ڈا و ڑا و ڈر فقط دست راست سے نکلتے ہین زخمہ یعنی مضراب سے اور لفظ ڈاون تین
حمایت دست چپ کے ہوتی ہے اُسکو میںنڈ کہتے ہین اور ڈا اور ڈر حرکت آمد کی اور ڑا حرکت
جانے کی اور ڈاؤن حرکت انگشت میانہ دست چپ کیسے کھینچتے تار باج سے اور مضراب لگانے سے
آگے انہین چار لفظون سے انقلاب جملہ صور مختلفہ بہم پہونچتی ہین اور ستار مین مضراب و بین مین سرگم
مقرر تین سو ساٹھ اور ستار مین سرگم نہین ہین یہی قاعدہ متذکرہ بالا ہین اُنہین لفظون سے مضراب لگتی ہے
جیسے ڈر ڈر ڈر اڑ یا ڈر ڈر ڈا ر ڈار یا ڈر ڈر ڈر ڈر ڈر ڑ ڈر ڑ یا ڈر ڈر ڈر ڈر ار ڈر اڑ یا دار ار ار ا
یا ڈر ڑ ڈر ڑ مقرر ہین اور بین مین الفاظ دا و ڑا وغیرہ مثل ستار نہین ہین - اول بین مین الاپ اگ کی

کہ طریقہ الاپ مرقوم ہوچکا ہے دوسری ٹھونک بجتی ہے بول اور گت پرن پکھاوج کی رہالی مین اختیار ہے
جملہ سے مرقومہ بجتی ہین تیسری جھالا کہ اسمین دو مضرابون کی لڑنت ہے اور سرگم مذکورین بجتی ہین اور جھالا
بین کا مشہور ہے کہ وحوش وطیور بیہوش ہوجاتے ہین اور دو تونبی اسمین ہوتے ہین ذکر ہوچکا ہے دو ایک
قاعدہ سرگم مذکور بین کے سہولت الحصول کہ ستار مین بھی نکلنا ممکن ہے ترقیم کئے جاتے ہین یعنی بین کے جھالے
کی مضراب کے الفاظ گھا اور نا ہین قاعدہ سرگم کے راگ مین اختیار بجانے والے کو ہے اول یہ کہ آمد مین
گھا یا جھا اور رفت مین الٹی مضراب سے نا نکلتا ہے الا زد ضرب یعنی لڑنت ایک مضراب کے ایسی ہو
کہ دو مضرابون کی چھیڑ معلوم ہو سو یہ بات طیاری ہاتھ داہنے بائین پر منحصر ہے۔

مضراب سرگم اول یہ ہے گھن تن گھن نن۔ دوم گھن گھن جھنان۔ سیوم گھن نان گھن نان
چہارم گھن گھن گھنان گھن گھن گھنان پنجم گھن گہہ نن گھان گھن گہہ نن گھان ششم گھن گن گہہ نن گھن گن
گھنن۔ ہفتم گھن گھن گھنہ تن گھن گھن گھنہ نن۔ ہشتم گھنا نا نا نا نا گھنا نا نا نا نا نا نا۔ نہم گھن گھنان
گھن گھن گھنان ننا گھن گھنان گھن گھن گھنان ننا۔ دہم گھن گھنہ تن گھنان گھن گھنہ نن گھنان
یازدہم گھن گھان گھنہ نن گھان گھان گھنہ نن گھان گھان۔ بس گیارہ قواعد سرگم پر اکتفا کیا۔ ستار مین
اس قدر تھے جو طیاری ہاتھ سے نکلنے لگین تو وہ ستار بھی بمنزلہ بین ہو جائے اور بجانے والا کسی کو خیال مین
نہ لائے۔ درصورتیکہ مزاج اسکے مین خودی نہ سمائے۔ اور خلاصہ یہ کہ بین اور پکھاوج کا جوڑ ہے جب تلک
کہ جوڑ بجتا ہے تو پکھاوجی سے کچھ علاقہ نہین جبکہ نوبت ٹھونک اور جھالے کی آئی تو پکھاوجی نے پکھاوج
بجائی۔ اگر فیما بین بین کار اور پکھاوجی کے میل یعنی اتفاق سے تو بہتر ورنہ صورت جنگ نظر آئے آئندہ
شکست و فتح باختیار سرود ساز زمان ہے جسکو چاہے نصیب کرے پس چاہیے کہ دورہ سرگمہائے قوشہ کو
ساتھ چوتالہ دھرپد کے بجاتا رہے اور جبکہ نوبت ٹھونک بجانے کی پہونچے تو خیال رکھے کہ کام داہنے کا
تار آہنی باج اور چکاریون سے نکلتا ہے۔ اور کام بائین کا تار برنجی گندہ کہ بعد کھرجون کے ہوتا ہے

اُسکو بھی ثانی کھرج کہتے ہین - اور بین مین مَنْدَرْ کہلاتا ہے اُس سے نکلتا ہے گت پرن جو چاہے بجائی - اگر ہاتھ اور طبیعت مناسب ہے تو کار کچھاوج مشل بین ستار سُر بہار سے ممکن ہے الا ذہن درکار ہے ورنہ یون تو محنت و مشقت بیکار ہے - زمانۂ اوّلین مین علم ہذا کو ہر صغار و کبار عباد تاً کرتے تھے جبکہ قوم گوئیون کی آشکار ہوئی اور پیشۂ رزق ہوا - شرفا اور نجبا کو عار ہوے - ہان کسی قدر تفریحاً کہ مونس تنہائی ہے شغل ستار باقی رہ گیا ہے - لہذا راقم نے یہ چند طریقے قاعدہ بین اور ستار شترک زیب قلم کئے کہ شائقین اس سے استفادہ اُٹھائین اور اس ہیچمیرز زمان نخیف و ناتوان کو گوشۂ خاطر الطف سے نہ بھلائین فقط -

باب ہفتم

بمقدمۂ حکایات غریبہ و نقلیات عجیبہ علم موسیقی

بلبلانِ خوش الحانانِ زمانہ اور طوطیانِ شکر ریزانِ فسانہ اوپر شاخِ گویائی کے یون نغمہ پرداز ہین کہ **حکایت اوّل** فسانۂ مرکبی ہین اس طور سے زبان زد واقفکاران شاستر ہے کہ اتفاقاً پاربتی جی زوجۂ مہادیو جی بحالت خماری نیند کی ماری مستانہ وار نصف النہار دست راست دونون پستان پر دھرے ہوے سو رہی تھین۔ ناگاہ گذر مہادیو جی اُس حالت مین ہوا جو کہ مہادیو جی اختراع آلات موسیقی مین سرگردان تھے آخرکار بجائے دست ایک لکڑی مدور و مجوف مرتب کرکے مین وتسیار اُسکے بجاے پستان دو تونبی کلان قائم کرکے اُسی لکڑی کا نام ڈانڈ قرار دیا اور اُنکے پردے فولادی موم سے اُس ڈانڈ پر قائم کر ایک شکل طاؤس کی نیچے ڈانڈ اور تونبہ کے اوپر مستحکم کی اور سات کھونٹیان اوپر ڈانڈ کے دوسرے سمت لگا اور اُسمین تار فولادی اور برنجی دُم طاؤس پر سے لا، اور گردنِ طاؤس مین براہ سوراخ نکال نصب کئے اور دو تار آہنی ڈانڈ کے مین وتسیار راست کرکے نامزد چکاری کیا اور نام اُسکا بین مشتہر کیا اور دو مضرابون سے ایسی بجائی کہ تمامی وحوشان و طیوران کو بیہوشی لائے حتی کہ جس وقت مہادیو جی بین اور گنیش جی پکھاوج بجاتے ہنگام عبادتِ خاص تو پاربتی جی وجد مین اکثر ناچتی۔ اور اُنکے یہان ناچنا بھی داخل عبادتِ خاص اور دوسرے شاستر کے لکھا ہے۔ چنانچہ جمیع دیوتا نے ناچ کو جائز رکھا ہے اور نائکان نے بھی اکثر عبادت

جائز رکھا ہے

حکایت دوم - علم موسیقی استنباط سُر جانور سے کیا ہے - نقل ہے کہ موسیقار نام جانور طیور کا ہے - اور سات سوراخ بتدریج اُسکی نوک مین ہین اور فرد رہتا ہے جوڑا یعنی مادہ نہین رکھتا ہے - شباب جوانی سے تا ہنگام قضا لکڑیان جمع کیا کرتا ہے اور ہنگام خواب سوراخہائے منقار اُسکی سے صدائے خوش نکلتی ہے اور یہ بھی مشہور ہے کہ موسیقار خواب خرگوشی رکھتا ہے وقت بیخودی کوئی سُر دیپک کا اُسکی منقار سے برآمد ہوتا ہے اور وہ جانور معہ ہیزم فی النار ہو جاتا ہے اور خاک افتادہ اُسکی سے پھر بیضہ نمود ہو کے موسیقار ثانی پیدا ہوتا ہے چنانچہ پیدایش دوامی اُسکی اس شکل پر ہے اور آواز خوش الحانی سوراخہائے منقار اُسکی سے نکلا کرتی ہے اور سُر ہفتگانہ گو کہ جدا گانہ نکالے گئے ہین الا موسیقار سے سے بھی نسبت دیتے ہین --

حکایت سیوم - ذکر ہے کہ ایک بندر درخت نیب پر بیٹھ بیٹھ کے مر گیا - چند آنتین اُسکی باعث جست شاخہائے درخت مین خشک ہو کر باقی رہی تھین - کوئی حکیم وہان وارد ہوا جو ہین سایہ اُسکے مین دم لیا ناگہان ایک شاخ رودہ سے لپٹی ہوئی ٹوٹ کر پیش حکیم آگری - حکیم نے اُس ہین رودہ تناہو دیکھ کے ایک چوب رودہ پر ماری تو اُس سے ایک آواز خوش نہایت سُریلی برآمد ہوئی - حکیم نے نہایت محظوظ ہو کے سازہائے سرود اور رباب اور سارنگی اختراع کئے --

حکایت چہارم - نقل ہے کہ بزمانہ پیشین جسوقت کوئی شخص ہر ایک علم سے فارغ ہوا تو حضور شاہ عصر سے مورد خطاب حکیمی ہوتا تھا ناگاہ شیخ بو علی سینا نے ہر ایک علم سے فراغ پایا اور ہر ایک کام مین کمال حاصل کیا جبکہ کوئی فن باقی نہ رہا تو حضور شاہ سے مستدعی خطاب حکیمی ہوئے بعد امتحان بادشاہ عصر نے چاہا کہ شیخ کو بعطائے خلعت اور خطاب حکیمی مفتخر کردن - شاہزادہ کو ساتھ شیخ کے کسی قدر عناد تھی کہا کہ واقعی شیخ ہر علم مین عالم ہے الا علم موسیقی کا جاہل ہے - حکم ہوا کہ بعد استحصال علم موسیقی تمکو خطاب حکیم عطا

ہوگا- چونکہ شیخ بدآواز تھے لہذا شہنا ایجاد کر کے ایسی بجائی کہ بادشاہ کو وجد مین لائے- مگر اُس وقت بھی شاہزادہ موجود تھا فرمایا کہ خود نہین گا سکتا دوسری شی کا محتاج ہے- شیخ کو خطاب طبیبی رہا- ہزار عذر عدم آوازی کیا لاکن بباعث عداوت شاہزادہ بس نہ چلا- اب فی زمانہ شہنا مشہور نزدیک و دور ہے اور آگے دولہ کے بارات مین بجتی ہے یعنی شہنائی- یا نائی شاہ-

حکایت پنجم- ذکر ہے کہ بزمانہ علاءالدین غوری ایک نایک گوپال داس نامی مقام دہلی مین دورہ ہندوستان کرتا ہوا اور تنبورہ وغیرہ ہر ایک نغمہ ساز لیتا ہوا وارد ہوا اور پاس امیر خسرو علیہ الرحمہ آیا اور ایسا گایا کہ حضرت کو خوب رلایا حتی کہ تین رومال اُس عارف باللہ کے یاد خدا مین روتے روتے تر ہو گئے- آخر کار نایک مذکور یہ حرف زبان پر لایا کہ یا حضرت آج تک کوئی مجھ سا نہ ہوا ہے اور نہ ہوگا آپ نے فرمایا کہ حال استقبال کا عالم ودانا سرود ساز زمان ہے فَضَّلْنَا بَعْضَكُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ الا نایک متنبہ نہ ہوا- کہا کہ آپ ایسا کیجئے کہ مین اُس سے معذور ہون ورنہ اپنا تنبورہ بھی عنایت کیجئے آپ نے فرمایا کہ ہمکو مہلت دو سال کی دیجئے بعد انقضائے میعاد معہودہ پھر آکے جو چاہے سو کیجئے- نایک مسطور بزعم حماقت عہد کر کے راہی کسی نواحی کا ہوا- آپ نے مہلت دو سالہ کے باطفلان شرفا اور نجبا کہ واسطے استحصال قرأت اور درس علم عربی وغیرہ حاضر رہتے تھے علی قدر فہم وادراک کسی کو بجائے پکھاوج ڈھولک اور کسی کو بجائے بین ستار اور کسی کو بجائے دھرپد اور چھند اور پربند اور رہوا ماٹھا وغیرہ خیال بزبان ہندی اور قول وقلبانا بزبان عربی اور نقش وگل وترانہ بزبان فارسی ایجاد و تعلیم کر کے ایسا طاق کیا کہ شہرۂ آفاق ہوے جبکہ وہ نایک بعد انقضائے مدت معہودہ پھر آیا تو وہی کلمہ کبر زبان پر لایا جو کہ بقول حضرت سعدی شیرازی

"تکبر عزازیل را خوار کرد"

ہنگام مقابلہ عہدہ برآ نہ ہوا شرمایا اور شاگرد شاگردان حضرت ممدوح ہو کر داخل اسلام ہوا- اُس وقت امیر خسرو نے وہ تنبورہ ہائے انتزاعی ہر ایک کو ذریعہ رقعہ ہائے اپنے بھجوا دیئے- یہ خبر تا بہ شاہ ممدوح پہونچی

شاہ طفلان کو حضور خود طلب کر استصواب رائے امیر خسرو بعطائے خلعت اور خطاب قوالی مفتخر کیا اور
بعد تقرری اذ وقہ انکو احضاری حضوری کے لئے حکم دیا اُس زمانے سے قوم قوال مشہور ہوئے یعنی
امیر خسرو صاحب نے ایک ذات جدا گانہ مقرر کردی رفتہ رفتہ کثرت یہان تک ہوئی کہ بارہ چھبین
قوالون مین مقرر ہین یہی بارہ طریقے فی زمانہ کوئی نا ایک ایسا نہ ہوا کہ چھ تیرہوین مشہور ہوتی۔ اسکو عرصہ قریب
سات سو برس کے منقضی ہوتا ہے۔

حکایت ششم۔ نقل ہے کہ بعد ہمایون شاہ اکبر شاہ تخت نشین سلطنت دہلی ہوئے تو انتظام ملک
بموجب دستور العمل مجوزہ شیر شاہ مرحوم ایسا کیا کہ جمیع رعایا اور برآیا عہد حکومت اُنکی مین راضی رہی۔ ساتھ
اسکے کثرت گوئیون کی اس کثرت سے ہوئی کہ شترہ سو چھ کی ملازم سلطانی تھے۔ اُس زمانے مین وزرا اور امرا
سب لائق تھے بقائے سلطنت کے شائق تھے۔ امور سلطنت مین کبھی کسی طرح کا تخلل واقع نہوا با وجودیکہ
شاہ لہو لعب مین مشغول رہے اُس وقت مین چھ شخص ماہران علم موسیقی کامل تھے ایک ایک آگ کے عامل
تھے۔ الا نایک عصر سید نظام الدین احمد متخلص مدھ نایک قصبہ بلگرام مین تھے مگر تا بہ حضور شاہ نہ گئے اور
دو شخص اول سمیمان بیجو باورے دوم گوپال لعل دہلی مین بڑے گایک تھے حضوری شاہ کے لائق تھے
مگر بسبب لاپرواہی احضاری سے مقصر رہے ہان اول سمٰی تانسین قوم برہمن گورولد مکرند شاگرد ہرداس فقیر
دوم برج چند قوم برہمن توہار ساکن دہلی سیوم سری چند قوم راجپوت ساکن ہاٹ ڈانگر نواح دہلی۔ چہارم
راجہ سموکہن سنگھ قوم راجپوت ساکن ملک کہندہر نواح روہیلکھنڈ۔ یہ چارون شخص شاگرد خاندانی تھے
انکو حضوری شاہ نصیب ہوئی حتی کہ باعث فرط محبت سلطانی ہر ایک نے اسلام قبول کیا اور حضور شاہ سے
راجہ سموکہن سنگھ بخطاب تو بات خان اور تانسین بخطاب عطا حسین خان اور سری چند بخطاب سرج خان و
برج چند بخطاب چاند خان اور نیز کلاونتی مفتخر ہوئے۔ اور چار طریقے یعنی تانسین سے گوراری۔ اور
برج چند سے توہاری۔ اور سری چند سے ڈانگری۔ اور راجہ سموکہن سنگھ سے کہنداری مقرر ہوئے۔ اور فی

زمانہ کہ عرصہ تین سو برس کا گذرتا ہے کوئی اس درجہ کو نہ پہونچا مگر یہ چار بانیان کھنڈہاری نوہاری ڈانگری
گوراری مشہور ہین اور عرصۂ مذکور سے ذات کلاونت کہلائی اور چار وبانیان مشہور ہوئین۔ اور دختر تانسین ساتھ راجہ
سموکہن سنگھ منعقد ہوگئی۔ چنانچہ اولاد تانسین سے رباب بجانیوالے۔ اور اولاد سموکہن سنگھ سے بین کار موجود ہین اور اُن
دونو کا سلسلہ گم ہے الابانیان چار و بقیہ لوگ جانتے ہین اور راقم بھی آگاہ ہے چارون طریقے کے الاپ جدا گانہ ہین
حکایت ہفتم۔ نقل کرتے ہین کہ ایک نایک تنبورہ کی کوڑیون سے آٹا خرید کے کنوئے پر جاکے
آلا پتا تھا اور پانی کنوین کا اوپر آجاتا تھا اُس سے وہ آٹا گوندھ اور جنگل کو راہی ہوتا وہان جاکے ابنار لکڑیونکا
جمع کر پھر الاپتا کہ وہ جل اُٹھتین اُس آگ سے روٹی پکا کھاتا۔ اسی افلاس مین حیات مستعار تلف کی صبح کو
چار کوڑیان تنبورہ مین پھر لگا لیتا اور زیادہ چار کوڑی سے تمام عمر طامع نہ ہوا۔ اسی توکل مین عمر تمام کی۔ کبھی
نہ منت خاص و عام کی۔ بے طمع ہونا نزدیک راقم بڑا کمال ہے یہ نعمت بے زوال ہے بہرحال قدرت
لایزال ذو الجلال ہے۔
حکایت ہشتم نقل ہے کہ مسمی چاند خان لڑکے اپنے کو تعلیم کرتا تھا۔ عرصہ بارہ برس کا منقضی ہوگیا
اور آستائی سے انترے پر نوبت نہ پہونچی۔ ایک روز مان لڑکے کی طیش مین آ ایک طمانچہ رخسارہ لڑکے
بیچارہ پر مارا اور کہا کہ تجھپر کیا خدا کی مار ہے کہ ایک آستائی بھی تمام نہ ہوئی۔ تب چاند خان نے آزردہ ہوکے
انترا شروع کروایا اور کہا افسوس تو نے عجلت کی اور تاثیر پر نظر نہ کی۔ اب مقام غور ہے کہ جس آستائی کی
بارہ برس مشق ہو کیونکر ایسی چیز پُر اثر نہ ہو واللہ اعلم بالصواب۔
حکایت نہم راویان اخباریون زمزمہ پرداز ہین کہ سبحان خان نے عہد خسروی مین دست تغنہ
دراز کیا اور گوئیون سے کہ فیمابین انکے حسد اور بغض زیادہ تر ہوتا ہے۔ عرض کیا کہ حضور شاہ سے دیپک
راگ کی فرمایش نہین ہوتی ہے۔ آخرکار سلطان نے فرمایش دیپک فرمائی کسی نے حکم سلطانی کی تعمیل
نہ کی۔ سبحان خان نے بعد ادائے آداب و ستادب باندھ عرض کیا کہ غلام تصدق ہونے کو طیار ہے

اور قدیم نمکخوار ہے بہر حال جان نثار ہے ایک حوض برف سے معمور کیا جاوے اور کمر کمترین مین زنجیر
باندھی جاوے جسوقت کہ زہرۂ برف تاثیر آگ سے آب آب ہو جائے اُسوقت تابعدار کھینچ لیا جاوے
تو مرغ جان نیم جان جان نثار بتصدق فرق مبارک آشیانہ کالبد سے پرواز نہ کرے آخر کار ایسا ہی ہوا
کہ برف گھلی مگر براہ حسد کشید زنجیر مین دیدہ و دانستہ اس قدر تامل ہوا کہ تمام جسم سجان خان آبلون سے
گلندار ہوا حتی کہ صورت جزام آشکارا ہوئی تب تو وہ بیچارا آفت کا مارا پریشان ہوا مگر چارہ ساز زمان کا اُسکو
کچھ اشارا ہوا کہ اس ہند سے مُنہ موڑ خویش و بیگانہ سے کنارا کر اہل و عیال کو چھوڑ خانۂ خدا کی راہ لے قسمت نے
یاوری کی حج کعبہ سے فارغ ہو مدینہ منورہ مین آ بصدق دل زیارت مزار شریف شفیع روز محشر قسیم حوض کوثر
پیغمبر خدا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہو جسم زار اپنے کو جو بہ نیت خلوص مزار منورہ سے مس کیا صحیح
و سالم چشم زدن مین بہ از صورت اصلی ہو گیا جس وقت کہ پھر واپس آیا شاہِ عصر نے پہلے سے زیادہ اعزاز اور
اکرام اُسکا فرمایا۔ اس زمانہ مین بجاے سجان خان نام اپنا سُر جان خان مشہور کیا تھا۔ مگر حاجی سبحان خان
ملقب رہا سبحان اللہ سرود پرداز کون و مکان کو کیسی خاطر اپنے حبیب کے زوار کی منظور ہے کہ بتصدق فرق
مبارک سب بلا دور ہوئی ایسے صدہا معجزے محبوب رب العالمین اس دار ناپائدار مین نمودار ہوئے ہین
اور تا یوم التناد یہ فیض عام ہر خاص و عام پر مانند چشمۂ ذخار جاری رہیگا۔ خوشا طالع اُسکے جو دُرشاہوار اور
لولوے آبدار زیارت مزار حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پُر کنار ہو۔

حکایت دہم۔ روایت ہے کہ ایک بادشاہ بت پرست نے تانسین کو طلب کر کے یہ کہا کہ تم بت
پرستی اختیار کرو۔ تانسین نے بجواب اُسکے دھرپد ایسا گایا کہ سر و گردن بت کا آگے تانسین تا بقدم خم ہو گیا
تب تانسین نے اُس سے کہا کہ یہ اُستت اُسکی شان مین ہے کہ جسکے باعث سے زمین و آسمان قائم کیا
گیا اور ہزار ہا کفار نے اسلام قبول کیا آخر کار وہ بادشاہ بھی ایسا شرمایا کہ اُس سے کچھ نہ بن آیا بجز اسکے
کہ ایمان لایا۔ مگر بدانست راقم اُس زمانہ مین کوئی بادشاہ بت پرست نہ تھا یہ اشارہ بہت کسی راجہ کے ہو تو کیا عجب ہے۔

حکایت یازدہم[۱۱] نقل ہے کہ وقت مرگ تانسین نے یہ وصیت کی کہ جو کوئی ایسا گائے کہ میری لاش کو ہلائے وہ بعد میرے میری جگہ پائے یعنی گندہرپ کہلائے ۔ جسوقت طایرِ روح قالب قفس عنصری سے پرواز کرگئی ۔ تمامی لڑکے تانسین کے باری باری سے گائے کچھ نہوا مگر بلاس خان داماد ثانی تانسین ایسا گایا کہ میت کو زلزلہ آیا اور زبانی نواسہ ہائے تانسین کہ بین کار ہین یہ روایت ہے کہ ایک لڑکا تانسین کا صحرا نورد تھا لوگ اُسکو نصف النہار لائے جبکہ وہ آیا تو اُس نے اپنے گانے سے اُس لاش کو ہلایا بلکہ پلٹا کھلایا کہ حضار کو مسند نشینی اُسی کی منظور ہوئی ۔ وہ مجنون وارستہ تو تھا ہی راہی بادیہ پیمائی ہوا ۔ واللہ اعلم بالصواب ۔

حکایت دوازدہم[۱۲] ۔ راویانِ اخبار یون روایت کرتے ہین کہ ایک روز تانسین روبروے اکبر بادشاہ گا رہا تھا کہ ایک عالم محویت تھا اور مسمّٰی نوبات خان بین بجا رہے تھے تانسین نے ایک تان مین ایسی گرہ دی کہ وہ نوبات خان سے ادا نہوئی ۔ تب اُس نے کہ اصل مین راجپوت تھا تلوار تان ایک ضرب لگائی اور کہا کہ لے یہ تان تو پوری اُتر آئی ۔ بادشاہ نے انتقام چاہا ۔ تانسین نے عفو تقصیر چاہی اور عرض کیا کہ یہ زخم ہرا خشک ہو جائیگا ۔ داماد کہان سے آئیگا بتصدق فرق مبارک جان بخشی فرمائی جائے سلطان نے بہ خاطرِ تانسین جان اُسکی بخشی ۔ واللہ اعلم ۔

حکایت سیزدہم[۱۳] ۔ ذکر ہے کہ ایک روز حسین خان بمقابلہ لالہ بھوانی دین پکھاوج بجاتا تھا ۔ بھوانی دین نے براہ شرارت تدبیر دست راست اُسکا کاٹ ڈالا بعدہٗ خان مذکور نے دست چپ اپنا ہموزن دست راست طیار کیا اور چند عرصہ مین الفاظ پکھاوج کے طیار کئے اور پھر حضوری شاہ مین جا کے مقابلہ بھوانی دین کا کیا اور جب دربار مین جاتا تو بعد انہزام یہ گئی دست سلام نہ کرتا اور یہ ٹکڑا بجائے سلام مُنہ سے ادا کرتا ۔ وہ یہ ہے اکتیس لفظ کا ٹکڑا ۔ گھی ذہن تا کٹ دہت تا گھی گھی تت کت
تھن تھن تت دہکٹ کتا گہی دہی گہنتا دہی دہد دہے دہی دہاں تت تا تا دہی دہد داسی دہا

حکایت[۱۴] چہاردہم۔ نقل ہے کہ بین اور رباب اتفاقاً مقابلہ مین بجا آخرکار رباب نے شکشت فاش کھائی اُسوقت والیانِ بین نے رباب کو والیان رباب سے انتزاع کردست بند اور نتھ پہنائی اور اوڑھنی سُرخ اڑھائی بعد آراستگی زیور و لباس پالکی مین بٹھا تشہیر کر دریا مین غرق کیا۔ چنانچہ ہنوز وہ عناد فریقین مین چلی جاتی ہے اکثر نزاع اُنکی راقم نے بچشم خود دیکھی کہ مستورات اُنکی آپس مین جنگ و جدل باتمام ٹوٹکا وغیرہ کیا کرتی تھین اور مرد بھی اکثر پاسداری نساء کرتے تھے یہ دونو حکایتین زمانہ محمد شاہ غازی کے ہین۔

حکایت[۱۵] پانزدہم۔ نقل ہے کہ تانسین سے کسی شخص نے پوچھا کہ تم نے علم موسیقی خوب حاصل کیا۔ اب تو کوئی دقیقہ باقی نہ رہا ہوگا اُس وقت تانسین نے ایک آہ سرد سینہ سے کھینچ کر کہا کہ ہم سا بے نصیب چشم فلک نے بھی نہ دیکھا اِس عمر کی سرگردانی ہین و پریشانی مین اس قدر حاصل ہوا ہے کہ جیسے دریائے عظیم سے ایک قطرۂ قلیل۔

حکایت[۱۶] شانزدہم۔ نقل ہے کہ ایک بادشاہ نے اٹھارہ گویئے ملازم رکھے اور پردے کی آڑ سے گانا سنا کرتا تھا ایک روز فرمایا کہ مین تنخواہ اٹھارہ نفر کی دیتا ہون اور روزانہ گانا ایک ہی کا سنتا ہون۔ ایک دن دھوکا دے کے حجاب جو دور کیا دیکھا کہ اٹھارہ شخص باہم گا رہے ہین۔ اب تصور کرنا چاہیئے کہ آواز کا کیا میل تھا یہ امر شاذ و نادر حسب اتفاق ہے ورنہ یکسوئی ایک سے دو کی دشوار پسند ہوتی ہے نہ کہ بہ کثرت یہ سنچائی سُر کی ہے۔

حکایت[۱۷] ہفتدہم۔ روایت ہے کہ نایک بزمانہ پیشین و قال یعنی دو تار برنجی پر گایا کرتا تھا اور اکثر کہا کرتا تھا کہ مجھ سے دو تار طنبورہ کے باہم درست نہین ہوتے۔ اب خیال کرنا چاہیئے کہ جب نائکان نامی کا یہ حال ہے تو اوروں کی کیا مجال ہے تار ہائے متعدد کا ملنا امر محال ہے اور نزدیک مولف کے قول درست اسی سُر موجب تاثیر راگ ہے اور جبکہ سُر ہی کا پتہ نہین ہے تو سب کھٹراگ ہے۔

حکایت ہیجدہم [18] نقل ہے کہ جب فیروزخان گاتا تو اٹھارہ ساز وآلات اُسکے ساتھ بجتے تھے اب مقام غور ہے اول تو آواز کو تصور کرنا چاہیے کہ کس قدر وسعت ساتھ بلند پروازی کے ہوگی کہ اٹھارہ ساز اور آلات پر سبقت لیجاتی ہوگی۔ دو سازون مین آواز معدوم ہوجاتی ہے۔ دوسرے یہ کہ دو سازون مین اگر سازندے درست ہین تو ایک عالم نظر آتا ہے نہ کہ اٹھارہ ساز کا متفق ہونا۔ بقول شخصیکہ سبحان ملا اعلی کو وجد مین لاتا ہوگا بلکہ عرش کو ہلاتا ہوگا واللہ اعلم بالصواب۔

حکایت نوزدہم [19] ذکر ہے کہ محمد شاہ بادشاہ نے لالہ بھوانی دین سے استفسار فرمایا کہ داس جی سُنا ہے کہ تین لاکھ پرن تمکو یاد ہین اُس نے زمین خدمت چومی اور عرض کیا کہ قبلۂ عالم زیادہ اُنسے خانہ زاد کے ید قدرت مین ہین حتی کہ امتحان کرادیا اور خلعت بے بہا حضور شاہ سے داس مسطور نے لیا۔

حکایت بستم [20] روایت ہے کہ ایک نایک دوازدہ ماہ دریا مین چار گھڑی شب باقی ماندہ سے پہر دن چڑھے تک کھڑے ہوکے کھرج بھرتا تھا بعد اُسکے اور کچھ کرتا تھا پس خیال کرنا چاہیے کہ کس قدر شفافی اور پائداری ہوگی سچ ہے کہ ریاض کسی مخلوق کا نغمہ ساز خلاق زمان رائیگان نہین کرتا ہے۔

حکایت بست ویکم [21] راویان سوانح نگار زیب قلم کرتے ہین کہ سلطان شرقی بادشاہ جونپور کہ صاحب اسرار تھے اس دار ناپائدار سے منہ موڑ ملک اپنا شاہزادگان پر چھوڑ جونپور خاص مین قیام کیا اور بار احسان خویش وبیگانہ کا نہ لیا کسی قدر مال ومنال تقسیم کردیا۔ فقیرانہ گذران پر قناعت کی۔ ایک کوڑی تحصیل ملک سے نہ لی۔ راگنی جونپوری اور بارہ شام ایجاد اُن سے ہین اور خیال گانے کے نایک تھے طرز قوالی مین بعد حضرت امیر خسرو ایسا کامل خلق نہین ہوا

حکایت بست ودوم [22] نقل ہے کہ نایک بیجو گاتا تھا تو پتھر موم ہوجاتا اور جفت تالہاے برنجی پتھر مین غرق ہوجاتی بمقابلہ اُسکے کوئی دوسرا نکال نہ سکا بہرحال اُسی کو اختیار رہا افسوس کہ زمانہ حال مین اب وہ تاثیرات راگ یک قلم موقوف ہوگئین۔

حکایت بست وسیوم ۲۳ - روایت ہے کہ نایک بکسو اور ایک نایک مسمّٰی بخشو گذر گیا وہ نہین -
بکسو جسوقت الاپتا تو جمیع وحوش وطیور صحرا مجتمع ہو بیش نایک مذکور سرنگون ہو جاتے تھے اور نایک مسطور
کہ فارغ البال تھا مالائے مروارید اپنے اُنکے گلے مین ڈال کے رہا کر دیتا اور عند الحاجت کار مستعملہ اپنے سے
پکڑ لے لیتا تھا - یہ امر خالی از کمال علم نہین ہے اب خیال فرمائیے کہ گانا وہی ہے مگر زمانہ مختلف - لہذا علم
برطرف ہے نہ عباد تانہ ساعتانہ عملاً کسی طرح کوئی عمل نہین کرتا ہے بنا علیہ اگ تاثیر نہین پکڑتا ہے -
حکایت بست وچہارم - ذکر ہے کہ نایک بیجو افسر مغنیون کا مدت دراز پہاڑ بہورجی کا خسک و
خاساک جمع کر کے جھونکتا اور اُسی کی صدا مین کھرج اپنی مستقیم کرتا بعد مشق کامل علیحدہ ہو گیا - اللہ رے ریاض
کوہ کندن عشق فرہاد پر بھی سبقت لے گیا - آخر کار نام کر گیا - گو مر گیا اور قصّا ہر مخلوق کے واسطے سر کوب ہے -
حکایت بست وپنجم - نقل کرتے ہین کہ تانسین کے دو داماد تھے ایک مسمّٰی بلاس خان جسکی ٹوڑی
بلاس خانی اور بھیروی مشہور رہے - دوسرا تو بات خان کہ بین کاری مین نظیر اپنا نہ رکھتا تھا اور لفظ تسین سے
جو حرف تا ملا اسم ہوا اور سین نوک سنان کو کہتے ہین - اسنان جمع ہے - اور اس جگہ یہ مراد ہے یعنی تان کی
نوک اسم موصوفی ہو گیا - بطور یادگار حوالہ قلم کیا -
حکایت بست وششم - ناقلان اخبار بیان کرتے ہین کہ زمانہ محمد شاہ مین سر دربار کہ لاوبالی تہذیب
شاہانہ سے وہ دربار خالی تھا مگر زمانہ حال سے جب بھی غنیمت تھا مسمیان آدارنگ اور سدارنگ ہر دو
برادران حقیقی کلاونتان بعد آلاپ درگا نے دہرپد کے براہ تکبر یہ کلمہ زبان پر لائے کہ چراغ روبروئے مار سیاہ
نہین فروغ پکڑتا - اب کوئی ایسا گائے بجائے - بعد اُنکے باری مسمّٰی رسول خان قوال کی نوبت آئی اُسنے
بعد از عجز وانکسار بسیار قول وخیال کہ طریقۂ اسلام سے یہ کار اختراع ہوا ہے بحمد باری ونعت سرور کائنات
ایسا گایا کہ جملہ حضار محفل - سلطان عصر کو وجد مین لایا - آخر کار جب کسی نے سر نہ اٹھایا پھر تو ایک نقشہ
حال نظر آیا - ہر ایک نے زبان حمد وثنا کھولی - اُن کلاونتون کی چوکڑی بھول گئی آنکھوں ہی بقول شخصیکہ سرسون پھول لی

رسول خان خلعت وانعام سے مالامال ہوا۔ سر دربار سرخرو وہ باکمال ہوا۔ ادارنگ سدارنگ دریاے خجالت مین غرق ہوے۔ بقول ہندی مفت بے مارے موے۔ اُس روز سے گانے دھرپد سے باز آئے اور صدہا خیال بنائے اور گائے کہ ابتک وہ خیال بھی زبان زد جمہور عوام ہین مرغوب ہر خاص و عام ہین۔

حکایت بست و ہفتم ۲۷۔ راویان اخبار و ناقلان خوش افکاران اس طرح سے مبین بزبان قلم ہین کہ کسی نے نایکِ عصر سے پوچھا کہ آپ نے علم موسیقی مین کس قدر کمال بہم پہونچایا۔ مجھکو سر دست آٹھ ہزار دھرپد یاد ہین۔ نایکِ ثانی نے بجواب اُسکے کہا کہ کوئی تان رونے کی بھی اس کثرت مین ہے۔ آخرکار اُسنے منفعل اور خجل ہوکر سر بگریبان کیا اور نایک نے کہا میان اگر پُراثر ان مین سے کوئی نہین ہے تو سب برباد ہین۔ واقعی بدانست راقم انسان جس کام کو کرے بااصول اور باقواعد منضبط کرے۔ خصوصاً علم موسیقی کو ایسا کرے کہ پُراثر ہو ورنہ کوہ کندن اور کاہ برآوردن سے کیا حاصل محض بے سود و بے نمود ہے۔ ایسے گانے سے مرثیہ خوانی بہتر کہ ہم خرما و ہم ثواب۔ دونون موجود یعنی اولاً لطف الحان و نغمہ حاصل دوم ثواب عظیم شامل۔ مگر ہان شرط یہ ہے کہ انسان بے طمع ہو اور بقولے

"طمع راسہ حرف اندہر سہ تہی"

نہ اِدھر مین نہ اُدھر مین یہ بلا کدھر مین۔ علاوہ برین یہ مثل ہندی بہ نسبت اُنکے راست آئی کہ "دونو دین سے گئے پانڈے۔ نہ ادھر حلوا نہ اُدھر مانڈے۔" جبکہ کچھ نہ ہاتھ آئے تو مفت مین بھاٹ کھلائے والسلام ایام بکام۔ و بادۂ نشاط مدام در جام باد۔ بحرمت بالنّون والصّاد۔

حکایت بست و ہشتم ۲۸۔ ناقلان شیرین بیان اور راویان راست بازان سے روایت صحیحہ ہے کہ مسمّی اَنچھا برس مغنی عارضۂ جذام مین ایسا مبتلا تھا کہ طاقت رفتار دو گام نہ رکھتا۔ اخبار قصد زیارت کعبہ بہ نیت حج بہ نسبت سبحان خان مجذوم جسکا ذکر ہو چکا ہے گوش زد انچھا برس جو ہین ہوا اور مثل ماہی بے آب غلطان تھا اُسی حالت اضطرابی مین ایک اَسْتُتْ بہ نعت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم بنا اور سبحان خان کو بُلا کر

کہا کہ مین قلیل البضاعت جاندادہ از دست وپا فتادہ بصد ذلت وخواری جیسے ہماری ہون - یہ ہدیہ میرا پیش کش رسول الثقلین محبوب رب المشرقین بصد آرزوے جان نثاری کر دینا سبحان خان نے لیجانا امنت کا افتخار کونین جانا باشتیاق تمام منقوش لوح سینہ کر راہی منزل مقصود ہوا جبکہ بعد انفراغ حج وزیارت کعبہ مدینہ منورہ مین آیا زیارت مزار شریف سے مشرف ہوا اور مس کرنے مزار حضور سے جسم اصلی اپنا پایا اُس خوشی مین پھولا ہوا پیراہن اپنے مین نہ سمایا شادان وفرحان راہ گھر کی لی اِلّاوہ امنت بھولی - سبحان اللہ وبحمدہ کیا رحمت اپنی اُمت پر ہے اور کیسی نظر شفقت وعنایت بندگان خدا کی شفاعت پر ہے بہر حال بروز قیامت کام آئینگی اور ہر ایک کو بلا پرسش اعمال بخشوائینگی - خادمان خاص کو حکم نافذ ہوا کہ سبحان خان حاجی زوار ہمارے کو واپس لاؤ دیر نہ لگاؤ - خادمان نے فوراً اُسکو اثناے راہ سے واپس لا حاضر حضور کیا حکم ہوا کہ اے شخص تو نے ہماری امانت مین خیانت کی تب تو سبحان خان گھبرایا اور مخوف ہوکر سر نہورایا بلکہ مانند بید تھرایا آپ نے فرمایا کہ خوف نہ کر یاد کر - آخر کار امنت اپنجابرس کی یاد آئی - بصد عجز وادب گاسنائی - پھر صدا اُسکے کان مین آئی کہ مرحبا اجرکم اللہ ہمارے نہایت پسند آئی - اب شوق سے راہی وطن ہو وہ باغ باغ مژدہ بشارت سے ہوا - یہان جسوقت کہ گھر اپنے مین آیا تو اپنجابرس کو صحیح وسالم بصورت اصلی پایا - ہزار ہزار شکر بجالایا - اور تمام واقعہ وہان کا کہہ سنایا - اب مقام غور ہے دیکھو کیسا لطف عمیم امت گنہ گار پر ہے - اور جناب رب کریم کو کیسی خاطر اور پاسداری اپنے محبوب دُر یتیم منظور ہے کہ ہر امور مین ہمارے حضرت کو اختیار کامل دیا ہے آپ مالک کارخانہ رب جلیل ہین ہم لوگ بار عصیان سے گو خوار وذلیل ہین لاوہی شافع ہین - بقول شخصیکہ

چہ غم دیوار امت را کہ باشد چون تو پشتیبان　　چہ باک از موج بحر آنرا کہ باشد نوح کشتیبان

بہر حال اپنی امت گنہگار کو آپ بخشوائینگے اور خداوند اکرم بھی بپاس خاطر محبوب اپنے کے رحم فرمائینگے - انسان کو لازم ہے کہ نظر اس آیہ کریمہ پر رکھے - یعنی لا تقنطو من رحمت اللہ -

حکایت بست نہم[۲۹]۔ نقل واقعی ہے کہ ایک ن مسمّی عابد علی ڈہاری کہ تہذیب و ادب سے دماغ اُسکا خالی تھا گستاخانہ بادشاہ عصر حضرت ظل سبحانی سلطان عالم مرزا محمد واجد علی شاہ سے کہہ بیٹھا کہ آپ کو لے مین دخل نہین ہے۔ بکمبخت نے یہ نجانا کہ بادشاہ بقول سعدیؒ گاہے بہ سلامے برنجند و گاہے بدشنامے خلعت دہند۔ حضرت کو ملال ہوا جمیع مغنیان ملازم سلطانی معہ مین کاران و ربابیئے آل و اولاد تانسین اور عطائی شریف زادی مثل میر احمد صاحب و میر ذکی صاحب و فتح الدولہ بہادر و راجہ یوسف علی خان مثل ثالثان حاضر بارگاہ سلطانی حسب الحکم ظل سبحانی ہوئی۔ منجملہ اُنکے یہ مؤلف بھی شریک تھا سبحان اللہ کیا انصاف ذات پاک مین ہے کہ ایک ایک گھڑی سبھون کو دے کے فرمایا کہ مجھکو عابد علی بے تالا کہتا ہے از براے خدا انصاف کو ہاتھ سے نہ دینا کسی کی خاطر کی نہ لینا جو حق ہو صاف صاف کہہ دینا۔ اور آپنے گانا شروع کیا۔ چار گھڑی کامل گائے لئے اور تال سے باز نہ آئے۔ اُسوقت سبھون نے عرض کیا کہ حضور کہین سے بے تالے نہین ہوتے ہین۔ آخر کار شاہ عصر نے بہ چشم غضب عابد علی کو دیکھکر فرمایا کہ تو لائق اُستادی کے ہے مین تیرا شاگرد ہوتا ہون میرے ہاتھ مین تو یہ کلاوہ باندھ دے وہ بیچارا آفت کا مارا بے مارے مر گیا۔ اِس عرصہ مین کودو سنگھ پکھاوجی نے عرض کیا کہ یہ نمک حرام کیا حضور کے ہاتھ مین ناڑا باندھے۔ یہ سب طبلہ نواز ہمارے غلام و سکھیا کار ہین کسی نے دم نہ مارا۔ مگر جوت سنگھ پکھاوجی کچھ بول اُٹھے۔ اب تاج خان و ناصر خان و کودو سنگھ کہ ایک خاندانی تھے مگر آپس مین نفاق تھا۔ بندہ نے آپس مین اتفاق کرا دیا سب متفق ہوے۔ انتہا کہ حضرت نے ایک توڑہ ہزار روپیہ کا درمیان مین رکھدیا اور فرمایا کہ جسکے ہاتھ میدان آئے وہ یہ زر لیجائے آخر کار جوت سنگھ نہ تو گت پرن مین ہاتھ سے کودو سنگھ کے مقابلہ مین کر سکے اور نہ زبانی جنگل بندی مین ٹھہرے۔ ہاتھ اور مُنہ دونون کی کھائی۔ شرم سے سر جھکا لیا۔ کودو سنگھ نے زمین ادب چوم کے وہ کیسۂ زر اُٹھا لیا اور تاج خان کہ خلیفہ تھے اُنکے پیش کش کیا اُنہون نے نہ لیا معاف کیا۔ پھر تو کودو سنگھ شادان و فرحان گھر آیا اور علاوہ اُسکے اپنے پاس سے بہت کچھ نذر و نیاز مین صرف کیا۔ یہ سخن بھی یادگار ہے۔

حکایت سی[۳۰] ام - ایکدن آرام الدولہ کاظم علی خان اور راحت الدولہ پسران جعفر خان مرحوم نے
دعوت عام کی بنظر اسکے کہ امیر خان و رحیم خان بین کاران پسران امراؤ خان کو باوجودیکہ داماد تھے شکست دیجیے چنانچہ
اُس جلسہ مین یہ مؤلف اور میر احمد صاحب مرثیہ خوان کہ یکتائے زمانہ تھے حسب الطلب گئے - رحیم خان و امیر خان
مالکوس ایسا گائے بجائے کہ ایک عالم سکوت کا نظر آیا - بعد اُنکے صاحب دعوت صادق علی خان باب لیکے
بیٹھے اور بھائی اُنکا گانے کو میر احمد صاحب نے فرمایا کہ بین کارون نے رنگ جمایا یہ ہنگام فرمایش ہے کہ نایک
ہند کہلاتے ہین - اس راقم نے اُن سے فرمایش باگیسری کی جو کہ صورت بالکیسری اور ہمپون مالکوس کے
ہے - آخر کار جو مالکوس کا رنگ جما ہوا تھا ہر چند کہ اُنھون نے بہت چاہا مگر باگیسری مین مالکوس نے پیچھا
نہ چھوڑا - چنانچہ میر احمد صاحب اُٹھ کھڑے ہوئے اور کہا کہ گانے کا حق جو تھا بین کار کر گئے آپ سے
مالکوس نہ بجیگا بس ذلت و عزت باختیار خدا ہے -

حکایت سی[۳۱] و یکم - راویان سے واضح ہوا کہ بزمانہ تانسین نایک ہند نظام الدین احمد بلگرامی
متخلص مدھ نایک تھے - چنانچہ تانسین باشتیاق ملاقات بلگرام آئے - جو کہ اول چاہ ملاقات مین کنارہ
شہر کے چاہ پر ٹھہرے کنیزان مدھ نایک نے ہنگام آب کشی گھڑے کو زمین پر مارا کہ بے سُری آواز کیسی - تانسین نے
متعجب ہوکے دریافت کیا - معلوم ہوا کہ کنیزان مدھ نایک ہین - آخر کار وقت صحبت سرود سرائی باہم محظوظ ہوئے
مگر تانسین کو میران سے اعتقاد مشروطیہ ہوا بعد آسودگی ملاقات تانسین بلگرامی دہلی ہوئے واللہ اعلم بالصواب -

حکایت سی[۳۲] و دوم - حال حسد فیما بین مغنیان ایسا ہے کہ ضیاء الدولہ عرف بہادر سین سرسنگار
بجا رہے تھے - ایک راگ بجایا اور امیر خان بین کار و اماد اپنے سے کہا کہ تعلیم مین تمکو یہ راگ پہونچا اُنھون نے
کہا نہین - تراب علی خان چچا اُنکے سے یہ پوچھا - اُنھین نے کہا پوریا سے ملتا ہے تب براہ طعن کہا کہ آپکی
اُستادی مین فرق نہین آیا کہنے کو ہوا کہ راگ بتلا سکے کہا کہ دراصل ہمکو یہ راگ پہونچا ہے - کہا آپ کیا جانین
آخر کار ایک سوز اُنکو تخلیہ مین جو سنایا تو کہا کہ براہ خدا لڑکون کے آگے اس راگ کا نام نہ لیجیے گا - وہ راگ

پورباہاگ تھا۔ تو ایسا حسد اس قوم مین ہے۔ داماد سے یہ دریغ۔

حکایت سی و سیوم ۳۳ - اخبار صحیحہ ہے کہ حضرت امیر خسرو سے بادشاہ عصر نے پوچھا کہ علم فارسی بہتر ہے یا موسیقی۔ آپ نے کہا کہ دو تو ہم پلہ۔ علم فارسی مثل عروس۔ اور علم موسیقی مثل زیور و لباس فاخرہ اگر رباعی و غزل یون پڑھی جائے تو بے تلطف ہے۔ اور اگر ساتھ الحان کے گائی جائے تو سرور و لطف زندگانی ہے۔ مگر علم سفینہ نہین ہے علم سینہ ہے۔ اگر سفینہ ہوتا تو مثل فارسی اس علم کے بھی ہین کئی دفتر کرتا حسرت یہ ہے کہ دل کی دل ہی مین رہی سارا مدار حیات و ممات اسی علم پر ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

تمام شد

رسالہ رازالنساء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمۂ نائکہ بھید کہ ہنگام بندش ہندی مقدم ہی ہونا نائکہ بھید کا

ترانہ سنجان خوش الحانان اور نغمہ پردازان سلیقہ شعاران پر واضح ہو۔ اور شائقان زمان اور ناظران دوران پر لائح ہو۔ اگرچہ رسالہ "معدن الموسیقی" نے باوجود اختصار نزدیک راقم یک گونہ طوالت کھینچی اور ہرچند کہ طولانی ناگوار خاطر نیاز گذاری۔ الا ماہر ہونا نائکہ بھید سے صاحبان تصانیف ہندی مثل کبت و دوہا اور خیال و دھرپد اور ہولی و ٹھمری کو لازم ملزوم علی الخصوص رقاصان کو واقفیت درکار کس واسطے فی زمانہ رواج ناچنے اور بتلانے کا بدرجۂ اتم ہے اور بغیر از واقفیت ہرگز بتلا نہین سکتا ہے بقول شخصیکہ

"او خویشتن گم است کرا رہبری کند"

علی ہذا القیاس فہم و ادراک واسطے سامعین کے بھی مقدم تر ہے۔ لہذا خاکسار نے نائکہ بھید کا خلاصہ زبان سنسکرت سے زبان اردوے روزمرہ کرکے ایک رسالہ جداگانہ موسوم بہ "راز النسأ" کیا ہے۔ یقین اکمل ہے کہ ملاحظہ اُسکے سے ناظرین اور شائقین استفادہ لطیف اُٹھائین مندرج و منسلک رسالۂ ہذا کرتا ہے۔

سبحان اللہ العظیم۔ مشاطۂ چہرہ افروز پری پیکران خلوت خیال اور دلالۂ جلوہ آموز حور چہرگان شبستان حال یعنی قلم لطیفہ رقم بپاس بقیاس بارگاہ احدی اور درود نامحدود درگاہ احمدی بتبرک و تیمن حسنہ ناصیہ بیان پر جلوہ گر کرتا ہے کہ اقسام شعر اور فنون سخن سنگار رس کہ درمیان عشق اور داستان محبت اور

وابستگی کے ہے دلنشین زیادہ ہو۔ اور سبب عشق خیر درمیان دو شخص کے کہ ایک جمال معشوقی آراستہ کرے اور دوسرا خیال عاشقی دکھلائے صورت پذیر ہو۔ لہذا دانشوران ہند نے بابداع مضامین اور اختراع قوانین سخنوران آفاق پر تفوق کیا ہے۔ ہمت والا نہمت کو ساتھ بیان اقسام اور احوال نایکہ اور نایک کہ عبارت عورت اور مرد سے ہے اور عشق طبعی بمقتضاے خَلَقْنَاکُمْ اَزْوَاجًا درمیان اسکے دو گوہر کان وجود سے متحقق ہوتے ہین مصروف کیا ہے۔ اِس مؤلف خاکسار ذرہ بمقدار نے اسی مطلب کو زبان سنسکرت سے بزبان اردوے روزمرہ بنا بر استفادہ شائقین صغار و کبار دو مقالہ پر خاتمہ سخن کیا۔

مقالہ اوّل بیچ بیان اقسام نایکہ

اور یہ تین قسم کے ہے

اوّل سکیا۔ دوم پرکیا۔ سیوم سامانیان۔

سکیا وہ ہے کہ بعقد منا تحت ملک نایک اپنے مین آئی ہو۔ سکیا بھی تین قسم پر ہے۔ اوّل مگدہا۔ دوم مدّھیا۔ سیوم پرگلھا۔ بس مگدہا وہ ہے کہ عین شباب اور آثار جوانی مین نرم دل اور شرمناک ہو اور کسی طرح کی آراستگی کا اُسکو شوق نہ ہو۔ یہ دو قسم کی ہے۔ اول "اگیات جوبنا" وہ ہے کہ باوجود شباب جوانی اپنی سے بیخبر ہو۔ اور دوم "گیات جوبنا" وہ ہے کہ آثار جوانی اپنی سے بخوبی مطلع اور آگاہ ہو اور "نیوڈہا" وہ ہے کہ خوف اور شرم اُسکے دل پر مستولی ہو اور معاشرت اور مباشرت سے دور بھاگے اور جو ذرا بھی اس سے پیش قدمی کرے اُسکو وہ بشر بد نیوڈہا" کہین گے۔ اور مدّھیا کہ دوم قسم ہے سکیا کی شوق اور حیا دونو برابر

قواعد در بیان تصانیف آغاز کبت و کیت دوہرہ وغیرہ مین۔ یہ آٹھ حرف منع این مبارک نہین ہین۔ **دوہرہ**

بنج دہر کہن کہب آ ددی کیت کیتت، ننا ان   اسلبھہ ہو سے پنگل کہی اری گنی من جان

ہ ج کھہ نہ دہ ز کھہ بھہ سوائے ان چہار کن بھی ممنوع۔ جگن اس طرح سے ہو کر دنہ اگن ساتھ اس طریقہ کے ہو تو سگن بمعنی مم سون تگن یعنی تبجیلے نہ یہ کلیہ نا لکون کا ہے۔

رکھتی ہے نہ شوق اُسکو چھوڑے کہ دامن صحبت شوہر سے جنبش کرے اور نہ شرم رخصت دے نہ حیا
اس سے منہ موڑے کہ بخوشدلی اور شگفتگی مخالطت اور مجالست کرے اور پر کلھا کہ قسم سیوم سکیا ہے
عبارت اُس عورت سے ہے کہ رفع شرم اور حجاب شوہر اپنے سے کرکے بیچ حفظ قوانین صحبت اور رعایت
آداب مباشرت کے کوئی دقیقہ نامرعی نچھوڑے اور ہمیشہ خواہان عیش و نشاط اور طلبگار صحبت انبساط رہے
اور ہر ایک "مدھیا و پر کلھا" مین سے جس وقت کوئی اوپر عشق بازی اور کامرانی شوہر اپنے کی دوسرے کے
ساتھ مطلع و آگاہ ہون تو کیا کرین۔ تین قسم سے باہر نہین ہین۔ اوّل دھیرا وہ کہ حلم و تحمل شعار اپنا کرے اور بیچ
اظہار خشم و عتاب کے اصلاً کوشش اور جہد نہ کرے لیکن خشم نہانی بعد از تامل بسیار بشرہ اُسکے سے نمودار
ہو۔ اور دوم ادھیرا یہ الف انکاری ہے دھیر بمعنی تامل اور ادھیر یعنی بے صبر و تامل بہرحال ادھیرا وہ کہ
تاب و تامل ذرا بھی نہ لائے اور تندخوئی سے فریاد و زاری مچائے بلکہ ساتھ نایک اپنے کے بُری طرح سے
پیش آوے۔ اور سیوم "دھیرا دھیرا" وہ ہے کہ غضب اور حلم کو ہم پلہ رکھے ہزار طرز سے کوئی چاہے کہ آزار
دل اپنے کو تا بزبان لاوے زیادہ بر ینکہ سخن مطلب بسرحد مدعا پہونچا ہو مگر حلم و حیا سے مہر خاموشی غنچہ دہن
اپنی پر رکھے۔ اور سکیا منقسم ہے دو طرح پر اول جلیشٹیا اور دوم کنشٹا۔ اول جلیشٹیا یعنی بزرگ اور دوم کنشٹا یعنی
خورد۔ اور مدار خوردی اور بزرگی کا منحصر سن اور سال پر ہے نہ حسن اور جمال پر۔ بلکہ بزرگ وہ ہے کہ شوہر اُسکا
اُسکو بزرگی اور عزت دے۔ اور خورد وہ ہے کہ مرتبہ مین کمتر ہو۔

اور پرکیا دوسری نائکہ ہے سکیا کی یعنی پرکیا وہ ہے کہ غیر مرد کے ساتھ عشقبازی اور عشرت رانی
مرد اپنے سے چھپا کے کرے دو طریقہ پر ہین۔ اول اوڈھا وہ کہ عقد مناکحت اور قید ازدواج مین کسی کے آئی ہو
دوم انوڈھا وہ ہے کہ ہنوز مان باپ اپنے کے گھر مین ہے کسی کے عقد نکاح مین نہین آئی یعنی ہنوز کنواری
ہے۔ مگر عشقبازی اور عیش و عشرت سے اوقات بسر کرتی ہے۔ اور اقسام پرکیا اگرچہ نامحصور ہین الا اچھے طور
پر مذکور ہین۔ اوّل گپتا۔ دوم بدگدہا۔ سیوم لچھتا۔ چہارم کلٹا۔ پنجم انسیانا۔ ششم مدتا۔ بس اول گپتا وہ ہے

کہ شناعت اور قباحت زنا تصور کر کے نہایت عقلمندی اور دانائی سے ساتھ پوشیدگی اور اخفا کے کام اپنا
انجام کرے۔ اسکی تین قسمین ہین۔ ایک "برت شرت گوتپان" وہ ہے۔ باوجودیکہ یار اپنے سے مباشرت
کی ہو مگر ہمت اُسکی مقتضی اس بات کی ہووے کہ یہ فعل جو مجھ سے سرزد ہوا ہے انکشاف اسکا ظاہراً اور باطناً
کسی پر نہ ہووے اور دوسری "برت کہمان سرت گوتپان" وہ ہے کہ مترصد اس حال کے ہو بلکہ جہد اور کوشش
مین رہے کہ کوئی عمل یعنی ایک فعل اُس سے ہونے والا یا ہوگا اِلّا کسی کو خبر اصلا نہ ہووے۔ اور تیسرے
"برت برت کہمان سرت گوتپان" وہ ہے کہ ایک عمل ناشایستہ اُس سے سرزد ہوا ہے۔ بہرحال عزم معاودت
استقبال رکھتا ہے۔ بس فعل گذشتہ کے اخفا کرنے اور پوشیدگی مین جہد اور کوشش اور معاودت
آیندہ کے واسطے اہتمام تمام کرے۔ اور "بُدگدہا" وہ ہے کہ ایک دانائی اور عقلمندی سے تحصیل حاجت
اور قضائے شہوت اپنی مین پوشیدہ سعی کرے۔ یہ دو قسم کی ہے۔ اول "باکہپہ بدگدہا" وہ ہے کہ بعبارت
دلاویز اور حکایات کنایات آمیز سے مطلب اور مدعا اپنا نکالا کرے۔ اور دوم "کریا بُدگدہا" وہ ہے
کہ بلطائف اعمال و دقائق افعال اپنے کو خوش وضعی اور خوش اسلوبی سے سرانجام کرے۔ اور "پلہتا"
وہ ہے کہ رسوائی کو بیباکی سے شعار اپنا جانے اور بدنامی زمانہ کو نیکنامی اور وقار اپنا دل مین ٹھانے۔ اور
"کلٹا" وہ ہے کہ آتش شہوت اُسکی کسی آب پاشی سے فرو نہ ہو۔ مگر از خود قناعت کرے۔ اور "انیسانا"
وہ ہے کہ واسطے تحصیل کام کے بادہوائی قدم رکھے اور بحالت بیہوشی اور بیخبردی حماقت اپنی سے اخفا
نہ کر سکے۔ تین قسم کی ہے۔ اول وہ کہ پہلے ایک جگہ پر ملاقات مباشرت ہوئی ہے۔ پھر اسی جگہ متوقع ملاقات
دوسری مرتبہ کی ہو۔ دوسرے وہ کہ امید وصال جائے مقررہ پر رکھے جہان تعین ہو چکی ہو۔ مگر قبل اُسے وہان
کبھی ہرگز مجمع نہ ہوا ہووے۔ اور تیسری وہ ہے کہ کسی مکان و مقام پر لحاظ نہ کرے فقط یار اپنے پر نظر رکھے کہ کہان
آرام کرتا ہے بلالحاظ رسوائی اور بدنامی وہین جا کے کام اپنا کیا کرے اور ہمیشہ خوشدل اور شاد کام رہے۔
"سامانیان" کہ جسکو سامینسا بھی کہتے ہین وہ ہے کہ شوہر اور یار کی کچھ خصوصیت نرکھے بے تحصیل زر

بلا خواہش لعل و گہر کسی چیز پر خیال نہ کرے مفت محبت کرتی رہے۔ اور ہر ایک سُکیا اور پرکیا اور ساما نیان تین قسم پر ہین۔ ایک "انبہہ سنبھوگ دکہتا" وہ ہے کہ خبر مباشرت نایک اپنے کی ساتھ دوسری نایکہ کے پا کے نہایت آزردہ دل ہووے۔ اور دوسری "بکراکت گربتیا" وہ ہے کہ آرزوے قرار باتین کنایہ اور اشارہ مین کرے یہ بھی دو قسم کی ہے ایک تو "پریم گربتیا" کہ وہ اپنے حسن و جمال کے غرور مین مبتلا نہو اسکو غرور اس بات کا ہو کہ میرا نایک مجھپر نہایت شیفتہ اور فریفتہ ہے۔ اور دوسری "سُندرج گربتیا" وہ ہے کہ وہ فقط اپنے حسن و جمال کے غرور مین والہ و شیدا رہے اور تیسری مانوتی وہ ہے کہ کسی سبب اُسکے حق مین اُسکے نایک سے کوئی تقصیر وقوع مین آئی ہو اور وہ دمان کرے اور دمان سے عبارت ناز ہے چار قسام ہین۔ اوّل لگہہ وہ ہے کہ شوہر اُسکا غیر کی طرف دیکھے اور وہ متوقع اس امر کی ہو کہ نایک کسی قدر عذر پیش کرے۔ دوم مدہم وہ کہ سبب مان اُسکے دل پر قوی تر ہوا ہو یعنی شک ہو اس سبب سے کہ نایک میر اکسی سے ہمکلام ہوا ہے۔ اور سیوم گرمان وہ کہ مدہم سے بھی قوی ہو یعنی شوہر اُسکا کسی غیر سے مباشرت کرتا ہو۔ چہارم رسا بہاس وہ ہے کہ ہر چند اُسکو اشارہ صلح کا ہو مگر وہ کسی طرح سے آشتی قبول نہ کرے۔ اور کم اس قسم سے ہے مان[1] خارج ہے اور منجملہ قسم ساما نیان ایک گنکا ہے کہ وہ بغیر حصول زر کسی سے بات نہ کرے۔ نہ ملاقات مباشرت اور شوق دل کو بالاے طاق رکھے اور ہر امر مین طالب زر رہنا اُسکا بلکہ ہر ایک شے ثابت ہو۔ یہ نائکہ از قسم طوائفان بسوا سے ہے۔ چنانچہ ہر ایک قسم سیزدہ گانہ ہے اور سکیا کہ ایک قسم اُسے مگدہا اور چھ قسم مدہیا اور پر کلہا اور ہر دو قسم پرکیا اور ایک قسم ساما نیان کہ یہی سولہ قسم ہین منقسم ہوتی ہین آٹھ آٹھ قسم پر پس مجموع حاصل ضرب سولہ کا اوپر آٹھ کے ایک سو اٹھائیس ہوے اور منجملہ اقسام ہشتگانہ ایک "پروکہت پتکا" ہے۔ کہ نایک اپنے کے نام پر مبتلاے بلا اور گرفتار ہو تین قسم پر ہے۔ ایک "گمکہت پتکا" وہ ہے کہ ہنوز نایک اُسکے نے سفر نہین کیا ہے مگر ایک نے ماہ قبل سے میعاد قرار دی کہ اس قدر مدت کے راہی ہونگا۔ اب

[1] یعنی منجملہ گرمان کے ایک قسم مان ہے سو خارج ہے ۱۲

مقام حسرت ہے کہ نایکہ کو کیسا آلام مفارقت دوری اور غم فراق مہجوری اُسی زمانہ سے پیدا ہوا ہوگا۔ بقول شخصے
قبل از مرگ واویلا۔ اور یہ شعر عشرت حسب حال اُسکے ہے کہ

ہنوز دفن ہوا ہے نہین ترا بسمل ۔۔۔ کہ زلزلہ مین زمین کا طبق ابھی سے ہے

دوم "کہمت پتکا" وہ ہے کہ نایک اُسکا عین شباب جوانی اور نشۂ عشق مین متوجہ سفر کا ہو۔ اللہ وغنی اس رنج والم کی بھی کچھ انتہا ہے کیسا خدنگ مفارقت دل تردد منزل اور سینہ نازک اُسکے سے دوسار ہوگا۔

سیوم "گت پتکا" وہ ہے کہ نایک اُسکا داغ مہاجرت اپنے سے لوح سینۂ اُسکا تختہ گلزار بنا کر روانہ سفر ہوا ہو
اب یہ شعر حسب حال اُس بے پروبال کے ہے کہ

جدا کسی سے کسیکا غرض حبیب نہ ہو ۔۔۔ یہ داغ وہ ہے کہ دشمن کو بھی نصیب نہ ہو

اب تصور کرنا چاہیئے کہ "سنجوگی" عبارت ہے عورت سے کہ بامید وصال یا آنکہ وصل سے مسرور و مالامال ہو۔ اسکی تین قسم ہین۔ اول "اگمکہت پتکا" وہ ہے کہ ہنوز نایک اُسکے نے رجعت سفر سے نہین کی الّا ایک زمانہ پہلے سے اختیار کی ساعت قرار دے کہ فلان ساعت معہودہ مین باشتیاق وطن رجعت کرونگا خیال فرمانا چاہیئے کہ کیسی خورمیٔ تازہ اور خوشی بے اندازہ دل بیقرار نایکہ تشنہ شربت دیدار کو لا انتہا ہوئی ہوگی۔ بلکہ شعر ہذا اُسکے حسب حال ہے یعنی

کیا ہے شام کا وعدہ کسی نے کیا عشرت ۔۔۔ کہ منہ پہ آپکے پھولی شفق ابھی سے ہے

دوم "اگچہت پتکا" وہ ہے کہ نایک اُسکا عین حالت بیقراری اور تپ دوری مین سفر سے پھر کر آنیوالا ہی گھر کا ہو۔ یہ امید بھی ایک زندگانی نایکہ متصور ہے۔ اور سیوم "اگت پتکا" وہ ہے کہ نایک اُسکا سفر سے مراجعت کر کے حریم وصال مین مدام بہ عیش اور آرام ہو۔ اب اقسام ہشتگانہ کی دوسری "کھنڈتا" وہ کہ نایک اُسکا شب کو عورت غیر سے نرد مباشرت کھیلے اور صبح کو بہ نشانہائے صحبت شب آگے نایکہ اپنی کے آوے۔ کہیئے یہ کیسا مقام بیتابی دل اور صدمۂ عظیم ہے کہ خدا ے علیم ہے تیسری "کلہنتر تا" وہ ہے

کہ پہلے تو نایک اپنے سے بناز وعتاب پیش آوے اور بعد چلے جانے نایک کے پشیمان ہوکے ندامت اُٹھاوے بلکہ زیادہ ازحد پچھتاوے جب کہ یہ حال ہو تو کیونکر نہ یہ مثل ضرب المثل ہو جاوے یعنی

آگے کے دن پاچھے گئے اور ہر سون کیو نہ ہیت　　اب پچھتائے کا ہوت جب چڑیان چُن گیئن کھیت

اور چہارم "بپر لبدھا" وہ ہے کہ مثلاً ایک جگہ وصل کی مقرر ہے وہان جا کے واپس آوے اور جائے معہودہ پر نایک معشوق اپنے کو نہ پاوے۔ اُس وقت کے پھر آنے سے محزون و شکستہ دل ہو۔ حق تو یون ہے یہ مقام بھی غضب کے سامنے کا ہے۔ اور پنجم "اُتکنٹھتا" وہ ہے کہ نایک نے اُس سے اقرار آنے کا کسی وقت کسی مقام پر کیا ہو اور وہ حسب الوعدہ منتظر آنے کی ہو بقول میر تقی صاحب کہ

"انتظاری بلا نصیبان ہے"

اور ششم باسک سجیا وہ ہے کہ لوازم وصال مثل آرایش مکان اور طیاری فرش وغیرہ مین بامید ملاقات باشتیاق تمام مشغول ہو۔ اور ہفتم "سوادہین پتیکا" وہ ہے کہ ہیچ اطاعت و انقیاد نایک کے ہو اور بجز مہر و وفاداری اور خدمت و فرمان برداری کے اور کوئی امر خاطر مین نہ لاوے۔ اور ہشتم ابھسارکا وہ ہے کہ واسطے استحصال ملاقات کے جگہ معہودہ مقررہ پر کہ مشہور ہووے روانہ ہو اور یہ آبھسارکا تین قسم کی ہے۔ اول "تمرابھسارکا" وہ ہے کہ خیال شب تار راہ دل مین اصلا نہ لائے اور واسطے حصول مقصد کے بیخوف چلی جائے۔ دوم "جوتشنا ابھسارکا" وہ ہے کہ شب مہتاب مین درپے استحصال کام اپنے کے قدم رنجہ کیا کرے۔ اور سیوم "دیوا ابھسارکا" وہ ہے کہ بروز روشن بلکہ نصف النہار بے مہابا بقول شخصیکہ شتر بے مہار واسطے حصول مطلب راہ لیوے۔ چنانچہ ہر ایک ان سے ایک سو اٹھائیس قسم ہین اور ذکر اول مین ہو چکا ہے۔ تین قسم پر منقسم ہین یعنی اُتم اور مدہم اور ادہم۔ بس انہین قسمون کی حاصل ضرب سے تین سو چوراسی ہوتی ہین۔ ایک اُتم وہ ہے کہ ہمت اپنی رضا جوئی مقصود نایک پر رکھے۔ ہر چند اُسے جور و جفا اور ستم و دغا مشاہدہ کرے الا اپنی جانب سے بجز مہر و وفا دوسرے امر سے کام نہ رکھے۔

یہ قول اساتذہ حسب حال اُسکے ہے۔ رباعی

زندہ کنی عطائے تو　　ور بکشی فدائے تو

دل شدہ مبتلائے تو　　ہرچہ کنی رضائے تو

دوسری مدہم وہ ہے کہ دونو پلہ پر نظر برابر رکھے یعنی نایک وفا کرے تو وہ بھی بوفا پیش آئے اور اگر نایک جفا پر کمر باندھے تو وہ بھی دغا و جفا شعار اپنا کرے کبھی بیوفائی سے باز نہ آوے جفا سے جفا وفا سے وفا ہم پلہ رکھے۔ تیسری ادہم وہ ہے کہ ہر چند نایک اُسکے ساتھ سلوک اور مروت کیا کرے الا وہ کبھی بے مروتی اور بد سلوکی سے باز نہ آوے اور ہر ایک اسے تین سو چوراسی منقسم ہوتی ہین ساتھ تین قسم کے دب اور ادب اور دب ادب پس مجموع اقسام کہ ضرب تین سو چوراسی سے حاصل ضرب ایک ہزار ایک سو باون ہوئی۔ تصور کرنا چاہیئے کہ دب وہ ہے کہ ضعف پیری اور نقصان حسن و جمال کا گذر نہوا اور مدام جادۂ اعتدال اُنکو حاصل ہے اِس قسم سے حوران آسمانی متصور ہین۔ اور ادب وہ کہ نقصان و ضعف پیری اور تنزل و زبونی جسم اور ناتوانی قوائے جسم عاید حال اُنکے ہے از قسم انسان تصور کرنا چاہیئے بہر حال مبتلائے ہر بلا جنس انسان ہے اور دب ادب برزخ ہو درمیان اِن دونو مرتبون کے اختلاط و اجتماع سے قیاس فرمانا چاہیئے برزخ بمعنی واقع و حائل ہونا درمیان دو چیز کے زمانۂ مرگ سے تا قیامت لمولف از منتخب اللغات خلاصہ ترین یہ کہ اوصاف حوران و رقباحات انسان کے مابین دب ادب ہے۔ اور دب ادب پیدا ہوئی ہو شاید مثل سیتاجی زوجۂ رامچندر جی راجہ اودھیا دختر راجہ جنک فقط۔ اب تصور کرنا چاہیئے کہ یہی تین اقسام مانند نایکہ نایک یعنی مرد مین موجود ہین۔

مقالۂ ثانی

شائقین سلیقہ شعاران و ناظران است بازان پر اقسام نایک محتجب اور مخفی نرہے کہ نایک بہ قسم اوّل مثل نایکہ تین قسم کے ہین پت اور اوپپت اور بیسک پت وہ بہ نکاح صحیح مشتہر ہو چار قسم پر ہے اُنکو اول

دچھن اور دہرشت اور شٹھ۔

اول انکول وہ ہے کہ ہمیشہ ایک زوجہ منکوحہ اپنی سے محبت رکھے اور ہوائے زن ثانی نہ کرے۔ بخوف رب المشرقین یا بہ خیال احکام رسول الثقلین زوجہ اپنی سے ملتفت رہے۔

دوم چھن وہ کہ بکثرت متعدد عورات رکھتا ہو اور باہم بعدالت ہر ایک عورت سے مباشرت کرے حق تلفی کسی کی روا نہ رکھے اور خروج اور اتفاق ساتھ عورتون کے کشادہ دل اور فراخ پیشانی ہو کسی سے نوبت بغض اور عداوت کی آپس مین نہ آوے باعث عدالت ایسا اتفاق ہو کہ نفاق پیرامون خاطر احدی نہ ہو۔

سیوم دہرشت وہ کہ خود غیر عورت سے مباشرت کرکے عورت اپنی سے بعذر خواہی پیش آوے۔

چہارم شٹھہ وہ ہے کہ ساتھ عورتون کے مکر اور فریب سے صحبت رکھے۔ دو قسم ہین ایک مانی اور دوم چتر اول مانی وہ کہ نائکہ کے ساتھ بطرز ناز اور خودنمائی پیش آوے اور مان سے مراد ناز و کرشمہ و غمزہ اور ادا ہے۔

اور دوم چتر وہ ہے کہ ناز اور دلجوئی شعار اپنا رکھے اور مدام ناز برداری معشوق مین بسر اوقات اپنی کیا کرے۔ جادۂ اطاعت سے قدم باہر نہ کرے۔ اور اوپیت کہ قسم دوم کا نایک عبارت اُس سے ہے کہ عورت غیر پر عاشق ہو کے اُس سے صحبت کرے یہ بھی مانند پت اوپر چار قسم کے ہے انکول و چھن و دہرشت او شٹھہ۔ اور قسم چہارم یعنی شٹھہ اس جگہ بہت ہین اور قسم دوم سے بیسک کہ قسم سیوم کا نایک ہے۔ عبارت اُس سے ہے کہ قحبہ سامانیان کے ساتھ صحبت کیا کرے تین قسم کا ہے اوتم مدہم ادہم۔

اول اوتم وہ ہے کہ مہر و محبت مین راسخ ہو اور رضامندی نائکہ کی مدنظر رکھے۔ ہرچند نائکہ بیوفائی کہ سرشت زنان ہے پیشہ جور و جفا ملحوظ خاطر رکھے الا وہ شرط وفاداری بجا لانے مین کبھی دریغ نہ کرے۔

دوم مدہم وہ کہ طریقہ توسط مسلوک رکھے یعنی ساتھ وفادار کے مہر و وفا اور ساتھ جفاکار کے شعار مکر و دغا روا رکھے بہرحال ہم پلہ رہے۔

سیوم ادہم وہ کہ غرض اپنی کے تابع رہے اور مہر و محبت اور الفت و مروت سے کچھ سروکار اُسکو نہو

اور جو منجملہ پت اور اوپپت اور بیساکت کے گا ہے بداغ جدائی مبتلا ہو تو اس وقت مین اسکو پروکھت کہین گے۔ اور ایک قسم منجملہ نایک کے ابھاس ہے کہ ہمیشہ مکر اور فریب نایکہ کے اٹھایا کرے اور بیوقوف اسقدر ہو کہ بے خردی اور حماقت سے زور و فریب اسکے سے وقوف و آگاہی نرکھے۔

اب تصور کرنا چاہیے کہ جو نسا نایک کہ ہمت اسکی لہو و لعب اور خندہ بازی اور تمسخری کی جانب مائل و مصروف ہو تو اسکو نرم سنجو کہین گے۔ چار قسم اسکی ہین۔ اول پھٹیہ مرد۔ دوم آپٹ سیوم چٹک۔ چہارم بدوکہگ۔

اول پھٹیہ مرد وہ ہے کہ عورت بیچ غفلت او ناز کے بروقت آگئی ہو اور وہ اسکو نرم دلی اور دلجوئی سے خوشنود کرے۔

دوم آپٹ وہ ہے کہ طریقہ اور طرز مباشرت کی لذتون سے ایسا ماہر ہو کہ اقسام کثرت اور ہنر سے ہنگام مجامعت نائکہ اپنی کو شیفتہ اور فریفتہ اپنا کر لیا کرے۔

سیوم چٹک وہ کہ تمام جوہر اور ہنر اپنے ظاہر کر کے فائدہ اپنا نکال لیا کرے۔

چہارم بدوکہگ وہ ہے کہ شرم و حیا اور وقار اور مرتبہ اپنا بالائے طاق رکھ کے شیوۂ مسخرگی اور طرز خیلاپن شعار اپنا کرے

الخاتمتہ بالخیر

مشتاقان مخزن کیاست اور دانایان فہم و فراست پر امر محتجب و منکشف و ہویدا ہو کہ جس وقت خواہش صحبت نایک او پر دل نایکہ ماہ لقا خورشید سیما کے استیلا ہوئے تو اس حالت مین ایک حالت عجیب چہرۂ غریب اور وضع نادرہ اسکے سے جو ظاہر ہو اسکو "ساتوک بہاؤ" قرار دیتے ہین آٹھ طرح پر ہے۔

اول سوید یعنی عرق چہرہ گلدار پر برملا نمودار ہو۔

دوم اسبتھہ متحیر اور پریشان وار ایک حالت پر نہ رہے اور جادۂ اعتدال سے قدم باہر ہو جائے۔

سیوم رومانچ یعنی ایک کیفیت ایسی طاری ہو کہ جسم نازنین پر رونگٹے مثل زر تار استادہ و بیقرار ہو جائیں

چہارم سُر بھنگ یعنی حنجرہ مین ایسی حالت ہو کہ آواز دادُودی پڑ جائے اور زبان شیرین خوش بیانی اور سخن رانی سے عاری ہو جائے۔

پنجم تیھہ کہ اُسکو راکب بھی کہتے ہین یعنی سیمین بدن زہرہ جبین پر لرزہ کسی حالت ہو جائے اور کسی نہج سے قرار دل بیقرار مین نہ آوے۔

ششم بیورن یعنی طایر رنگ رخ رنگین بلکہ تمامی جسم نازنین سے بحالت متغیر پریدہ ہو جائے۔

ہفتم آسر وکہ دُرِ شاہوار آہو ے چشم اُسکی سے مانند ابر بہار تقاطر امطار کرین۔

ہشتم پرلاب یعنی دل نازک ترپہ ایک حالت ایسی نمایان ہو کہ اُس حالت مین ہر ایک بات پریشان مضطربانہ نامربوط درج دہان سے خلاف وضع نکالے۔

اب تصور کرنا چاہیئے کہ سنگار رس عبارت اُس حالت سے ہے کہ بیج محبت کے پیدا ہو ایک طرح پر قرار پکڑے یعنی کہ صحبت اور مباشرت سے زوال نہ پکڑے اور اُسکو دو حال ہین۔ ایک سنجوگ کہ عاشق دولت وصال معشوق خوش جمال سے مالامال و بیزوال ہو۔ دوسرا بپر لنبہ کہ اُسکو بیوگ بھی کہتے ہین وہ کہ عاشق دردفراق دلدار مین گرفتار اور بلائے دوری و آلام مہجوری سے بیقرار و زار ہو اور بپر لنبہ سے دس[۱۰] حال ظاہر ہین۔

اوّل[۱] ابھلاکھہ یعنی شوق اور تمنا اور آرزو۔

دوم[۲] چِتنا یعنی تفکرات گوناگون اور ترددات بوقلمون۔

سیوم[۳] سمرت یعنی یاد کرنا ہر لحظہ و ہر آن معشوق مہ لقا و خورشید سیما۔

چہارم[۴] کن کتھن یعنی خوبیان اور نیک خصالی اور مہر و محبت دلبر دل آرام باوفا کی یاد کرنا بقول شخصیکہ

یاد کرنا ہر گھڑی دلدار کا ہو وظیفہ اُس دلِ بیمار کا

پنجم اودیگ یعنی بیقرار اور ناخوش ہونا ہر ایک لذات سے اور بے رخ رہنا جمیع مکروہات اور کیفیات زمانہ سے۔

ششم پرلاپ یعنی سخنان پریشان نہ کہنا۔

ہفتم اُنماد یعنی شورش دل و جان اور حرارت باطن۔

ہشتم بیادھ یعنی بیماری۔

نہم جڈتا یعنی مدہوشی اور بیخبری۔

دہم مَرَن یعنی مرجانا اور جان شیرین بجانان سپرد کرنا۔

اب مخفی اور محجب نرہے کہ دیدار اوپر تین طرح کے ہے۔

اوّل سپن کہ حال معشوق کا حالت خواب مین مشاہدہ کرے۔

دوم چِتر کہ تصویر پری پیکر نازک خیال کا مشاہدہ ہونا۔

سیوم ساچھات کہ دولتِ دیدارِ حقیقی سے کامیاب اور شربت وصالِ تحقیقی سے سیراب ہو۔

واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب۔

اور واضح ہو کہ مضمون ہذا و جملہ کلمات ہنگام بندش بکار آمدہین بندش خیالی ہین۔ بہرحال خیال ان الفاظون کا مقدم تر ہے منظور و منقوش لوح خاطر تھا کہ دوہا یا کبت یا شعر حسب مضمون خیال نایک یا نائکہ زیب قلم کیا جاوے۔ بہرحال بیان ہذا کو تصویر خیال تصور کرنا چاہیئے۔ بخیال طوالت نظر باختصار کیگئی۔

دوہا

لکھا رہے سو برس لو جو نہ مٹاوے کوی لکھنے ہارا باورا سو گل گل ماٹی ہوی

لِلّٰہِ الحمد ٹھکانے لگی محنت میری

اب عنانِ شبدیزِ قلم کو جولانگاہ صفحۂ قرطاس پر روک کر بخدمت اربابِ سخن سازان شائقین اور اصحاب نکتہ چینانِ ناظرین عرض و التماس ہے کہ عیب و صواب کے لحاظ کرکے بیضرب تشنہ و طعن نہ چھیڑین بلکہ بنظر پردہ پوشی چشم پوشی ملحوظ قانون سینہ کرین یا آنکہ زمزمۂ اصلاح اس ہیچمیز زبان کو مرہون منت فرماوین۔ اور یاد راقمِ ناشاد کو گوشۂ خاطر الطف واشرف سے نہ بھلاوین۔ اور تمنائے دلی یہ ہے کہ رب المشرقین بہ تصدق رسول الثقلین صاحبِ قاب قوسین آرزوے دلی سامعین ناظرین و راقم مولف برآئی۔ بحرمت نبی و آلہ الامجاد بالنون والصاد۔ باسباب ظاہری رسالۂ ہذا چکیدۂ دل و تحریر خامہ ہے اور بہ چشم غور و تامل ملاحظہ کرو تو درحقیقت یہ فسانہ ترانہ کارنامہ ہے۔ اور خیال تاریخ مین سمند خامہ لنگ تھا۔ عرصۂ وسعتِ مضمون زیر قدم تنگ تھا کہ ناگاہ سروش پردۂ غیب سے پکارا کہ مادۂ صوری آشکارا ہے۔ بس جو کہ مادۂ صوری بہ ندائے غیبی ہاتھ آیا بقطعۂ طبع زاد زبانِ قلم پر لایا۔

طرز موسیقی بطرز نو رقم کردم چنان ۔۔۔ مثل گل بشگفت نغمہ سنج ہر پیر و جوان
فکرِ تاریخش چو کردم از رہِ صدق اے کرم ۔۔۔ نقش بستہ صورتِ صوری درین طبعِ روان
گفت ہاتف در ہزار و دو صد و ہفتاد و دو ۔۔۔ معدن الموسیقی، تو سلسبیل است انس و جان

۱۲۹۲ھ

قطعہ تاریخ طبع زاد رنگین سو دلالہ ایشری پرشاد صاحب متخلص بہ لائق۔ شایق علم و کمال سررشتہ دار محکمہ ٹھاکر ذال سنگھ صاحب بہادر ساکن حال شہر فرخ آباد

نغمہ پردازِ معانی میر منشی کرم ۔۔۔ کرد اندر علم موسیقی کتاب خوش بیان
گفت ہاتف سال تاریخش زروے معنوی ۔۔۔ معدن الموسیقی آمد راحت افزائے جہان

قطعہ تاریخ طبع وقاد شاعر بینظیر شیخ علی بخش صاحب ظہیر بلگرامی شاگرد خلیفہ گلنداز علی اسیر خلف الرشید نظیر اکبر آبادی باعث فراط عنایت فکرے فرمودند

علمی کہ بموسیقی نام است درین عالم	شخصے ز سلف آنرا ظاہر نچنان کردہ
آن خان کہ کرم باشد ملحق با امام اسمش	از طبع رواں خود این بحر رواں کردہ
یعنی کہ درین معنی تالیف کتابے کرد	بے شبہہ کہ قلزم را در کوزہ نہان کردہ
در وجد فتد زاہد بیند چو مضامینش	جادو بہ رقم بردہ اعجاز عیان کردہ
ہاتف ز پے سالش فرمود ظہیر از من	در معدن موسیقی آن سحر عیان کردہ

قطعہ تاریخ طبع زاد شیخ نور محمد بلگرامی متخلص ارشد شاگرد رشید غلام حسین قدر بلگرامی

تاریخ انجام خوش گفتہ

تصنیف کرم امام خان چون فرمود	این نسخہ برائے خوشنوایان زمان
نامش بگذاشت معدن الموسیقی	بشگفت بہار غنچۂ طبع روان
زہرہ پے سال نغمہ زد اے ارشد	شد رونق بزم مطربان دوران

ایضاً

این نسخہ کرم امام چون جمع نمود	ہر اہل طرب بجان و دل شد خوشنود
از پردۂ غیب شد ندا ایم ارشد	ساز و سامان عشرت آمد بوجود

سبحان اللہ العلی العظیم خیال تواریخ سنین آغاز و انجام رسالہ ہذا لحوظ خاطر مولف از حد تھا کہ باغبان حقیقی نے طرفہ گل کھلایا۔ بو احد لعین کرشمہ عجیب نظر آیا یعنی تاریخ صوری آغاز رسالہ باین بے بضاعتی زبان قلم پر

لایا - اِلّا تلاش انجام مین گو کہ سر کھپایا یا مضمون نہ پایا - دل متوحش زیادہ تر گھبرایا - آخر کار بسراغی و بجستی تمام مادۂ تاریخ معنوی بتائید غیبی ۱۳۰۲ہجری خاتمہ بلفظ بسراغی پردہ بطون سے جلوہ ظہور مین درآیا کہ قطعہ طبع زاد منسلک خاتمہ کیا گیا -

قطعہ تاریخ طبع زاد مؤلف متخلص بہ کرم

با اصول ایسا ہوا نادر ہے یہ اپنا کلام
کیون نہو خوشنود اسکو سنکے ہر اک خاص و عام

سِتر باطن صاف کھُل جاتا ہے اسکی سیر سے
معدن الموسیقی نام اسکا ہوا ہے لاکلام

راحت و آرام دے دنیا مین اے ربِّ کریم
ہمدم و اور راد اپنا ہے یہی ہر صبح و شام

اور سرِ ہر شعر سے اک حرف لے باقاعدہ
مادۂ تاریخ کا اُنکے عدد مین ہے تمام

غبطہ اس جا ہے سروشِ غیب نے دی یہ ندا
اے کرم صد مرحبا اب تو قلم کو اپنے تھام

یاد رکھ اعدا ترے مغضوب اور مقہور رہین
حسرت و افسوس مین جان اپنی دیوینگے مدام

غلطنامہ کتاب معدن الموسیقی

نمبر صفحہ	نمبر سطر	لفظ غلط	لفظ صحیح	نمبر صفحہ	نمبر سطر	لفظ غلط	لفظ صحیح
۲	۱۱	مجلی	مجلّیٰ	۳۷	۳	ڈھرمد	ڈھرپد
۴	۱۲	یہ عطیہ	بہ عطیہ	۳۹	۱	پٹہ	پٹّہ
۸	۵	افضال	افضال	۴۰	۳	بشر ہیورہ	شر ہیورہ
۸	۷	بنظر پردہ داری سے	بنظر پردہ داری / پردہ دری سے	۴۱	۴	مرقوم	مرقوم ہے
				۴۲	۴	ملاذم	ملازم
۱۰	۱۵	امیر قدس سرہ	امیر قدس سرہٗ	۴۴	۱۳	باج پی عطای	باج عطائی
۱۳	نوٹ سطر اول	ابہم	مبہم	۴۷	نوٹ سطر اول	ود ہوس	ودہوس
۱۴	۱۱	مسمی کوسلا	مسماۃ کوسلا	۴۸	۹	گنتیا	گنٹیا
۱۵	۰	دیباچہ	باب اول فصل اول	۵۱	۱	ہندوستان کے والی	ہندوستان کے سردار ایک ملی
۱۷	۷	افاظ سی سے	الفاظ سے پہلے	۵۱	نوٹ سطر ۲	ملاقی و ہوئی	ملاقی جو ہوئی
۱۷	۱۸	کہ اُس پہلے	کہ اوس سے پہلے	۵۳	۶	دھرپدی	دھرپد کی
۲۴	۴	چار دن	یہ چار دن	۵۴	۷	سگھر	سکھر
۲۵	۸	جرکہ	جرگہ	۵۶	۷	کہن سے	کہیں سے
۲۶	۱۶	سال گی	سالگی	۵۹	۱۱	تت	تنت
۲۷	۱۰	مستثنی	مستثنیٰ	۶۱	۸	خانۂ آوارہ	خانہ وار
۳۲	۱۵	زافر شائقین	وافر شائقین	۶۱	۱۲	پھرائے	پھرائیے
۳۴	۱۵	دہرپدے	دہرپدئے	۶۱	۱۳	بیز ۳۴ بہتر بلتن	بین ۴۳ خیتر بساتین
۳۴	نوٹ	۱ ادلہ	۱ ادل	۶۱	۱۴	تکرا الانبا	ٹکڑا الانبا
۳۶	۱۸	مرحانا ہولی کا	مرجانا ہولی کا	۶۱	۱۵	تکڑی لکڑی	ٹکڑی لکڑی

نمبر صفحہ	نمبر سطر	لفظ غلط	لفظ صحیح	نمبر صفحہ	نمبر سطر	لفظ غلط	لفظ صحیح
۶۱	۱۶	شتربین	سربین	۷۹	۱۶	مورچیا	مورچھنا
۶۵	نوٹ سطر اول	ہوا ہندی	ہوا سندی	۷۹	نوٹ سطر اول	سہندی ہم شکلات	سہندی ہم اول شکلات
۶۶	۱	تاج	مزاج	۸۰	۵	جاگزیر	جاگزین
۶۷	۲ و ۳	ستبک	سبتک	۸۰	۷	نکری	مقری
۶۷	۔	خاساک	خاشاک	۸۰	۸	نکری	مقری
۶۸	۶	معلوم ہوا	معلوم ہو	۸۰	۱۴	مکرین	مقرین
۶۸	۱۰	رورشنی	روشنی	۸۰	۱۵	دیوزاد	دیوزادون مین
۶۹	۰	فصل چہارم	فصل پنجم	۸۰	نوٹ سطر اول	رہکا معنی	رہکا یعنی
۶۹	۱۴	مثل تو مثلاً	مثلث مثلاً	۸۱		باب اول فصل ہفتم	باب اول فصل ہشتم
۷۳	۷	ستبک	سبتک	۸۱	۱	بون زبان	یون زبان
۷۳	۷	ستبک	سبتک	۸۱	۱	ارامی راگ	اسامی راگ
۷۳	۷	ستبکن	سبتکین	۸۱	۲	ہیفتم	ہفتم
۷۳	۸	ستبک	سبتک	۸۱	۳	جوشنا	جوتشنا
۷۴	۳	مثل تو مثلاً	مثلث مثلاً	۸۳	۲	ہفتگانہ ہے	ہفتگانہ سے
۷۴	نقشہ کے آخر مین سطر اول	وانہ	ورنہ	۸۳	۲	بیتھر بروزن عذرہا وجا	بیتہر بروزن عذرہ بہار جا
۷۵	۱۳	دکھا دکھا	دہا دہا	۷۳	۱۵	سرتار نوازاور حقیر	ستار نوازاور یہ حقیر
۷۶	۶	مثل تو	مثلث	۸۳	۱	لیگیا ادرباره	لیگیا کہ درباره
۷۹	۲	ایسی ہے	اس سے ہی	۸۷	۱۳	پرت	برت
۷۹	۱۱	ستبک	سبتک	۸۸	صحیح	نقشہ علیحدہ شامل ہے دیکھو صفحہ	
۷۹	۱۵	مورچینا اور	مورچہا اور	۸۹	۴	جہان پراضح ہو	جہان پر واضح ہو

نمبر صفحہ	نمبر سطر	لفظ غلط	لفظ صحیح
۸۹	۱۰	بازت	تارت
۹۰	۴	کہاہل	گہاہل
۹۰	۵	کہ پیچ	کہ بیچ
۹۰	۶	مشرت رتارات	مشرت وتارات
۹۰	۱۷	دلچسپ دو جیت	دلچسپ و جیت
۹۲	۱	کھیتی	کنپتی
۹۲	۴	سامعے	سامع
۹۲	۱۳	کہرچ ہے	کہرچ سے
۹۳	سطر ۳ خانہ ۶	سارے	سا
۹۳	خانہ ۷	۷۔ ابرو کرتا	۷۔ ابرو کتا
۹۴	۳	سراماں خوش	سرایان خوش
۹۴	۶	بانعش	بالفعل
۹۴	۱۱	شر برا رہے	شر برآ رہے
۹۴	۱۱	ادامدد کا	اور رو کا
۹۴	۱۵	تار سید ہی	تان سید ہی
۹۴	۱۵	از روے ساب	از روے حساب
۹۵	۱۱	بیان یوم کن ہین	بیان سیوم کن ہین
۹۵	۱۲	واسے کن کا	واسطے کن کا
۹۵	۱۲	واجاتہ سے سے	واجبات سی ہے
۹۵	۱۲	تو بہر بال	تو بہر حال

نمبر صفحہ	نمبر سطر	لفظ غلط	لفظ صحیح
۹۵	۱۴	ہن کے حاہر ہوا	ہن کے ظاہر ہوا
۹۵	۱۵	تقبیل	ثقیل
۹۵	۱۶	حکہ مائم	حکہ ملایم
۹۶	۳	اور ہا سے	اورد ہا سے
۹۶	۱۲	آ ا کے بعد	آ آ کے بعد
۹۶	۱۳	بقول ہندن	بقول ہندی
۹۷	۰	باب اول فصل	باب اول فصل یازدہم
۹۸	سطر ۱۳ خانہ ۳	[illegible]	[illegible]
۹۹	۰	باب اول فصل نہم	باب اول فصل یازدہم
۱۰۰	سطر آخر خانہ ۶	۲۸	۲۷
۱۰۰	سطر آخر خانہ ۷	۲۹	۲۷
۱۰۱	۶	ہین وبیدا انت	ہین و دبیدا انت
۱۰۲	۱	لہر قام	شر قائم
۱۰۲	۲	دو سراسر	دو سرا شر
۱۰۲	۲	لیبی عداوت	یعنی عداوت
۱۰۲	۳	مثلث تو مثلاً	مثلث مثلاً
۱۰۲	۴	اثرد مقام	اشرد مقام
۱۰۲	۱۳	اوراوے تار	اوراوسی ہین تار
۱۰۲	۱۷	ہتعن	تیتون
۱۰۳	۴	ہتبدبین	بتبدیان

نمبر صفحہ	نمبر سطر	لفظ غلط	لفظ صحیح	نمبر صفحہ	نمبر سطر	لفظ غلط	لفظ صحیح
۱۰۳	سطر ۱۶ خانہ ۳	ساگاسا	ساگا سیا	۱۲۳	۶	ازالاپ ہومی	ازالاپ ہیولی
۱۰۴	۶	موسیقی کا	موسیقی کے	۱۲۵	۰	باب دوم فصل سیوم	باب دوم فصل چہارم
۱۰۴	۷	مہادیو ہے	مہادیو جی ہین	۱۲۶	۱	بیتور کو بل	بیتور کو مل
۱۰۵	سطر ۹ خانہ ۵	دَ	دَہا	۱۲۷	۱	مَ دیانِ	مَ دَہانِ
۱۰۵	سطر ۱ خانہ ۶ تا خانہ ۸	س رگ	سَ رَگَ	۱۲۹	۱۱	سمندز	سمندر
۱۰۶	سطر ۴ خانہ ۷	پ	پ	۱۲۹	۱۳	نواس ہین	نواوس ہین
۱۰۶	سطر ۱۱ خانہ ۴	ن	نَ	۱۳۰	۱۶	کوڑیانے	کوڑیالے
۱۰۶	۱۸	لاجم	لانجم	۱۳۱	۱۵	پرزرجوڑا	پرزرو جوڑا
۱۰۷	۳	قاریان ا-سان	قاریانِ ساحان	۱۴۰	نوٹ سطر اول	مختلف کیکی	مختلف لیکے
۱۰۷	۷	کوزہ صفار	کوزہ صغار	۱۴۱	۰	فصل ہفتم	فصل ہشتم
۱۱۱	۱	سوزج	سوبرج قان	۱۴۲	۱۰	بڑہس	بڑہنس
۱۱۱	۱۲	اُنکو بطرز	اُنکو بہ انز	۱۴۳	۱۱	ایجاد	ایجاد
۱۱۱	۱۳	بوکیلان	باکمالون	۱۴۳	۱۲	اورباجوتی	اورجاجونی
۱۱۲	۴	علی نصاحب	علی خانصاحب	۱۵۰	۶	زوئیہ مہادیو	زوجۂ مہادیو
۱۱۳	۵	فصل اول	فصل دویم	۱۵۰	۸	غلبہ رائے	غلبہ رائی
۱۱۳	۹	ومنجملہ	سومنجلہ	۱۵۰	۹	سرراگ	شرراگ
۱۱۵	۵	موم ہا	موم رہا	۱۵۰	۱۹	لِکت	لِلت
۱۱۵	۵	فرمائی ہے نچہ اس	فرمائی ہے چنانچہ اس	۱۵۳	۱۲	خوروکلان	خوردوکلان
۱۱۸	۴	ہوتی ہے	ہوتی تھی	۱۵۳	۱	ساوُنی	ساوُتی
۱۲۰	۹	نفر پڑے	نظر پڑے	۱۶۳	۱۴	یلکن	یمن

نمبر صفحہ	نمبر سطر	لفظ غلط	لفظ صحیح	نمبر صفحہ	نمبر سطر	لفظ غلط	لفظ صحیح
۱۶۳	۱۷	افیون	ایپیون	۱۷۳	۱	اُس زمانے	اس زمانے
۱۶۳	۱۸	آتیھہاس	آتیھتاس	۱۷۳	۱	اُس زمانے	اِس زمانے
۱۶۴	۱۵	اختیارمنصق	اختیارمصنف	۱۷۵	۱۲	تقیسم کیا ہے	تقسیم کیا ہے
۱۶۴	۱۷	شمال روو نوحیرا	شمال رہ نوحیرا	۱۷۷	۱۴	ہنڈول تیلاوتی سے	ہنڈمل تیلاوتی سے
۱۶۵	۱	عذبان دکن	زبان دکن	۱۷۷	۱۶	مرکب ہین ہوے	مرکب ہیں ہوے
۱۶۵	۰	باب دم فصل نہم	باب دوم فصل دہم	۱۷۸	۲	مسپورن	سمپورن
۱۶۵	۲	ہفتم دہر دوزبان	ہفتم دہر وزبان	۱۷۸	۳	سدہ سارنگ	سدہ وسارنگ
۱۶۵	۲	بندش اردونیار	بندش نازونیاز	۱۷۸	۳	گذر ہارتیو لگتی ہے	گندہارتیو لگتی ہے
۱۶۵	۹	ترکیب دکے	ترکیب دیکے	۱۷۸	۷	سارنگ وسرہ	سارنگ وسدہ
۱۶۵	۱۰	بیان ش عشق	بیان سوزش عشق	۱۷۸	۱۰	بجاے بہہاس و	بجاے بہبہاس
۱۶۵	۱۶	دوبہی شل	وہ بہی شل	۱۷۸	۱۲	مرکب کوجری سے	مرکب گوجری سے
۱۶۶	۸	سعاناسی	سوار استی	۱۷۸	۱۶	گوری ونبک	گوری وبنک
۱۶۶	۱۱	قای محمود	قاضی محمود	۱۷۹	۰	فصل اول	فصل دوم
۱۶۷	۷	پوشید رہے	پوشیدہ نہ رہے	۱۷۹	۴	سری سے مرکب ہے	سرہی سے مرکب ہے
۱۶۷	۷	بہ نقشے ما	یہ نقشے بہی	۱۷۹	۸	بعض لے نزدیک	بعض کے نزدیک
۱۶۷	۸	اس صور	اس صورت	۱۸۳	۵	ترکٹ	ترِکٹ
۱۶۷	۹	شائقین نقسہ	شائقین نقشہ	۱۸۳	۷	تکڑا کٹ تک دہمکٹ	تکڑا کٹ تک دہمکٹ
۱۷۲	۵	گندہار وشو سر وسرودو ناجہہ	گندہار ومشوہر وسردو ناجہہ	۱۸۳	۱۲	دکٹ	دہکٹ
				۱۸۳	۱۲	تکن	تکن
۱۷۲	۷	بجلہ راگنی	منجملہ راگنی	۱۸۴	۱۸	مثلاً اول	مثلث مثلاً جیسے اول

نمبر صفحہ	نمبر سطر	لفظ غلط	لفظ صحیح	نمبر صفحہ	نمبر سطر	لفظ غلط	لفظ صحیح
۱۹۱	۸	سنگرنی خالی	بخط جلی خالی	۲۲۳	۰	فصل ہشتم	فصل نہم
۱۹۳	۱۴	ٹہنق ۳	تہتق ۳	۲۲۴	۰	باب ششم فصل نہم	معدن الموسیقی
۲۰۲	۱۵	اے ببابکی	اے ببار یکی	۲۲۴	۱۲	نوا شابہ	نوا مشابہ
۲۱۳	۰	فصل اول	فصل دویم	۲۳۵	۱۸	اشارہ ہمت	اشارہ سمت
۲۱۵	۹	انتلاف	اختلاف	۲۴۶	۹	علی ہذا القیاس	علی ہذا القیاس
۲۱۷	۰	فصل چہارم	فصل پنجم	۲۴۸	۱۶	یعتی ہنور	یعنی ہنوز
۲۱۹	۰	فصل پنجم	فصل ششم	۲۵۸	۶	رقم مولف	راقم مؤلف
۲۲۱	۰	فصل ہفتم	فصل ہشتم				

نام بارہ سروں کے	ایضاً طرز دیگر	نام سُر ہفتگانہ	نام بائیس سرت	سُر اول گرام کے	اکیس مورچھنا	سولہ کلا	سات سُرت	بائیس سرت	دوم گرام	اکیس مورچھنا	سولہ کلا	سات سُر	بائیس شُرت	سوم گرام	اکیس مورچھنا
کھرج	سا	کھرج	تبرا	سا	اوترمند ۱	۱	کھرج	تبرا	رے	اوترمند ۱	۱	کھرج	تبرا	رے	اوترمند ۱
			کمودنی		رنجنی ۲	۲		کمودنی		رنجنی ۲	۲		کمودنی		رنجنی ۲
			مندرکا	رے	اترآئتا ۳	۳		مندرکا	گا	اترآئتا ۳	۳		مندرکا		اترآئتا ۳
			چھندوتی		سدہ کھرجا ۴	۴		چھندوتی		سدہ کھرجا ۴	۴		چھندوتی	گا	سدہ کھرجا ۴
[illegible]	[illegible]	رکھب	دیاوتی	گا	مجری کرتا ۵	۵	رکھب	دیاوتی	ما	مجری کرتا ۵	۵	رکھب	دیاوتی		مجری کرتا ۵
رکھب	[illegible]		رنجنی		اسوکرانتا ۶	۶		رنجنی		اسوکرانتا ۶	۶		رنجنی		اسوکرانتا ۶
			رکتکا	ما	ابروکتا ۷			رکتکا		ابروکتا ۷			رکتکا	ما	ابروکتا ۷
[illegible]	[illegible]	گندھار	اُدورا		سوبیرے	۷	گندھار	اُدورا	پا	سوبیرے	۷	گندھار	اُدورا		سوبرے
[illegible]	[illegible]		کرودھا	پا	برناسواد ۹			کرودھا	دھا	برناسواد ۹			کرودھا	پا	برناسواد ۹
[illegible]	[illegible]	مدھم	بجرا		کلوہتا ۱۰	۸	مدھم	بجرا		کلوہتا ۱۰	۸	مدھم	بجرا		کلوہتا ۱۰
			پرسارنی		بارسکے ۱۱	۹		پرسارنی		بارسکے ۱۱	۹		پرسارنی		بارسکے ۱۱
[illegible]	[illegible]		پریتی	دھا	برکہرکا ۱۲	۱۰		پریتی	نی	برکہرکا ۱۲	۱۰		پریتی		برکہرنا ۱۲
			مارجنی					مارجنی					مارجنی	دھا	
[illegible]	[illegible]	پنچم	چھتی	نی	سدہپیا ۱۳	۱۱	پنچم	چھتی		سدہپیا ۱۳	۱۱	پنچم	چھتی		سدہپیا ۱۳
			رکتا		کورلپی ۱۴	۱۲		رکتا	سا	کورلپی ۱۴	۱۲		رکتا		کورلپی ۱۴
			سندیپنی		پہرا ۱۵	۱۳		سندیپنی		پہرا ۱۵	۱۳		سندیپنی		پہرا ۱۵
			الاپنی	سا	بسالا ۱۶			الاپنی		بسالا ۱۶			الاپنی	نی	بسالا ۱۶
[illegible]	[illegible]	دھیوت	مدہپنی		سونکھی ۱۷	۱۴	دھیوت	مدہپنی	رے	سونکھی ۱۷	۱۴	دھیوت	مدہپنی		سونکھی ۱۷
[illegible]	[illegible]		روہنی	رے	بسارکا ۱۸			روہنی		بسارکا ۱۸	۱۵		روہنی		بسارکا ۱۸
			رمیا		روفی ۱۹	۱۵		رمیا	گا	روفی ۱۹			رمیا	سا	روفی ۱۹
[illegible]	[illegible]	نکھاد	اوگرا	گا	برکھتا ۲۰	۱۶	نکھاد	اوگرا	ما	برکھتا ۲۰	۱۶	نکھاد	اوگرا		برکھتا ۲۰
[illegible]	[illegible]		چوبھنگا		انتا ۲۱			چوبھنگا		انتا ۲۱			چوبھنگا		انتا ۲۱

تاریخ طبع کتاب ہذا

نتیجۂ فکر جناب سید منشی قمر الدین احمد صاحب قمر رئیس سندیلہ

یہ اپنے طرز کی پہلی عجب تصنیف ہے۔ اسمین — کہین دُھر پد کہین ٹھمری کہین ٹپہ کہین سرگم

کرم اِس کے مصنف تھے طبیب و شاعرِ یکتا — وہ موسیقی کے فن کے تھے نہ موجد بلکہ تھے خاتم

نہان تھا ایسا کامل آہ گمنامی کے پردے مین — لحد پر بیکسی کرتی تھی اسکے نام کا ماتم

کیا احسان میر واجد علی نے اُسکو چھپوا کر — کرم کا نام زندہ ہو کے اب ہے اشرف و اکرم

میسحی سن مین یہ تاریخ مین نے اے قمر کہدی
کتاب نغمۂ دلچسپ و مطبوعِ دلِ عالم

سنہ ۱۹۲۵ع

ختم شد

اعلان

جسقدر جلدون کی ضرورت ہو راقم سید واجد علی اشراف محلہ
قصبہ سندیلہ ضلع ہردوئی سے طلب فرمائین

العبد
سید واجد علی سندیلوی عفی عنہ